No. 1

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Monday, the 5th August, 1974

(Contains Nos. 1-21)

CONTENTS

(Continued)

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD.
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD.

No. 1

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Monday, the 5th August, 1974

Contains No. 1—21

Mr. Yahya Bakhtiar: It has to be the same person. And now, Sir, this Jamaat-e-Ahmadia, is it a body different and district from Ahmadia Movement or is it some controlling organisation within the Movement?

<u>مرزا ناصر احمد</u>: جماعت احمدیہ جس معنی میں ہم استعمال کرتے ہیں، احمدیہ جماعت کے اُن افراد کی جماعت ہے جو خلافت ثالثہ کی بیعت کرتے ہیں۔ ایسے احمدی بھی ہیں جو خلافت کی بیعت نہیں کرتے۔ وہ ہم جس معنی میں جماعت احمدیہ استعمال کرتے ہیں، وہ اس میں شامل نہیں۔ لیکن احمدی ہیں وہ۔

Mr. Yahya Bakhtiar: You mean the people who belong to Lahore Group?

Mirza Nasir Ahmed: ہاں , people who belong to the Lahore Group or scattered individuals some times, who don't take 'baiat' but they call themselve Ahmedi.

Mr. Yahya Bakhtiar: Every person who takes 'baiat' is a member of Jamaat-e-Ahmedia?

<u>مرزا ناصر احمد</u>: ہاں، جماعت احمدیہ، جس کو جماعت مبایعین بھی بعض لوگ کہہ دیتے ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: And you said, Sir, that you are elected to this office. Who elects you, who elects the Imam?

Mirza Nasir Ahmed: By an electoral college.

Mr. Yahya Bakhtiar: That is an electoral college. Will you please kindly tell us the composition or the number of that electoral college?

<u>مرزا ناصر احمد</u>: آن، صحیح تو مجھے تعداد نہیں معلوم، میرا خیال ہے کہ کوئی پانچ سو کے قریب، قریباً پانچ سو ہیں، اور اُس میں مختلف گروپس کی نمائندگی ہے۔ ایک تو جماعت کی جو تنظیم ہے اُس

کے ممبر ہیں، مثلاً ضلع کا امیر ہے۔ ایک یہ ہیں۔ ایک وہ ہیں جو باہر جا کر تبلیغ اسلام پر ایک معین اور مقررہ وقت لگا چکے ہیں، وہ۔ تو وہ اپنے اس کام کی وجہ سے جو اُنہوں نے تبلیغ اسلام کا کیا ہے، وہ الیکٹورل کالج کے ممبر ہیں۔ ایک وہ ہیں جنہوں نے ایک خاص وقت یہاں تربیت اور اصلاح پر خرچ کیا ہے اپنی زندگی کا، وہ اس کے ممبر ہیں۔ جو صدر انجمن احمدیہ ہے، یہ ہماری انتظامیہ کی تنظیم ہے، رجسٹرڈ باڈی، تو اُس کے جو ذمہ دار عہدیدار ہیں وہ اس کے ممبر ہیں۔ ایک ہے ہماری انتظامیہ جس کا تعلق بیرون پاکستان کے اکثر حصہ سے تبلیغ اسلام کا ہے۔ اکثر حصہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ بعض حصے اُس کے اندر نہیں شامل۔ تو وہ اُن کے جو ہیں عہدیدار مرکزی، وہ اس الیکٹورل کالج کے ممبر ہیں۔ ایک اور تنظیم ہے ہماری بڑی محدود سی، اُس کے جو عہدیدار ہیں وہ اس کے ممبر ہیں۔ اور صحابہ، ہاں، حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے وقت میں جو جماعت احمدیہ میں اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے اُن میں سے جو زندہ ہیں اس وقت، وہ الیکٹورل کالج کے ممبر ہیں، اپنی وہ پرانی ایسوسی ایشن کی وجہ سے، اُس کے نتیجے میں۔ اور ویسے اس کے متعلق میرا خیال ہے اخبار 'الفضل' میں ایک نوٹ شائع ہوا ہے۔ اگر آپ ضرورت سمجھیں تو میں بھجوا دوں گا آپ کو۔

جناب یحییٰ بختیار: شکریہ۔ آپ بھجوا دیجئے۔

And Mirza Sahib, most of these members are nominated by somebody else or they are elected by different groups in districts or different areas?

Mirza Nasir Ahmed: These who come from the districts are elected by an organisation in the district.

مثلاً لائل پور میں سو سے اُوپر ہماری جماعتیں ہیں، اتنی تعداد میں کہ اُن کے اپنے پریذیڈنٹ ہیں اور وہ پریذیڈنٹ امیر ضلع کا انتخاب کرتے ہیں۔ تو اس طرح وہ elected ہیں، وہ جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں ضلع کی اور بائی وہ اپنی ایسوسی ایشن کے، جیسے میں نے کہا ایک حصہ وہ ہے جنہوں نے بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وقت میں بیعت کی تھی، وہ پرانے جماعت کی

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں سمجھ گیا۔ اُن لوگوں کا امیر جو اس شخص کے دعویٰ کو قبول کرتے ہیں جس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا، وہ مومن ہیں۔ 'ال' جو ہے عربی زبان میں وہ احد کے لئے بھی آتا ہے، یعنی خاص گروپ کی طرف اشارہ ہے۔ تو امیر المومنین کا اس کے علاوہ کوئی اور مطلب نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Amir-e-Ahmadis?

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ امیر مبائع احمدی، سارے احمدی بھی نہیں، یعنی اس سے بھی narrow ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں۔ But belonging to your school of thought. So, according to you, momins are ...... if I put it this way ...... only these who belong to your school of thought, those Ahmadis?

Mirza Nasir Ahmad: Only those of the momins who belong to our thought ....

Mr. Yahya Bakhtiar: "of the momins" — not all?

مرزا ناصر احمد: ہاں، of the momins۔ میں نے اسی واسطے وضاحت کی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: That is what I want you to clarify.

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں۔ بالکل۔ اس سے زیادہ اس کا مطلب کوئی نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: You don't pretend to be the Amir of all the muslims?

Mirza Nasir Ahmad: Oh! No, no, no. Not all the momins.

Mr. Yahya Bakhtiar: 'Momins' means muslims, isn't it?

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ تھوڑا سا فرق یہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی، ایک بدو کو بتاتے ہوئے کہ اسلام یہ ہے اور ایمان یہ ہے۔ اور قرآن کریم میں بھی وہ فرق یہ ہے۔۔۔۔ وہ تو ایک لمبا مضمون بن جاتا ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, is Jamaat-e-Ahmadia a purely religious organisation?

Mirza Nasir Ahmad: Purely a religious organisation.

Mr. Yahya Bakhtiar: Purely religious organisation.

What are the functions that this organisation performs, I means, for propagation of Islam, according to your concept of Islam?

مرزا ناصر احمد: اصل، اصل یہ ہے کہ حقیقی اسلام کو قائم کرنے کی کوشش کرنا۔ تو اسی لئے ہم اس کو دنیا میں لے کر جاتے ہیں۔ اور ہمارا وہاں مقابلہ ہے عیسائیوں سے زیادہ تر، کیونکہ باہر کی دنیا میں، سوائے بعض خاص علاقوں کے خصوصاً ویسٹ میں قریباً وہ سارا عیسائی مذہب یا ماننے والے یا لیبل رکھنے والے ہیں۔ تو ویسے تو مثلاً انگلستان ہے، اس میں گرجاؤں کے سامنے "For Sale" کے بورڈ لگے ہوئے ہیں۔ لیکن کہتے وہ اپنے آپ کو عیسائی ہیں۔ گرجے بیچ بھی رہے ہیں۔ اس میں جو بھی آگے سے انہیں خریدتا ہے تو فائدہ حاصل کرتا ہے۔ دہریہ ہیں بہت سارے، لیکن دنیا اُن کو عیسائی کہتی ہے۔ یعنی انگلستان، ساری قوم کا مذہب عیسائی ہے۔ ہمارا وہاں دہریت کے ساتھ بھی مقابلہ ہے۔ یہ میں نے اس لئے تمہید باندھی ہے۔ اور جو عیسائیت کو سچا سمجھتے ہیں۔ آج بھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت اُن پر پوری طرح واضح نہیں ہوئی اور آہستہ آہستہ کچھ کھلا ہے، اس واسطے میں نے پوری طرح کہہ دیا۔ اُن کو ہم یہ بتاتے ہیں کہ اتنا حسین مذہب اسلام، اتنا احسان رکھنے کی طاقت، یہ تعلیم رکھتی ہے۔ تو یہ ہمارا کام ہے۔ اور اس سے دو اس وقت نتیجے نکل رہے ہیں۔ ایک وہ کہ ایک وقت میں بالکل سمجھتے نہیں تھے اور اتنی گندہ

ذہنی سے کام لے رہے تھے، اسلام کے خلاف بھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بھی، اُس میں بڑی کمی آ گئی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اُن میں بہت سارے اسلام لے آئے۔ اور ڈنمارک میں ایک نومسلم ہے، اُس نے قرآن کریم کا ڈینش زبان میں اسلام لانے کے بعد عربی سیکھی اور ترجمہ بھی کیا۔ تو صحیح اسلام، اور صحیح اسلام سے میری اس سے زیادہ کوئی مراد نہیں جس کو میں صحیح اسلام سمجھتا ہوں۔ Naturally۔

Mr. Yahya Bakhtiar: That is the main function?

Mirza Nasir Ahmad: ہاں , that is the main function اور اس کے مطابق یہاں دوسری corollary آ جاتی ہے۔ اُس کے مطابق احباب جماعت احمدیہ کی تربیت کرنا، کیونکہ اسلام کے جتنے احکام ہیں، سینکڑوں، ہمیں بانیٔ سلسلہ جماعت احمدیہ نے کہا کہ قیامت کے دن قرآن کریم تمہارے اوپر قاضی ہوگا۔ قرآن کریم کے سات سو احکام میں سے کسی حکم کی بھی خلاف ورزی نہ کرنا تا کہ خدا تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو سکو۔ تربیت اور تبلیغ دو چیزیں ہو گئی ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, when you convert these people, you establish missions for this purpose all over the world?

Mirza Nasir Ahmad: Practically.

Mr. Yahya Bakhtiar: Now can you give us an idea as to how many, on the average, every year or every week, every month, you convert to your faith?

مرزا ناصر احمد: کوئی ہم نے وہ نہیں رکھے، اعداد و شمار تو ہمارے پاس نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی ریکارڈ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: لیکن بعض ریکارڈ جو بعض حکومتوں نے کسی وقت لئے، اُس سے ہمیں تعداد

Mr. Yahya Bakhtiar: Everybody is a voter, they can contest election, I know that. But as a Jamaat?

Mirza Nasir Ahmad: As a Jamaat ....

Mr. Yahya Bakhtiar: As a Jamaat, you don't participate in Politics?

<u>مرزا ناصر احمد</u>: بالکل قطعاً نہیں۔ یعنی ہم نے کبھی آج تک سوچا بھی نہیں کوئی سیاسی منشور کا یا کسی آدمی کو کھڑا کرنے کا، جماعت کے نمائندے کی حیثیت سے، نہ یہاں نہ دنیا کے کسی ملک میں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, can politics be separated from religion in Islam?

Mirza Nasir Ahmad: In an individual's life, no.

Mr. Yahya Bakhtiar: But as a collective body, muslim body, it can be?

Mirza Nasir Ahmad: Collective? میں تو وہ .... It depends on what type of that organisation is. اگر یہ کوئی ایسی آرگنائزیشن ہے جو کہتی ہے کہ ہم نے، میں نے صرف یتامٰے کا خیال رکھنا ہے، تو نہ اُس کو پالیٹکس سے کوئی تعلق ہے، نہ اُس کو اسکول کھولنے سے کوئی تعلق ہے، نہ طبی مراکز کھولنے سے تعلق ہے۔ It depends on the nature of the organisation.

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, I will put it more bluntly, Sir. Is Khalifa in Islam not also head of the State, Head of the Government, in Islam?

<u>مرزا ناصر احمد</u>: یہ بڑا اہم سوال ہے۔ میں خوش ہوں آپ نے مجھ سے کر لیا۔ میں اپنا عقیدہ بتاؤں گا۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور آپ of course

کے بعد کا جو زمانہ تھا اس میں حالات اس قسم کے تھے کہ رُوحانی امامت اور دُنیاوی بادشاہت ایک وجود میں اکٹھی ہونا ضروری تھیں۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کی بادشاہت دیدی اور بعد میں خلفاء راشدین کو بھی علاوہ روحانی امامت کے بادشاہت اور ملوکیت بھی اُن کو ملی اور اُنہوں نے، اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے، بڑی ہمت اور فراست سے کام انجام دیا۔ اب جو ہمارے نزدیک مہدیٔ موعود آ گئے اور اُن کے آگے خلفاء کا جو سلسلہ جاری ہوا، ہمارا basic, fundament concept یہ ہے کہ اس سلسلہ میں خلیفۂ وقت کبھی بھی بادشاہ نہیں ہو گا۔ ہو گا ہی نہیں۔ اور اس کے لئے بڑے مضبوط دلائل بھی ہیں۔ اور یہ ہمارا بنیادی ہے عقیدہ۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی خلیفۂ وقت بادشاہ تو نہیں ہو گا، کوئی پریذیڈنٹ بننے کی۔۔۔۔

Mirza Nasir Ahmad: No, no, no. No President, no Prime Minister, nothing whatsoever. کوئی دلچسپی نہیں ہے سیاست میں۔

Mr. Yahya Bakhtiar : As an organisation you don't aspire to capture political power?

Mirza Nasir Ahmad: No, no. ہم تو۔۔۔۔ یہ تو آپ کو مبارک ہو۔

Mr. Yahya Bakhtiar: No, I am just asking for the record.

مرزا ناصر احمد: ہاں نہیں۔ میں کہتا ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, according to you, religion is a matter of heart and conscience?

Mirza Nasir Ahmad: Yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: And it's a relationship of a spiritual nature between Imam and his Creater?

Mirza Nasir Ahmad: Why you say this?

Mr. Yahya Bakhtiar: Because ....

Mirza Nasir Ahmad: 'Likely to hurt somebody' whey likely to hurt somebody?

Mr. Yahya Bakhtiar: I am coming. You know, Sir, I am not referring anything to you, to what you said.

Mirza Nasir Ahmad: No, no.

Mr. Yahya Bakhtiar: I am just discussing religion because ....

مرزا ناصر احمد: میں صرف ہاں، میں صرف، میں خود سمجھنا چاہتا ہوں۔ میں تو یہاں۔۔۔

Mr. Yahya Bakhtiar: I am trying to eleborate.

مرزا ناصر احمد: جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Because you said that religion is something in which nobody should interfere. You asked this Assembly that it should not invalue itself in this, it is a matter of heart and conscience. You said that this a human right, a fundamental right.

Mirza Nasir Ahmad: Did I say that?

Mr. Yahya Bakhtiar: I will come to that. I am just.......

Mirza Nasir Ahmad: No, I think I said that our constitution says it.

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes. I am relying on human rights, I said declaration of human rights.

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: When you said you rely on that........

Mirza Nasir Ahmad: Declaration of human rights in the Constitution of Pakistan.

Mr. Yahya Bakhtiar: .... That everybody has a right to have his religion, to profess, to practice and to propagate....

Mirza Nasir Ahmad: Yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, Sir, I was going to ask you if you profess, that again is a vague word. To profess means that you think and believe and have faith and have feelings about your religion, about Allah Almighty, about who is a Prophet and who is not. So long as it is confined to thinking, nobody can interfere, it is impossible. Thinking, thank God, nobody can interfere with. But action, when those feelings and thinkings and beliefs are put into action or translated in to action by words of mouth or other action, than is it still free? Do you still have the freedom to do whatever you want?

Mirza Nasir Ahmad: To, express our faith.

Mr. Yahya Bakhtiar: To express, to propagate?

Mirza Nasir Ahmad: To express our faith.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, practice, I will say, use the word practice.

مرزا ناصر احمد: ۲۸۶۷ جادلهم بالتی هی احسن

اس قرآنی ہدایت کے مطابق جو ہوگا اُس سے کوئی خرابی پیدا نہیں ہوگی۔ یہ سارا کچھ اصل میں یہ ہے --- اگر مجھے اجازت دیں --- کہ جو قرآن کریم نے وہ راہیں متعین کی ہیں جن راہوں پر اگر

Mirza Nasir Ahmad: Yes, I know.

Mr. Yahya Bakhtiar: And under their religion, their Chrisianity or their sect, ...

Mirza Nasir Ahmad: They can have not ....

Mr. Yahya Bakhtiar: .... it is not only permissible.....

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: .... but obligatory for a person, if the circumstances permit, to practice polygamy.

مرزا ناصر احمد: لیکن ہمارے یہاں ------

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, that is the freedom of religion. Will they allow him in america to marry?

Mirza Nasir Ahmad: If they don't allows it, they shouldn't do it or leave America.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, but that is part of my faith; I am a Mormon Christian, it is a part of my faith; I want to practise my religion. Whey should the American State which bows for freedom of religion, interfere and put me in jail?

مرزا ناصر احمد: یہاں ایک نیا سوال یہ پیدا ہو گیا کہ جس وقت انسان کا مذہبی عقیدہ قانون وقت ہی کے ساتھ متصادم ہو جائے تو پھر کیا راستہ اختیار کرنا چاہئیے۔ یہ ایک نیا سوال آ گیا نا اب۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ویسے , I will come to this again. Now I come to the preliminary stage.

Now, Sir, will you tell the Special Committee as to how many members belong to Jamaat-e-Ahmadia or your school of

thought of the Ahmadia Movement throughtout the world?

Mirza Nasir Ahmad: Throughout the world,

میرے اندازے کے مطابق کم و بیش ایک کروڑ ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: And how may of them are in Pakistan?

مرزا ناصر احمد: میرے اندازے کے مطابق ۳۵ سے ۴۰ لاکھ تک۔

Mr. Yahya Bakhtiar: At the time of the death of Mirza Ghulam Ahmad, what was the number of Ahmadis? Have you any idea.

Mirza Nasir Ahmad: Very rough idea.

چند ہزار ہونگے۔ ہاں چار لاکھ۔ چار لاکھ کے قریب تھے اُس وقت۔ میرے یہ سب رف اندازے ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: According to 1901 Census Report, there were about 1800. Is it correct?

مرزا ناصر احمد: مجھے علم نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, Sir, this is very confusing because I have been looking through various figures. It seems that in 1908, at the time of Mirza Sahib's death, the number given was 19000.

Mirza Nasir Ahmad: Census Report?

Mr. Yahya Bakhtiar: No, this is a document, a book published by the Foreign Office of British Government in 1920 in their Registry Office. They have given that at the death of the founder.

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ....was 2 lacs in 1954. Then Encyclopaedia of Islam, 1960 Edition........

مرزا ناصر احمد: ہوں، یہ لاہور والی؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، جی I think no, not Lahore wali. I think it is published in Holland.

مرزا ناصر احمد: یہ انکوائری رپورٹ کے کس صفحے پر ہے، یہ منیر کی؟

Mr. Yahya Bakhtiar: I think page 10.

Mirza Nasir Ahmad: Page 10.

Mr. Yahya Bakhtiar: The Encyclopaedia of Islam says that the figure of Ahmadis as given by them........... this is 1960 Edition; may be a year or two before the figure was given......... is half a million throughout the world, out of whom half are in Pakistan, that is, about two lacs.

مرزا ناصر احمد: ہاں، میرے علم میں نہیں کہ کس نے اُن کو یہ اعداد وشمار دیے ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: No, no, I am just saying because there is some confusion about the figures and members.

مرزا ناصر احمد: یہاں لکھا ہے:-

"It is stated to me"; not by whom. 2903

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes, it is not clear. So, we presume that perhaps the party concerned may have stated. I would not accept Ahraris word for it.

Mr. Yahya Bakhtiar: ....I would have accepted your word that they are three million.

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: But you yourself are not sure.

Now, Sir, I come to your address which you delivered on the 21st of June, Friday, 21st of June, which is Annexure-II, ضمیمہ نمبر ۲۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ خطبہ جمعہ؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، خطبہ جمعہ، where you have.........

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ....interpreted freedom of religion.

مرزا ناصر احمد: اس میں ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ خطبہ جمعہ اُردو میں تھا اور یہاں غالباً اس کی۔۔۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: خیر، آپ correct کر لیں۔ یہ ٹرانسلیشن ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹرانسلیشن ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: This is very well written and I think there is no mistake as far as language is concerned. You can correct it now. I am not going into detail of any word, but generally you have said that everyone has a right to say what his religion is. That is the first observation you made.

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، ٹھیک۔

Mr. Yahya Bakhtiar: It is this. Then, Sir, you say, I quote:

"Religious freedom, therefore means that everyone is free to specify his religion and no power, no government can interfere with the exercise of that right."

مرزا ناصر احمد: جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: This is on page 14. Then, Sir, you further go on to say:-

"I proclaim that I am a Muslim........."

مرزا ناصر احمد: جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar:
"..........who can have the right to say that I am not a Muslim? This would be utterly foolish."

This is page 14. Have I quoted you correctly, Sir?

مرزا ناصر احمد: ہاں، اسی مفہوم کی میں نے بات کی ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Because I have written it down from here. Then, Sir, having asserted your right of freedom of religion in terms mentioned just now. You have raised a preliminary objection with regard to the competence of the National Assembly or Parliament to declare as to who is a Muslim and who is not a Muslim. You raised this object in your Mahzar Namah.

مرزا ناصر احمد: ہاں، محضر نامہ۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, Sir, what is the law, the rule, the provision of Constitution, on the basis of which you objected to the jurisdiction of the National Assembly or Parliament..........

Mirza Nasir Ahmad: Not practice on it.

Mr. Yahya Bakhtiar: When belief is expressed, even there you claim, to this extent, I mean.........

<u>مرزا ناصر احمد</u>: ہاں، ہاں، to that extent۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ....that there should be no interference by the State..........

Mirza Nasir Ahmad: To my mind.

Mr. Yahya Bakhtiar: ....or any body?

<u>مرزا ناصر احمد</u>: میں اس پر۔۔۔۔۔۔۔میرا یہی ایمان ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: So, Sir, if any body declares that he is a Muslim, a Christian a Budhist, no one should question his announcement or declaration?

Mirza Nasir Ahmad: No worldly authority.

Mr. Yahya Bakhtiar: ....is authorised or empowered to question that? His word should be accepted for this?

<u>مرزا ناصر احمد</u>: ہاں، وہ جو کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں، اسکو مسلمان ہمیں کہنا پڑے گا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: No, but, Sir, there are some further complications in my mind.

<u>مرزا ناصر احمد</u>: ہاں، جب وہ آئیں گے، ہم وہاں۔۔۔۔ when we reach that.

Mr. Yahya Bakhtiar: Supposing a person knowingly, with ulterior motive, for some material gain, falsely declares that he is a Christian when in fact he is not, or he is a Muslim when in fact he is not.........

مرزا ناصر احمد: میں ۱۹۴۴ سے ۱۹۶۵ تک پرنسپل رہا ہوں اور میرے علم کے مطابق ہر بچہ جو میرے پاس آیا اتنا شریف النفس تھا کہ اس نے غلط بات نہیں کی میرے سامنے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, you are vry fortunate. But I am asking you: supposing I am the principal and someone comes like me, then what shall I do?

مرزا ناصر احمد: مجھے تو experience نہیں ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: But I am asking you that I am the principal of Dow Medical College and I know a particular boy is Muslim and wants to get into the college and deprive a Christian of his legitimate right, a reserved seat. On the one hand he is telling a lie, on the other hand he is depriving a Christian of his seat. But you say that this is his fundamental right because he is........

مرزا ناصر احمد: اگر اس کے اس فعل کے نتیجے میں اور آپ کے پختہ یقین کے بعد وہ کسی اور کا حق مار رہا ہے تو آپ کو جس کا حق مارا جا رہا ہے اس کے حق کی حفاظت کرنی چاہیئے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Thank you.

Mr. Chairman: The Delegation is permitted to leave for 15 minutes. We will again meet..........

A Member: 15 minutes?

Mr. Chairman: But the honourable members may keep sitting. At 12-15, the Delegation is expected to come back in the Assembly. The honourable member may keep sitting.

(The delegation left the chamber)

Mr. Chairman: I would request the honourable members............ Mian Attaullah, just onlyfor two minutes, just for one minute. Give me time then I am going to take recess.

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں , but........

مرزا ناصر احمد: ------اسلام میں اور believe کرتا ہے، he declares that he believes in five fundamentals............

Mr. Yahya Bakhtiar: No, Sir, I said "منکر ہو", who refuses, who doesn't accept the concept of zakat or who denies it.

مرزا ناصر احمد: یہ پانچ ارکان ہیں ناں: کلمہ شہادت کا پڑھنا، نماز پڑھنا، رمضان میں روزے رکھنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا۔ جو شخص ان میں سے کسی ایک کو، ان پانچ میں سے کسی ایک کو منسوخ قرار دیتا ہے وہ انکار کر رہا ہے اپنے اسلام سے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر اُس کو------

مرزا ناصر احمد: اسلام سے انکار کر رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ مسلمان نہیں رہا؟

مرزا ناصر احمد: مسلمان نہیں رہا۔ اُس نے اعلان کر دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: کون decide کرے گا؟

مرزا ناصر احمد: اُس نے خود decide کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر وہ کہتا ہے "میں مسلمان ہوں" اس کے باوجود؟

مرزا ناصر احمد: وہ کہہ ہی نہیں سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر وہ کہے؟

مرزا ناصر احمد: ان لوگوں نے------

Mr. Yahya Bakhtiar: It is a very rare case. It is not a rare case. It has happened in the history.

Mirza Nasir Ahmad: And if he say it, he must be sent to a mental hospital.

وہ پاگل آدمی ہے جو یہ کہے گا کہ میں believe تو نہیں کرتا روزوں میں، میں نماز میں believe نہیں کرتا۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر وہ کہے مرزا صاحب! کہ میری interpretation کے مطابق زکوٰۃ بالکل غلط ہے اور یہ ہو ہی نہیں سکتا اور یہ particular circumstances میں تھا اس لئے میں اس سے منکر ہوں، وہ بھی مسلمان ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہ شخص عملاً کہتا ہے کہ میں قرآن کریم کی اُن تمام آیات کو منسوخ سمجھتا ہوں جو ہم ہر روز پڑھتے ہیں قرآن کریم میں۔ ایسے شخص کو آپ کیسے مسلمان کہہ سکتے ہیں جو خود اپنے کافر ہونے کا اعلان کر رہا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ نہیں کہتا۔ وہ خود یہی کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔

مرزا ناصر احمد: اور قرآن کو نہیں مانتا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں مانتا۔ I am giving you an extreme example. Supposing a man says that 'I am a Muslim but I don't believe in the Holy Prophet' ....

مرزا ناصر احمد: میرے دل میں آپ کا اور اس سارے ہاؤس کا اتنا احترام ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ لیکن میں یہ کہنے کی جرأت کرونگا کہ آپ اتنی extreme کی مثالیں نہ دیں کیونکہ ہم کسی نتیجہ پر نہیں پہنچیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! I am not being disrespectful. I hope you will not consider that I am being disrespectful. I have got all the regard for you and I know you are defending a cause, and you know I am performing a duty. But please see, these are not extreme examples. Sometimes we have to go to the extreme to clarify the position.

جناب یحییٰ بختیار: تو اگر بہتر (۷۲) فرقے مل کے کہہ دیں کہ نہیں، یہ ایک جزء ہم نہیں مانتے، یہ ایک شرط جو ہے ضروری نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: جب اسلام کے پانچ ارکان ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے، اور جو شخص۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں۔۔۔۔نہیں جی، میرا مطلب صرف یہ ہے، I am just asking you if anybody denies one of the essentials of Islam,......

مرزا ناصر احمد: میں، میں نے۔۔۔۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ....can you declare him as a non-Muslim?

مرزا ناصر احمد: جو شخص ان پانچ ارکان میں۔۔۔۔میرا جواب یہ ہے۔۔۔۔جو شخص ان پانچ ارکان میں سے کسی ایک یا زائد کا اعلان کرتا ہے کہ اس کو صحیح مانتا ہی نہیں اور یہ اسلام کا حصہ نہیں، میرے نزدیک اس نے خود کو عملاً کافر قرار دے دیا۔ کسی اور کو ضرورت ہی نہیں کچھ کہنے کی۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی۔

ابھی میں پھر وہ سٹوڈنٹ کے معاملے پر جا رہا ہوں۔ I would not take that example because you call it an extreme example.

Now, Sir, you knwo that, in Saudi Arabia, non-Muslims are not allowed to visit the holy places....... Mecca and Madina. Supposing a jew in Holland or Belgium is engaged by the Israelies as their spy and then he makes a declaration and obtains a passport that he is a Muslim. I don't think it will be an extreme example because people have........

Mirza Nasir Ahmad: No, it is not.

Mr. Yahya Bakhtiar: Can his authority be questioned?

Mirza Nasir Ahmad: He would be arrested as a spy.

Mr. Yahya Bakhtiar: After enquiry?

Mirza Nasir Ahmad: He would be arrested as a spy.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, no...........

Mirza Nasir Ahmad: But the question does not arise whether he is Muslim or not.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I am asking you a simple question: how will he be arrested? Somebody has to enquire into the declaration whether it is true or false.

Mirza Nasir Ahmad: When it is proved that he entered the holy places or that Government area, that Saudi country, with the intention of spying on that country, when it is proved, he would be arrested as a spy, not as a non-Muslim.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, I will give you another example. Supposing a journalist out of curiosity, a Christian out of curiosity to see what these Muslims are doing there, obtains a passport in which he makes a false declaration that he is a Muslim and wants to see Mecca and Madina..........

Mirza Nasir Ahmad: He would be arrested for submitting a false declaration, not as a non-Muslim.

Mr. Yahya Bakhtiar: Who is going to question that the declaration is false or not?

Mirza Nasir Ahmad: False declaration......... not his profession.......... he would be arrested for submitting a false declaration.

Mr. Yahya Bakhtiar: So, Sir, the point is that somebody can question his declaration if he says, "I am a Muslim"?

Mirza Nasir Ahmad: The authority concerned, of course.

Mirza Nasir Ahmad: They have their own moral code.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, under the law, because the law can make any trade legal or illegal. Now, selling of soap or selling of cars or selling sweats, these are lawful trades in our country at the moment. Now, Sir, you know there is a well known company.......... Lever Brothers. They sell soap under the label of Lux, one of them Sunlight.

Mirza Nasir Ahmad: Yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, Sir, supposing I start business and call myself........... because everybody is free to call his business with any name, there is no restriction........

Mirza Nasir Ahmad: There is restriction.

Mr. Yahya Bakhtiar: That is another law. Under the fundamental rights..........

Mirza Nasir Ahmad: In the fundamental rights there is restriction because this law......... the Constitution........... was framed for the honest people of Pakistan.

Mr. Yahya Bakhtiar: Honest people?

Mirza Nasir Ahmad: Yes, that is understood, you know.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, no. Supposing I say, Sir, I start business and I call myself Lever Brothers and I also produce soap and call it Lux soap, similar label, similar wraping.........

Mirza Nasir Ahmad: Has there been an example of this?

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes.

Mirza Nasir Ahmad: There is?

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes, yes.

Mirza Nasir Ahmad: So, I am asking this that we should be very careful.

Mr. Yahya Bakhtiar: That is why I am giving you a concrete example.

Mirza Nasir Ahmad: Yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, Sir, if I start selling soap in the name of Lever Brothers under their label..........

مرزا ناصر احمد: ہُوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ....can the Lever Brothers go to court or not?

Mirza Nasir Ahmad: They should.

Mr. Yahya Bakhtiar: And what will the court say? Change the label, change the label, change your name?

Mirza Nasir Ahmad: The court would decide on the evidence.

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes. Let us say Lever Brothers are already there.

Mirza Nasir Ahmad: ہاں, if the evidence proves it, yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: They are a firm of reputation for years. They have built up a reputation. That is their soap. You are trading in their name and, therefore, you must change the label, you must change the name of your firm, that they are registered. So, freedom of trade is limited by many considerations that you can't usurps someone else's right, you can't usurp someone else's trade.

Mirza Nasir Ahmad: Yes, if religion, say charistionity, is the monopoly of a certain group, then no other group........

Mr. Yahya Bakhtiar: No, no.........

Mirza Nasir Ahmad: ....can have the label of christianity.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I am not insinuating anything, please I am just dealing with the restrictions on fundamental rights that, in principle, these rights are restricted by law.

Mirza Nasir Ahmad: By rational law.

Mr. Yahya Bakhtiar: Naturally. Law is suppose to be rational. Till it is declared void by the Constitution or the court........ it is suppose to be rational.

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ....it is supposed to be rational.

Now, law can impose restrictions on the right of tade, on the rights given in Article 20, that if a person........ now I will take............

Mirza Nasir Ahmad: Lever Brothers has got the monopoly to use that label.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, but that is their patent. On that I say...........

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: I say but who made it patent? The law?

Mirza Nasir Ahmad: The law, yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes, not for..........

Mirza Nasir Ahmad: I am a witness here.

Mr. Yahya Bakhtiar: But this is for the Committee to decide whether this is relevant or not. But all I wanted to know is whether the Legislature can put restrictions on the fundamental rights like this if a person falsely trades in some one's name.

Now, Sir, reverting back to freedom of religion under Article 20, it says:

> "every citizen shall have the right to profess, practise and propagate his religion;".

Now, will you please tell us the forms of practice......... no, not only Islam; I am not talking of it.......... generally religion, what does it mean and how you profess and how you practise in your mind?

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ ہر مذہب کے عقائد جو ہیں اس کے نتیجے میں کچھ عبادات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ عبادت کرو۔ مثلاً عیسائی جو ہیں وہ چرچ میں جاتے ہیں، یہ عبادت ہے ان کی، اور ایک خاص طریقے پر کرتے ہیں۔ ساتھ باجا بھی بجتا ہے، گانا بھی ہو رہا ہے۔ تو وہ ان کا طریقہ ہے۔ اور چونکہ اسلام بڑا پیارا مذہب ہے، اسلام نے یہ اعلان کر دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے:

جُعِلَتِ الْاَرْضُ مَسْجِدًا

کہ اگر کوئی شخص مسجد سے اتنا دور ہے کہ عصر کی نماز کا وقت قضا ہو جائے اگر کسی مسجد کی طرف وہ جائے، اس کو حکم ہے جہاں چاہے نماز پڑھ لے۔ عیسائیوں کیلئے یہ سہولت نہیں۔ وہ اپنے طریق پر کرتے ہیں۔ ایک مسلمان اپنے طریق پر نماز پڑھتا ہے۔ مختلف مسلمانوں کے فرقے جو ہیں وہ بالکل ذیلی فرق کے ساتھ۔۔۔۔۔

ہے، میں اس عقیدے کو چھوڑ کے اور باقی باتوں میں دیو بندی ہوں، تو نیا sect بن گیا، اگر وہ ایک بات بھی چھوڑ دیں تو نیا sect بن گیا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, Sir, I am taking........

مرزا ناصر احمد: اس کی میرے خیال میں اجازت ہونی چاہیئے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, Sir, I have taken the extreme example that supposing a sraup of Hippies in Pakistan........ we have got a lot of Hippies these days.........

Mirza Nasir Ahmad: Are they human?

Mr. Yahya Bakhtiar: Of course, I hope you will not deny them that right?

Mirza Nasir Ahmad: I did, in England, and.......

Mr. Yahya Bakhtiar: These Hippies?

Mirza Nasir Ahmad: ....they accepted my version.

Mr. Yahya Bakhtiar: These Hippies declare, announce, proclaim, that they are Christians of Hippy sect, and then they further announce........

Mirza Nasir Ahmad: Have they been punished for this?

Mr. Yahya Bakhtiar: Nobody can punish them.

Mirza Nasir Ahmad: Then the question is quite clear.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, but I am asking a further question, when I come to their rituals. Supposing they further say that marriage is not an institution with divine sanction. Christ never married. Therefore, all sex relations are........

permissible, all sorts of them. One declaration. Then the further declare that man was born naked and he has the right to go about naked everywhere. That is the second declaration. Now this is the religion. Thirdly, they say that human sacrifice, ritual feelings is good for human..........

Mirza Nasir Ahmad: Is that a problem for Pakistan?

Mr. Yahya Bakhtiar: No, Sir, I am just asking a proposition that if they declare 'this is our religion and we call ourselves Christian' and they practise is then we have come to practise, they start going about naked in the street. Do you think that the state should interfere?

Mirza Nasir Ahmad: Subject to morality.

Mr. Yahya Bakhtiar: So you agree that.........

Mirza Nasir Ahmad: Subject to morality, yes, I agree.

Mr. Yahya Bakhtiar: And they cannot kill either subject to morality or subject to public order?

Mirza Nasir Ahmad: Yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: So you agree that there are restrictions on free of religion?

Mirza Nasir Ahmad: There are restrictions, and they should be very wisely complied with.

Mr. Yahya Bakhtiar: And those restrictions have to be judged by?

Mirza Nasir Ahmad: By the competent authority.

Mr. Yahya Bakhtiar: Competent authority, that is, they will make law and the court will carry out public morality?

Mirza Nasir Ahmad: By the competent authority.

accordance with the teachings and requirements of Islam as said out in the Holy Quran and Sunnah;"

Mirza Nasir Ahmad: And as they believe.

Mr. Yahya Bakhtiar: Naturally; every sect is free.

Mirza Nasir Ahmad: ہاں, every sect is free.

Mr. Yahya Bakhtiar: Every sect as they believe. Now, but that shows, you known, that religion is part of the duty imposed on the legislature to see that the Muslims........

Mirza Nasir Ahmad: That all sects of Muslims.

Mr. Yahya Bakhtiar: All sects; I am not excluding anybody, I am not excluding, you need not jump to conclusions that I am excluding you.

Mirza Nasir Ahmad: I am sorry.

Mr. Yahya Bakhtiar: The point is simple:

"Wherein the Muslims shall be enabled to order their lives in the individual and collective spheres in accordance with the teachings and requirements of Islam........".

So, that means that the Legislature will see to it that it frames laws which require the Muslims to live their lives in acccordance with the requirements of Quran and Sunnah as interpreted by different sects?

Mirza Nasir Ahmad: ہاں, as interpreted.

Mr. Yahya Bakhtiar: That means there is a duty imposed on the Legislature to make laws in religion matters? That is my first question.

Mirza Nasir Ahmad: We should not generalise.

Mirza Nasir Ahmad: That Ahmadis live their lives in accordance with their interpretation?

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes.

Mirza Nasir Ahmad: And Wahabis live their lives in accordance with their interpretation?

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes.

Mirza Nasir Ahmad: And Barelvi, ...yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: I am only asking..........

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ....that the Legislature can do it?

Mirza Nasir Ahmad: With that detail..........

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes.

Mirza Nasir Ahmad: ....I quite agree with it.

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, Sir, the next provision of the Constitution to which I respectfully draw your attention is Article 2 of the Constitution.

Mirza Nasir Ahmad: Yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: It says:

"Islam shall be the state religion of Pakistan".

Mirza Nasir Ahmad: This is Preamble.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, this is Article 2, this not Preamble.

Mr. Yahya Bakhtiar: ..... or his declaration is enou under the law? I am speaking of law.

Mirza Nasir Ahmad: Is there a provision in this constitution that when such a thing is suspected, it should be settled by a court or, if it is not there, then who is going to decide? Suppose there is one member of this august House who says that the declaration is false, ...

Mr. Yahya Bakhtiar: No, ...

Mirza Nasir Ahmad: .... a members from the Opposition, you know.

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes, member of the opposition can tell the Chief Election Commissioner when form is filed.

Mirza Nasir Ahmad: And his word is final?

Mr. Yahya Bakhtiar: No, his word is final as far as they are concerned. But if this objection is raised by one person that this man is not Muslim, ...

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ....can, on the basis of your argument, the candidate say that 'it is none of your business'?

Mirza Nasir Ahmad: کیوں , what is the basis?

Mr. Yahya Bakhtiar: Why? Declaration is the final word.

Mirza Nasir Ahmad: What is the basis of existing law? I must know that before I.........

Mr. Yahya Bakhtiar: Chief Election Commissioner can see. But the conduct........

Mirza Nasir Ahmad: Is it the Election Commissioner?

Mirza Nasir Ahmad: I have already humbly submitted so many times that these extreme examples, these imaginary examples, cannot solve the problem we are facing today. Let us face facts. You know.........

Mr. Yahya Bakhtiar: I think we will continue after.......

Mr. Chairman: Yes, the Delegation is permitted to withdraw, to be in the House at 6.00 p.m. چھ بجے جی۔

(The Delegation left the Chamber)

Mr. Chairman: The Special Committee is..........

بات کرنی ہے جی؟

Maulana Shah Ahmed Noorani: If you permit me.

جناب چیئرمین: ہاں جی، مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی!

EVASIVE ANSWERS TO QUESTIONS IN THE CROSS-EXAMINATION

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ یہ آنریبل اٹارنی جنرل جو ہیں، جو سوالات کرتے ہیں، تو اس کا definite جواب جو ہے وہ نہیں دے پاتے۔ آپ میرے خیال میں ان کو bound کریں کہ وہ definite جواب دیں۔

Mr. Chairman: This matter can be taken up with the Attorney General.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: یہ آپ کی پریویلج میں ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ میں نے ان کو۔۔۔۔

<u>مولانا غلام غوث ہزاروی</u>: ایک بات واضح ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اٹارنی جنرل صاحب کا سوال تو ہماری سمجھ میں آتا ہے لیکن ان کا جواب سمجھ میں نہیں آتا۔

Mr. Chairman: The Special Committee is adjourned to meet at 6.00 p.m.

In the meantime, the honourable members can discuss the questions, or methods of putting them, with the Attorney-General.

Thank you very much.

A Member: In your Chamber, Sir?

(The Special Committee adjourned to meet at 6.00 p.m.)

[The Special Committee re-assembled after the break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

Mr. Chairman: A suggestion, Mr. Attorney-General, from certain members, that certain questions put by you, the witness avoids to answer, and there is a suggestion that a second question may be put. When a difinite answer is to be given by the witness, yes or no, he say 'I don't want to give'.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I said in the beginning that we can't compel the witness. And the House can draw its own inference that he is avoiding the answer to the question and, if he gives the answer, probably that will be not favourable to him. So, this is for the Court, as they say, to decide.

<u>جناب چیئرمین</u>: نہیں، ابھی نہیں۔ ان کو یہاں بلوالیں، ادھر بٹھادیں۔

(Interruption)

Mirza Nasir Ahmad: As far as I know, no, we have not requested anybody to alter it.

Mr. Yahya Bakhtiar: Not to mention it separately?

Mirza Nasir Ahmad: No. پہلے بھی اس پر عمل نہیں ہوا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: And, Sir, one more clarification. You had stated this morning that your followers call you Imam of the Jamaat, but actually your designation is that of Khalifa-tul- ....

Mirza Nasir Ahmad: ....Masih-us-Salis.

جناب یحییٰ بختیار: مسیح الثانی؟

مرزا ناصر احمد: ثالث۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Third?

Mirza Nasir Ahmad: Yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, this word "Imam", could you kindly explain its significance as to in which sense they call you Imam? What is the idea, significance? Because, you know.........

مرزا ناصر احمد: جی، میں نے آج تک کسی کو نہیں کہا کہ مجھے امام کہو۔ اور نہ یہ کہا ہے کسی کو کہ امیر المومنین کہو۔ اور یہ امام جماعتِ احمدیہ، یہ ہماری ہی جماعت میں عام طور پر نہیں استعمال ہوتا پاکستان میں، باہر کے ممالک کر لیتے ہیں، لیکن پاکستان میں کچھ جو استعمال ہوتا ہے وہ "امیر المومنین" ہے اور اُس کے متعلق میں بتا چکا ہوں کہ "امیر المومنین" سے مراد وہ ہیں جو مباہ ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, may I remind you that the day you came to address this House, you corrected the Chairman and told him that you are Imam of the Jamaat?

ں؟ قانون---- If the law is made what is a Muslim ....

مرزا ناصر احمد: اگر یہ قانون ہو کہ مسلمان وہ ہے جو پانچ ارکان جو ہیں ----

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ----اُن پر کم از کم عقیدہ رکھتا ہے ----عمل کرتا ہے یا نہیں کرتا --

Mr. Yahya Bakhtiar: So, you think that, in the country, the State has the right to make the law to lay down what is a Muslim because the Constitution requires that the President has to be a Muslim, the Prime Minister has to be a Muslim? Or other way.........

مرزا ناصر احمد: میری رائے یہ ہے ----

Mr. Yahya Bakhtiar: ....or in other way I can put it that way..........

مرزا ناصر احمد: میری رائے یہ ہے کہ کسی اسلامی حکومت کو کوئی ایسا قانون نہیں بنانا چاہیئے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق نہ ہو۔

Mr. Yahya Bakhtiar: No, if they make it in accordance with the Injunctions of Islam?

مرزا ناصر احمد: اگر آنحضرت صلعم کے ارشاد کے مطابق ہے تو ہر مسلمان جو ہے اس کو قبول کرتا ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: تو that means that they can make a law laying down what a Muslim is or who is not a Muslim in a negative form or in a positive form, and then the Election Commissioner, in the light of that law, can reject the nomination paper?

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ٹھیک ہے۔ لیکن میں یہاں پوچھتا ہوں کہ آپ نے اس پر rely کیا۔ Has any motion or resolution before the House suggested even in the most remotest way that anybody will not be allowed........

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ تو ایک شخص کی رائے، جس کی اہمیت ہے کچھ، صرف یہ کہنے کیلئے کہ انسان کے اندر اس کا جو دل و دماغ ہے۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: کسی نے یہ تو نہیں suggest کیا کہ آپ کو سوچنے کی آزادی نہیں ہے، that you have not the freedom of thought or mind or conscience or the way you seek the truth. Nobody has suggested it anywhere. On the contrary, the Resolution which has come before the House.......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، میں اب سمجھ گیا پوائنٹ۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ہاں........guarantees that you will have your human rights and fundamental rights,........

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ....right to practise and profess and.......

مرزا ناصر احمد: اب میں پوائنٹ سمجھ گیا ہوں، پہلے نہیں میں سمجھا تھا۔ بات یہ ہے کہ دو یہاں ریزولیشن پیش ہوئے ہیں۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک موشن ہے اور ایک ریزولیشن۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ایک موشن ہے، ایک ریزولیشن ہے۔ ریزولیشن پیپلز پارٹی کی

129

جناب یحییٰ بختیار: ریزولیوشن گورنمنٹ کی طرف سے نہیں ہے، موشن ہے۔

مرزا ناصر احمد: موشن ہے، موشن گورنمنٹ کی طرف سے ہے۔ یہ میں clarificaiton چاہتا تھا۔ جو موشن ہے اس میں جہاں تک اس کے الفاظ ہیں وہ آپ بالکل درست فرما رہے ہیں۔ لیکن حکومت کی پارٹی کے ذمہ دار آدمیوں نے جو اس کے بعد تقاریر کی ہیں، وہ اس سے اتفاق نہیں کرتے، اور اس وجہ سے جو ایک بالکل سیدھی سادی بات تھی اُس کو۔۔۔ دونوں کو اکٹھا کر کے۔۔۔ تو اس کے متعلق ہم نے بات کی ہے اپنے محضرنامے میں۔ اگر وہ تقاریر حکومت کے ذمہ دار افراد کی طرف سے نہ ہوتیں، جو ہوئی ہیں، تو اس کی ضرورت نہیں تھی، پھر ان کو، دونوں کو علیحدہ کرنا پڑتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں عرض یہ کر رہا تھا کہ یہاں یہ لکھا ہوا ہے کہ:

"The human person's most sacred and inviolable possessions are his mind and his conscience."

Are they going to be affected in any way, as far as your community is concerned, by any motion or resolution, in enabling you to perceive the truth, to choose freely, and to exist?

مرزا ناصر احمد: جب یہ اعلان کیا گیا کہ ہم جماعتِ احمدیہ کے متعلق وہ فیصلہ کریں گے جو یہ ہوگا اور وہ ہوگا، تو ان اعلانات کے نتیجہ میں یہ چیز یہاں اس شکل میں پیش کرنی پڑی، ورنہ ضرورت کوئی نہیں تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اعلان میں تو زیادہ سے زیادہ یہی تھا ناں جی کہ جماعت احمدیہ کو ایک non-Muslim minority declare کیا جائے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, if you are declared, to put it very bluntly...........

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ....a non-Muslim minority,.......

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ....will they stop you from considering Mirza Ghulam Ahmad as a Prophet or as your hero or your leader, or stop you from prayers, or stop you even from thinking, believing, that you are a Muslim?

Mirza Nasir Ahmad: Or propagating?

Mr. Yahya Bakhtiar: No, no, nobody can stop you from propagating either. You can say whatever your faith is.

Mirza Nasir Ahmad: تو what purpose would it serve you?

Mr. Yahya Bakhtiar: So, that is, I say, that why should you object to it?

Mirza Nasir Ahmad: No, no, what purpose would it serve you to declare us as a non-Muslim minority?

Mr. Yahya Bakhtiar: I want to know your point of view; and I will explain my point of view or the point of view of those who want me to explain their point of view. But I am just at the moment asking you. How is it going to affect you? Because, as far as your fundamental rights of religion are concerned, they will be protected.

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہم پر اس کا یہی اثر ہے کہ وہ ہمارے پاکستانی شہری بھائی جو ہیں ان کے اوپر یہ بڑا سخت دھبہ لگے گا کہ اس ملک میں اس قسم کا بھی کوئی ریزولیوشن پاس ہو سکتا ہے۔ اگر ہمیں اپنے ملک سے پیار ہے۔۔۔۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes, but there are Parsis, there are Christians and they are also patriotic Pakistanis.

Mirza Nasir Ahmad: They are also patriotic Pakistani and they feel that they are not treated properly?

Mr. Yahya Bakhtiar: No, that is a different thing. They should be treated properly. If some political party or Government or Legislature is not treating them properly, I am not justifying that. But I am just saying that how are their rights affected as far as their religion is concerned? Can they not pray according to their religion? Can they not preach their religion, profess their religion, propagate their religion?

مرزا ناصر احمد: صرف یہ ہے کہ ان کی عزت پر ہاتھ ڈالا گیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، they any citizen can come and say that it should not be done. That is a different right.

مرزا ناصر احمد: یہ، یہ، آپ کے یہ۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: کسی چیز سے پیار نہیں کرنا چاہیے؟

مرزا ناصر احمد: جو چیز آپ پوچھنا چاہتے ہیں وہ میں نہیں سمجھا۔ پھر اس وقت سوال کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ آپ نے یہ Declaration of Human Rights کا کہا ہے اور باقی religious freedom کے بارے میں کہا ہے۔ اس کا سوال اٹھتا ہی نہیں۔ How can the question arise? Nobody is going to violate your right to profess any religion, to practise any religion, to feel what you like, to have any faith you want; that is not......

مرزا ناصر احمد: اب material thinking ہے یہ میں یہ کہتا ہوں کہ کسی کو حق نہیں کہ مجھے غیر مسلم کہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: No, that is different. But I am j saying that your religion will not be affected because nobody is going to stop you from.........

Mirza Nasir Ahmad: But my religion is affected; and if my religious feelings and passions are affected, my religion is affected.

Mr. Yahya Bakhtiar: You have not clarified as to how? Because you will be allowed to say your prayers, you will be allowed to call whatever name you want, by the name of Ahmadi or whatever you like.

مرزا ناصر احمد: ہم آں صلعم کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ اور یہ کلیم کیا گیا ہے کہ ان کی مسجدیں لے لو اور اُن کی فلاں۔۔۔۔

Mr. Yahya Bakhtiar: No, no, I am not...........

مرزا ناصر احمد: ۔۔۔۔لے لو اور فلاں لے لو۔

Mr. Yahya Bakhtiar: No, once you are declared a minority, your rights are protected, Mirza Sahib.

Mirza Nasir Ahmad: No, ہاں، ہاں ۔

Mr. Yahya Bakhtiar: If you are not declared a minority, then I am not sure if your rights will be protected.

Mirza Nasir Ahmad: Then we don't want our rights to be protected.

Mr. Yahya Bakhtiar: It is up to you.

مرزا ناصر احمد: ہاں، بالکل۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, Sir, I go to your main point when you said that if you proclaim that you are a Muslim,

everybody should consider that you are a Muslim and t[...] you as a Muslim without questioning your proclamation. An[...] then you further say in your address........ which I mentioned before...... of 21st June, that:

> "God Almighty will demonstrate through his designs who is a believer and who is a disbeliever."

Now, Sir, if, inspite of the fact that you declare and proclaim that you are a Muslim, and still I announce or anybody announces that you are not a Muslim, will that be interfering with your fundamental rights.

مرزا ناصر احمد: یہاں یہ سوال نہیں ہے کہ زید بکر کو مسلمان کہتا ہے یا نہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ حکومت کا حق ہے کہ کسی کو دنیاوی لحاظ سے، سیاسی لحاظ سے، غیر مسلم قرار دے دے، اور اُس کا اعلان کر دے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر، اگر۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: آپ مثال دے دیتے ہیں زید اور بکر کی۔ زید بکر کی جو ہے، جو معاملہ ہے، وہ تو ہم اتنے پیار سے ان کو سمجھا دیتے ہیں کہ وہ، وہ، ہمارا کوئی جھگڑا کوئی نہیں۔۔۔۔

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں, supposing somebody says that you are not a Muslim.........

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں؟

جناب یحییٰ بختیار: ۔۔۔۔اگر کہیں تو you will not mind that?

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ہمیں بالکل غصہ نہیں آئے گا 'mind' سے زیادہ میں کہہ رہا ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: But if the law says or the Legislature says that, then you consider it as interference with your rights?

مرزا ناصر احمد: ہاں، اگر حکومت اس بات میں دخل دے تو ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت کو یہ حق نہیں ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, the right which you claim for yourself, do you concede the same right to others also?

Mirza Nasir Ahmad: To everybody else.

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes. They could also..........

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہاں میں وضاحت کردوں کہ ایک یہ ہم نے بڑا سوچا، یعنی آخر یہ ہمارا کام ہے ناں...... ہمارے سے مراد ہم سب کا جو یہاں بیٹھے ہیں...... کہ بڑے لمبے عرصے سے علماء کی طرف سے ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگائے گئے، تو کوئی سوچا ہم نے بڑا کہ اس میں کوئی sense ایسی چاہیئے جس کی تھوڑی بہت کوئی justification بھی ہو سکے۔ تو ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ ان فتاویٰ کا یہ مطلب ہے کہ ان کے نزدیک جن پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا ہے ان کے اعتقادات یا اعمال اللہ کو پسند نہیں اور قیامت والے دن ان سے مواخذہ کیا جائے گا۔ ہمارے نزدیک ان فتاویٰ کا اس سے زیادہ اور مطلب نہیں۔ اور سیاسی طور پر کسی کا یہ حق نہیں ہے کہ ان تین احادیث کی روشنی میں جو محضر نامے میں ہیں، سیاسی طور پر کسی حکومت کو حق نہیں ہے کہ کسی فرقے کو کافر قرار دے، کیونکہ اگر کافر قرار دینے کی بنیاد رکھی جائے فرقوں کے فتاویٰ پر، تو چھوٹا سا نمونہ ہمارے محضر نامے میں پیش کر دیا گیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، فرقے کی اس میں نہیں کہہ رہا جی۔ اگر اسلام کی بنیاد پر یہ کہا جائے کہ جو اسلام کے Essentionals سے منکر ہے؟

مرزا ناصر احمد: پانچ ارکان ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہ تو ٹھیک ہے، میں نے کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کا خیال ہے کہ سوچ سمجھے ہیں؟ یہ جوش سے نہیں دیے گئے؟

مرزا ناصر احمد: اس کے معنے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں وہ نہیں کہتا فتوے آپ کے خلاف۔ وہ جو آپس میں دیتے رہے؟

مرزا ناصر احمد: آپس میں، انہی کی، میں بھی انہی سے بات کر رہا ہوں کہ ان کا یہ ہے کہ وہ انہوں نے کہا کہ یہ چیزیں ان کے نزدیک ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پیاری نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, the Ahmadi Community believes that Mirza Ghulam Ahmad was a Prophet of God?

Mirza Nasir Ahmad: No.

Mr. Yahya Bakhtiar: Was he a Nabi?

Mirza Nasir Ahmad: The Ahmadiyya Community does not believe that. The Ahmadiyya Community believes that he was Ummati Nabi,...... and there is a lot of difference between the two.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, that is fact that you will clarify. But......

مرزا ناصر احمد: نہیں، خالی آپ نے فرمایا کہ مجھے خالی نبی کے نام سے نہ بلاؤ......

Mr. Yahya Bakhtiar: First I said 'Prophet,' ......

مرزا ناصر احمد: امتی نبی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ......and then I said Nabi......

مرزا ناصر احمد: امتی نبی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ...... and you qualified it as "Ummati Nabi".

مرزا ناصر احمد: امتی نبی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, Sir, will you clarify and define "Ummati Nabi"? How is he different from a real Nabi or Nabi?

مرزا ناصر احمد: ’’امتی نبی‘‘ کے یہ معانی ہیں کہ وہ شخص جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق اور محبت میں اپنی مذہبی زندگی گزار رہا ہے اس کو ہم امتی کہیں گے، قرآن کریم نے فرمایا ہے:

ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

میری اتباع کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی محبت کو پاؤ گے۔ تو امتی کے معانی ہیں اتباع کرنے والا۔ اور اتباع، اتباع میں فرق ہے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل متبع تھے، اور ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ کوئی روحانی برکت اور فیض نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر حاصل ہی نہیں ہو سکتا۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے قبل...... وہاں پھر تعداد میں بڑا فرق ہے...... ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے۔ کوئی کچھ کہتا ہے۔ اس جھگڑے میں پڑنے کی بات نہیں۔ بہرحال، ہزارہا، ہزار ہا انبیاء آئے اور کہیں مذہبی لٹریچر میں، بائبل اور انجیل اور دوسرے جو مذاہب کی کتب ہیں، کہیں یہ ہمیں نظر نہیں آتا کہ مثلاً بنی اسرائیل کے انبیاء حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوتِ قدسیہ اور افادۂ روحانی کے نتیجہ میں نبوت کے مقام تک پہنچے، میرے علم میں کہیں نہیں، اور میں سمجھتا ہوں کہ ہے ہی کوئی نہیں، اس واسطے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام یا اور دوسرے کسی شرعی نبی کا یہ مقام نہیں تھا کہ اُن کی کامل اتباع، اس قسم کی محبت جو ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی حاصل کر سکیں۔ یہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک تاریخی...... مذاہب انسانی کے اندر ایک عجیب انقلابی نئی چیز پیدا ہوئی کہ اب کوئی شخص کسی قسم کا بھی روحانی رتبہ حاصل نہیں کر سکتا، یعنی عام جو ہے اچھا نیک آدمی، وہ بھی نہیں بن

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، I am just asking for clarification.

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ لفظ استعمال ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، میں نے اسی واسطے کیا ہے۔ تو وہ اس sense میں نہیں ہوا استعمال۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ یہ فرمایئے کہ شرعی نبی اور غیر شرعی نبی میں کیا فرق ہے؟

مرزا ناصر احمد: شرعی نبی وہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی شریعت نازل ہو۔ اور غیر شرعی نبی وہ ہے جو پہلے شرعی نبی کی شریعت پر عمل کرائے۔ جیسا کہ بنی اسرائیل کے انبیاء کے متعلق قرآن کہتا ہے:

یحکمُ بِھَا النبیّون الّذین اسلَمُو للذین ہادو

کہ بنی اسرائیل میں ایسے انبیاء آتے رہے...... اور تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے...... جو موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر عمل کرواتے تھے لوگوں کو، اپنی ان کی کوئی شریعت نہیں تھی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: But he can't give his own laws? اپنے قانون ان کے نہیں ہوئے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، اپنے کوئی...... اپنی کوئی شریعت نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہی interpret کرے گا جو......

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ سارا وہ...... سوائے ایک چھوٹے سے فرق کے۔ وہ ذرا باریک فرق ہے۔ اس کے یہاں لانے کی ضرورت نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: And, Sir, do you know t... Muslims generally, belonging to various schools of thought, do not accept Mirza Ghulam Ahmad as a Prophet, Ummati or of any other kind?

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: And they believe that there could be no Prophet of Allah after Prophet Muhammad (peace be upon him)?

Mirza Nasir Ahmad: Who, who? What do you mean by "they"?

Mr. Yahya Bakhtiar: I mean not you but the rest of the Muslims, or......

مرزا ناصر احمد: ناں، ناں، ناں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ...... generally, may be somebody, generally.

مرزا ناصر احمد: نہیں، بڑے بزرگ ہمارے، سلف صالحین میں سے، وہ ہیں جنہوں نے اس مسئلہ کو حل کیا ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: No, I am asking you of generally the Muslims, generally.

Mirza Nasir Ahmad: Today? Today?

Mr. Yahya Bakhtiar: Today, yes.

مرزا ناصر احمد: یعنی جو پہلے تھے سلف صالحین......

Mr. Yahya Bakhtiar: No, I am not......

مرزا ناصر احمد: ......ہمارے بزرگ، ان کی باتیں نہیں ہم کرتے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔

مرزا ناصر احمد: اس وقت؟

جناب یحییٰ بختیار: آج جو مسئلہ ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ نہیں، میں صرف وضاحت چاہتا تھا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Is it a fact, Sir, that your community...... the leader of your community or your followers...... refer to those who do not accept Mirza Ghulam Ahmad as a Nabi of some sort, as not Muslims, or Kafirs?

مرزا ناصر احمد: کفر کے معنی کیا ہیں؟ یہ عربی کا لفظ ہے ناں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: I said 'not Muslims'; that's why I put it simply.

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: First I put that way you can explain that the Kufr has ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، نہیں۔ میں نے آپ کی بات سنی اور سمجھی اور اسی کا جواب دے رہا ہوں۔ کافر کے لغوی معنی ہیں انکار کرنے والا۔ جو بانیٔ سلسلہ کے اوپر ایمان نہیں لاتا اگر ہم اسے یہ کہیں کہ وہ انکار کرنے والا ہے تب بھی ہم موردِ الزام، اور اگر کہیں کہ وہ ایمان لاتا ہے تب بھی ہم موردِ الزام۔ وہ منکر ہیں بانی سلسلہ کے، اس واسطے وہ منکر ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: So, according to you, they are not Muslims?

مرزا ناصر احمد: منکر ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: منکر؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر کوئی مسلمان جو اللہ کے سچے بھیجے ہوئے نبی، ان میں سے کسی کو نہیں مانتا، وہ منکر ہو جاتا ہے، وہ مسلمان نہیں رہتا، تو یہ درست ہے کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ لیکن ابھی میں بتا چکا ہوں کہ دنیاوی لحاظ سے، سیاسی جو تعریف ہے مسلمان کی، اس کے لحاظ سے وہ کافر نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں سیاسی تعریف کی میں بات نہیں کر رہا، میں آپ کی جماعت کی تعریف کی بات کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہمارے نزدیک جو سیاسی تعریف ہے مسلمان کی، وہ جماعت احمدیہ کے افراد پر اسی طرح لاگو ہے جس طرح دوسرے فرقوں کے افراد پر۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, now, you said that Mufti Mahmood has no right to say that you are not a Muslim......

Mirza Nasir Ahmad: And I have also said that I have got no right to call him a......

Mr. Yahya Bakhtiar: ......but you have in your...... I mean when I say 'you', I do not mean particularly you,......

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ......but leaders of Ahmadiyya Jamaat have called Muslims who do not accept Mirza Ghulam Ahmad as a Nabi, as Kafir, as not Muslims, or pucca Kafir, I mean, to put it strongly......

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ......no doubt. Isn't it so?

مرزا ناصر احمد: میں نے ابھی بتایا تھا کہ ہم 'کفر' کے لفظ کو دو معنوں میں استعمال کرتے ہیں، اور صدیوں سے کرتے چلے آئے ہیں۔ ایک کفر کے معنٰی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ۔ اور وہ اس دنیا کی بات نہیں، وہ دوسری دنیا کی بات ہے۔ اور اس sense میں ہر فرقہ دوسرے کو پکے کافر سے بھی زیادہ پکا کافر کہتا ہے۔ کچھ محضر نامے میں ہیں۔ اور آپ کو دلچسپی ہو تو ہم آپ کو دوسری کتابیں دکھا دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ میں دیکھ چکا ہوں جی۔

مرزا ناصر احمد: اور ایک معنٰی ہیں کفر کے، یا اسلام کے، سیاسی......

Mr. Yahya Bakhtiar: No, ...

مرزا ناصر احمد: جو اس دنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ......Sir, I am asking a simple question. If you claim a right for yourself that if you declare that you are a Muslim, Mufti Mahmood has no business to call you that you are not. Similarly, do you give this right to Mufti Mahmood that if you call him not Muslim or Kafir, he has also a right to call you Kafir and not Muslim? I am asking you this...... whatever may be the form.

مرزا ناصر احمد: نہیں، فارم کو تو مجھے ظاہر کرنا پڑے گا ورنہ مطلب ہی غلط ہو جائے گا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: The we are going to......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں یہ کہتا ہوں کہ جس طرح میرا یہ حق ہے کہ میں یہ کہوں کہ فلاں فرقے کے لوگ نذر نیاز، چڑھاوے چڑھاتے ہیں قبر پہ، وہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ اسی طرح اس فرقے کا بھی یہ حق ہے کہ کہے کہ جماعت احمدیہ یہ کرتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور اس معنٰی میں وہ کافر ہے۔ یہ حق ہے ان کا۔

Mirza Nasir Ahmad: ......but I must pay courtesy to all others.

Mr. Yahya Bakhtiar: That is very nice, Sir, but your jamaat, if you don't personally, Maulana Maudoodi has not suggested, you would......

Mr. Chairman: I would suggest to the Attorney-General and the Witness that definite questions should be put instead of this Munazara (مناظرہ).

Mr. Yahya Bakhtiar: I am sorry. I put the next.

I was, Sir, dealing with the question of rights. If you claim a right, you concede the same right to others; if you claim courtesy because.......

Mr. Chairman: A definite question may be put......

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes. The Witness demands that he should be called "Imam of......

Mirza Nasir Ahmad: No, not out of...... I did not want any courtesy. I just corrected because there is another person who occupies the chair as Sadar...... Sadar Anjuman-e-Ahmadiyya.

اس کو میں correct کرنا چاہتا تھا۔ مجھے تو آپ 'مسٹر' بھی نہ کہیں تو میں اتنا خوش ہوں گا کہ کوئی حد نہیں۔ 'مرزا ناصر احمد' میرا نام ہے، آپ مجھے خالی 'ناصر' کہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, Sir, I was asking you some question whether you call those Muslims who do not accept Mirza Ghulam Ahmad as a Prophet...... when I say 'Prophet', I mean in the sense of Ummati Nabi......

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ......as Kafir?

Mirza Nasir Ahmad: As one who doesn't accept him as Ummati Nabi......

Mr. Yahya Bakhtiar: Have you also referred to the as······

مرزا ناصر احمد: ......اسلام کے دائرے سے باہر ہیں، خارج ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: What does that mean?

مرزا ناصر احمد: میں نے پہلے سے وہ کیا ہے......افسوس ہے مجھے،......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، لیکن......

مرزا ناصر احمد: ......میرا قصور ہے، میں سمجھا نہیں سکا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: If anybody has said that······

مرزا ناصر احمد: دائرۂ اسلام سے خارج بھی، وہ کفر کے معنوں میں، دو معنوں میں استعمال ہوگا۔ ایک اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں جس کا فیصلہ اس نے کرنا ہے، کسی انسان کا حق ہی نہیں فیصلہ کرنے کا۔ اور ایک یہاں سیاسی معنوں کے لحاظ سے۔ کوئی دائرہ اسلام سے خارج نہیں سیاسی معانی کے لحاظ سے۔ کوئی شخص جو خود کو مسلمان کہتا ہے، خواہ وہ دیوبندی ہوں، یا بریلوی ہوں یا دوسرے فرقے ہوں، ان میں سے کوئی بھی دائرہ اسلام سے خارج نہیں۔ اگر ہم یہ سیاسی تعریف نہیں کریں گے تو اتحادِ مسلم ہو ہی نہیں سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو مسلمانوں کی دو قسمیں ہیں......سیاسی اور غیر سیاسی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''سیاسی مسلمان'' کی کیا تعریف ہے؟

مرزا ناصر احمد: ''سیاسی مسلمان'' کی یہ تعریف ہے جو ہم نے یہ دی ہے۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ کہاں ہے؟ نکالو۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے...... یہ تین احادیث ہیں۔ یہ سیاسی مسلمان جو ہے وہ اس کی تعریف بڑی اچھی طرح کر رہی ہیں۔ ایک دوسرے کو وہ...... میں ترجمہ پڑھ دیتا ہوں۔ یا کہیں تو عربی اور ترجمہ دونوں پڑھوں؟ یہ ترجمہ ہے۔ وقت

ظ کرتے ہیں اپنا۔ حدیث میں آیا ہے:

''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسلام کے بارے میں مطلع فرمائیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے رسول ہیں۔ نیز یہ کہ تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور اگر راستہ کی توفیق ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔ اُس شخص نے کہا کہ حضورؐ نے بجا فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ ہمیں اس پر تعجب آیا کہ سوال بھی کرتا ہے اور جواب کی تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اُس شخص نے پوچھا کہ مجھے ایمان کے بارے میں آگاہ فرمائیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ آپ اللہ پر ایمان لائیں، اُس کے فرشتوں، اُس کی کتابوں، اُس کے رسولوں پر ایمان لائیں۔ اُس شخص نے کہا آپ نے درست فرمایا۔ بعد میں آنحضرت صلعم نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام تھے، تمہیں اسلام سکھانے آئے تھے''۔

دوسری حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ:

اہل نجد میں سے ایک شخص، پراگندہ بالوں والا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ تو سنتے تھے، مگر اس کی باتوں کو نہیں سمجھتے تھے، یہاں تک کہ وہ شخص زیادہ قریب ہوگیا، تو معلوم ہوا کہ وہ حضورؐ سے اسلام کے بارے میں دریافت کر رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دن اور رات میں پانچ نمازیں مقرر ہیں۔ اُس نے کہا کہ ان پانچ کے علاوہ اور بھی نمازیں ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں، بجز اس کے کہ تم بطور نفل ادا کرنا چاہو۔ حضورؐ نے پھر فرمایا کہ رمضان کے روزے رکھو۔ اُس نے پوچھا کہ رمضان کے روزوں کے علاوہ اور بھی روزے فرض ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا نہیں، سوائے اس کے کہ تم بطور نفل رکھنا چاہو۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامنے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ اس نے کہا اس

کے علاوہ بھی اور ہے؟ حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں، سوائے اس کے کہ تم بطور نفل زیادہ دو"۔

Mr. Yahya Bakhtiar: This is the definition of 'سیاسی مسلم', or Muslims as such?

مرزا ناصر احمد: یہ اگلی تیسری حدیث بھی ہے۔ اُس سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے، یہ سارا:

"وہ شخص مجلس سے اٹھ کر چل پڑا اور یہ کہہ رہا تھا کہ بخدا، میں ان احکام پر نہ زیادہ کروں گا اور نہ ان میں کمی کروں گا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ اپنے اس قول میں سچا ثابت ہوا تو ضرور کامیاب ہو جائے گا"۔

تیسری حدیث بخاری کی ہے۔ وہ بھی یہ ہے کہ:

من صلے صلوٰتنا والتقبل قبلتنا
وَ اَکَلَ ذبحیَتنا فذالکَ المسلم
الّذی ذمّۃ اللہ وذمّۃ رسولہ
فلا تفسد اللہ فی ذمّتہ

"جس شخص نے وہ نماز ادا کی جو ہم کرتے ہیں، اس قبلہ کی طرف رخ کیا، جس کی طرف ہم رخ کرتے ہیں، اور ہمارا ذبیحہ کھایا، وہ مسلمان ہے جس کے لئے اللہ اور اُس کے رسول کا ذمہ ہے۔ پس تم اللہ کے دیئے ہوئے ذمّے میں اُس کے ساتھ دغابازی نہ کرو"۔

یہ سیاسی تعریف ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Mirza Sahib, recently, in England, when this Rabwah incident took place in Pakistan, on the 2nd June, the Ahmadiyya Community in England at Blackburn, on the 2nd of June, passed a Resolution. You may have seen it.

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ہمارے پیچھے۔ مثلاً جماعت احمدیہ کے متعلق کہے اگر، اگر مثلاً دیوبندی حضرات یہ فرمائیں کہ جماعت احمدیہ کا کوئی فرد ہمارے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتا تو جماعت احمدیہ کے کسی فرد کو ان کے پیچھے فتنہ سے بچنے کی خاطر اور علاقے کو فتنہ سے بچانے کی خاطر نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے، آپ درست فرمارہے ہیں۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ آپ کے عقیدے کے مطابق۔ اگر ایک شخص کو آپ کافر کہیں کہ چونکہ وہ مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتا......

مرزا ناصر احمد: ہمارے نزدیک وہ قابل مواخذہ ہے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں مانتا وہ قابل مواخذہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو وہ کافر اس sense میں ہے کہ وہ اسلام کے دائرہ سے باہر ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہ کافر اس sense میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ کرے گا۔ اور وہ انکار کرتا ہے، کفر کے لغوی معنوں کے لحاظ سے وہ انکار کر رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر ایک مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا تو وہ کافر ہو جاتا ہے......

مرزا ناصر احمد: اگر ایک مسلمان......

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ اللہ کا نبی تھا وہ، وہ سچا نبی تھا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ منکر ہو جائے گا خدا تعالیٰ کے حکم کا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو وہ کافر ہوتا ہے کہ نہیں، ordinary sense میں، جو مسلمان سمجھتے ہیں، جو میرے جیسے لوگ، جو سادہ لوگ سمجھتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ناں، ناں، ناں، اس سے بڑھ کے۔ اگر قرآن کریم نے یہ فرمایا ہے کہ مسلمان ہونے کیلئے شرط ہے...... جیسا کہ فرمایا ہے بہت جگہ...... تمام انبیاء پر ایمان لانا، تو جو

اِن المُنٰفقین فی الدرك الاسفلی من النارo

قرآن کریم نے، قرآن کریم نے۔ اور باوجود اس کے کہ کافر سے بڑا گنہگار ہے، اس کو مسلمان کے دائرہ کے اندر شامل کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: 'کفر' کے متعلق حدیث میں، احادیث میں آتا ہے:

کفر دون کفر

تو کفر کفر میں بڑا فرق ہے۔ تو جس کو ہم 'کفر' کہتے ہیں وہ ایک قسم کا کفر نہیں ہے سارا۔ اور ہم یہ فرق کریں گے۔ جو 'دائرہ اسلام' آپ نے لفظ استعمال کیا ہے، ہم کہتے ہیں کہ ملت سے خارج ہوتا ہے یا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ملت سے۔

مرزا ناصر احمد: ملت سے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہی میں پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: اُمت محمدیہ سے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: کلمہ طیبہ کا انکار کرے کوئی شخص، تو وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے، اُمت مسلمہ میں نہیں رہتا۔ لیکن جو بدعقیدگیاں ہیں دوسری، کمزوریاں ہیں، گنہگار ہے، انسان بڑا کمزور ہے، میں بھی، آپ بھی، اللہ محفوظ رکھے ہمیں، تو اس کو ابن تیمیہ یہ کہتے ہیں:

الکفُر کفران احدھما ینقُل عن

المِلّہ وَلاَ لُلخرُ ینقُلُ عن المِلّہ

ایک کفر ہے جو ملت سے خارج کر دیتا ہے، اور دوسرا کفر ہے جو ملت سے خارج نہیں کرتا۔ جو کلمہ

ا ہے انکار، وہ ملت سے خارج کر دیتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جو مرزا غلام احمد کی نبوت سے انکار کرتا ہے وہ خارج ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہ ملت سے خارج نہیں کرتا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ملت سے خارج نہیں کرتا؟

مرزا ناصر احمد: وہ کلمہ طیبہ سے انکار نہیں ہے ناں اس کا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، یہ ٹھیک ہے، وہ ملت سے خارج نہیں کرتا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کی جو writings ہیں، یہ ساری، یا بہت سی جو منیر انکوائری کورٹ تھی اس کے سامنے بھی پیش کی گئیں اور آپ کا interpretation بھی پیش کیا گیا......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کی یہ finding تھی کہ آپ کی writing سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ you consider other Muslims outside the pale of Islam.

مرزا ناصر احمد: کس کی opinion تھی؟

جناب یحییٰ بختیار: منیر کی یہ Finding ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، منیر صاحب کی یہ Finding ہے۔ ان کی اس کے علاوہ اور بھی بہت سی Findings ہیں۔ اگر ان کی Findings کے اوپر اعتبار کرنا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،......

مرزا ناصر احمد: ......تو ساروں کو لینا چاہئیے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، بات یہ ہے جی کہ ایک عدالت کے سامنے جو شہادت جاتی ہے، ریکارڈ جاتا ہے، آرگومنٹس ہوتی ہیں، پھر وہ کسی نتیجے پر پہنچتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میرا مطلب یہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ نہیں کہتا کہ this is binding on the Assembly, on me or on you; but this has got its own value.

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) کہاں ہے وہ منیر کی رپورٹ؟

Mr. Yahya Bakhtiar: Page 199.

مرزا ناصر احمد: میرا مطلب صرف یہ ہے کہ منیر کی انکوائری میں یہ بھی ہے کہ اگر علماء کے فتاویٰ کو دیکھا جائے اور ان بیانوں کو سامنے رکھا جائے جو وہاں دیئے گئے ہیں تو کوئی شخص بھی مسلمان نہیں رہتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو ٹھیک ہے جی، وہ ٹھیک ہے۔ میں آپ سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ اس پوائنٹ پر ان کی Finding، آپ......

مرزا ناصر احمد: کونسا صفحہ ہے؟

Mr. Yahya Bakhtiar: Page 199. The Report says Sir, that:

> "On the question whether the Ahmadis consider the other Musalmans to be Kafirs in the sense of their being outside the pale of Islam, the position taken before us is that such persons are not Kafirs and that the word Kufr, when used in the literature of the Ahmadis in respect of such persons, is used in the sense of minor hereby and that it was never intended to convey that such persons were outside the pale of Islam. We have seen the previous pronouncements of Ahmadis on this subject, which are numberous, and to us they do not seem to be capable of any other interpretation than this that people who do not believe in Mirza Ghulam Ahmad are outside the pale of Islam. It is now stated that Musalmans, who do not acept the claim of a Mamoor-min- Allah after the Holy Prophet, are not deniers of Allah and the

Prophet and are, therefore, still within the Ummat. This is in no way inconsistent with the previous announcements that the other Musalmans are Kafirs. In fact, these words indirectly reaffirm the previous conviction that such persons are Musalmans only in the sense that they belong to the Prophet's Ummat and as such are entitled to be treated as members of Muslim society (Muashira). This is very different from saying that they are Musalmans and not Kafirs."

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: This is exactly the same; you have explained the same position as explained they......

مرزا ناصر احمد: یہ جسٹس منیر صاحب کی یہ رائے ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: ......ہم نہیں اس سے agree کرتے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: And, Sir, while we are on this subject, will you kindly make a distinction between a political Muslim and a non-political Muslim, I mean, very briefly.

مرزا ناصر احمد: پہلی بات تو یہ ہے کہ میرے ذہن میں 'پولیٹیکل' جب انگریزی میں ہم بولیں......

جناب یحییٰ بختیار: سر! 'سیاسی' آپ نے فرمایا تھا، میں اس واسطے کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، یعنی سیاسی تعریف مسلمان کی جو ہے، وہ یہ ہے کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہو، کلمہ شہادت...... لآ إلـه إلا الـلـه محمدٌ رسول الله ......اور دیگر چار ارکانِ اسلام پر ایمان لاتا ہو، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بخاری کی حدیث ہے کہ جس نے ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا وہ سیاسی طور پر فـــي ذمة الـلـــه و ذمة

الرسولہ ہے۔ یہ ہے سیاسی protection کہ وہ سیاسی معانی میں مسلمان شمار ہوگا۔ یہ ہے سیاسی مسلمان۔فی ذمة اللہ و ذمة الرسولہ' کا قریباً لفظی ترجمہ بنتا ہے...... سیاسی مسلمان۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اور ایک وہ مسلمان ہے کہ جو خدا تعالیٰ کے نزدیک، بعض بندوں کا جو علم ہے، اس کے مطابق قابلِ مواخذہ بن جاتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ بعض اعمال کو پسند نہیں کرتا۔ اور عام حالات میں ویسے تو یہ ہے کہ......

جناب یحییٰ بختیار: یہ definition دوسرے مسلمانوں پر بھی apply ہوتی ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک ordinary مسلمان آپ define کریں گے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ احمدی پر بھی apply ہوتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں نے کہا کسی مسلمان پر بھی apply ہوگی جو سیاسی definition آپ نے دی ہے؟

مرزا ناصر احمد: جو سیاسی definition ہے وہ ہر مسلمان پر......

جناب یحییٰ بختیار: ...... apply ہوگی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے کہا distinction دونوں میں کیا ہوا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ ہر پر ہوگی۔ اور یہ جو ہے، اس میں ہمارا اختلاف ہے...... بہتر فرقوں کا اور جماعت کا۔ اور یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابلِ مواخذہ ہے۔ ایک گروہ کہتا ہے، فرقہ کہتا ہے کہ یہ عقائد خدا تعالیٰ کو پسند نہیں۔ دوسرا کہتا ہے...... یہ دوسرا گروپ جو ہے عقائد کا...... یہ خدا تعالیٰ کو پسند نہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابلِ مواخذہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مواخذہ کرے گا یا نہیں، وہ نہیں سوال یہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: احمدیہ جماعت میں بھی کوئی سیاسی مسلمان ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: احمدیہ جماعت میں سیاسی مسلمان ہیں؟

مرزا ناصر احمد: سیاسی مسلمان۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ جس طرح define کر رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: سارے احمدی، سارے دیو بندی، سارے بریلوی، سیاسی تعریف کے لحاظ سے مسلمان بنتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو سیاسی مسلمان کے علاوہ، what is اس کی کیا over and above that, more to be added to be something more than سیاسی مسلمان؟

مرزا ناصر احمد: وہ یہ ہے کہ سارے قرآنِ کریم کے احکام پر عمل کرنے والا ہو، اپنی زندگی کو اسوۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ڈھالنے والا ہو، اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ میں جو یہ کہا ہے کہ 'اِیَّاكَ نَعْبُدُ' عبد بننے کی سعی کرنے والا ہو اپنی زندگی میں...... جس کے معانی ہمارے بزرگوں نے بھی اور ہماری عقل نے بھی یہ کئے ہیں اور لغت بھی یہ کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھانے کی کوشش کرنے والا ہو، خصوصاً یہ بنیادی صفات یہاں بیان جو کی گئی ہیں وہ بھی ساری صفات کے مطابق، ساری صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھانے والا ہو۔ جو ان چیزوں میں سستی کرتا ہے اور ایک آئیڈیل انسان نہیں بنتا وہ خدا کے نزدیک قابلِ مواخذہ ہے اور اس میں ہم پھر احمدی اور دوسروں میں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو میں پوچھ رہا ہوں جی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں،...... ہم احمدی اور وہابی میں فرق نہیں کرتے۔ ہم اپنے احمدیوں کو بھی کہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں general definition پوچھ رہا تھا......

مرزا ناصر احمد: جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: I am still not clear. آپ کا جو جواب تھا......

مرزا ناصر احمد: یہ محضرنامے میں بھی، اس میں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، وہ کہ اگر ایک مسلمان حضرت عیسیٰ کو نبی نہیں مانتا تو کیا وہ سیاسی کافر ہے یا کافر، outside the pale of Islam ہوگا وہ؟

مرزا ناصر احمد: جو شخص قرآن کریم کے بعض احکام پر عمل نہیں کرتا وہ جو ہے......

جناب یحییٰ بختیار: میں اس کا particularly پوچھ رہا ہوں جی کہ یہ جو اللہ کا حکم ہے......

مرزا ناصر احمد: یہ بھی اُن میں سے ایک ہے۔ جو قرآنِ کریم کے بعض حصوں پر عمل نہیں کرتا اُس کو ہم سیاسی تعریف میں تو مسلمان کہہ سکتے ہیں، حقیقی تعریف میں نہیں کہہ سکتے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس شخص کے بارے میں پوچھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو کہ سب نبیوں پر ایمان لاؤ...... حضرت عیسیٰ بھی اُن میں سے ایک ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ کہتا ہے کہ میں حضرت عیسیٰ پر ایمان نہیں لاتا، میں نہیں مانتا۔

مرزا ناصر احمد: تو باغی ہے قرآنِ کریم کا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو وہ تو کافر ہوا؟

مرزا ناصر احمد: وہ کافر...... اصل میں بات یہ ہے کہ آپ نے 'کافر' کے معنی نہیں بتائے مجھے۔

جناب یحییٰ بختیار: کافر۔

مرزا ناصر احمد: آپ کے نزدیک 'کافر' کسے کہتے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: جو اسلام میں جسے مسلمان نہ شمار کیا جائے، جسے مسلمان نہ تصور کیا جائے، اس sense میں۔

مرزا ناصر احمد: جو نماز کبھی نہ پڑھے اس کو مسلمان تصور کیا جائے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ سے پوچھتا ہوں، you are to clarify the position before the Special Committee کہ ایک آدمی کو جب آپ کافر کہتے ہیں...... ایک sense میں تو آپ نے کہا کہ سیاسی ہے، کہ اس کا مواخذہ ہوگا......

مرزا ناصر احمد: سب، وہ سب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... دوسرا یہ کہ وہ کافر ہے جو کہ......

مرزا ناصر احمد: ...... جو کہ امت...... ملتِ اسلامیہ سے نکل جاتا ہے، تو وہ......

جناب یحییٰ بختیار: ...... نکل جائے۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا......

مرزا ناصر احمد: جو قرآنِ کریم کی اس آیت کو، جس میں حضرت عیسیٰ کا ماننا ضروری ہے، وہ نہیں مانتا، وہ ملتِ اسلامیہ میں سے نکل گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نکل جائے گا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ملتِ اسلامیہ میں سے نکل جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو مرزا غلام احمد کو نہیں مانتا وہ رہے گا یا نکل جائے گا؟

مرزا ناصر احمد: جو نہیں مانتا وہ خدا تعالیٰ کے حکم کا انکار کرنے والا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو وہ بھی نکل جائے گا؟

مرزا ناصر احمد: وہ قابلِ مواخذہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: اور وہ...... یعنی...... you have......

مرزا ناصر احمد: آپ بھی confuse کرتے ہیں...... اس واسطے کہ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں پوزیشن clear کرنا چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ......ہمارے نزدیک وہ، سیاسی معانی میں وہ نہیں نکلتا ملتِ اسلامیہ سے۔

جناب یحییٰ بختیار: جو حضرت عیسیٰ کو نہیں مانتا وہ بھی سیاسی معنوں میں نہیں نکلتا؟

مرزا ناصر احمد: سیاسی معنوں میں وہ بھی نہیں نکلتا۔

جناب یحییٰ بختیار: But کن معنوں میں نکلتا ہے وہ؟

مرزا ناصر احمد: وہ نکلتا ہے اس معانی میں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے مواخذہ کے اندر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر وہ پھر بھی مسلمان ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: سیاسی معنوں میں پھر بھی مسلمان رہے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: کس معنے میں کافر بھی ہو جاتا ہے وہ؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، کفر دون کفر ہے ناں۔ ایک معانی میں وہ کافر ہے، دوسرے معانی میں وہ مسلمان ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو شخص یہ کہے کہ میں سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو بھی نہیں مانتا نبی؟

مرزا ناصر احمد: اُس نے اسلام کو سمجھا ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں سمجھا ہوگا جی، جاہل آدمی ہی سہی۔

مرزا ناصر احمد: وہ میرا جواب وہی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ، وہ کافر ہو گیا کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: وہ ملتِ اسلامیہ سے نکل گیا۔ سیاسی معنوں میں......

جناب یحییٰ بختیار: سیاسی معنوں میں؟

مرزا ناصر احمد: ......اور میں خدا کے حکم کے خلاف بغاوت کرتے ہوئے اس کا انکار کرتا ہوں۔ وہ ملتِ اسلامیہ سے نکل گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: سیاسی طور پر صرف؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، سیاسی طور پر بھی نکل گیا، یہ کہیں آپ۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ بالکل ہی نکل گیا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ بالکل نکل گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: جو مرزا غلام احمد کی نبوت سے انکار کرتا ہے وہ بھی بالکل نکل گیا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، میرا پہلے جو ہے، میرا وہ جو...... آپ اس میں ذہن میں رکھیں۔ میں نے کہا ہے کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں، مجھے علم ہے کہ خدا تعالیٰ مجھ سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ میں حضرت عیسیٰ کو نبی مانوں، لیکن میں خدا تعالیٰ کے مقابلے میں کھڑا ہو کے اس سے انکار کر رہا ہوں، وہ نکل گیا۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ یہ کہتا ہے کہ بانیٔ سلسلہ کو امتی نبی مانو اور میں نہیں مانوں گا، وہ بھی نکل گیا۔ ایک جگہ ایک تعریف کریں، دوسری جگہ اور تعریف کریں تو غلط ہو جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، اگر، آپ کے کہنے کے مطابق، اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ مرزا غلام احمد نبی ہیں، ان کو مانو......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور پھر اس کے باوجود......

مرزا ناصر احمد: ناں، ناں، ناں، ناں، میں نے اپنے کہنے کے مطابق نہیں کہا کہ وہ حضرت مسیح سے انکار کر رہا ہے، میں نے اس کے کہنے کے مطابق کہا ہے۔ جو شخص کھڑے ہو کے یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تمام انبیاء پر ایمان لاؤ اور حضرت عیسیٰ کا ذکر کیا قرآنِ عظیم میں، اور یہ جانتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ مجھ سے مطالبہ کرتا ہے اپنی شریعتِ کاملہ میں اور قرآن کریم کی

…بت میں کہ ایمان لاؤ، اور پھر بھی میں بغاوت کرتا ہوں اور ماننے سے انکار کرتا ہوں، وہ ہر معانی میں ملتِ اسلامیہ سے نکل گیا۔ اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں یہ جانتا ہوں کہ مہدی موعود اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور امتی نبی ہیں، لیکن اس کے باوجود میں نہیں مانوں گا، وہ اسی طرح نکل گیا جیسے پہلا نکلا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر کوئی شخص جانتا ہی نہ ہو؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، اگر کوئی شخص...... میں explain کر دیتا ہوں...... اگر کوئی شخص کہے کہ مجھے پتہ ہی نہیں کہ خدا کہتا ہے مجھے کہ عیسیٰ کو مانو، عیسیٰ علیہ السلام......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، اگر اس نے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں،......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور اگر اس نے حضرت عیسیٰ کا نام ہی نہیں سنا......

مرزا ناصر احمد: اگر اس نے نام ہی نہیں سنا تو پھر وہ......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور نہیں مانتا، اس وجہ سے کہتا ہے کہ میں نے نام ہی نہیں سنا، میں نہیں مانتا۔

مرزا ناصر احمد: وہ سیاسی طور پر تو قطعاً ہی نہیں نکلا، بالکل مسلمان ہے وہ، ہمارے اس سیاسی معانی کے لحاظ سے، اس کو وہی protection حاصل ہے جو فی ذمہ اللہ و ذمۃ رسولہ میں آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ اور جو دوسرا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے...... وہ اس کا ہے، وہ ہم یہاں بیٹھ کے کیا اس کے اوپر حکم لگائیں؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے کہا ہے، میں پڑھتا ہوں، پھر وہ حوالہ دیتا ہوں۔ آپ اس پر پھر اپنے جو comments ہیں:

''اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں ضرور کہوں گا کہ تو جھوٹا

ہے، کذاب ہے، آپؑ کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔"

یہ varify فرمائیں۔

مرزا ناصر احمد: جی، یہ جو، یہ جو ہے ناں حوالے والا قصہ، یہ جب تک سیاق و سباق میں کسی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، I agree with you،......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں اور بات کرنے لگا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ٹھیک ہے، وہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں، اس کے بعد جو میرا نتیجہ ہے وہ سن لیں ناں۔ اس واسطے آپ یہ سوال مجھے دے دیں تو میں اس کا جواب کتابیں consult کر کے اور پھر دے سکتا ہوں، ویسے یہاں میرے لئے دینا مشکل ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، سر! میں نے صرف یہ کہا کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے۔ یہ میں نے پڑھا ہے یہاں تک کہ "اور نبی آسکتے ہیں"۔

مرزا ناصر احمد: یہ جس context میں کہا ہے، جو مضمون ہے، اس کو پڑھے بغیر میں جواب نہیں دے سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔

Mirza Nasir Ahmad: I would not be fair to this august House.

جناب یحییٰ بختیار: پھر انہوں نے جی یہ کہا ہے کہ:

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں"۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو کتاب دیکھنے کے بعد بتاؤں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ان کی ہے جی ''آئینۂ صداقت'' صفحہ نمبر ۳۵۔

مرزا ناصر احمد: یہ میں نے کہا ناں......

Mr. Chairman: If the books are available here, ...

Mr. Yahya Bakhtiar: Books are available.

Mr. Chairman: ......these may be shown to the witness.

Mr. Yahya Bakhtiar: Page 35.

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں،......

جناب یحییٰ بختیار: یہ وہ جو:

''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں''۔

Here the meaning is that پولیٹیکل sense میں خارج ہیں۔

مرزا ناصر احمد: جی، یہاں یہ جو ہے، یہ سوال بالکل ان الفاظ میں منیر کی انکوائری کے وقت بھی کیا گیا تھا، تو خود حضرت خلیفۂ ثانی نے جو جواب دیا وہ میں آپ کو پڑھ کے سنا دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، yes۔

مرزا ناصر احمد: یہ بات، سوال، یہ، یہاں یہ سوال لکھا ہوا ہے کہ:

''کیا آپ اب بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں جو آپ نے اپنی کتاب 'آئینۂ صداقت' کے پہلے باب میں صفحہ 35 پر ظاہر کیا تھا، یعنی یہ کہ ''تمام وہ مسلمان جنہوں نے مرزا غلام احمد صاحب کی بیعت نہیں کی، خواہ انہوں نے مرزا صاحب کا نام بھی نہ سنا ہو، وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں''۔''

جواب: یہ بات خود اس بیان سے ظاہر ہے کہ میں ان لوگوں کو، جو میرے ذہن میں ہیں، مسلمان سمجھتا ہوں۔ پس جب میں 'کافر' کا لفظ استعمال کرتا ہوں تو میرے ذہن

میں دوسری قسم کے کافر ہوتے ہیں جن کی میں پہلے ہی وضاحت کر چکا ہوں، یعنی وہ جو ملت سے خارج نہیں۔ جب میں کہتا ہوں کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں، تو میرے ذہن میں وہ نظریہ ہوتا ہے جس کا اظہار کتاب 'مفروضات راغب' کے صفحہ نمبر ۲۴۰ پر کیا گیا ہے، جہاں اسلام کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں...... ایک دُون الایمان اور دوسرے فوق الایمان ۔دُون الایمان میں وہ مسلمان شامل ہیں جن کے اسلام کا درجہ ایمان سے کم ہے۔فوق الایمان میں ایسے مسلمانوں کا ذکر ہے جو ایمان میں اس درجہ ممتاز ہوتے ہیں کہ وہ معمولی ایمان سے بلند تر ہوتے ہیں۔اس لئے جب میں نے یہ کہا تھا کہ بعض لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں، تو میرے ذہن میں وہ مسلمان تھے جو فوق الایمان کی تعریف کے تحت آتے ہیں۔مشکوٰۃ میں بھی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی ظالم کی مدد کرتا اور اس کی حمایت کرتا ہے وہ اسلام سے خارج ہے"۔

یہ اس کا جواب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جب یہ جواب دیا گیا تو اس کے بعد جسٹس منیر نے یہ finding دی کہ وہ convince نہیں ہوئے اور he still thought that the only impression one could get is that, according to you, these prople are Kafir and outside the pale of Islam. آپ مرزا صاحب! یہ فرمایئے اگر ایک پڑھا لکھا جج اور بڑا قابل جج، باوجود authoritative explanation کے جو کہ مرزا صاحب نے پیش کی وہاں، اس کے باوجود یہ سمجھتا ہے کہ you mean Kafir, تو outside the pale of Islam, ordinary مسلمان پر کیا impression پڑتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: اس کا وہ جو جواب ابھی میں نے پڑھ کے سنایا، ہمارے نزدیک وہ سارے ان کو cover کرتا ہے جو آپ اس وقت تک پڑھ چکے ہیں۔ آئندہ کا پتہ نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: چونکہ مختلف ......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... ممبروں نے مجھے بھیجے ہیں ......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: No, one thing may be clarified: whether the writings are admitted or not?

Mr. Yahya Bakhtiar: Beg your pardon?

Mr. Chairman: The writings are admitted or not?

Mr. Yahya Bakhtiar: No, that is not denied.

Mr. Chairman: That is not denied. All right.

Mr. Yahya Bakhtiar: But he can verify them.

Mr. Chairman: Yes.

مرزا ناصر احمد: یہ تو آپ وہ دے دیں مجھے تو میں ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں ساتھ پڑھ ...... میں نے date سنائی ہے ناں جی آپ کو۔ اگر آپ کسی کو کرنا چاہتے ہیں کہ ہم آپ کو اوریجنل پروڈیوس کریں یا آپ چاہتے ہیں کہ غلط ہے تو you ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں تو ...... میرے حافظے میں تو نہیں محفوظ ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں ......

This you have said that because for different reasons, not because he is a Kafir, جی، آپ نے کہا ہے ناں کہ یہ نماز نہیں پڑھتے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، نماز نہ پڑھنے کی بہت ساری وجوہات ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ......ایک تو یہ ہے کہ محضر نامہ جو ہے ہمارا، اس کے صفحہ 154 پر بھی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے جو وجوہات بیان کی ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اُن کے علاوہ اور وجوہات بھی ہیں جن کی بناء پر آپ نماز نہیں پڑھتے اُن کے پیچھے؟

مرزا ناصر احمد: احمدی مسلمان غیر احمدیوں کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، جو وجوہات آپ نے یہاں دی ہیں، ان کے علاوہ وہ اور وجوہات بھی ہیں؟ صرف یہ وجوہات نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہوں گی۔ بتائیں، میں بتا دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں......یعنی ایک انہوں نے یہ......میں آپ کو پڑھ کر سنائے دیتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نماز کے مسئلے پر تو بعد میں آؤں گا......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: آگے وہ کہتے ہیں جی ''انوار خلافت'' صفحہ 90 پر:

''ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، چونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔''

The same reply?

<u>مرزا ناصر احمد</u>: نہیں، یہ یہ ہے کہ یہ جو ہے فتویٰ کہ نماز پیچھے پڑھنی ہے یا نہیں، یہ پہلے مختلف فرقوں نے احمدیوں پر لگایا۔ یہ جو یہ نماز کا اب ہو گیا ناں مسئلہ شروع......

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: نہیں جی، میں نے پہلے اس پر...... نماز پر میں آرہا ہوں۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: اچھا، ابھی نہیں؟

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: میں نے اسی پوائنٹ پر پوچھا کہ......

<u>مرزا ناصر احمد</u>: ہاں۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: ''ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں''۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: ہاں، اس کا یہ ہے......

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: وہ تو بعد میں آجاتا ہے۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: ہمارے محضرنامے میں اس کا یہ جواب دیا ہوا ہے کہ جو......

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: ہاں، نہیں جی، نماز کے مسئلے میں بعد میں......

<u>مرزا ناصر احمد</u>: نہیں، نہیں، نماز کیلئے نہیں۔ یہ اسلامی نظریہ...... جو رپورٹ منیر کمیٹی کے سامنے پیش ہوئی اس کے اندر یہ جواب دیا ہے، اوپر کچھ حوالے درج کر کے مختلف فرقوں کے، وہابیوں کے اور بریلویوں کے، کہ ان حوالوں سے جو ہم اوپر درج کر چکے ہیں، مندرجہ ذیل نتائج نکلتے ہیں۔ یہ تو مختلف فرقوں کے نہیں بلکہ یہ مختلف احادیث اور آئمہ کے حوالے ہیں۔ اور یہ کتاب غالباً پہلے نہیں دی ہوئی۔ اگر آپ چاہیں تو ہم پیش کر دیتے ہیں آپ کو۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: نہیں جی، وہ آپ بے شک پیش کریں۔ میں نے صرف یہ پوچھا کہ یہ اس جو ہے......

<u>مرزا ناصر احمد</u>: ہاں، ایک اسلام بمعنی کامل ایمان ہوتا ہے، اور سب مسلمان ہرگز اس کامل ایمان میں شامل نہیں۔ دوسرا اسلام کلمہ پڑھ کر اسلام میں شمولیت کے ساتھ حاصل ہوتا ہے۔ اس

مسلم کے لئے۔ ایک، کوئی شرط نہیں کہ اس کو پورا ایمان نصیب ہو، بلکہ بغیر کسی قسم کے ایمان کے بھی ایسا شخص مسلمان ہو سکتا ہے۔ اس کے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی، سوائے نصیحت اور واعظ اور دُعا کے۔ دوئم، احمدیوں نے خارج از اسلام اور کافر ہونے کا فتویٰ غیر احمدیوں کے متعلق پہلے نہیں دیا، بلکہ پہلے انہوں نے، دوسرے فرقوں نے جماعتِ احمدیہ پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ اور میرا اندازہ یہ ہے کہ سالہا سال تک بانیٔ سلسلہ اس وقت کے علماء کو یہ سمجھاتے رہے کہ اس کفر کے کھیل میں نہ پڑو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے تو کفر اس پر لوٹ کے آتا ہے، اور ایک موقع پر بڑی سختی کے ساتھ مطالبہ کیا اس وقت کے علماء نے بانیٔ سلسلہ احمدیہ سے کہ ہمارے ساتھ مباہلہ کرو۔ تو آپ نے اُن کو کہا کہ میں تمہارے ساتھ مباہلہ کیسے کر سکتا ہوں، میں تمہیں مسلمان سمجھتا ہوں۔ تو آگے سے جواب یہ ملا کہ آپ سمجھتے ہوں گے ہمیں مسلمان، لیکن ہم آپ کو کافر سمجھتے ہیں۔ اور چونکہ انہوں نے کفر کے فتوے لگا دیئے اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ جو مسلمان مومن کو کافر کہے، کفر اس کے اوپر لوٹ آتا ہے، اس لئے ہم کسی کو کافر نہیں کہتے۔ کہنے والا کہہ گیا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Then the proposition is very simple now.......

مرزا ناصر احمد: بالکل۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ......If you claim that you are a Muslim, nobody can call you that you are not a Muslim?

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Similarly, Mufti Muhamood can claim that he is a Muslim and nobody can call him that he is not a Muslim?

Mirza Nasir Ahmad: Certainly.

Mr. Yahya Bakhtiar: But if he calls you not a Muslim as you call him not Muslim, than both have a right to call each other Kafir?

Mirza Nasir Ahmad: No.

Mr. Yahya Bakhtiar: Because he called you, you have also a right to call him?

مرزا ناصر احمد: ناں، ناں، ناں، ناں۔ آپ میری بات نہیں سمجھے۔

جناب یحیٰی بختیار: نہ، آپ کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے کافر کہا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں،......

جناب یحیٰی بختیار: ......میرا بھی حق ہے کہ کافر کہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہ، بالکل یہ نہیں کہا میں نے، بالکل نہیں کہا۔ مجھے بڑا افسوس ہے کہ میں سمجھا نہیں سکا اپنی بات۔

جناب یحیٰی بختیار: مگر یہ، یہ پوزیشن ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں، یہ پوزیشن نہیں ہے۔ میں نے یہ کہا کہ اگر زید، بکر کو کافر کہے، کہہ دے، اور اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص مسلمان کو کافر کہے تو کفر اس پر لوٹ کے آجاتا ہے۔ تو یہ کفر کا فتویٰ کافر، پہلے کافر کہنے والے پر اس شخص نے نہیں لگایا، بکر نے جس کو کافر کہا گیا ہے، بلکہ اس شخص نے لگایا ہے، اس مقدس ذات نے کہ جو ہم سب کی ہدایت کے لئے آئی۔ حضرت خاتم الانبیاء محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے...... یہ کہہ کے کہ اگر کسی مسلمان کو کافر کہو گے تو کفر تم پہ لوٹ کے آجائے گا، تم پر پڑ جائے گا کفر۔ تو بکر نے فتویٰ نہیں لگایا، آنحضرت صلعم نے فتویٰ لگایا ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، جب احمدیہ جماعت کے رہنما، قائدین یہ فتویٰ لگائیں کسی پہ کہ یہ کافر ہے؟

مرزا ناصر احمد: اگر پہلے لگائیں فتویٰ تو کافر ہو جائیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، پہلے نہ سہی، کیا بعد میں یہ حق پہنچتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: لگاتے ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو اللہ جانتا ہے، وہ تو لوٹ آئے گا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میری بات سنیں، میں پھر اپنی بات نہیں سمجھا سکا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: In retaliation?

مرزا ناصر احمد: اگر دیوبندی یا وہابی یا بریلوی یا اہلِ حدیث یا اہلِ قرآن، وغیرہ، وغیرہ، ان میں سے کوئی جماعتِ احمدیہ پر کفر کا فتویٰ لگائے تب بھی جماعتِ احمدیہ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ان کو یا اہلِ قرآن، وغیرہ، وغیرہ، ان میں سے کوئی جماعتِ احمدیہ پر کفر کا فتویٰ لگائے تب بھی جماعتِ احمدیہ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ان کو کافر کہے۔ لیکن جماعتِ احمدیہ کو یہ حق بھی نہیں پہنچتا کہ جس گروہ کو محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم "کفر اُسی پہ لوٹ آئے گا" کی حدیث کے مطابق کافر قرار دے دیں اُن کو کافر نہ کہیں؟

Mr. Yahya Bakhtiar: Mirza Sahib, will you please explain if a particular Maulvi, Alim...... or so-called Alim you, can call him...... calls Mirza Ghulam Ahmad that he was Kafir, or Ahmadis are Kafir, now do you condemn the whole Muslim community for that, or that particular individual?

Mirza Nasir Ahmad: If they disassociate themselves......

Mr. Yahya Bakhtiar: But how?

Mirza Nasir Ahmad: ......from that Fatwa......

Mr. Yahya Bakhtiar: Is there......

Mirza Nasir Ahmad: ......we don't call them Kafir.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, Sir, but is there going to be a referendum? No,......

Mirza Nasir Ahmad: No, no, no, no......

Mr. Yahya Bakhtiar: I have no idea what Maulvi Sanaullah said, but if you say all the Muslamans, the whole lot of them, are Kafirs......

مرزا ناصر احمد: اگر، اگر جو شخص...... یہ اعلان ہے...... کہ جو شخص یہ اعلان کر دے کہ میں ان مولویوں کے فتاویٰ کو درست نہیں سمجھتا، تو ہم اسے کافر نہیں کہیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر جنہوں نے سنا ہی نہ ہو؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہم اُن کو سنا دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، اگر کسی نے سنا ہی نہیں ہے، اگر کسی نے سنا ہی نہیں ہے؟ آپ تو generally کہہ رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہم سنا دیں گے کہ یہ حدیث میں آیا ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Please, this...... you kindly see......

مرزا ناصر احمد: جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ......you don't say Maulvi so and so is Kafir, Mulla so and so Kafir. 'مسلمان جو نبی کو نہیں مانتے'۔

مرزا ناصر احمد: ہم ایک ہی الزام...... ایک ہی سانس میں ان کو مسلمان بھی کہتے ہیں اور کافر بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی تو سوچنے والی بات ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: بعض دفعہ، بعض دفعہ...... یہ contradictions ہیں اس میں...... کہ بعض دفعہ مسلمان کہتے ہیں، بعض دفعہ نہیں کہتے۔ مگر مسلمان کا لیبل ہو کہ آپ کہتے ہیں کہ کافر ہو گیا، باہر ہو گیا دائرہ اسلام سے، خارج ہوا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ہم کہتے ہیں کہ یہ مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی ہیں۔ معلوم ہوا کہ دو دائروں کی بات کر رہے ہیں ہم۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بعض جگہ آپ نے ایسے کہا ہے، بعض جگہ آپ نہیں کہتے۔ بعض جگہ جب آپ...... مسلمان تو ایک ہوتا ہے، ایک آدمی مسلمان ہے۔ جب آپ نے کفر کا دعویٰ کر دیا تب خارج ہوا۔ اس وقت تک تو وہ مسلمان رہتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ ایک حوالہ ان کے پاس تھا یہاں اتفاقاً، ''حقیقت الوحی'' 165، 164-165 کا۔ اس میں بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ اعلان کیا کہ:

''یہ ایک شریعت کا مسئلہ ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا آخر کافر ہو جاتا ہے۔ پھر جب کہ تقریباً 200 مولویوں نے مجھے کافر ٹھہرایا اور میرے پر کفر کا فتویٰ لکھا گیا اور اُن ہی کے فتویٰ سے یہ بات ثابت ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا کافر ہو جاتا ہے تو اب اس بات کا سہل علاج ہے کہ اگر دوسرے لوگوں میں تخمِ دیانت اور ایمان ہے اور وہ منافق نہیں ہیں تو اُن کو چاہیئے کہ اِن مولویوں کے بارے میں ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کر دیں کہ یہ سب کافر ہیں کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا، تب میں اُن کو مسلمان سمجھ لوں گا''۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I will ask you again. Please understand, try to understand my question. Now, I am a Muslim who has nothing to do with Barelvi, Deobandi or anybody else. I am just giving you an example; there could be many. Now, if a Barelvi Maulvi or a Deobandi Maulvi declares Mirza Ghulam Ahmad as a Kafir......

Mirza Nasir Ahmad: And you don't?

Mr. Yahya Bakhtiar: ......and I have not even heard of his Fatwa......

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ کو explain کرتا ہوں...... as I understand; I ......may be wrong. "......میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔" Now, as far as I understand, is, that all the Muslims, they are all Muslims because they believe in the Holy Prophet and all that. But Mirza Sahib says 'since I have come now, I am Nabi', or Mirza Sahib's Khalifa said کہ 'those Muslims who do not accept Mirza Ghulam Ahmad as a Prophet, as a Nabi, they are outside, dismissed, expunged', whatever you may call it,......

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں،......

Mr. Yahya Bakhtiar: ...... so, they were Muslims, but they have been removed from the pale of Islam......

مرزا ناصر احمد: یہ، یہ، میں...... اس کے یہ معنی نہیں......

Mr. Yahya Bakhtiar: ...... It does not mean that, after he has given the verdict, they continue. They say: they were before, but are no longer......

مرزا ناصر احمد: یہ نہیں کہا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں, ...that is how it is interpreted, as I say. If you think that it is not correct......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ تو بھی...... (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ کتاب کہاں ہے؟ پھر میں حوالہ پڑھتا ہوں۔ جو کہنے والا ہے "صاحب البیت ادرا بما فیہ" جو کہنے والا ہے اس کی بات ہمیں ماننی پڑے گی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ ٹھیک ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ سوائے مسلمان کے کوئی اور تو حضرت محمد ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا نہیں۔ کہتے ہیں ان کے بعد جو......

مرزا ناصر احمد: آپ نے یہی کہا کہ میں ان کو مسلمان بھی کہتا ہوں اور ایک دوسرے نقطہ نگاہ سے ان کو کافر بھی کہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، جب ان کو کافر کہہ دیا تو وہ مسلمان کافر ہے؟

مرزا ناصر احمد: اس کے باوجود بھی مسلمان کہتا ہوں۔ خود کہا......

جناب یحییٰ بختیار: اور کہتے ہیں کہ دائرہ اسلام سے بھی خارج ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور یہ بھی کہا ہے کہ دائرہ اسلام سے کیوں خارج سمجھتا ہوں۔ یعنی ملت اسلامیہ میں شامل سمجھتا ہوں لیکن دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

لِکُلٍ ان یصطلح

ہمارے علوم نے یہ اجازت دی ہے کہ آدمی اپنی زبان میں اصطلاحیں جو ضروری سمجھتا ہو وہ خود بنالے اور ان کو explain کردے۔ آپ اس explanation کو علیٰحدہ کر کے نہیں۔

Mr. Chairman: I think that will do for today. You want to continue or we should......

Mr. Yahya Bakhtiar: No, we can continue tomorrow morning......

Mr. Chaiman: Tomorrow morning.

Mr. Yahya Bakhtiar: ...... because it will not conclude so soon.

Mr. Chairman: Yes, the members of the Delegation are permitted to go. Tomorrow at 10.00 a.m.

---

members who asked me to put these questions to the witness, I told them to bring the authority written therein here.

Mr. Chaiman: We have got them.

Mr. Yahya Bakhtiar: But I said that……

مرزا ناصر احمد: جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: …… they can find out.

مرزا ناصر احمد: مجھے صرف ریفرنس چاہیئے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں صرف ریفرنس دے رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Mr. Chairman ……

مرزا ناصر احمد: ہمیں ریفرنس چاہیئے ہیں، صفحوں کا پتہ لگ جائے تو……

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqui: Mr. Chairman, the books are available.

Mr. Chairman: Yes, they are available.

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqui: At any time we can supply the books.

Mr. Chairman: Yes.

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqui: The books are available.

Mr. Chairman: Yes, they are available. So, any reference the witness can see, he will look up tomorrow and can reply.

Mr. Chairman: Yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: ......he wants me to give him in advance. But I cannot......

Mr. Chairman: Yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: ......because I don't know which question I am going to put ......

Mr. Chairman: Yes. ......

Mr. Yahya Bakhtiar: ...... It depends upon his answer, Sir.

Mr. Chairman: Yes.

DISTURBANCE DURING THE CROSS-EXAMINATION

Mr. Chairman: And the second thing I would like to say is that the honourable members sitting around the Attorney-General should keep...... at least should not disturb him. They should not be impatient. This I would request because I ......

Mian Mohammad Attaullah: Sir, I have another point that some of the witnesses who were here......

Mr. Chairman: Yes.

Mian Mohammad Attaullah: ......for instance, Mirza Tahir Ahmad, he unnecessarily......

جناب چیئرمین: ایک سیکنڈ۔

Mian Mohammad Attaullah: بھائی, Just a minute please.

Mr. Chairman: Just a minute. ہاں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ایک اُدھر ان کے سیدھے ہاتھ پر......

جناب چیئرمین: ہاں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ......وہ لوگ ہنستے بھی ہیں، باتیں بھی کرتے ہیں، اور اس طرف دیکھ کر مذاق بھی اُڑاتے ہیں اور سر بھی ہلاتے ہیں۔

ایک رکن: جناب! میں تجویز پیش کروں گا کہ اٹارنی جنرل بھی بیٹھ کر سوال کریں۔

Mr. Chairman: That is a separate matter.

میں صرف یہ عرض کر رہا تھا کہ......

METHOD OF CONDUCTING THE CROSS-EXAMINATION

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: دوسری تجویز یہ ہے کہ ہمارے محترم اٹارنی جنرل صاحب جو ہیں، میرا خیال ہے کہ یا تو آپ ان کو بھی کہیں کہ وہ کھڑے ہو کر جواب دیں...... witness box میں قاعدہ بھی یہی ہے...... یا پھر اٹارنی جنرل صاحب بھی بیٹھ کر سوال کر لیا کریں۔

جناب چیئرمین: نہیں، وہ......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: کیا کریں۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! وہ پہلے دن ہم نے......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: اچھا۔

جناب چیئرمین: ...... ان کو اجازت دی۔ Anything else? Now the ......House stands

ایک رکن: سر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ایک سیکنڈ۔ جی، جی۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: خلیفہ ناصر احمد سے کہیں وہ کھڑے ہو کر جواب دیا کریں۔

Mr. Chairman: That is almost settled.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: لیکن آپ ہم کو تو حکم فرماتے ہیں۔

ایک رکن: پھر disturb کر رہے ہیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ...... کہ ہم کھڑے ہو کر بولیں، اس کو بھی یہ حکم دیں۔

جناب چیئرمین: سر! یہ اسمبلی، یہ اسپیشل کمیٹی بیٹھی ہوئی ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: سر! عدالت میں گواہ کو بیٹھنے کا حق نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: Except......وہ اسپیشل کمیٹی...... جی، مسٹر عزیز بھٹی!

جناب عبدالعزیز بھٹی: سر! یہ......

Mr. Chairman: I call the House to order. Sardar Abdul Aleem.

جناب عبدالعزیز بھٹی: سر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ گواہ پر جب سوال کئے جاتے ہیں......

جناب چیئرمین: جی۔

جناب عبدالعزیز بھٹی: ...... جب گواہ پر اٹارنی جنرل صاحب سوال کرتے ہیں تو وہ ان کا جواب بجائے ڈائریکٹ دینے کے...... جس طرح کہ ایک گواہ کا فرض ہے کہ جواب دے...... وہ اس کو avoid کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور تکرار کرتے ہیں، اور پھر ساتھ ساتھ انہیں suggest کرتے ہیں کہ یہ سوال مجھ پر کریں۔ تو میرا خیال ہے کہ یہ چیئر کا فرض ہے کہ آپ اس مسئلے میں اس حد تک انہیں چیک کریں کہ بجائے بحث و مباحثہ میں پڑنے کے he should stick to the question put by the Attorney-General.

A Member: Sir, I request to the honourable members······

Mr. Chairman: The Attorney-General can ask the Chair at any time when he feels that.

Mr. Yahya Bakhtiar: I request, he need not answer any question at all. But you, as judges, should note that. The demeanour of the witness, his hesitation, his effort to be evasive, all these are taken into consideration and you can draw your own inference, favourable or adverse. And your addresses······

Mr. Chairman: One thing I may mention. The honourable members······

Mr. Yahya Bakhtiar: ······you can make a note of everything. You give a fair decision yourselves.

Mr. Chairman: One thing I may remined the honourable members: we are getting the opinion of a withness······

Mr. Yahya Bakhtiar: But ······

Mr. Chairman: ······ Opinion is, ······ rare cases, under the Evidence Act.

Mr. Yahya Bakhtiar: I know. He is such a witness, you know, and such an issue before the House.

CONDUCT OF THE WITNESS DURING THE CROSS-EXAMINATION

Mr. Abdul Aziz Bhatti: Sir, the conduct of the witness is not coming on the record, Sir, as to how he is behaving······

Mr. Chairman: No ······

Mr. Abdul Aziz Bhatti: ······ and how he is ······

Mr. Chairman: No, no, no, everybody is ......

Mr. Abdul Aziz Bhatti: As far as the record is concerned, only the words of the witness are coming on the record.

Mr. Chairman: Everything is being noted, you can refer. Sardar Maula Bakhsh Soomro.

A Member: Sir, Chairman, Sir, my submission, humble submission, Sir ......

Mr. Chairman: Sardar Maula Bakhsh Soomro.

پہلے میں نے ان کو فلور دیا ہے۔

A Member: Mr. Chairman, a submission, a humble submission to you, Sir, that I ......

<u>جناب چیئرمین</u>: ایک منٹ آرام سے نہیں بیٹھ سکتے؟ ہاں جی، سردار مولا بخش!

Sardar Maula Bakhsh Soomro: My humble submission to you, Sir, is that I highly appreciate your patience but, Sir, I would request that kindly you do not allow them too much atitude. He is giving evasive replies. The same question is repeated in the same breath. It gets on our nerves. Rather than you give a patient......

(Interruption)

Mr. Chairman: Yes, Sardar Maula Bakhsh.

Sardar Maula Bakhsh Soomro: I highly appreciate your patience but there should be some check. Sir, some check from the Chair also should be applied.

Mr. Chairman: This I shall only do when the Attorney-General seeks the aid of the Chair. When he thinks......

(Interruption)

Just a minute. When he thinks so, only then, in that case I shall do it because this I have left entirely to the Attorney-General. Yes.

اتالیق جعفر علی شاہ: میں بڑے ادب سے گزارش کروں گا کہ جب ایک definite question کیا جاتا ہے تو اس کو اپنی طرف سے مت دہرائیں جب تک وہاں سے definite وہ سوال جو ہے یعنی اس کا جواب نہ مل جائے۔ اس لئے ہم خود اس بات کو یعنی یہ کہ lengthy کرنے کو ہم خود encourage کرتے ہیں۔ جس حد تک میں سمجھ سکا ہوں، اگر جب ایک definite سوال کر دیا گیا ہے کہ "آپ ایسے آدمی کو مسلمان کہیں گے یا کافر کہیں گے" تو جب تک وہ اس کے متعلق definite جواب نہ دے، دوسرے اس کے اوپر...... یعنی بحث میں نہیں پڑنا چاہتے۔ اور بحث کی وجہ سے وہ جو ہے وہ لمبا ہو جاتا ہے اور وہ ہیرا پھیری جو ہے وہ شروع ہو جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، بحث کا آج پہلا دن ہے۔ بحث will be cut short ہاں، وہ cut short ہوگی بحث۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: یہ......

جناب چیئرمین: میں نے ایک...... yes، مولانا غلام غوث ہزاروی!

مولانا غلام غوث ہزاروی: یہ جو فرمایا جاتا ہے کہ "کافر، کافر ہے، اور دائرہ اسلام سے خارج ہے" ان دونوں لفظوں کو دہرانا چاہئیے، باقاعدگی کے ساتھ، اور اس بات کو نوٹ کرا دینا چاہئیے باقاعدہ کہ 'ملت سے خارج نہیں ہے اور اسلام سے خارج ہے'۔

جناب چیئرمین: یہ نوٹ ہو چکا ہے، نوٹ ہو چکا ہے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: ہاں۔

جناب چیئرمین: کئی دفعہ نوٹ ہوا ہے، ٹیپ میں بھی ہوا ہے، وہاں بھی ریکارڈ میں آ گیا ہے۔ So, ...

مولانا غلام غوث ہزاروی: اور میرا ایک خیال ہے جس طرح جناب نے فرمایا ہے......

جناب چیئرمین: جی۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: ......کہ ان سے بھی تصدیق یہ کرا لینا چاہیے کہ مرزا محمود احمد کے ان حوالوں کو آپ صحیح سمجھتے ہیں۔ اس کے بعد مزید سوالات کی ضرورت نہیں رہے گی۔

جناب چیئرمین: ہاں۔

So, the House stands adjourned to meet tomorrow......

ایک رکن: سر! یہ دو دائروں کے چکر میں ڈال دیا ہے ہم کو۔

Mr. Chairman: ...... at 10.00 a.m. tomorrow. کل بات کر لیں باقی۔

The Special Committee of the Whole House adjourned to meet at ten of the clock, in the morning, on Tuesday, the 6th August, 1974.

No. 02

THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the 6th August, 1974

(Contains Nos. 1—21)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD.
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD.

Mr. Chairman: All are available?

Mr. Yahya Bakhtiar (Attorney-General of Pakistan): They are available.

Mr. Chairman: And the reference____which you put to the witness____may be shown that this is it.

And there should be least disturbance near the Attorney-General.

METHOD OF CONTACTING THE ATTORNEY-GENERAL

Mr. Chairman: Two honourable members have been........

Ch. Jahangir Ali: Mr. Chairman, Sir,...........

Mr. Chairman: Just a mimute.................. requested to collect the chits. One is Maulana Zafar Ahmad Ansari and the other is Mr. Aziz Bhatti. The chits should be delivered to these honourable members. And, during the recesses, they can discuss with the Attorney-General. And any honourable member can discuss any matter with the Attorney-General in the recess but, when cross-examination is going on, there should be no disturbance, and specially no whispering around this area. Although I would not like whispering from this end or from that end, but around this area whispering should not be.

Yes, Ch. Jahangir Ali.

INTERPRETATION OF DOCUMENTS OR WRITINGS

Ch. Jahangir Ali: Mr. Speaker, Sir........... oh! Mr. Chairman, Sir, interpretation of a document or a writing is not the job of a witness, I would therefore, request. Sir, that the witness should not be allowed to interpret the writings. It is the job of the presiding officer or the Judge, Sir, or this honourable committee, to give interpretation to the writings. He should be confronted only with this...............

Mr. Chairman: Yes.

Ch. Jahangir Ali:........... 'whether you admit the existence of this writing in your so and so'..........

Mr. Chairman: This is what is settled. You are the judges. You can draw any inference out of this..........

Ch. Jahangir Ali: Sir, he is wasting unnecessarily the time in giving interpretation——what was the interpretation before the Munir Committee, what was the statement before the Munir Committee....

Mr. Chairman: Ch. Sahib whenever any such difficulty arises, the Attorney-General can ask the Chair that this is unnecessary.

Ch. Jahangir Ali: All right. That is the better way.

Mr. Chairman: Begum Nasim Jahan.

Begum Nasim Jahan: A.............

Mr. Chairman: I have entirely left the matter in the hands of the Attorney-General. He can seek the protection of the Chair. He can seek the clarification or anything, whatever he needs.

Yes.

WOMEN'S REPRESENTATION ON QUESTIONS COMMITTEE

Begum Nasim Jahan: Mr. Chairman, Sir, I am on a matter of clarification. Have women been given any representation on the Questions Committee?

Mr. Chairman: Pardon?

Begum Nasim Jahan: Have women been given any representation on the Questions Committee?

Mr. Chairman: The scope was so narrow: the scope was only five members to sit in the Questions Committee.

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, Sir, if a Muslim, as I submitted yesterday, accepts all the Prophets but does not accept Hazrat Isa as a Nabi, in which category he comes of kafir? Outsi Daera-e-Islam (دائرہ اسلام) or outside Daera-e-Millat (دائرہ ملت) ?

مرزا ناصر احمد: جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت سے انکاری ہے ایسے لوگوں کو ہم دو قسموں میں منقسم کریں گے۔ ایک وہ جن کو یہ علم نہیں کہ قرآن کریم یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ان کی نبوت کا اقرار کیا جائے۔ عوام جو ہیں ان کو قرآن کریم ناظرہ بھی نہیں آتا۔ ان میں سے اگر کسی شخص کے دماغ میں یہ بات ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کوئی ایسی اہم بات نہیں ہے تو وہ ایسا شخص جو عدم علم کی وجہ سے، ان پڑھ ہونے کی وجہ سے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار کرتا ہے وہ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتا، اگرچہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

لیکن وہ شخص جو خدا کے حضور کھڑا ہو کے بغاوت کا ''ابیٰ واستکبرا'' کی طرح اعلان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں کہ قرآن عظیم ہم سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ پہلے تمام انبیاء پر ایمان لاؤ اور قرآن عظیم اس مطالبے کے سات____ خود بتاتا ہے____ کہ انبیاء علیہم اسلام میں سے وہ ہیں جن کا ذکر نام لے کر قرآن عظیم میں بیان ہوا ہے اور وہ ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں بیان نہیں ہوا۔ تو ایک کو مجملاً جو بھی نبی آئے ہیں ہم ان پر ایمان لاتے ہیں، اور ایک کو تفصیلاً یعنی وہ تمام انبیاء جن کا نام قرآن کریم میں آیا ہے ان پر ہم ایمان لاتے ہیں____ جو بغاوت کر کے، باغیانہ طریق اختیار کر کے ''ابیٰ واستکبرا'' کے نتیجہ میں کہتا ہے کہ خدا حکم دیتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو نبی مانو، میں نہیں مانتا، تو وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہو گیا۔

لیکن جو پہلی کیٹگری ہے وہ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوئی، دائرہ اسلام سے خارج ہو گئی۔

NA-Proceeding-1974....

222

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! جو مسلمان مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے، وہ بھی دو کیٹگریز ہیں ان کی؟

مرزا ناصر احمد: وہ بھی دو کیٹگریز ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اسی طرح؟

مرزا ناصر احمد: یعنی...... ہاں ، بالکل۔ یعنی ایک وہ لوگ ہیں جو ____ بعض دفعہ ہمیں بھی شبہ پڑتا ہے لیکن ہم تو انسان ہیں عالم غیب نہیں کہ یہ سمجھ گئے ہیں مگر انکار پر اصرار کر رہے ہیں ____ اگر واقع میں وہ ایسے ہیں تو ملت اسلامیہ سے خارج ہیں۔ لیکن جن کو یہ علم نہیں اور وہ انکار کر رہے ہیں، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں لیکن ملت اسلامیہ سے خارج نہیں۔ اسی وجہ سے ہمارے بانیٔ سلسلہ، آپ کے جو نائبین تھے ____ اس وقت تیسرا نائب میں یہاں بیٹھا ہوں ____ ہم میں سے کسی نے بھی کسی جگہ ایک دفعہ بھی، جن کو عام محاورے میں لوگ کہہ دیتے ہیں غیر احمدی، ان کو غیر مسلم نہیں کہا۔ کہا ہی نہیں ____ لٹریچر میں ہمارے وہ ہے ہی نہیں کہ وہ غیر مسلم ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: 'غیر مسلم' کا مطلب 'ملت سے باہر' ہو گا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں ،یعنی کہا ہی نہیں، ایک دفعہ بھی نہیں کہا گیا۔ وہ ملت اسلامیہ سے باہر نہیں لیکن دائرہ اسلام سے خارج ہے ____ یہ دو ہم کرتے ہیں ، یہ دو فرق کر رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ان دو کیٹگریز سے آپ کے تعلقات میں کچھ فرق ہے کہ دونوں سے ایک جیسے تعلقات رکھتے ہیں آپ؟ دو کیٹگریز کے کافر ہیں: ایک ملت سے باہر ہیں، ایک دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، ہاں جی، ٹھیک ہے۔

''حضرت مسیح موعود نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریمؐ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدی سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ کر سکتے ہیں؟ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں____ ایک دینوی اور دوسرا دنیاوی۔ دینی تعلقات کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے، اور دنیاوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ ناطہ ہے۔ تو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں کہ نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔ اور اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کیا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریمؐ نے یہود تک کو سلام کا جواب دیا''۔

(Review of Religion, Page 129)

مرزا ناصر احمد: جی سوال کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ تعلق جو انہوں نے کہا ہے کہ ان سے بالکل کوئی تعلق نہیں رہتا، یہ دونوں کیٹگریز کے لئے ہے یا ایک کیٹگری کے لئے ہے جن کو وہ کافر سمجھتے ہیں___ غیر احمدی؟ The word is not even used. The word, Sir, is not used-Kafir- at all. Non-Ahmadi, who does not accept Mirza Ghulam Ahmad......غیر احمدی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، غیر احمدی، میں نے بتایا، کہ دو قسم کی کیٹگریز میں آ جاتے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو پہلی کیٹگری میں ہیں، جو باغیانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور جانتے ......یہ سمجھنے کے بعد کہ بانیٔ سلسلہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں، پھر بھی انکار کرتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: جہاں تک شادی کا تعلق ہے تو پہلی کیٹگری جو ہے......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو clear ہے جی۔

مرزا ناصر احمد: وہ تو عیسائیوں کی طرح ٹریٹ ہوں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: دوسری کیٹگری جو ہے؟

مرزا ناصر احمد: جو دوسری کیٹگری ہے اس پر شرعی کوئی نہیں فتویٰ۔

جناب یحییٰ بختیار: شرعی نہیں، but in fact آپ نہیں کرتے؟

مرزا ناصر احمد: شرعی کوئی نہیں فتویٰ۔

جناب یحییٰ بختیار: اور نماز کے بارے میں؟

مرزا ناصر احمد: نماز کے بارے میں انہوں نے یہ بھی فتویٰ دے دیا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Supposing there is no Fatwa at all; but what is your faith, what is your belief?

Mirza Nasir Ahmad: No, why suppose a thing which does not exist?

Mr. Yahya Bakhtiar: But, Sir, supposing there had been no Fatwa at all..............

Mirza Nasir Ahmad: In that realm of unreality you might issue any Fatwa.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, but supposing...........

Mirza Nasir Ahmad: Why suppose unreality?

Mr. Yahya Bakhtiar: No, but you think that the only reason is Fatwa?

مرزا ناصر احمد: میرا دماغ بڑا کمزور ہے۔ میں جو غیر حقیقی چیزیں ہیں وہ تخیل میں ہی

نہم ۱۱، سکم

Mr. Yahya Bakhtiar: No, no, not in the Maulvi, Sir. Wh[...] was submitting is that a Muslim feels and he has his faith that after the Holy Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم no other Prophet of any category or kind can come. This is his...........

مرزا ناصر احمد: آں، یہ ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: After that, he has never even heard of Mirza Ghulam Ahmad, he never heard of any Fatwa..........

مرزا ناصر احمد: یہ ان......دو مہینے جو گذرے ہیں پیچھے، اس کے بعد تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس نے کبھی سنا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھتا ہوں کہ شاید سب نے......فرض کیجئے قائد اعظم نے نہیں سنا......

مرزا ناصر احمد: کس نے؟

جناب یحییٰ بختیار: ....قائد اعظم نے ان فتوؤں کے بارے میں نہیں سنا؛ his faith was that one other Prophet would come.........

مرزا ناصر احمد: ان کے اتنے گہرے تعلقات احمدیوں کے ساتھ تھے کہ آپ کی supposition میرے نزدیک غلط ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، فتوؤں کا میں کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، فتوؤں کا میں بھی کہہ رہا ہوں۔ عبدالحمید بدایونی صاحب، حامد بدایونی صاحب نے اجلاس لاہور میں ان سے اس معاملہ پر بحث کی ہے اور آپ کہتے ہیں کہ ان کو علم نہیں تھا؟

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے فتویٰ دیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں انہوں نے قرارداد پیش کی تھی۔ انہوں نے قرار داد پیش کی۔

جناب یحییٰ بختیار: قائد اعظم نے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، حامد بدایونی صاحب نے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، انہوں نے تو فتویٰ دیا۔ قائد اعظم نے بھی کوئی فتویٰ دیا؟

مرزا ناصر احمد: قائد اعظم کے سامنے انہوں نے یہ قرار داد پیش کی تھی، اس واسطے قائد اعظم صاحب کو ان فتاویٰ کا علم تھا۔ اس وقت صرف یہ بات ہو رہی ہے کہ علم تھا یا نہیں تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کا یہ خیال ہے کہ انہوں نے اس کو سپورٹ(support) کیا؟

مرزا ناصر احمد: میرا یہ خیال ہے کہ انہوں نے اس کفر کے فتوے کے خلاف کوئی فتویٰ صادر نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، اگر کوئی آدمی سن نہیں سکتا، دیکھ نہیں سکتا،......

مرزا ناصر احمد: موفوع القلم اس کو کہتے ہیں ہماری زبان میں۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کے بارے میں بھی آپ یہی کہتے ہیں کہ اس نے repudiate نہیں کیا؟

مرزا ناصر احمد: اس کو ہم مرفوع القلم کہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی کافروں کی اس کیٹگری میں آ جاتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہ......

جناب یحییٰ بختیار: اس نے تو نہیں مانا۔

<u>مرزا ناصر احمد:</u> اور وہ اپنے گھر میں......

Mr. Yahya Bakhtiar: .... his six month's old child, are you punishing him also for the sin of his father?

Mirza Nasir Ahmad: No, we won't punish the boy.

Mr. Yahya Bakhtiar: Has not Mirza Bashir-ud-din said:

''اس کا جنازہ بھی مت پڑھو جیسے عیسائی بچوں کا جنازہ نہیں پڑھتے۔''

Mirza Nasir Ahmad: جنازہ نہ پڑھنا is not a punishment.

Mr. Yahya Bakhtiar: But why?

Mirza Nasir Ahmad: It is not a punishment; I tell you why.

نماز جنازہ متفقہ طور پر آئمہ فقہ کے نزدیک فرض کفایہ ہے۔ یہ فرض نہیں ہے، یہ فرض کفایہ ہے۔ اور فرض کفایہ فقہ میں اس فرض کو کہتے ہیں کہ اگر امت مسلمہ کے چند آدمی اس فرض کو ادا کردیں تو کسی پر گناہ نہیں ہے۔ اگر اس بچے کا بیس آدمی یا دس آدمی جنازہ پڑھ لیتے ہیں تو وہ لوگ جو جنازہ نہیں پڑھتے وہ کسی گناہ کے مرتکب نہیں ہو رہے۔ یہ فتوٰی ہے ہماری فقہ کا، اور متفقہ فتوٰی۔ جو گناہ ہی نہیں ہے وہ punishment کیسے بن گئی؟

Mr. Yahya Bakhtiar: My question was: the way you treat muslims of different categories, who don't belong to Ahmadis' school of thought, any distinction do you make between the two categories? جو دائرہ اسلام سے خارج ہیں، اور جو ملت اسلامیہ سے خارج ہیں، ان دو کیٹگریز کی آپ نے وضاحت کی۔ میں پوچھتا ہوں کہ کس sense میں ان دونوں میں آپ......

مرزا ناصر احمد: یہ دو کیٹگریز کی جو وضاحت کی میں نے ، وہ صرف دسواں حصہ کی، باقی نو حصے باقی ہیں۔ وہ آپ اگر سن لیں؟

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں جی .... we are here; because we want the issue to be clarified.

مرزا ناصر احمد: یہ نماز پڑھنے کا تھا ناں سوال۔ اب یہ سن لیں باقی حصے نو جو ہیں، یا کم و بیش نو۔ یہ ایک فتویٰ ہے:

''یہ فتوے دینے والے صرف ہندوستان کے علماء ہی نہیں بلکہ جب وہابیہ دیوبندیہ کی عبارتیں ترجمہ کر کے بھیجی گئیں تو افغانستان، خیوا، بخارا، ایران، مصر، روم، شام اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ وغیرہ تمام دیار عرب و کوفہ و بغداد شریف غرض تمام جہان کے علماء اہل سنت نے بالاتفاق یہ فتویٰ دیا ہے''

فتویٰ یہ ہے:

''وہابیہ دیوبندیہ اپنی عبارتوں میں تمام اولیاء، انبیاء، حتیٰ کہ حضرت سیدالاولین و آخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور خاص ذات باری تعالیٰ شانہ کی اہانت و ہتک کرنے کی وجہ سے قطعاً مرتد و کافر ہیں اور ان کا ارتداد کفر میں سخت سخت اشد درجہ تک پہنچ چکا ہے۔ ایسا کہ جو ان مرتدوں اور کافروں کے ارتداد و کفر میں ذرا بھی شک کرے وہ بھی انہی جیسا مرتد اور کافر ہے اور جو اس شک کرنے والے کے کفر میں شک کرے وہ بھی مرتد و کافر ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ان سے بالکل ہی محترز، مجتنب رہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا تو ذکر ہی کیا اپنے پیچھے بھی ان کو نماز نہ پڑھنے دیں اور نہ اپنی مسجدوں میں گھسنے دیں نہ ان کا ذبیحہ کھائیں اور نہ ان کی شادی غمی میں شریک ہوں۔ نہ اپنے ہاں ان کو آنے دیں۔ یہ بیمار

ہوں تو عیادت کو نہ جائیں۔ مریں تو گاڑانے توپنے میں شرکت نہ کریں۔ مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ نہ دیں۔ غرض ان سے بالکل احتیاط و اجتناب رکھیں...... پس وہابیہ و دیوبندیہ......''

Mr. Chairman: It is already in the Mahzar Nama; it need not be read; it is part of Mahzar Nama at page.........

Mirza Nasir Ahmad: The question is repeated.

Mr. Chairman: .... at page 154.

Mirza Nasir Ahmad: I beg..........

Mr. Chairman: Yes?

Mirza Nasir Ahmad: .... to submit that I may be allowed to repeat.........

Mr. Yahya Bakhtiar: No, no, if he wants to emphasize that, I have no objection.

Mirza Nasir Ahmad: If you repeat the question, I will have to repeat the answer.

Mr. Yahya Bakhtiar: Certainly. Certainly.

مرزا ناصر احمد: ''پس وہابیہ دیوبندیہ سخت سخت اشد مرتد و کافر ہیں ایسے کہ جو ان کو کافر نہ کہے خود کافر ہو جائیگا۔ اس کی عورت اس کے عقد سے باہر ہو جائے گی اور جو اولاد ہوگی وہ حرامی ہوگی۔ اور از روئے شریعت ترکہ نہ پائے گی۔''

اس اشتہار میں جن علماء کے نام ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں: سید جماعت علی شاہ صاحب، حامد رضا صاحب، قادری نوری رضوی بریلوی، محمد کرم دین، محمد جمیل احمد بدایونی، وغیرہ، بہت سے علماء کے نام ہیں۔

ایک رخ یہ بھی ہے تصویر کا۔ ان کے بچوں کے متعلق بھی وہی ہے فتویٰ جس کے متعلق آپ مجھ سے وضاحت کروانا چاہتے ہیں۔ اور یہ اس سے کہیں زیادہ سخت ہے۔ اور یہ بہت سارے حوالے ہیں۔ میں ساروں کو چھوڑتا ہوں تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔ یہاں آ چکے ہیں۔

اہل حدیث کے پیچھے نماز پڑھیں تو اس کے متعلق بریلوی آئمہ ہمیں غیر مبہم الفاظ میں خبردار کرتے ہیں کہ:

"وہابیہ وغیرہ مقلدین زمانہ باتفاق علمائے حرمین شریفین کافر مرتد ہیں۔ ایسے کہ جو ان کے اقوال ملعونہ پر اطلاع پا کر انہیں کافر نہ جانے یا شک ہی کرے خود کافر ہے۔ ان کے پیچھے نماز ہوتی ہی نہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام۔ ان کی بیویاں نکاح سے نکل گئیں ان کا نکاح کسی مسلمان کافر یا مرتد سے نہیں ہو سکتا۔ ان کے ساتھ میل جول، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، سلام کلام سب حرام۔ ان کے مفصل احکام کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف میں موجود ہیں۔"

یہ اہل حدیث کے متعلق نماز کا ذکر ہو رہا ہے، پیچھے نماز پڑھنے کے۔ باقی اس کے حوالے میں چھوڑتا ہوں۔

بریلویوں کے متعلق نماز جہاں تک پڑھنے کا سوال ہے، دیوبندی علماء یہ شرعی حکم ہمیں سناتے ہیں:

"جو شخص اللہ جل شانہ، کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے اور اللہ تعالیٰ کے برابر کسی دوسرے کا علم جانے وہ بیشک کافر ہے۔ اس کی امامت اور اس سے میل جول محبت و مودّت سب حرام ہیں"۔

رشیدیہ، حضرت مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا ہے جو ان کے مرشد ہیں ان کا ہے یہ فتویٰ۔ اور میں صرف ایک ایک فتوے کو صرف بتا رہا ہوں تاکہ معاملہ جو ہے صاف کرسکوں۔ پرویزیوں اور چکڑالویوں کے متعلق نماز پڑھنے کے سلسلے میں یہ فتویٰ ہے:

"چکڑالویت حضورؐ سرور کائنات علیہ التسلیمات کے منصب و مقام اور آپ کی تشریحی حیثیت کی منکر اور آپ کی احادیث مبارکہ کی جانی دشمن ہے۔ رسول کریم ﷺ کے ان کھلے ہوئے باغیوں نے رسولؐ کے خلاف ایک مضبوط محاذ قائم کر دیا ہے۔ جانتے ہو! باغی کی سزا کیا ہے؟ صرف گولی۔"

شیعہ حضرات کے متعلق، ان کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں:

"بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں کی ہو جب بھی نکاح ہرگز نہ ہوگا محض زنا ہوگا۔ اولاد ولد الزنا ہوگی۔ باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو۔ کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں۔ عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں۔ ان کے مرد عورت، عالم، جاہل، کسی سے میل جول، سلام کلام سخت کبیرہ اشد حرام۔ جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام آئمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی سب احکام ہیں جو

ان کے لئے مذکور ہوئے۔ مسلمان پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے سنی بنیں۔''

(فتویٰ مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان۔ بحوالہ رسالہ ردّ الرافضہ)

یہ تو اس میں آگئے ہیں۔ یہاں یہ سوال نہیں کہ احمدی وہابیوں دیو بندیوں وغیرہ کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتا یا ان کی شادیاں جو ہیں ان کو کیوں مکروہ سمجھا جاتا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ سخت فتوے موجود ہیں۔ تو ساروں کو اکٹھا رکھ کے کوئی فیصلہ کرنا چاہیے ہمیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I ask you that you don't say prayer because of the Fatwa or because of the matter of your own faith? Because if I don't accept Mirza Ghulam Ahmad as Nabi..........

مرزا ناصر احمد: یہ جو میں نے فتوے پڑھے ان میں تو نبی ماننے یہ نہ ماننے کا سوال ہی نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں کہہ رہا ہوں کہ آپ ان کو کس کیٹگری میں فتوؤں میں شمار کرتے ہیں؟ جو بالکل دائرہ اسلام سے خارج کر دیتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ تو وہ بتائیں گے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے نظریہ سے؟

مرزا ناصر احمد: یہ جو فتوے میں نے پڑھے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو جنہوں جنہوں نے فتوے دیے ہیں، میں کیسے بتادوں کہ وہ کیا کرتے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: لیکن آپ جو سٹڈی کر رہے ہیں.....

مرزا ناصر احمد: میں نے جو سٹڈی کیا ہے، وہ جو میرا استدلال ہے ______ مجھے اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہے ______ میں اس یقین پر قائم ہوں کہ میرے استدلال کے وہ پابند نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، آپ verify تو کر سکتے ہیں۔ نہیں تو ہم آپ کے سامنے پیش بھی کر سکتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، پیش تو ضرور کر سکتے ہیں۔ یہ آپ کا حق ہے۔ کون چھینتا ہے آپ سے؟

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, Sir, I draw your attention to the collection of speeches and addresses of Mirza Bashir-ud-din Mohammad Ahmad Sahib.

مرزا ناصر احمد: کیا نام ہے اس کا؟

جناب یحییٰ بختیار: 'انوار خلافت' page 93۔

Mirza Nasir Ahmad: Page?

جناب یحییٰ بختیار: 93:

''اب ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے۔ اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے۔''

Now, Sir, here I will respectfully say that no question of Fatwa has come. Here is a clear injunction on them.

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے؟ وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں''

Sorry, I don't know.

مرزا ناصر احمد: ''مکفر نہیں''

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا اور کتنے لوگ ہیں جو

ان کا جنازہ پڑھتے ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے شریعت وہی مذہب کا بچے کا قرار دیتی ہے۔ پس غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہوا۔ اس لئے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیے۔ پھر میں کہتا ہوں کہ بچہ تو گنہگار نہیں ہوتا۔ اس کے جنازے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ بچے کا جنازہ تو دعا ہوتی ہے۔ اس کے پسماندگان کے لئے۔ اور اس کے پسماندگان ہمارے نہیں بلکہ غیر احمدی ہوتے ہیں۔ اس لئے بچے کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ باقی رہا کوئی ایسا شخص جو حضرت صاحب کو تو سچا مانتا ہے لیکن ابھی اس نے بیعت نہیں کی یا احمدیت کے متعلق غور کر رہا ہے اور اس حالت میں مر گیا تو مر گیا۔ اس کو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی سزا نہ دے لیکن شریعت کا فتویٰ ظاہری حالات کے مطابق ہوتا ہے۔ اسلئے ہمیں اس کے متعلق بھی یہ کرنا چاہیے کہ اس کا جنازہ نہ پڑھیں“۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: So, this is a part of the reference.

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ ٹھیک ہے۔ یہ سوال جسٹس منیر کی انکوائری میں کیا گیا تھا خود حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے، اور انہوں نے اس کا جو جواب دیا وہ میں سنا دیتا ہوں:

”کیا آپ نے 'انوار خلافت' کے صفحہ ۵۳ پر کہا ہے......“

آگے وہی اقتباس ہے جو آپ نے پڑھا۔

”جواب: ہاں۔ لیکن یہ بات میں نے اسلئے کہی تھی کہ غیر احمدی علماء نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ احمدیوں کے بچوں کو بھی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا جائے۔ واقعہ یہ ہے کہ احمدی عورتوں اور بچوں کی نعشیں قبروں سے اکھاڑ کر باہر

چھینکی گئیں۔ چونکہ ان کا فتویٰ اب تک قائم ہے اسلئے میرا فتویٰ بھی قائم ہے۔
البتہ اب ہمیں بانیٔ سلسلہ کا ایک فتویٰ ملا ہے جس کے مطابق ممکن ہے غور و خوض
کے بعد پہلے فتوے میں ترمیم کر دی جائے''

یہ جو ہے کہ احمدی بچوں کو دفن نہیں کیا گیا، اس کے متعلق یہ 20 اگست 1915 کا واقعہ ____ الفضل، 19 اکتوبر 1915 ____ یہ واقعہ جو ہوا ہے بچے کے متعلق، وہ ہے:

''مالا بار'' کے ایک احمدی کے۔ ایس۔ حسن کا چھوٹا بچہ فوت ہو گیا۔ ریاست کے راجہ صاحب نے حکم دے دیا کہ چونکہ قاضی صاحب نے احمدیوں کے متعلق کفر کا فتویٰ دے دیا ہے اس لیے ان کی نعش مسلمانوں کے کسی قبرستان میں دفن نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ وہ بچہ اس دن دفن نہ ہوا۔ دوسرے دن شام کے قریب مسلمانوں کے قبرستان سے دو میل دور اس کی نعش کو دفن کر دیا گیا۔''

اور اب یہ ابھی ان پچھلے دنوں میں گوجرانوالہ میں ایک بچی فوت ہوئی، اس کو دفن نہیں ہونے دیا۔ قائد آباد میں ایک احمدی فوت ہوا، اس کو دفن نہیں ہونے دیا اور قبر اکھاڑ کر نعش کو باہر پھینک دیا۔ ان حالات میں آپ بتائیں کیا فتویٰ ہونا چاہیے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں فتویٰ نہیں کہہ رہا۔ ایک آدمی غلطی کرتا ہے تو جواب تو نہیں ہوتا کہ دوسرا بھی غلطی کرے؟

مرزا ناصر احمد: ایک آدمی غلطی کرتا ہے تو دوسرے آدمی پر فرض ہو جاتا ہے کہ فتنے میں نہ پڑے اور دوسروں کو بھی فتنے سے بچائے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، بچے کا جنازہ پڑھنا فتنے میں پڑنے کے برابر ہوتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: جب وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پیچھے ہمارا جنازہ نہ پڑھو ہمیں نہیں کہتے، شیعوں کو بھی یہی کہا ہے کہ کوئی شیعہ ہمارا جنازہ نہ پڑھے۔ بات یہ ہے کہ جو کچھ

یا ہے ایک دوسرے کے خلاف، سارا سامنے رکھ کر پھر مسئلہ جو ہے وہ حل ہوتا ہے۔ یعنی شیعہ تک کو یہ کہا گیا کہ ہمارے پیچھے نماز نہ پڑھیں، نماز نہ پڑھنے دو اپنے پیچھے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ عیسائیوں اور ہندوؤں نے تو کوئی فتوے نہیں دیئے تو آپ کے خلاف؟ نہیں، سوال پیدا ہوتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ٹھہرو جی۔ عیسائیوں نے اور ہندوؤں نے مسلمانوں کے خلاف پچھلے چودہ سو سال میں کوئی فتویٰ نہیں دیا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کے خلاف، particularly؟

مرزا ناصر احمد: ہم مسلمان ہیں۔ اگر انہوں نے پچھلے چودہ سو سال میں فتویٰ کے بعد فتویٰ اسلام کے خلاف دیا ہے تو اسکو سب لوگ آپ بھول گئے؟

جناب یحییٰ بختیار: تو ان کو اور باقی مسلمانوں کو آپ ایک ہی کیٹگری میں ٹریٹ کرتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہم اپنے آپ کو اور باقی مسلمانوں کو ایک کیٹگری میں ٹریٹ کرتے ہیں جہاں تک ہندوؤں اور عیسائیوں کے فتاویٰ کا تعلق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ جہاں تک نماز، دفن کرنے اور جنازے کا تعلق ہے، آپ باقی مسلمانوں کو اور عیسائیوں کو اور ہندوؤں کو ایک کیٹگری میں سمجھتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ شرعی اور مذہبی طور پر نہیں شکل...... نماز نہ پڑھنے کی شکل میں وہ ایک ہیں۔ شرعی فتوے کے لحاظ سے نہیں ایک۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میرا سوال یہ تھا کہ تعلقات جہاں تک ہیں غیر مسلموں سے اور مسلموں سے، ان میں کیا فرق ہے آپ کا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ فرق میں بتا دیتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: جہاں تک شادی رشتہ ہے، آپ نے کہا نہیں ہو سکتا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، جنازے کے متعلق فرق کو میں بتا دیتا ہوں، بڑا واضح......

جناب یحییٰ بختیار: ......عبادت نہیں ہو سکتی......

مرزا ناصر احمد: جنازے کے متعلق میرا، جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ کا یہ فتویٰ ہے کہ جنازہ فرض کفایہ ہے اور چونکہ دوسرے دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث اور دوسرے جو فرقے ہیں انہوں نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ یہ ہمارے پیچھے بھی نہ نماز پڑھیں، امامت بھی نہ کرائیں نماز کی، اس واسطے ہمیں فتنے سے بچنا چاہیے اور نہیں پڑھنی چاہیے۔ لیکن......، 'لیکن' کے بعد کی جو بات ہے وہ سوچیں۔

ایک مسلمان ہوائی جہاز میں سفر کر رہے تھے کہ ڈنمارک میں جب جہاز نے لینڈ کیا تو وہ فوت ہو چکے تھے جہاز میں۔ اور وہاں سوائے احمدیوں کے جنازہ پڑھنے والا کوئی نہیں تھا۔ اور انہوں نے وہاں غلطی کی۔ اور جب میرے پاس معاملہ پہنچا تو میں بڑا سخت ناراض ہوا اور ہیلس جو ڈنمارک کے رہنے والے ہیں، عیسائیوں سے مسلمان ہوئے، اب احمدی ہو چکے ہیں، انہوں نے مجھے پہلی دفعہ انہوں نے بتایا کہ یہ واقعہ ہوا ہے۔ میں نے انہیں کہا یہ تو بڑا ظلم ہوا ہے۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی محبت ہمارے دل میں پیدا کی ہے کہ کوئی شخص جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوتا ہے وہ لاوارث نہیں رہے گا۔ اور اگر ایسا کوئی واقعہ ہو تو احمدیوں کا فرض ہے کہ نماز جنازہ پڑھائیں۔

لیکن عیسائیوں کے متعلق ہمارا یہ فتویٰ نہیں ہے اور یہ فرق ہے ان دو فتووں میں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ نے amend کیا اس کو؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، amend نہیں کیا، میں نے، پہلا ہی جب واقعہ ہوا، میں نے اس کو نمایاں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: clarify کیا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، نمایاں کرنا اور چیز ہے، amend کرنا اور چیز ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, in which category do you put persons who belong to Lahori school of thought, what they call, who........

مرزا ناصر احمد: جی۔ یہ میرا خیال ہے پہلے ہم نے...... میں نے وضاحت کی تھی۔ یاد نہیں مجھے۔ ہر وہ شخص جو خود کو احمدی کہتا ہے احمدی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور وہ اگر مرزا غلام احمد کو نبی نہیں سمجھتا، محدّث سمجھتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: جب وہ کہتا ہے کہ میں احمدی ہوں تو وہ احمدی ہے۔ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ مسلمان ہے۔ وہ بڑے دائرے کے اندر جو ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مگر آپ ان کو......

مرزا ناصر احمد: ......احمدی کس طرح کہتے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ کیٹگری اس میں نہیں لائیں گے؟ کفر کی کس کیٹگری میں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، کفر کی کیٹگری میں تو آ جائیں گے وہ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں نا جی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوں گے؟

مرزا ناصر احمد: دائرہ اسلام سے ہمارے نزدیک وہ خارج ہیں۔ لیکن ملت اسلامیہ سے بالکل نہیں خارج۔

مرزا ناصر احمد: وجوہات دو ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: 'کیٹگریز' میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ ایک دائرہ اسلام سے خارج، دوسرا ملت اسلامیہ سے خارج۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ تو اس لحاظ سے غیر مواجعین، اور دوسرے وہ لوگ جو ناسمجھی کی وجہ سے ____ اِبیٰ و استکبار کے نتیجے میں نہیں ____ انکار کرنے والے ہیں، وہ دائرہ ____ وہ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دونوں؟

مرزا ناصر احمد: لیکن یہ احمدی بھی ہیں۔ میں یہ بتا رہا ہوں کہ ہم ان کو یہ نہیں کہتے، صرف اس وجہ سے کہ مثلاً انہوں نے خلافت کی بیعت نہیں کی یا سارے دعاوی کو انہوں نے نہیں سمجھا، ہم ان کو یہ نہیں کہتے کہ تم احمدیت سے نکل گئے ہو۔ ہم ان کو احمدی کہتے ہیں۔ یہ help کرتا ہے ناں سمجھنے میں۔ ہم دونوں کو مسلمان ہی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں یہ کہہ رہا ہوں، پوزیشن clear اس واسطے مجھے ہو رہی ہے کہ آپ نے ایک وجہ تو یہ بتائی کہ چونکہ مسلمانوں کے علماء نے......

مرزا ناصر احمد: ......فتاوئی دیئے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......فتاوئی دیئے تھے اس وجہ سے ان کے......

مرزا ناصر احمد: ......ان کے اوپر لوٹ آئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......آپ نے یہ فتوے دیئے کہ ان سے نمازیں مت پڑھو، رشتے مت کرو،......

مرزا ناصر احمد: لیکن یہ وہ دوسرا......

جناب یحییٰ بختیار: مگر یہ دوسری کیٹگری جو ہے وہ بھی ہے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، جہاں تک treatment کا تعلق ہے یہ ہے کہ ان کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ ان کے پیچھے نماز پڑھ لیں گے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ جنازہ بھی ہوتا ہے۔ یہ فرق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: باقی مسلمانوں کے ساتھ نہیں ہے یہ؟

مرزا ناصر احمد: باقی مسلمانوں کا......وہ نماز جنازہ نہ پڑھنے کے ابھی میں نے فتوے آپ کو سنائے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، وہ تو آپ نے سنائے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: یہ فرق ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں،......

مرزا ناصر احمد: اگر کوئی شخص، اگر کوئی ایک individual ......بہت سارے اس وقت ہمارے ملک میں بھی، دنیا میں بھی ایسے مسلمان ہیں، جب ان سے آپ پوچھیں کس sect سے، فرقہ سے تعلق ہے، تو کہتے ہیں ہمارا کسی فرقہ سے تعلق نہیں ہے، ہم مسلمان ہیں سیدھے سادے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو مرزا صاحب! پوزیشن یہ ہوگئی ناں جی کہ جو انکار کرتا ہے مرزا صاحب کی نبوت سے اس کے پیچھے آپ نماز پڑھ سکتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: جو انکار کرتا ہے اس کے پیچھے ہم نماز پڑھتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی،

مرزا ناصر احمد: پڑھ رہے ہیں عملاً۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ اور جنہوں نے فتوے دیئے ہیں ان کے پیچھے نہیں پڑھتے؟

مرزا ناصر احمد: یہی شکل بن گئی، ہاں تو یہ شکل بن گئی۔

جناب یحییٰ بختیار: قائد اعظم کے پیچھے بھی اسی لئے نماز نہیں پڑھی گئی؟ ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی گئی کیونکہ کسی نے فتوے دیئے تھے، انہوں نے ان کو repudiate نہیں کیا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، قائد اعظم ہمارے جو تھے بڑے...... بڑی انہوں نے خدمت کی ہے پاکستان کی اور اس خطے کے مسلمانوں کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ وہ شیعہ تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی، ہم تو ایک مسلمان سمجھتے تھے ان کو۔ آپ......

مرزا ناصر احمد: آپ سمجھتے ہوں گے۔ لیکن یہ جو فرقوں کے اتنے بڑے بڑے فتوے، اتنی موٹی موٹی کتابیں ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، فرقوں کے...... مجھے اتنا علم ہے کہ لندن میں میں سٹوڈنٹ تھا۔ سارے مسلمان اسلامک کلچرل سنٹر میں اکٹھے ہوئے _____ شیعہ، سنی، دیوبندی، وہابی، چکڑالوی ____ except Ahmadis. And I was shocked, and I could not understand. That explanation I want to know.

مرزا ناصر احمد: اس کا explanation تو......

جناب یحییٰ بختیار: غائبانہ ہوا جنازہ؟

مرزا ناصر احمد: ہاں نہیں۔ اس کا explanation تو بالکل اور نوعیت کا ہے۔ احمدیوں میں اس وقت تک کوئی ایسا نہیں جو جماعت سے کٹ کے ہوا میں (inaudible) میں drift کر رہا ہو، جس طرح کنکوا کٹ جاتا ہے۔ لیکن وہابیوں میں، دیوبندیوں میں، بریلویوں میں، ہزاروں لاکھوں ایسے آدمی ہیں جو ان کی فقہ سے کٹ چکے ہیں اور فتاویٰ سے کٹ چکے ہیں۔ مگر آپ یہ کہتے ہیں ہمارے...... میں وہاں دوروں پر جاتا رہا ہوں۔

ہماری مساجد میں ساری دنیا کے، مختلف عربی بولنے والے ممالک کے لوگ آتے اور عیدوں میں شامل ہوتے ہیں اور نمازوں میں شامل ہوتے ہیں۔ کوئی اختلاف ہی نہیں وہاں نظر آ رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، نوابزادہ لیاقت علی خان کی وفات کے بعد، شہادت کے بعد again, in Quetta, there was غائبانہ نماز جنازہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ تو میں نے پہلے......

Mr. Yahya Bakhtiar: .... All the Muslims of Quetta town got together and said prayers, but Ahmadis kept aloof.

مرزا ناصر احمد: قائد اعظم شیعہ تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: لیاقت علی شیعہ نہیں تھے،

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں ویسے ____ میں ____ نہیں، وہ تو کسی اور فرقے کے ساتھ تعلق رکھتے ہوں گے۔ میرا پوائنٹ یہ ہے کہ جو کسی فرقے کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے، ہمارا یہ حق نہیں کہ ہم یہ کہیں کہ شیعہ کی طرف منسوب تو ہوتا ہے لیکن ان کے عقائد سے 'الف' باغی ہے۔ یہ میرا حق نہیں ہے۔ اور نہ میں سمجھتا ہوں کسی اور کا حق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ......

مرزا ناصر احمد: تو جس وقت......اب ہم حسن ظن ہی کر کے......ان کو اپنے ہی فرقے کا باغی نہیں سمجھتے اور فرقے کا فتویٰ یہ ہے کہ نماز نہیں پڑھنی۔ تو جنہوں نے پڑھی اگر تو، ان سے آپ پوچھیں کہ آپ نے فتوے یہ دیئے ہوئے ہیں شیعوں کے متعلق، اور ان پر عمل نہیں کر رہے، اس کو explain کرو۔ ہماری تو explanation کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ہم، صحیح یا غلط، ایک عقیدہ پر قائم ہیں اور قیامت تک بھی......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو یہ کہتے ہیں جی کہ کسی ایک نے فتویٰ دے دیا...... کسی الیکشن کے جوش میں یا کسی بات میں......تو who takes it seriously ۔ وہ یہ کہیں گے۔

مرزا ناصر احمد: یہ فتاویٰ رشیدیہ الیکشن سے کہیں پہلے کے ہیں فتاویٰ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں بات کرتا ہوں، مثال کے طور پر۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، تو وہ مثال تو آپ کہیں اور سے لے آتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی جہاں تک تعلقات کا تعلق ہے، relationship, treatment ، شیعہ سنی، آپس میں یہ انہوں نے فتوے نہیں دیئے کہ لڑکیوں سے شادی نہیں کر سکتے۔

مرزا ناصر احمد: کتنے پیار کا ہے ہمارا relationship ۔ میں میں......آپ نے مجھ سے پوچھا تھا اس ضمن میں میں نے بتایا تھا میں بڑا لمبا عرصہ پرنسپل رہا ہوں۔ قطع نظر اس کے کہ بچہ احمدی ہوتا تھا یا نہیں، میری اپنی پرنسپل کی ذمہ داریوں کے متعلق اپنی تھیوری تھی۔ میں رات کے دو دو بجے تک اس بچے کے سرہانے بورڈنگ میں رہا ہوں جو زیادہ serious بیمار ہو گیا، اور جماعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ میں نے ان جماعت اسلامی کے طلبہ کو 1952-53 میں وظائف دے کے اور ہر طرح کی سہولتیں مہیا کر کے ان کو بی۔اے۔ کروایا اور فسادات میں وہ ان گروہوں میں شامل ہوتے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ٹھیک ہے، مرزا صاحب! As a matter of kindness, you do it to a Hindu, a Christian, a Jew, who is an able boy and a deserving boy; somebody is ill, somebody needs your help, وہ تو humanity ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور وہ humanity کہاں گئی جنہوں نے سینکڑوں مکانوں اور دکانوں کو جلا دیا اور لوٹ لی اور آدمیوں کو مار دیا؟

جناب یحییٰ بختیار: ان کو کوئی نہیں defend کرتا۔

مرزا ناصر احمد: کس نے آواز اٹھائی؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، کوئی نہیں......

مرزا ناصر احمد: ان کے خلاف آواز کس نے اٹھائی؟

Mr. Yahya Bakhtiar: No. nobody is defending them.

Mirza Nasir Ahmad: But nobody condemned them.

Mr. Yahya Bakhtiar: Nobody condemned the Rabwah incident either........ *(Interruption)* who was responsible for this daily condemnable incidents?

Mirza Nasir Ahmad: What was the Rabwah incident?

Mr. Yahya Bakhtiar: All right, so we don't go to that.

مرزا ناصر احمد: نہیں، تیرہ 13 بچوں کو ضربات خفیفہ۔ کیا اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سینکڑوں مکانوں اور دکانوں کو جلا دیا جائے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، بالکل نہیں۔ I agree with you, they should be punished..........، اس کا سوال نہیں ہے

Mirza Nasir Ahmad: نہیں they should or should not.........

Ch. Jehangir Ali: Mr. Chairman, Sir, may I draw your attention? No discussion should take place between questions and their answers.

Mr. Yahya Bakhtiar: Shall we adjourn? And then we............

Mr. Chairman: Yes, we adjourn to meet again at 12:00_______ twenty-five minutes' break. The delegation is permitted to withdraw. بارہ بجے پورے

The honourable members may keep sitting.

پروفیسر غفور احمد: کوئی واقعہ اس طرح کا نہیں ہے۔ ریکارڈ پر ایک چیز آ رہی ہے، اس کو refute بھی نہیں کیا گیا ہے۔ تو میں یہ گزارش کروں گا کہ اس میں کچھ تھوڑا سا دیکھا جائے۔ ڈنمارک کا پوچھا جائے کب کا واقعہ ہے یہ، کہاں کا واقعہ ہے، کون عورت تھی وہ، اور کہاں وہ شائع ہوا ہے؟ اسلئے کہ مجھے یہ بات معلوم ہے ـــــ خود وہاں کے لوگ ملے ہیں ـــــ کہ وہاں مسلمان بے حساب تعداد میں ہیں اور احمدی تھوڑے ہیں۔ بعد میں جب معلوم ہوا ہے تو ان کے ساتھ انہوں نے قطع تعلق کیا ہے، لوگوں نے، اس وجہ سے، یہ واقعات آتے ہیں ریکارڈ پر تو سننے والا سمجھتا ہے کہ شاید یہ صحیح ہے۔

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney-General.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I said everything will be on the record. The members are judges. They will see, they will form their own opinion, they can draw their own inferences. But if, at this stage when the witness is giving evidence, anybody tries to stop him, that will give an excuse that the National Assembly of Pakistan did not give him a proper hearing, he was stopped from answering questions. So, it does not matter if it takes a little more time. We should bear, put up with that. That is my request.

Professor Ghafoor Ahmad: The incident of Denmark - he may be asked to give documentary evidence.

Mr. Yahya Bakhtiar: I know, Sir, because he is avoiding; and that the record will show; and you are the judges. I have asked the question again and again, and again and again he avoided the reply because he has got no reply. And you know that but let the record speak for itself. But if we stop him or the Chairman stops him, then he can have a legitimate excuse that the National Assembly did not give him a proper hearing. It is a very important issue. So, it makes no difference. I get tired, you get tired, but we stay for a day more. Let him talk; let him say whatever he wants to say. Already he has made a grievance that he wanted to submit a further statement but sufficient time was not given. So, my request is: let us put up with him. Let him say whatever he wants.

Mr. Chairman: Ch. Jehangir Ali's, suggestion may also be kept in view.

مولانا غلام غوث ہزاروی: جناب!......

جناب چیئرمین: جی، میں آپ......ابھی ایک سیکنڈ۔ Ch. Jehangir Ali's suggestion may also be kept in view. He has also suggested certain things. The honourable member can talk to the Attorney-General just in recess. آپ recess میں بات کرلیں ان سے۔ جی، مولانا نعمت اللہ!

مولوی نعمت اللہ: جی عرض یہ ہے کہ اٹارنی جنرل صاحب نے جو ان کو کہا کہ قائد اعظم کے اوپر نماز جنازہ آپ نے نہیں پڑھی تو جب تک اس کا صحیح جواب نہ دے اس وقت تک......Inaudible

جناب چیئرمین: اس کا جواب دے دیا ہے کہ وہ شیعہ تھے۔ وہ کہتے ہیں، انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے عقیدے کے مطابق______ہم اپنے عقیدے پر قائم ہیں اور شیعہ کے......

مولوی نعمت اللہ: اس نے تو ادھر اُدھر کی باتیں شروع کیں اور ہم نے نہیں سنا کہ جواب کیا دیا۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، جواب آ گیا ہے، اس کا جواب آ گیا ہے۔

مولوی نعمت اللہ: جواب دینا چاہیے تھا کہ یہ بات ہے، یہ بات ہے، یہ بات ہے۔ جب تک تفصیل کے ساتھ معلوم نہ ہو تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟

مولوی مفتی محمود: جناب والا!

جناب چیئرمین: مولانا مفتی محمود!

مولوی مفتی محمود: جب یہ تکفیر کے فتوے کا ذکر ہو رہا تھا، جنازے کی نماز کا ذکر ہو رہا تھا، تو دو کیٹگریز بنائے اس نے۔ اس کے بعد انہوں نے مختلف عبارتیں پڑھیں اور

مسلمانوں کے فرقوں کے درمیان میں جو تکفیر کا مسئلہ تھا وہ ساری عبارتیں پڑھتا گیا۔ وہ بالکل سوال سے متعلق بات نہیں تھی۔ تو وہ جو سوال سے بالکل غیر متعلق کوئی بات کہتے ہیں تو اس کو کم از کم روکنا چاہیے کہ سوال کے......

جناب چیئر مین: وہ (اٹارنی جنرل) اگر objection کریں گے تو میں اس کے خلاف اقدام کروں گا۔

مولانا غلام غوث ہزاروی!

مولانا غوث بخش ہزاروی: صدر محترم!......

جناب چیئر مین: ابھی خان لیاقت علی والا سوال جو ہے وہ پینڈنگ ہے۔ قائد اعظم کے متعلق انہوں نے کہا ہے کہ وہ کیونکہ شیعہ تھے اس واسطے ہم نے ان کا جنازہ نہیں پڑھا۔

مولوی نعمت اللہ: نہیں، تفصیل کے ساتھ تو ہم کو معلوم نہیں ہوا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I asked about Quaid-i-Azam; he said he was Shia. Then I asked: What about Nawabzada Liaqat Ali Khan? His reply was same to that. I am coming to that.

Mr. Chairman: Yes, he is coming......ابھی تو یہ

مولوی مفتی محمود: لیاقت علی تو سنی تھا۔ اس کا بھی نہیں پڑھتے، اس کا بھی۔ کوئی فرقہ تو آخر ہے۔ لیاقت علی خان تو سنی تھے، اس کی بھی نہیں پڑھتے۔

جناب چیئر مین: وہ ان کو pin-point کر رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں ان سے اور سوال بھی پوچھ رہا ہوں اس پر جی، نماز اور قائد اعظم کے جنازے پر اور سوال پوچھ رہا ہوں میں۔

جناب چیئر مین: اچھا، مولانا غلام غوث ہزاروی!

مولانا غلام غوث ہزاروی: جناب! مجھے اس بات میں ذرا تامّل ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے آیا یہ بالکل صحیح ہو رہا ہے؟ اس میں شک نہیں کہ ان کو موقع دینا چاہیے، اور یہ سوال نہ ہونا چاہیے کہ ہم کو موقع نہیں دیا، ہم کو وقت نہیں دیا، یا صفائی کا موقع نہیں ملا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جب انہوں نے کہا کہ مسلمان بچے کا جنازہ نہیں کیا جا سکتا، کیا تم عیسائی بچے کا جنازہ پڑھتے ہو؟ اب یہ ایک سوال تھا، میں نے لکھ کر دیا، وہ یہ تھا کہ آیا مسلمان بچے کا جنازہ جو نہ پڑھنے کا حکم دیا ہے، عیسائی کے بچے کی طرح، کیا اس مسلمان کو تم دونوں کیٹگریوں کے لحاظ سے ـــــ اسلام سے اور ملت سے ـــــ خارج کرتے ہو یا نہیں؟ سوال یہ ہے کہ عیسائیوں کو دونوں سے خارج کرتے ہیں......

جناب چیئرمین: مسٹر عنایت الرحمٰن عباسی!

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: میں جناب! ایک میں......

مولانا غلام غوث ہزاروی: عیسائیوں کو، میں عرض کرتا ہوں، وہ دونوں سے خارج کرتے ہیں۔ملت سے بھی اور اسلام سے......

جناب چیئرمین: اس پر تو مولانا! آپ بحث کر سکتے ہیں۔ اس پر آپ بحث کر سکتے ہیں۔ جواب آ گیا ہے گواہ کا۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: دوسری بات میں عرض کروں کہ جب اس نے یہ بیان کیا......

جناب چیئرمین: یہ تو بحث کی باتیں ہیں ناں۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: ......کہ فلاں اور فلاں جگہ کے علماء نے علمائے دیو بند کے خلاف فتوے دیئے ہیں......

جناب چیئرمین: مولانا! یہ بحث کی باتیں ہیں۔ اس وقت جو باتیں ہم کرتے ہیں، recess میں، وہ پروسیجر کی، ضابطہ کی کرتے ہیں۔ یہ بحث کی باتیں جو ہیں یا اپنے دلائل

کی باتیں جو ہیں یا سوالوں کی باتیں ہیں، یہ تو آپ اپنے بیان میں کہیں گے یا ان (اٹارنی جنرل) کو کہہ دیں۔ ہاں یہ ہے کہ ضابطے میں اگر کسی قسم کا کسی کو اختلاف ہے......

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: میں جناب اس ضمن میں......

مولانا غلام غوث ہزاروی: بہرحال، ان فتاویٰ کے بارے میں جو انہوں نے پیش کیے......

جناب چیئرمین: یہ......

مولانا غلام غوث ہزاروی: ......علمائے دیوبند پر جھوٹے الزام لگے۔ اس کا جواب حضرت مولانا......

جناب چیئرمین: جی، مولانا! یہ بحث کی بات ہے۔ یہاں ہم ابھی صرف ضابطے کی بات کریں گے۔ یہ آپ اپنی تقریر میں بحث کریں گے جی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں کیا کروں جی؟

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: یہی میں......یہی میں......

جناب چیئرمین: ان کو روکیں ناں جی۔

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: یہی میں گزارش کرنے والا تھا جناب والا! کہ کیا اس ساری کارروائی کے بعد اس پر بحث و مباحثہ ہوگا؟

جناب چیئرمین: ہاں جی۔

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: تو جب بحث ہوگی تو ہر ایک ممبر کا یہ حق ہے۔ ڈنمارک کا واقعہ اگر انہوں نے غلط بیان کیا ہے......

جناب چیئرمین: یہی، یہ بات عباسی صاحب! میں خود کہہ رہا ہوں۔

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: جنازے کا واقعہ اگر غلط بیان کیا ہے تو اپنی speeches میں اس کی پورے طریقے سے تردید کر دیں۔

جناب چیئرمین: یہی بات میں نے عرض کر دی ہے کہ یہاں صرف ضابطے کی ڈسکشن ہوا کرے گی، ضابطے کے متعلق۔

جی، مسٹر عبدالحمید خاں جتوئی!

چوہدری جہانگیر علی: مسٹر چیئرمین! میں ضابطے کے متعلق ہی ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب عبدالحمید جتوئی: جناب چیئرمین! ہمیں کل سے پتہ لگا ہے کہ ہم اس ہاؤس میں جج بنے ہیں اور ہم فیصلہ کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں ہماری پوزیشن وہی ہے جیسے کہ کسی نان ایڈووکیٹ کو ہائی کورٹ کا جج بنا دیا جائے اور وہ فتویٰ دے اور اس جج کا جو فتویٰ ہے، جج کی حیثیت سے ______ میری تو عرض یہ ہے کہ یا تو ہم اسلام کے ماہر ہوں، اسلامیات پڑھے ہوئے ہوں، یا پروفیسر ہوں اسلامیات کے، تو پھر ہم سے فتوے کی امید رکھی جا سکتی ہے۔ لیکن ایسے حالات میں ہمارے لئے as a lay-man بڑا مشکل ہے کہ ہم جج بنیں۔

جناب چیئرمین: آپ نے فتویٰ نہیں دینا، آپ نے فیصلہ کرنا ہے۔

جناب عبدالحمید جتوئی: فیصلہ کرنا ہے؟

جناب چیئرمین: فیصلہ کرنا ہے۔

جناب عبدالحمید جتوئی: فیصلہ کرنے کا اس آدمی کو کیسے حق آپ دیتے ہیں جس کو فیصلے کے قانون کا پتہ نہ ہو؟

چوہدری جہانگیر علی: مسٹر چیئرمین!......

جناب عبدالحمید جتوئی: انتہائی زیادتی ہے ہمارے ساتھ۔

جناب چیئرمین: یہ پھر بعد میں فیصلہ کریں گے۔

چوہدری جہانگیر علی!

چوہدری جہانگیر علی: مسٹر چیئرمین، ایک پروسیجرل بات میں یہ عرض کرتا ہوں جناب والا! میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں جناب والا!......

Mr. Chairman: I adjourn the House to meet at 12.00. The rest will be dicussed later on.

[The Special Committee of the whole House adjourned to meet at 12:00 noon.]

[The Special Committee of the whole House reassembled after the Break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

CITATION OF FATWAS AND THEIR REPUTATIONS

چوہدری غلام رسول تارڑ: جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے جناب اٹارنی جنرل صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جو فتوے پڑھے گئے ہیں، مرزا صاحب نے یہاں پڑھے ہیں فتوے، ان کی تردید علمائے دین نے جو کی ہوئی ہے وہ اگر کسی ان ممبران یا مولانا صاحب کے پاس ہو تو ان کی بابت چونکہ تسلی کرنی چاہیے، اگر تردید ہے تو یہاں جو بیان ہوا ہے اس کا اثر کچھ اچھا نہیں ہو گا۔ اسلئے میں گزارش کروں گا اگر عزیز بھٹی صاحب کے پاس ہوں تو ان کو دے دیں تا کہ وہ......

جناب چیئرمین: مولانا عزیز بھٹی صاحب کو پہنچا دیں ناں۔

جناب عبدالعزیز بھٹی: سر! یہ مولانا مفتی محمود صاحب نے دیا تھا۔ انہوں نے کہا جی نہ تردید ہوئی ہے اور وہ citation بھی دے ہوئی ہے۔ کمیٹی کیلئے دیا ہے انہوں نے۔ جب اٹارنی جنرل صاحب مناسب موقع سمجھیں گے تو پوچھ لیں گے۔

(At this stage the Delegation entered the Chamber)

CROSS-EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

Mr. Chairman: Yes, the Attorney-General.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I was asking you a question about Namaz-e-Janaza and explanation given on behalf of the Ahmadia Jamaat, about Ch. Zafarullah not joining in the janaza prayer of Quaid-e-Azam. Is......

مرزا ناصر احمد: یہ، یہ آفیشل ہے یا کسی نے دیا ہے؟

جناب یحیٰی بختیار: میں آپ کو بتاتا ہوں جی۔ ٹریکٹ نمبر ۲۲ بعنوان ''احراری علماء کی راست گوئی کا ایک نمونہ'' الناشر مہتمم نشرواشاعت، نظامت دعوت وتبلیغ، صدر انجمن احمدیہ، ربوہ، ضلع جھنگ۔ whether you call it official or not

مرزا ناصر احمد: آں، ہاں۔

جناب یحیٰی بختیار: ''چوھدری محمد ظفر اللہ خان صاحب پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے قائد اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ قائد اعظم احمدی نہ تھے۔ لہذا جماعت احمدیہ کے کسی فرد کا ان کا نماز جنازہ نہ پڑھنا کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔''

This was the reason given officially or unofficially, as you may......

مرزا ناصر احمد: یعنی'' قائد اعظم کا جنازہ نہ پڑھنا قابل اعتراض بات نہیں'' یہ اس کا explanation یہ اعتراض ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ''کیونکہ وہ غیر احمدی تھے''

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ ''قابل اعتراض نہیں'' اس پر اعتراض ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں کہتا ہوں کہ is this explanation a correct explanation from your point of view?

مرزا ناصر احمد: ''قابل اعتراض نہیں'' کا مطلب یہ ہے کہ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ''چونکہ وہ غیر احمدی تھے''۔ آپ نے ایک دفعہ کہا کہ وہ شیعہ تھے تو اس پر clarification میں چاہتا ہوں کہ that was the reason or the reason was that he was not Ahmadi?

مرزا ناصر احمد: وہ شیعہ تھے اور شیعہ حضرات کا بھی فتویٰ ہے کہ احمدیوں کا جنازہ نہیں پڑھنا۔ ہے نا فتویٰ۔ او جب ان کا یہ فتویٰ ہے تو یہ فتنہ اور فساد والی بات ہے۔ میں نے آپ کو یہ بتایا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ٹھیک ہے وہ۔ پھر میں نے نوابزادہ لیاقت علی خان کا پوچھا تھا۔ وہ تو شیعہ نہیں تھے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے آپ سے یہ عرض کی تھی کہ جماعت احمدیہ اور دوسرے مختلف جو فرقے ہیں ان میں یہ فرق ہے کہ بہت سے دیوبندی ______ مثلاً دیوبندی والدین کی اولاد drift away کر گئی ہے اپنے موقف سے ______ تو احمدیوں میں ایسے کم ہیں۔ ہیں، بالکل استثناء۔ مثلاً دس ہزار میں ایک ہوگا یا لاکھ میں ایک ہوگا۔ لیکن وہاں بہت ہیں۔ تو سوال یہ ہے کہ ان سے پوچھنا چاہئے، پڑھنے والوں سے، کہ تمہارے فرقے کا فتویٰ یہ ہے کہ تم نے نہیں پڑھنا، تو کیوں پڑھا تم نے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھتا ہوں کہ آپ کا فتویٰ جو ہے ______ نہیں پڑھنا ______ اسی وجہ سے ہے کہ وہ غیر احمدی ہیں؟

266

مرزا ناصر احمد: چوھدری صاحب کا......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، پڑھ کر سنا دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: چوھدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے 1953ء میں تحقیقاتی عدالت کے سامنے اس سوال کا خود جواب دیا تھا کہ ''قائد اعظم کا جنازہ پڑھانے والے شبیر احمد عثمانی صاحب مجھے مرتد سمجھتے تھے''۔ جو امام تھے، جنازہ پڑھانے والے، شبیر احمد عثمانی، وہ اس وقت جس وقت انہوں نے نماز جنازہ کی امامت کی، چوھدری ظفر اللہ خان صاحب کو مرتد سمجھتے تھے۔ ''اس واسطے ان کے پیچھے میں نے نہیں پڑھا۔'' اور وہ لوگ ہم میں پیدا ہوئے ہیں جو قائد اعظم کو کافر اعظم کہتے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ تو خیر......

مرزا ناصر احمد: ......اور اس قسم کے حوالے ہیں۔ ہاں ٹھیک ہے، وہ چھوڑ دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں، وہ نہیں، میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ تو ٹھیک ہے چوھدری صاحب کے پوائنٹ آف ویو سے کہ مولانا شبیر احمد عثمانی نے ان کے خلاف فتویٰ دیا تھا، ان کو کافر سمجھتے تھے، اس لئے، وہ نماز جنازہ پڑھا رہے تھے، چوھدری صاحب اس میں شامل نہیں ہوئے۔ کیا احمدیہ جماعت نے کسی جگہ، پاکستان میں، دنیا میں، غائبانہ جنازہ قائد اعظم کا پڑھا اپنے کسی امام کے پیچھے؟

مرزا ناصر احمد: میرے علم میں نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Thank you.

اب ایک اور explanation یہ دی گئی تھی چوھدری صاحب کے جنازہ میں شامل نہ ہونے کے بارے میں______یہ ''الفضل'' 28 اکتوبر، 1952ء:

''جب قادیانی امت پر مسلمانوں کی جانب سے اعتراض کیا گیا کہ قائد اعظم مسلمانوں کے محسن تھے اور تمام ملت اسلامیہ نے ان کا جنازہ پڑھا ہے تو جماعت احمدیہ نے جواب دیا کہ کیا یہ حقیقت نہیں کہ ابو طالب بھی قائد اعظم کی طرح مسلمانوں کے بہت بڑے محسن تھے؟ مگر نہ مسلمانوں نے ان کا جنازہ پڑھا، نہ رسولؐ خدا نے''۔

مرزا ناصر احمد: اس کا حوالہ کیا ہے؟

جناب یحیٰی بختیار: یہ ''الفضل'' 28 اکتوبر، 1952ء۔

مرزا ناصر احمد: چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے اپنے بیان کے بعد یہ قیاس آرائیاں کوئی وزن نہیں رکھتیں۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں جی، میں یہ کہتا ہوں......

Mr. Chairman: No, no, just a minute........

مرزا ناصر احمد: یہ آفیشل نہیں ہے۔

Mr. Chairman: .... The question is whether this writing is admitted or not? This is the question. First the witness has to say.

Mr. Yahya Bakhtiar (To Mr. Chairman): Sir, I have read it out and the witness has said that it has got no value after Ch. Zafarullah Khan's.......

Mr. Chairman: That is an opinion of the witness. The witness can express his opinion............

Mr. Yahya Bakhtiar: No, but that is for the ....

Mr. Chairman: ....but the witness has to say whether the writing is admitted or not.

جناب یحییٰ بختیار: یہ شرعی نبیوں کے بارے میں نہیں کہا گیا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں بالکل نہیں۔ کوئی یہاں قیاس...... آگے پیچھے فرق کیا ہی نہیں گیا ہے۔ ''رسل'' صرف ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا قرآن شریف میں ''دائرہ اسلام'' اور ''ملت اسلامیہ'' کا کوئی فرق بتایا گیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ ''دائرہ اسلام'' کا ذکر ہی نہیں کیا گیا۔ ''ملت اسلامیہ'' کا ذکر ہے قرآن کریم میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''ملت اسلامیہ'' کا تو ہے۔ ''دائرہ اسلام'' کا تو کوئی ذکر نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ''دائرہ اسلام'' کا قرآن کریم میں میں نے کہیں نہیں پڑھا۔ اور......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ٹھیک ہے جی مگر......

مرزا ناصر احمد: ملتہ ابراھیم ھو سمکم المسلمین

ملت ابیکم ابراھیم

یہ ہے وہ:

و جاھدو حق جھادہٖ۔ ھوا جیتکم ما جعل علیکم فی الدین من حرج۔ ملت ابیکم ابراھیم ھو سمکم المسلمین من قبل و فی ھذا لیکون الرسول شھیدا علیکم و تکون شھداء علی الناس۔ و اقیمو الصلوٰۃ وا آتی الزکوٰۃ وعتصمو باللہ ھومولکم فنعم المولیٰ و نعم النصیر "

تو یہ خدا تعالیٰ نے یہاں فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں مسلمان کا نام دیا اور ملت کا نام دیا۔ یہ ملت مسلمہ......

جناب یحییٰ بختیار: ''دائرہ اسلام'' کا کوئی ذکر نہیں؟

Mr. Yahya Bakhtiar: .... what is 'kafir'?

مرزا ناصر احمد: بعض جہت سے کافر ہے اور بعض جہت سے مسلمان بھی ہے۔ بہت سے آیات ہیں اس کے متعلق۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ یہ میں عرض......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا صاحب! مرزا بشیر الدین محمود صاحب کا ایک حوالہ ہے۔ یہ میں آپ کو سناتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے جی کہ:

"اب جبکہ یہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی تو کیوں خواہ مخواہ غیر احمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے؟"

Now, how can you call them Muslims when here it is said that:

ان کو کیوں مسلمان بنانے کی کوشش کی جاتی ہے؟

مرزا ناصر احمد: آپ نے خود جواب دے دیا ہے۔ میں نے پڑھ کے سنایا تھا کہ آپ کی مراد 'ملت' ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں نے ابھی مسلمان کے لئے آپ سے پوچھا۔ آپ نے کہا وہ کافر ہونے کے باوجود مسلمان ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ مسلمان ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہاں مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ان کو مسلمان بنانے کی کوشش کیوں کرتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: دائرہ ملت اسلامیہ میں شامل کرنے کی کیوں کوشش کرتے ہیں۔ یہ مراد لیتے ہیں ہم۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، انہوں نے کہا کہ مسلمان بنانے کی کیوں کوشش کرتے ہیں۔ I want to explain the word "Musalman" here

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ''مسلمان بنانے'' سے مراد یہ ہے کہ ان کو دائرہ ملت اسلامیہ میں کیوں شامل کر رہے ہو، دائرہ اسلام میں کیوں شامل کر رہے ہو، دائرہ اسلام میں کیوں شامل کر رہے ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی، میں نے صرف آپ کو...... توجہ میں نے دلا دی آپ کی۔

مرزا ناصر احمد: اور ویسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ دعویٰ کیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ دعا سکھلائی ہے:

''رب اہل امت محمدؐ'' صلی اللہ علیہ وسلم

اور دوسرے سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو 'علیٰ دین واحد' تو جس کو ہم الہاماً، الہام کا فقرہ سمجھتے ہیں اس میں امت واحدہ اور ملت کا ذکر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں لفظ 'مسلمان' تھا جو کہ میں نے آپ سے پوچھا کہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ اسلام جو ہے، ایمان جو ہے وہ 'ایمان دون ایمان' ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ ٹھیک ہے۔ I have followed your explanation. نہیں، وہ تو آپ نے کہا ہے کہ کیٹگریز دو ہیں۔ ملت میں رہتے ہوئے بھی ایک آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہو سکتا ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ کافر ہے مگر اُس کیٹگری کا نہیں جو کہ منکر ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ جی۔

273

Mr. Yahya Bakhtiar: That is clear now. The word 'Muslim', about that I wanted some clarification.

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ 'دائرہ اسلام' جب ہم کہتے ہیں تو وہ مسلم اور وہی explanation ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: میرا تو اندازہ یہ تھا اور جو میری سمجھ تھی اس کے مطابق، جو آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہوا وہ مسلمان نہیں۔ That is how I understood; perhaps that is how an ordinary man will understand: he is outside the pale of Islam, that means, he is not a Muslim.

مرزا ناصر احمد: نہیں، لیکن ہماری تعریف تو بن گئی ناں......

Mr. Yahya Bakhtiar: You have different interpretation?

تو اب میں 'مسلمان' کی تعریف پوچھ رہا تھا؟

مرزا ناصر احمد: تو وہ تو 'دائرہ اسلام' اور 'مسلمان' دونوں جو ہیں وہ تو اسی کے مطابق چلے گا سارا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کہتے ہیں کہ جو دائرہ اسلام سے باہر رہا، کافر ہوا، پھر بھی مسلمان ہوسکتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: جو کافر ہوا؟

جناب یحییٰ بختیار: ہوسکتا ہے ناں جی؟ میں نے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، ایک چیز ظاہر کر دیں، مسئلہ سمجھ آ جائے گا۔ وہ کافر ہوا بعض پہلوؤں سے، پھر بھی وہ بعض پہلوؤں سے مسلمان ہے اور ملت اسلامیہ میں داخل ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی کافر ہونے کے باوجود وہ مسلمان ہوسکتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہاں بھی وہ کہتے ہیں کہ وہ مسلمان نہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ مسلمان ہیں۔ اس sense میں کہ جو آپ نے explain کیا؟

مرزا ناصر احمد: وہ ملّت اسلامیہ کا فرد ہونے کی حیثیت سے مسلمان ہیں اور...... ہاں، ملت کے لحاظ سے مسلمان ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ دو علیحدہ علیحدہ محاورے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں......''

مرزا ناصر احمد: دائرہ اسلام سے خارج سمجھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دائرہ اسلام نہیں، یہاں تو وہ یہ کہہ رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میرا مطلب ہے وہ اس کا مطلب یہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ ''مسلمان نہ سمجھیں'' ان کا مطلب ہے ''مسلمان سمجھیں، مگر دائرہ اسلام سے باہر سمجھیں''؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ اسلامی نقطۂ نظر سے ''مرتد'' کیا ہوتا ہے؟ جس کو کہتے ہیں کہ یہ مرتد ہے۔

مرزا ناصر احمد: اسلامی......

جناب یحییٰ بختیار: دائرہ اسلام سے خارج ہوا یا ملت اسلامیہ سے خارج ہوا؟

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ جب آپ مجھ سے پوچھتے ہیں تو میں اپنا مذہب بتاؤں گا ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: اپنے پوائنٹ آف ویو سے، naturally۔

مرزا ناصر احمد: میرے نزدیک "مرتد" وہ ہے جو یہ اعلان کرے کہ اسلام سے میرا کوئی تعلق نہیں رہا:

من یرتدد منکم عن دینہ

جناب یحییٰ بختیار: دائرہ اسلام سے نہیں بلکہ ملت اسلامیہ سے خارج ہو جائے گا؟

مرزا ناصر احمد: اسلام سے میں نے نہ دائرہ کہا ہے نہ کچھ۔ جو شخص یہ اعلان کرے کہ اسلام سے میرا کوئی تعلق نہیں رہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا ایمان نہیں اب......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ملت سے باہر ہو گیا ناں جی؟

مرزا ناصر احمد: بالکل باہر ہو گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہی ہونا چاہیے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: He cannot be a Muslim?

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں......میرا......آپ نے میری بات دراصل نہیں سمجھی۔ یہ کبھی مجہول نہیں استعمال ہوا قرآن میں۔ یعنی یہ نہیں کہ زید بکر کو کہے کہ تم دائرہ اسلام سے نکل گئے یا تم نے اسلام چھوڑ دیا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ، وہ......

مرزا ناصر احمد: ......وہ خود کہے۔ جو شخص یہ اعلان کرتا ہے کہ میں اسلام کو چھوڑتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا کوئی تعلق نہیں رہا، میرے نزدیک قرآنی اصطلاح میں صرف وہ مرتد ہے۔ وہ نہیں کہ جن کے اوپر دوسرے فتویٰ دیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اپنے اعلان کے مطابق۔ ایک شخص ہے جو مرزا غلام احمد سے بیعت لے آیا، احمدی ہو گیا، پھر وہ اعلان کر دیتا ہے کہ میں ابھی ان کو نبی نہیں مانتا۔ وہ مرتد ہو گا؟ کہ ملت اسلامیہ سے باہر ہو گا؟ یا دائرہ اسلام سے باہر؟

مرزا ناصر احمد: لفظی معنی میں تو، جس نے اعلان کیا وہ لفظی معنی میں مرتد ہو گیا۔ لیکن قرآن کریم کی اصطلاح میں وہ مرتد نہیں ہوا۔ یعنی یہ دو علیحدہ علیحدہ لفظ ہیں۔ ایک لغوی معنی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: 'مرتد' کی بھی دو کیٹگریز ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ایک......

(مداخلت)

Mr. Yahya Bakhtiar: Please.

مرزا ناصر احمد: ہر لفظ جو ہے، ہر لفظ جو ہے اس کا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،......

مرزا ناصر احمد: میں بتاتا ہوں...... وہ اس چیز کا امکان رکھتا ہے کہ اس کو لغوی معنی میں استعمال کیا جائے یا اصطلاحی معنی میں استعمال کیا جائے۔ میں یہ بات کر رہا ہوں۔ ایک ہیں 'ارتداد' کے معنی قرآن کریم کی اصطلاح میں۔ شروع سے آخر تک آپ پڑھیں اور ساری آیات سامنے رکھیں۔ جہاں 'ارتداد' کا لفظ استعمال ہوا ہے تو وہ قرآن کریم کی اصطلاح ہے اور اس کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن کریم اگر کسی لفظ کو عربی کے اصطلاحی معنی میں استعمال کرے تو لغوی معنی میں وہ استعمال ہو ہی نہیں سکتا، نہ کہیں ہوا، اور نہ یہ...... عقل بھی اس کو نہیں مانتی۔ تو جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ''اسلام سے ارتداد اختیار کیا'' تو

جناب یحییٰ بختیار: یعنی جو سزا مرتد کو دی ہے اسلام نے، وہ سزاوار نہیں؟

مرزا ناصر احمد: قرآن کی اصطلاح میں جو مرتد ہے قرآن کریم کی سزا صرف اس کے لئے ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ اس کیٹگری میں نہیں آئے گا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ اس کیٹگری میں نہیں آئے گا۔ اور یہاں ایک اور وضاحت ہونی چاہیے کہ قرآن کریم نے کیا سزا دی ہے مرتد کی؟ جہنم۔ دوسری دنیا کی سزا دی ہے۔ اس دنیا میں مرتد کی کوئی سزا نہیں قرآن کریم میں۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی سزا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، کوئی سزا نہیں معین۔ دوسری دنیا کی سزا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو دوسری دنیا کی جو سزا ہے وہ اس شخص کے لئے ہے یا نہیں جو مرزا غلام احمد صاحب کو نبی مانے......

مرزا ناصر احمد: قرآن کریم نے جو سزا بتائی ہے وہ کسی ایسے مرتد کے لئے نہیں جو قرآن کریم کی اصطلاح کے مطابق مرتد نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں، میں ان کا پوچھ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: اسی کا میں جواب دے رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ مجھے ایک سوال دیا گیا ہے......

مرزا ناصر احمد: قرآن کریم کی اصطلاح کے مطابق جو مرتد ہے قرآن عظیم نے اس کی جو سزا...... جو بھی سزا قرآن کریم نے اس کے لئے بیان کی وہ وہ کسی ایسے مرتد کے لئے نہیں جو لغوی معنی کے لحاظ سے مرتد ہے لیکن قرآن کریم کی اصطلاح کے مطابق مرتد نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مجھے ایک سوال دیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ:

"کیا آپ کے علم میں ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے عبدالحکیم کو جو پہلے مرزا غلام احمد کا مرید تھا اور پھر اس نے ان سے شدید اختلاف کیا یا ان کی نبوت کی حیثیت ماننے سے انکار کیا تو مرزا غلام احمد نے اسے مرتد قرار دیا؟"

(بحوالہ حقیقت الوحی صفحہ ۱۶۳)

مرزا ناصر احمد: جس نے انکار کیا ہے اس نے وہ وہ......وہ انکار کیا۔ وہ لغوی معنی کے لحاظ سے ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرتد اس sense میں کہ یہ آدمی کافر نہیں ہوا؟ کافر یعنی وہ......

مرزا ناصر احمد: وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا لیکن ملت اسلامیہ میں شامل ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: 'انوار خلافت' میں مرزا صاحب! صفحہ ۹۴، اس میں مرزا بشیر الدین صاحب کا یہ ایک حوالہ ہے:

"مسلمانوں سے رشتہ ناطہ حرام اور ناجائز ہے"۔

on the ground of نہ کرنا، This is a very different category. expediency جیسا آپ نے فرمایا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ تعلقات اچھے نہیں رہتے۔ اور یہاں کہتے ہیں: "ناجائز" "حرام"۔

مرزا ناصر احمد: جو چیز فساد پیدا کرتی ہے وہ ناجائز اور حرام ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ تو پھر دوسری کیٹگری ہو گئی ناں جی؟

مرزا ناصر احمد: نہ۔

جناب یحییٰ بختیار: expediency نہیں، عقیدے کی بات ہو گئی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، "ناجائز اور حرام" کی وجہ یہ ہے کہ اس سے کوئی خرابی پیدا ہوتی ہے۔ یہ کہنا کہ جو خرابی پیدا ہونے والی ہے وہ اور چیز ہے اور ناجائز اور حرام کوئی

اور چیز ہے، وہ تو ناجائز اور حرام یہ نتیجہ ہے فساد کا، خرابی کا۔ یہاں کسی جگہ نتیجہ بیان ہوا ہے اور کسی جگہ وجہ بیان ہوئی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اتنے یعنی مسلمانوں سے آپ مختلف ہیں کہ رشتہ ناطہ ناجائز اور حرام ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، باقی......

جناب یحییٰ بختیار: آپ سمجھتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: شرعی اصطلاح میں نہیں، نمبر ایک۔ دوسرے یہ ہے آپ یہ فقرہ کیسے کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ دوسرے سب سے مختلف ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یا وہ آپ سے مختلف ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں،......

جناب یحییٰ بختیار: وہ مختلف سہی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں یہ بات نہیں کہہ رہا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہی چیز آپ شیعوں کے متعلق بھی کہہ سکتے ہیں، یہی چیز آپ دیوبندیوں کے متعلق بھی کہہ سکتے ہیں، یہی چیز آپ وہابیوں کے متعلق بھی کہہ سکتے ہیں، یہی چیز آپ اہل حدیث کے متعلق بھی کہہ سکتے ہیں۔ ہر فرقہ کے متعلق یہی کہہ سکتے ہیں۔ کفر کا یعنی یہ فتویٰ، رشتہ ناطہ ناجائز ہے، یہ صرف سب نے مل کر احمدیوں کے خلاف نہیں دیا بلکہ ہر سب نے مل کے ہر دوسرے فرقے کے متعلق دیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، آپ نے کہا تھا کہ یہ مختلف فرقوں نے ایسے فتوے دیئے ہیں ایک دوسرے کے خلاف کہ ناجائز ہے، حرام ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، سب نے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ سب cover ہو گئے ناں جی؟ کہ کوئی کیٹگری رہ گئی مسلمانوں کی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ شیعوں کے متعلق بھی کوئی کیٹگری نہیں رہ گئی مسلمانوں کی۔ سب نے فتویٰ دے دیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے جو کہا دو سو علماء نے فتوے دیئے، تو آپ نے کہا وہ سب نہیں تھے۔

مرزا ناصر احمد: میں اس کا یہ جواب دے رہا ہوں کہ جو مؤقف آپ جماعت احمدیہ کے متعلق لے رہے ہیں وہی مؤقف ہر دوسرے فرقے کے متعلق کیوں نہیں لے رہے جب فتاویٰ کی حالت ایک جیسی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: سب نے، میرا خیال ہے، مل کے اس طرح کا فتویٰ نہیں دیا جیسے جماعت احمدیہ کے خلاف دیا ہے۔ individually فتوے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، آپ کا مطلب یہ ہے کہ دیو بندی جمع اہل حدیث جمع وہابی جمع بریلوی، یہ متحدہ فتویٰ نہیں، اور متحدہ فتویٰ یہ ہے کہ ایک عالم دیو بندیوں کا، ایک اہل حدیث کا، ایک بریلویوں کا، ایک وہابیوں کا، ایک ان کا اہل قرآن کا، دوسرے جو ہیں فرقے ان سب کا ایک ایک آدمی مل کے فتویٰ دیں تب وہ متفقہ فتویٰ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میرا مطلب یہ نہیں تھا جی۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اب یہ بریلوی ہیں، دیو بندی نے ان کے خلاف فتویٰ دیا۔ یہ ٹھیک ہے۔ بریلوی......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، خالی دیو بندیوں نے نہیں، ہر دوسرے فرقے نے دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: سب کے سب نے unanimous فتویٰ دیا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، بالکل۔ یہ ہمارے پاس حوالے ہیں ان کے۔

جناب یحییٰ بختیار: سب نے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، سب نے دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: بریلویوں کو سب نے condemn کیا؟

مرزا ناصر احمد: بریلویوں نے...... ہر اس فرقے نے بریلویوں کو condemn کیا جو بریلوی نہیں کسی دوسرے فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جو دیو بندی نہیں ہے، انہوں نے، سب نے......

مرزا ناصر احمد: سب نے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......condemn کیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، سب نے کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اسی طرح سب نے آپ کو condemn کیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: سب نے کیا۔ اور یہ ہمارے بزرگ ______ ہمارے بھی بزرگ ہیں ______ محمد بن عبدالوہاب رحمت اللہ علیہ، جو مرشد ہیں وہابیوں کے، انہوں نے، وہ کیا نام ہے، ''مختصر سیرت رسول'' میں یہ حدیث لکھنے کے بعد کہ میری امت ______ ایک حدیث انہوں نے quote کی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اور بہتر ان میں سے فی النار ہیں:

كلهم فى النار الا واحده

سارے کے سارے سوائے ایک کے جہنمی ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے شرح اس کی یہ کی ہے کہ:

هذه من حمل المسائل من فهمها و فهو الفقيهُ و من عمل بها فهو المسلم

کہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے جو اس مسئلے کو سمجھے فقیہہ صرف وہ ہے۔ اور جو عملاً ان کو غیر مسلم قرار دے، فی النار قرار دے، مسلمان وہی ہے۔

شیعہ حضرات نے اعلان کر دیا تھا کہ ہم اس میں نہیں شامل۔ یہ ویسے جو ہے collecti فتویٰ، شیعہ حضرات کے متعلق دے چکے علماء مل کے، اور یہ ہفت روزہ ''ترجمان الاسلام'' لاہور، 31، مارچ 1972ء صفحہ 5 کالم نمبر 5 میں آ گیا ہے۔ اگر کہیں تو یہ بھی سنا دیتے ہیں۔ مطالبہ اجتماعی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ آپ کے اس میں آ چکا ہے، پہلے پڑھ چکے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس میں آ چکا ہے، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جی مرزا غلام احمد صاحب نے ''آئینہ صداقت'' میں ____ یہ ان کی تصنیف ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں جی، یہ ان کی تصنیف نہیں جی۔ ''آئینہ صداقت'' حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی تو نہیں، بانیٔ سلسلہ کی نہیں، کوئی تصنیف نہیں ''آئینہ صداقت''۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ پھر مرزا، ان کی ہوگی، بشیر الدین صاحب کی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، ہوگی تو آپ بتائیں ناں، کس کی؟ کون مصنف ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ''آئینہ صداقت'' صفحہ 35۔ مجھے تو یہ بتایا گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں تو کسی نے آپ کو غلط کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: اس میں quote کیا گیا ہے مرزا غلام احمد صاحب کو۔ تو میں وہ پڑھ دیتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ تو ہو سکتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں وہ:

''کیا یہ درست ہے......''

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، ہاں۔

مرزا ناصر احمد: یہ کس کا حوالہ ہے؟ کس کتاب کا؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ جی ''نہج المصلیٰ'' صفحہ نمبر 382 ۔

مرزا ناصر احمد: یہ کس کی لکھی ہوئی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ کہتے ہیں سوال کرنے والے کہ یہ مرزا صاحب، مرزا غلام احمد صاحب نے یہ کہا، اور انہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ کتاب جو ہے یہ اتھارٹی نہیں ہے ہمارے لئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''نہج المصلیٰ''؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، جو بھی ہے۔ یہ کسی اتھارٹی کی لکھی ہوئی نہیں ہے ہماری جماعت کی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کی جماعت......

مرزا ناصر احمد: ہاں، کسی بزرگ کی نہیں لکھی ہوئی۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی، آپ accept نہیں کرتے، آپ کے کسی opponent نے لکھی ہے؟

مرزا ناصر احمد: ناں، ناں، ہو سکتا ہے کوئی احمدی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: احمدی ہو، but not authoritative?

مرزا ناصر احمد: ہاں، اتھارٹی نہیں ہے......

Mr. Yahya Bakhtiar: It is not an authoritative pronouncement?

مرزا ناصر احمد: ......کیونکہ بہت سارے اپنے ذاتی مسئلے بیچ میں لکھ جاتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ authoritative نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! ''بہ کلی ترک کرنا'' جو ہوتا ہے اس کا ب آپ کیا لیں گے؟

مرزا ناصر احمد: اس کا مطلب یہ لیں گے کہ جو ان کے کلی عقائد ہیں 'کلی' ان کے اندر ایسی چیزیں ملی ہوئی ہیں کہ کلی طور پر ان کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ''جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں'' مطلب ہے وہ مسلمان نہیں ہیں، صرف دعویٰ کرتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ تو پھر وہی آ گئی۔ وہ تو بیس دفعہ حل ہو گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، یہاں جو ہے ناں، چونکہ الفاظ ایسے آ گئے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ وہی ہے۔ وہ تو ایک بیان مستقل میں دے چکا ہوں کہ ملت اسلامیہ کے فرد ہیں اور اس حد تک وہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس میں بھی یہ بڑا...... یعنی یہ جو ہے ناں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ''دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں'' You count them outside.............?

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، دعویٰ اسلام کرتے ہیں، اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، اس واسطے وہ 'مسلمان' کی تعریف میں آ جائیں گے، ملت کی۔ ہر وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ میں اسلام پر ایمان لایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا وہ ملت اسلامیہ میں شامل ہو گیا۔ لیکن اس کے ساتھ بہت سارے وہ جو ایسے عقائد ہیں جن کو میں نے پڑھ کے بھی سنایا، ان کو نہ ہی دہراؤں تو زیادہ اچھا ہے۔ تکلیف ہوتی ہے۔ We cannot subscribe to those ideas.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, but, Sir, if you say that you have to give them up altogether, if you give them up 'بہ کُلی ترک کرنا' altogether.............

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں نے بتایا 'بہ کلی ترک کرنے' کا مطلب یہ ہے کہ بہ نہیں کر سکتے ان کو۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی تسلیم نہ کرنا ایک اور بات ہے۔ یعنی you have nothing to do with them, you have no relation with them, you have no connection with them..........

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، "یہ کلی تسلیم نہیں......" ان عقائد کو subscribe نہیں کر سکتے۔ یہ عقائد کی بات ہے۔کلی طور پر، بحیثیت مجموعی ہم ان کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ باقی یہ ہے کہ ان میں سے جو توحید کا اعلان کرتے ہیں، یہ مطلب تو نہیں ہے کہ ہم تردید کر دیں گے توحید کی۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ایک جگہ یہ کہا گیا ہے کہ:

"کیا یہ درست ہے کہ مرزا غلام احمد نے اپنی کسی تحریر میں یہ کہا ہے کہ:

"کفر کی دو قسمیں ہیں: ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار دوسرے مسیح موعود سے انکار۔ دونوں کا نتیجہ اور ماحصل ایک ہے۔""

مرزا ناصر احمد: یہ کون سا حوالہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: "حقیقت الوحی" صفحہ 185۔

مرزا ناصر احمد: یہ ایک دفعہ پھر پڑھ دیں، میں پوری طرح کیچ نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: "کیا یہ درست ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی کسی تحریر میں یہ کہا ہے کہ:

"کفر کی دو قسمیں ہیں: ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار اور دوسرے مسیح موعود سے انکار۔ دونوں کا نتیجہ اور ماحصل ایک ہے۔""

مرزا ناصر احمد: کسی کتاب میں یہ نہیں لکھا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہاں انہوں نے کہا ہے: ''حقیقت الوحی'' صفحہ 185۔

مرزا ناصر احمد: یہ الفاظ...... جو اصل بنیادی لفظ تھے وہ چھوڑ گئے۔ اس واسطے میں کہتا ہوں کہ کسی کتاب میں یہ نہیں لکھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں......

مرزا ناصر احمد: یہ الفاظ کسی کتاب میں نہیں لکھے گئے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو verify کرالیں گے because...... کیا کہا ہے۔ تو اسے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... مگر یہ کہ میری information کے لئے انہوں نے mention کیا ہوا ہے کہ ''حقیقت الوحی''۔ تو میں نے آپ کو کہا کہ یہ mention کیا ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: تو میں پڑھ دوں کیا کہا گیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، پڑھ دیجیے۔ پوزیشن clarify کرنی ہے۔ خواہ یہ پڑھیں یا وہ پڑھیں۔

مرزا ناصر احمد: آپ نے یہ لکھا ہے:

''کفر دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ (دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً (یہ مثال دی ہے) وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا (اور اگلا فقرہ جو یہاں چھٹا ہوا ہے وہ اصل تھی چیز اس میں) اور اس کو (مسیح موعود کو) باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔''

ARRANGEMENTS FOR PRODUCTION OF BOOKS AND REFERENCES

جناب چیئرمین: میں ایک چیز آنریبل ممبرز کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن ممبر صاحبان نے سوالات دیئے ہیں، ساتھ حوالہ جات کا حوالہ دیا ہے، تمام کتابیں ہم اس طرف لگوا دیں گے۔ آپ یہ تمام کتابیں ادھر لگائیں۔ آپ کراس کرتے ہیں اٹارنی جنرل اور witness کے درمیان۔ ایک سیکنڈ جی۔ .For your convenience اور یہ ساتھ والی جو row ہے یہ ان لوگوں کے لئے مخصوص کریں جنہوں نے حوالہ جات دیئے ہیں۔ ان کو باقاعدہ فلیگ کریں۔ اگر witness کسی چیز سے انکار کرے تو فوراً کتاب ان کے سامنے پیش کی جا سکے۔ یہ طریقہ کار بالکل غلط ہے کہ ایک حوالہ کو تلاش کرنے میں آدھ گھنٹہ لگتا ہے۔ میں کل کا بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ میز جو ہے اس پر کتابیں یہاں رکھیں۔ یہاں ہم چار پانچ کرسیاں لگا دیتے ہیں تاکہ جن ممبر صاحبان نے اپنے حوالہ جات تلاش کرنے ہیں ان کرسیوں پر بیٹھ کر کرسکیں۔ اور ادھر بھی۔ اب صرف وہ حضرات جنہوں نے حوالہ جات دیئے ہیں وہ ادھر آ کے بیٹھیں۔ books جو ہیں وہ ریڈی ہونی چاہئیں تاکہ اٹارنی جنرل کو difficulty نہ ہو اور ٹائم waste نہ ہو۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: سر! اجازت ہو تو ایک بات عرض کر دوں؟

مولوی مفتی محمود: جناب والا! ان کا یہ ہے کہ جلدیں مختلف ہوتی ہیں۔ ہم صفحہ اور لکھتے ہیں اور کتاب ہمارے پاس دوسری قسم کی آ جاتی ہے۔ ہمارے پاس تین حوالے تھے، اب وہ ٹٹول رہے ہیں......

جناب چیئرمین: اب ٹائم ہے آپ حوالہ جات شروع ہو گئے ہیں۔ اچھا، میں......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: نہیں، وہ اصل میں......

جناب چیئرمین: اب حوالہ جات شروع ہو چکے ہیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جی ہاں۔

جناب چیئرمین: اب وہ جنرل جو تھی......ایک سیکنڈ۔ مجھے ختم کر لینے دیں۔ ایک سیکنڈ۔ مجھے بات تو کر لینے دیں۔ مجھے بات تو کر لینے دیں ناں، سر! تو ایک جنرل جو تھا ایگزامینیشن، وہ ختم ہو چکا ہے تقریباً، وہ چلتا رہے گا لیکن زیادہ بات اب حوالہ جات کی شروع ہو چکی ہے۔ اور دو تین حوالہ جات نہیں مل سکے۔ اس واسطے جب شام کی sitting ہوگی تو ادھر چار پانچ کرسیاں اور لگ جائیں گی۔ تمام حضرات اپنے اپنے جتنے بھی حوالہ جات ہیں وہ فلیگ کر کے، اگر دو تین ایڈیشن ہیں تو جس ایڈیشن کا انہوں نے حوالہ دیا ہو وہ دیں تاکہ فوراً اٹارنی جنرل صاحب جو ہیں گواہ کو یہ کہیں کہ یہ آپ کی کتاب ہے۔ And members will not come. اسمبلی کے سٹاف کا آدمی ہوگا جو کہ کتاب ان کو پیش کرے گا۔

جی، مولانا غلام غوث ہزاروی!

مولانا غلام غوث ہزاروی: میں عرض کروں کہ ہم حوالہ اس وقت تیار رکھیں جب ہم کو اٹارنی جنرل صاحب کی طرف سے علم ہو کہ اب وہ کون سے سوالات کریں گے۔ ایک تو یہ چیز ہے۔ دوسرے میں مفتی صاحب کے بارے میں کہتا ہوں کہ اگر تین مطبوعوں میں کتابیں چھپی ہیں تو ان کے پاس وہ کتاب ہونی چاہئے جس کا یہ حوالہ دے رہے ہیں۔ ان کے پاس اسی مطبع کی کتاب ہو اور وہ نکال کر پڑھ دیں۔ وہ انکار نہیں کر سکیں گے۔

جناب چیئرمین: مولانا شاہ احمد نورانی!

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جی ہاں، مولانا صاحب نے جو ارشاد فرمایا ہے، وہ صورت حال مفتی صاحب نے جو کہی ہے وہ صحیح ہے۔ اصل میں ہم لوگوں کے پاس جو کتاب تھی مثلاً ''حقیقت الوحی''۔ انہوں نے اس کا انکار کیا کہ نہیں ہے......

NA-Proceeding-1974....

307

جناب چیئرمین: اس کا......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ......بعد میں آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے کہ اسی وقت وہ کتاب ان کو پیش کر دی گئی۔

جناب چیئرمین: نہیں، اس کا حل میں بتاتا ہوں۔ مثلاً مولانا! آپ کے پاس پہلا ایڈیشن ہے یا دوسرا ایڈیشن ہے......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جی ہاں۔

جناب چیئرمین: ......تو آپ کہیں ۱۹۰۵ء کا مطبوعہ، تیسرا ایڈیشن صفحہ فلاں۔ اس حوالہ کو اسی وقت پیش کر دیں نا جی۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: وہ ان کو کہا گیا تھا مگر انہوں نے انکار کر دیا۔

جناب چیئرمین: اگر اصل کتاب......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: بعد میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حوالہ دے دیا گیا۔

جناب چیئرمین: اگر اصل کتاب ہے تو پھر تو ضرورت ہی نہیں، چاہے کون سا ایڈیشن ہو۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: کتاب کا difference وہ پرنٹ کا ہے۔

جناب چیئرمین: مختلف پرنٹ ہو لیکن گواہ انکار نہیں کر سکے گا۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: مناظرے کی...... جناب! میں عرض کروں اصول مناظرت ایک یہ ہے کہ جب تک فریقین کو ایک چیز مسلّم نہ ہو اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ جب ہم مرزا کو مسیح موعود نہیں مانتے تو یہ کہتے ہیں کہ اتمام حجت کے بعد وہ کافر ہو گا۔ تو ہم تو پہلے اس کو مسیح موعود نہیں مانتے۔ ہم تو......اتمام حجت ہم پر نہیں ہے۔ یہی تو مسئلہ متنازعہ فیہ ہے۔ جو متنازعہ فیہ مسئلہ ہو وہ فریقین کے لئے حجت نہیں ہو سکتا۔ جس چیز کو فریقین مانتے ہوں وہ دلیل ہو سکتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: اگر وہ convince نہیں، اگر تو اس کو پتہ لگ گیا وسیکنت انفسہم، تو ملت مسلمہ سے نکل گیا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جب، اگر پتہ لگ گیا......

مرزا ناصر احمد: ......اور اگر نہیں پتہ لگا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، دیکھیں ناں جی، دو reasons ہیں، ایک آدمی کو پتہ لگ جائے honestly، اور پھر بھی کہے کہ نہیں، نبی نہیں، وہ تو بڑی rare چیز ہے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، اگر وہ......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ تو exceptional بات ہوتی ہے کہ باوجود اس کے کہ اس کو یقین بھی ہے......

مرزا ناصر احمد: ......جانتا بھی ہے اور وہ انکار کرتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ اللہ کا حکم ہے۔ وہ تو rare ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہی ملت اسلامیہ سے نکلتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور باقی جتنے مسلمان ہیں، جن کو آپ نے یہ اچھی طرح سمجھایا......

مرزا ناصر احمد: ......نہیں سمجھ سکے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ نہیں سمجھ سکے یا آپ نہیں سمجھا سکے یا ان کو یقین نہیں آیا......

مرزا ناصر احمد: ہاں ٹھیک ہے، ہم نہیں سمجھا سکے یا......

جناب یحییٰ بختیار: ......بہر حال وہ سمجھتے ہیں کہ جھوٹا نبی ہے، سچا نبی نہیں۔

مرزا ناصر احمد: ......تو وہ ملت اسلامیہ سے نہیں نکلتا، لیکن ہمارے نزدیک دائرہ اسلام سے نکل گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: دائرہ اسلام سے خارج ہے، ملت میں رہتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ملت میں رہتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اب مرزا صاحب! یہ آپ کے اور باقی مسلمانوں کے درمیان اختلافات جو ہیں، وہ اس بات پر ہو گئے کہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے - main جو ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں جی، main یہ ہے ہمارے نزدیک کہ بہت سارے غلط عقائد - ہمارے نزدیک - ان کے اندر داخل ہو گئے ہیں، جن کی مثالیں محضر نامہ میں سب نے دی تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر وہ سب باتیں آپ کی طبیعت کے مطابق، آپ کے عقائد کے مطابق ہوں، اور وہ مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہ مانیں.....

مرزا ناصر احمد: نہیں، آپ یہ extreme مثالیں لے آتے ہیں۔ میرے ذہن میں نہیں بات واضح ہوتی۔ میں معذرت چاہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، پھر میں دوسری مثال دیتا ہوں کہ آپ کے اور ان کے کلمہ میں کوئی فرق ہے؟

مرزا ناصر احمد: کوئی فرق نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نماز میں کوئی فرق ہے؟

مرزا ناصر احمد: کوئی فرق نہیں، سوائے اس فرق کے ________ اُن، جب آپ کہتے ہیں ناں تو مختلف فرقے ہیں۔ مثلاً یہ پہلا ہی فرق ہے کہ کوئی ہاتھ چھوڑ کے پڑھتا ہے، کوئی باندھ کے پڑھتا ہے، کوئی آمین بالجہر کہتا ہے، کوئی نہیں کہتا بالجہر۔ تو یہ تو نماز میں جو فرق ہیں، مثلاً شیعہ حضرات ہیں، ان کے تھوڑے سے فرق ہیں۔

313

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو خیر formality کی بات ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ تو understood ہے۔ باقی وہی پانچ وقت کی فرض نماز......

جناب یحییٰ بختیار: ......وہی کلمہ ہوتا ہے، وہی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا صاحب! خطبہ ہے مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا۔ اس سے ایک quotation ہے کہ:

''حضرت مسیح موعود کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ یہ غلط کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف سطحی اور چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم ﷺ، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض یہ کہ آپ نے تفصیل سے بتایا ہے کہ ایک ایک چیز میں ان سے اختلاف ہے''۔

مرزا ناصر احمد: جی، اس کے دو جواب ہیں۔ اور یہ پہلے منیر انکوائری کمیٹی میں یہ سوال پیش ہوا اور اس کا جواب دیا گیا۔ ایک یہ ہے کہ جس وقت یہ خطبے دیئے جاتے تھے اور چھپتے تھے، اس وقت ایسا کوئی انتظام نہیں تھا کہ صحیح الفاظ جو ہیں وہ محفوظ کئے جا سکیں۔ تو ڈائری نویس نے بعض الفاظ دیئے ہیں جن میں بعض غلطیاں بھی ہو سکتی ہیں۔ دوسرے- یہ تو ویسے لفظی جواب ہے- ہم جب یہ کہتے ہیں کہ ہمارا کلمہ اور وہابی دوسرے حضرات، ہمارے دوست جو ہیں، یا اہل حدیث جتنے فرقے ہیں، ان کا کلمہ اور ہے، تو ہم لفظی معنی میں نہیں کہتے، یعنی یہ نہیں کہ کلمہ کے الفاظ اور ہیں۔ اس کے معنی میں کہتے ہیں کہ جو کلمہ کا مفہوم ہمارے دماغوں میں ہے وہ اس سے مختلف ہے جو ان کے دماغوں میں ہے۔ یہ مثلاً میں نے محضر نامے میں، جو اسلام کا تصور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں،

ہمارے نزدیک، ہمیں دیا ہے، انسان کو، اس پر جو بانی سلسلہ احمدیہ نے لکھا کہ اللہ جو ہے، یہ ہے، اس کے میں نے حوالے دیئے تھے۔ اگر آپ اس کے مقابلہ میں...... اگر آپ اجازت دیں تو میں حوالہ دیئے بغیر کہہ دوں، کہ وہ......

314

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں جی، اپنا حوالہ نہیں، جب میں اس کے مقابلے میں کسی دوسرے کسی فرقے کا حوالہ دوں تو فرقے کا نام نہ لوں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ اگر وہ خدا جو سبحان اللہ و بحمدہٖ۔ سبحان اللہ بھی اس کے متعلق آتا ہے اور الحمد للہ بھی اس کے متعلق آتا ہے ______ اس کا تصور یہ ہے کہ وہ ہر قسم کے عیوب اور نقائص اور کمزوریوں سے پاک اور مبرا ہے، منزہ ہے، اور تمام تعریفیں جو ہیں وہ اسی کی ہیں اسی کو جاتی ہیں، تمام صفات حسنہ سے وہ متصف ہے، اور ہر قسم کی برائی اور عیب سے وہ پاک ہے۔ یہ اس سے یہ ابتدا ہے، عنوان بن جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے تصور کا۔ جس وقت ہم اس کی کوئی عیب...... ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا ہے کہ کوئی عیب جو انسانی دماغ میں کبھی آ سکتا ہے، آتا رہا ہے یا آئندہ آئے گا، اللہ تعالیٰ کی ذات میں وہ عیب نہیں پایا جاتا۔ اور ہر قسم کی خوبی اور بڑائی جو ہے اس کا مرجع اللہ تعالیٰ کی ذات بنتی ہے، کسی اور مخلوق کی وہ ذات ہی نہیں بنتی۔ اب یہ تصور۔ میں نے بڑا مختصر کیا ہے کیونکہ اچھے لمبے حوالے میں نے اپنے محضر نامے میں یہاں پیش کر دیئے ہیں۔ اس تصور کے مقابلہ میں اگر ہمیں کسی ایسی کتاب میں، جس کا تعلق کسی دوسرے فرقے کے ساتھ ہے، یہ لکھا ہوا ملے کہ اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ چوری کر سکتا ہے، تو جب یہ ملے، ہم کہیں گے کہ ہمارا لا الٰہ الا اللہ لفظ وہی ہیں لیکن ہمارا لا الٰہ الا اللہ مختلف ہے۔ اور

جس وقت...... یہ ایک حصہ میں نے لیا ہے، ایک مثال دی ہے صرف۔ دوسرا حصہ ہے رسول اللہ۔ کلمہ کے اس حصے میں بھی ہمارا معنوی اختلاف بنتا ہے۔ جو شان اور جو عظمت اور جو جلال ہمیں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی طرف سے تعلیم کے لحاظ سے، زور دے کر نبی اکرم ﷺ کے جلال اور عظمت اور شان کا، ہمیں علم ہوا ہے، جس وقت ہم مقابلہ کرتے ہیں دوسروں کے ساتھ تو زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مثلاً اگر اس کے مقابلہ میں ہمیں کوئی ایسا فرقہ نظر آئے جو یہ کہے کہ محمد ﷺ کی شان کو حاصل کرنے کے لئے چار دفعہ متعہ کر لین کافی ہے تو ہم کہیں گے کہ ہمارا محمد رسول اللہ اور ہے اور اس فرقے کا اور ہے۔ تو یہ جو ہے کہ "ہمارا کلمہ اور ہے" معنوی لحاظ سے ہے، لفظی لحاظ سے نہیں۔ اتنا فرق ہے کہ ہم we cannot subscribe to those notions ۔ ورنہ لفظی لحاظ سے تو ایک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا interpretation جو ہے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، ہر......

مرزا ناصر احمد: ارکان کے متعلق۔

جناب یحییٰ بختیار: ......ارکان کے متعلق مختلف ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، مختلف ہے۔ اور باقی فرقوں کا بھی باہمی اختلاف ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک اور کچھ غلط فہمی سی شاید ہے کہ نائجیریا میں مسجد ہے۔ اس پر کلمہ جو لکھا ہوا ہے، اس کی فوٹو آئی تھی اخباروں میں، اور 'AFRICA SPEAKS' میں کہ "لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ" ایسا impression پڑتا ہے۔ Maybeitis "محمد رسول اللہ" but the general impression is at first sight____I did see it____ "احمد رسول اللہ"

مرزا ناصر احمد: انہوں نے یہ اعتراض ہی نہیں کیا کہ کوئی ذرا سا شوشہ بھی غلط ہو کلمہ گیا ہی نہیں۔ جن کے...... ہر وقت وہ مینارہ ان کے سامنے ہے جس کے اوپر یہ لکھا ہوا ہے۔ میں وہاں گیا، میں نے اس کا افتتاح کیا، اسی وجہ سے وہ آئی۔ اور اُس میرے اس جلسے میں کم از کم دو، تین ہزار ایسے دوست تھے ہمارے جو احمدی نہیں تھے اور ان کے سامنے وہ کلمہ لکھا ہوا تھا اور انہوں نے وہاں اعتراض نہیں کیا۔ اور سب سے آخر میں میں یہ کہتا ہوں کہ رابطۂ عالم اسلامی نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا بلکہ انھوں نے ______ یہ رابطۂ عالم اسلامی کا یہ مجلّہ ہے مئی کا ______ اور اس میں یہ مسجد کی تصویر شائع کر دی۔ یہ تصویر شائع کر دی اور ایک نوٹ لکھا اور اس نوٹ میں کوئی یہ اعتراض نہیں اٹھایا گیا کہ یہ کلمہ بدلا ہے۔ بلکہ بالکل صاف پڑھا جاتا ہے "محمد رسول اللہ" ایک اور رسم الخط میں۔ بات یہ ہے کہ قرآن کریم صرف اس رسم الخط میں نہیں لکھا گیا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا تھا مرزا صاحب! کہ یہ "محمد رسول اللہ" actually لکھا گیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ ہے ہی، بغیر شبہہ کے یہ آپ دیکھ لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، مجھے تو کوئی......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، یہ رابطۂ عالم اسلامی کا ہے مجلّہ، یہ ہمارا نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، 'AFRICA SPEAKS' کا میں ذکر کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہی ہے تصویر۔ وہی تصویر رابطۂ عالم اسلامی نے شائع کی ہے، اُسی مسجد کی وہی تصویر۔ لکھا ہوا ہے کہ یہ احمدیوں نے یہ تصاویر شائع کی ہیں، وہیں سے ہم نے لی ہیں۔ یہ مکّہ سے نکلتا ہے یہ رسالہ۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے مرزا صاحب! کہ جو وہاں ہیں وہ actually کہتے ہیں، ان کو میم نظر آتا ہوگا، مگر فوٹو سے صاف نظر نہیں آتا۔

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ اس فوٹو میں بھی یہ جو محمدؐ کی میم ہے دوسری، اُس کے اوپر تشدید نظر آ رہی ہے۔ تو احمد پر وہ تشدید کہاں ہوتی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مگر یہاں جو ہے وہ الف پر......

مرزا ناصر احمد: یہاں جو ہے اس کے اوپر تشدید......(مداخلت) نہیں، نہیں، یہ وہ ہے رسم الخط، یوں اوپر لے جا کے......(مداخلت) ہاں، مختلف ہے، ہمارے سے رسم الخط مختلف ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو پھر میم......(مداخلت) ہاں، ایسے کرکے......

مرزا ناصر احمد: مختلف ہے، ہمارے سے رسم الخط مختلف ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ صرف پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ''احمدؐ'' نہیں ہے ''محمدؐ'' ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہو ہی نہیں سکتا 'احمدؐ' صرف ایک جگہ ہم نے یہ 'احمدؐ' بنا دیا تھا؟ جبکہ دنیا کی ہر مسجد ''محمدؐ، محمدؐ'' پکار رہی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہاں یہ امپریشن تھا کہ you are beginning now, slowly, you are....

Mirza Nasir Ahmad: ہاں , we are beginning from Ijebuode where we are only 5 to 10 percent!

Mr. Yahya Bakhtiar: That was the impression given to me; that is why I wanted a clarification.

مرزا ناصر احمد: کوئی رسم الخط کا بھی میم نیچے سے اوپر اٹھتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں جی، میں یہ پوچھ رہا تھا......

مرزا ناصر احمد: یہ مراکو کا یہ ایک وہاں سے تحفہ آ گیا تھا مجھے۔ ساتھ یہ بھی آیا تھا کہ آدمی جو ہے وہ اس کو پڑھ کر دکھائے تو ہم جانیں ہمارا رسم الخط......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں صرف یہی کہنا چاہتا تھا کہ آپ clarify کر دیں کہ یہ صرف ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' ہے، بس۔

مرزا ناصر احمد: ہے ہی یہ۔ جب سے ہم پیدا ہوئے، ہوش نہیں سنبھالی تھی تو ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' ہمیں سکھایا گیا۔ اور اب یہ اعتراض ہو گیا، عجیب بات ہے!

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں آپ سے یہ جو سوالات پوچھ رہا ہوں، صبح سے، کہ احمدی اپنے آپ کو باقیوں سے علیحدہ سمجھتے ہیں، ان کے اختلافات ہیں، اور آپ نے explain کیا کہ کس حد تک اختلافات ہیں، تو اسی میں کیا جب آپ کہتے ہیں: ''ہم ایک علیحدہ قوم ہیں'' تو اس کا sense کیا ہوتا ہے؟ مطلب؟ آپ کہتے ہیں جی کہ ''ہم ایک علیحدہ قوم ہیں''؟

مرزا ناصر احمد: دیکھیں ناں، ہم مثلاً......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، میں......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، میں بتا رہا ہوں ہم علیحدہ بھی ہیں اور ذبیحہ دوسرے فرقوں کا کھانا جائز بھی سمجھتے ہیں۔ اور ابھی میں نے پہلی sitting میں بتایا تھا کہ وہ ذبیحہ بھی حرام۔ ہم علیحدہ قوم بھی ہیں۔ اور دوسروں کا آپس میں فتویٰ یہ ہے کہ اگر ایک دوسرے سے شادی ہو جائے، مختلف – احمدیوں سے باہر دو فرقوں کی – تو اولاد جو ہے وہ محروم الارث ہے، وراثت سے محروم ہو جائے گی۔ لیکن ہم، باوجود اس کے کہ – یہ پسند نہیں کرتے کہ ہماری بیٹی دوسرے میں جائے یا دوسرے کی بیٹی یہاں آئے – لیکن وراثت سے ہم محروم نہیں کرتے۔ ہمارا جو ہے فتویٰ – وہ شرعی نہیں ہے – وہ تمام حقوق جو شرع

نے دیئے ہیں وہ اس کے باوجود کہ شادی جو ہے وہ ہمارے نزدیک پسندیدہ نہیں، وہ ان کو ہمارے حقوق ملتے ہیں۔ ذبیحہ ہم کہتے ہیں کہ جائز ہے بالکل، حالانکہ آپس میں دوسرے فرقوں کے فتاویٰ جو ہیں اس میں ذبیحہ حرام کر دیا ہے، محروم الارث کر دیا ہے، تو ہمارے اختلاف باقیوں سے اس کی نسبت کم ہیں جو باقیوں کے باہمی اختلافات ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے ان سے اختلافات interpretation پر ہیں essentials of Islam جتنے بھی ہیں؟

مرزا ناصر احمد: interpretation میں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہی آپ نے ابھی کہا۔

مرزا ناصر احمد: اور عملاً جو...... interpretation کا اختلاف عملاً جو ظاہر ہوا وہ اس سے کم اختلاف ہے جو دوسرے فرقوں کا باہمی اختلاف ہے۔ یہ اس سے زائد میں نے کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ آپ ان کو کافر بھی سمجھتے ہیں کسی ایک sense میں......

مرزا ناصر احمد: ایک sense میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

مرزا ناصر احمد: لیکن ملت اسلامیہ سے خارج نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اب سوال یہ آتا ہے کہ جب مسلمان......اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ مسلمان کافر ہیں، دائرہ اسلام سے خارج ہیں جو مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتے......

مرزا ناصر احمد: اور امت محمدیہ کے فرد ہیں اور مسلمان ہیں۔

322

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ امت محمدیہ کے فرد رہتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، فرد رہتے ہیں، لیکن مسلمان نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر مسلمان، جو مرزا غلام احمد صاحب کو نہیں مانتے نبی، اور وہ کہتے ہیں: ''جو ان کو نبی مانتا ہے وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے'' تو اس کا بھی وہی مطلب ہوا؟

مرزا ناصر احمد: اور..... نہیں، یہ مطلب تو اس کا وہ بتائیں گے۔ کسی اور کے لئے میں مطلب نہیں بتا سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر آپ کسی کو کافر کہیں وہ آپ کو کافر کہہ سکتا ہے۔ کوئی آپ کو کافر کہے آپ ان کو کافر کہہ سکتے ہیں۔ آپ کہتے جی کہ فتوے لوٹتے رہتے ہیں ایک دوسرے کے خلاف۔ اگر آپ ان کو کہیں ''کافر ہیں'' اور وہ اسمبلی میں یہ ریزولیشن پاس کریں کہ آپ کافر ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہم نے کسی کو......

جناب یحییٰ بختیار: ......But اس sense میں کہ اسلام کے دائرے سے خارج لیکن مِلّت میں رہیں، تو آپ کو تو اعتراض نہیں ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: مجھے یہ اعتراض نہیں ہوگا کہ وہ کہتے کیوں ہیں، مجھے اعتراض یہ ہوگا کہ وہ غلط کیوں کہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، غلط، تو وہ بھی کہہ رہے ہیں کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں۔ یہ تو ان کا بھی اعتراض ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، پھر interpretation میں جانا پڑے گا ناں۔ میں نے جان کے یہ لفظ بولا ہے۔ interpretation میں جانا پڑے گا ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو وہ ہے:

من ترا حاجی بگویم

تو مرا حاجی بگو

بھی آپ مجھے کافر کہیں اور میں آپ کو کافر کہوں تو یہ تو سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ تو اس لئے
You cannot deny me the right if you claim this right?

مرزا ناصر احمد: پھر نتیجہ کیا نکلا؟

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ کو تو اعتراض نہیں ہونا چاہیے اگر یہ اسمبلی یہ ریزولیشن پاس کر دے کہ احمدی دائرہ اسلام سے خارج ہیں، مسلمان نہیں؟

مرزا ناصر احمد: اگر یہ...... نہیں، اس واسطے کہ وہ mislead کرے گا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کو اس میں کیا اعتراض ہو گا کہ اگر یہ اسمبلی یہ ریزولیشن پاس کر دے کہ سارے دوسرے فرقے غیر مسلم اکثریت ہیں؟ دوسری طرف بھی ساتھ ہی آپ غور کریں ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: اختلاف اتنے زیادہ ہیں کہ یا ہم نام بدلیں یا آپ نام بدلیں، اس پر تو آپ agree کرتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، آپ ایک طرف کی بات کرتے ہیں، اس کا جو دوسرا رخ ہے وہ سامنے نہیں لاتے۔ جب آپ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں کیا اعتراض ہے اگر یہ اسمبلی ہمیں غیر مسلم اقلیت قرار دے، تو ساتھ آپ کو یہ بھی سوچنا چاہیے آپ کو......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے، میں نے...... (مداخلت)

مرزا ناصر احمد: دوسرا یہ ہے کہ دوسروں کو کیا اعتراض ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... میں نے ''غیر مسلم اقلیت'' نہیں کہا، میں نے کہا "outside the pale of Islam".

مرزا ناصر احمد: یعنی ملت اسلامیہ سے باہر؟

جناب یحییٰ بختیار: outside the pale of Islam، یعنی اسلامی دائرے سے خارج۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ تو ملت اسلامیہ سے خارج بنتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے یہ ٹرانسلیشن ...... "outside of pale of Islam" کا اردو میں ٹرانسلیشن کیا کریں گے؟

مرزا ناصر احمد: ملت اسلامیہ سے خارج۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ''دائرہ اسلام سے خارج'' کا انگریزی میں ترجمہ کیا کریں گے؟

Mirza Nasir Ahmad: Out of the circle.

Mr. Yahya Bakhtiar: Out of the circle of Islam?

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ دائرے کے معنی ہی سرکل ہیں۔ 'Pale' کہاں سے آ گیا دائرہ اسلام کا معنی؟

Mr. Yahya Bakhtiar: All right. If the National Assembly passes a resolution that Ahmadis are outside the circle of Islam, you have no objection?

Mirza Nasir Ahmad: No, with the addition of phrase that 'they are within the pale of Islam'.

Mr. Yahya Bakhtiar: Within the pale of Islam but outside the circle of Islam?

Mirza Nasir Ahmad: Outside the circle of Islam and.......

پھر اس کے ساتھ ساتھ ہر فرقے کے متعلق یہی کہیں۔ نہیں، ہمارے فتوے کے لحاظ سے ہیں، آپس کے باہمی فتاویٰ کے لحاظ سے۔ نہیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ آپ ایک فرقے کو چن کے۔ جب سارے فرقہ ہائے اسلامیہ کے حالات ایک جیسے ہیں۔ تو آپ کہتے ہیں کہ ایک فرقے کے متعلق ہم یہ پاس کر دیتے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: ......اور دوسروں کے متعلق نہیں کریں گے۔ That is not fair

جناب یحییٰ بختیار: ......میرا مطلب یہ ہے کہ اگر سارے فرقے مل جائیں اور یہ کہیں جی کہ بریلوی کریں تو ٹھیک ہے؟ اگر سارے فرقے نہیں ملیں تو میں تو نہیں کر سکتا ہوں ناں۔

مرزا ناصر احمد: سارے فرقے مل گئے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں تو اسمبلی میں یہ impression مجھے ملتا ہے کہ......

مرزا ناصر احمد: اسمبلی، اسمبلی جو ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں سر! ان کے لئے یہ سب پروگرام ہے۔ اگر وہ کہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں جی، اور کوئی دو گاؤں مل کے اپنا فتویٰ دے دیں......

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو ناممکن ہے......

مرزا ناصر احمد: ......اور، اور یہ جو ہیں افریقہ کے ممالک، وہ اپنے فتوے دے دیں......

جناب یحییٰ بختیار: اگر ایک مولوی صاحب کسی مسجد میں فتویٰ دے دیتے ہیں، I do not attach importance; but if it is National Assembly of Pakistan, I do.

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نائیجریا والے کیا فتویٰ دیں گے؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ساری دنیا کے مسلمانوں کا فتویٰ ضروری ہے that will also be considered by the National Assembly۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ اسمبلی نہیں بلکہ دنیا کے مسلمان......

مرزا ناصر احمد: ہاں، سارے دنیا کے ممالک کا فتویٰ۔ نیشنل اسمبلی جو ہے وہ پاکستان کے مسلمانوں کی نمائندہ نہیں،......

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ...... یہ پاکستان کے عوام کی نمائندہ ہے۔ یہ عوامی نیشنل اسمبلی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ آپ درست فرما رہے ہیں۔ جہاں تک میرے علم میں ہے......

مرزا ناصر احمد: اگر دنیا کے سارے ممالک کی Assemblies اس بات پر اتفاق کر لیں یعنی یو۔ این۔ او۔ میں ہو جائے تو پھر ہم سمجھیں گے کہ ہم اس معاملے کو خدا پر چھوڑتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی ایک دنیا کے مسلمانوں کی ایک representative باڈی ____ if you consider it موتمر عالم اسلامی نے تو یہ......

مرزا ناصر احمد: رابطہ عالم اسلامی، موتمر نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: رابطہ علام اسلامی۔ انہوں نے ایک فتویٰ دیا ہے......

مرزا ناصر احمد: انہوں نے فتویٰ جو دیا ہے، وہ......اس میں یہ کہا ہے کہ سارے مسلمانوں والے کام کرتے ہیں۔ یہ ابھی جو آپ کے پاس ہے وہ؟ آپ رکھیں گے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مجھے...... میں نے......

مرزا ناصر احمد: اچھا، ہاں، پڑھ لیجئے۔

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے کہا ہے کہ they are outside the pale of Islam; that is what I understand.

مرزا ناصر احمد: وہ ، وہ، ان کا جو ہے، وہ کہتے ہیں کہ لبادہ اسلام کا ہی اوڑھا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں اور کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مساجد بنا رہے ہیں، ہسپتال کھول رہے ہیں، یتامیٰ کی خبر گیری کر رہے ہیں، یہ قرآن کریم کی اشاعت کر رہے ہیں، وغیرہ ، وغیرہ، لیکن سب ظاہر ہے، اندر سے تو کافر ہیں۔ یہ کوئی دلیل ہے؟ اندر سے تو کافر ہیں:

هل شق عقد قلبه

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا آپ نے اس کا دل چیرا تھا؟ کون ہے دنیا کی طاقت جو دل چیر کر فتویٰ دے؟

جناب یحییٰ بختیار: میں مرزا صاحب! reasoning میں نہیں جا رہا ہوں۔ ایک فتویٰ جب آ جاتا ہے تو......

مرزا ناصر احمد: well ، اگر reasoning میں نہیں جا رہے تو میں تو بغیر reasoning کے بات نہیں کرتا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ کہتا ہوں کہ فی الحال - انہوں نے فتویٰ دیا ہے - reasoning پر میں نہیں کہتا کہ میں...... نانہیں...... اس سٹیج پر۔ انہوں نے فتویٰ دیا ہے۔ اس کی reasoning اس کے بعد میں آتی ہے۔ وہ short order ان کا یہ ہے......

مرزا ناصر احمد: اور وہ جو بیں فتوے ان کے متعلق ہیں، شیعہ کے متعلق، اور جو حرمین شریف کے فتاویٰ، محمد بن عبدالوہاب اور ان کے متبعین کے خلاف، بارہ سال انہوں نے حج نہیں کرنے دیا وہابیوں کو۔ ساری اپنی تاریخ بھول جائیں گے ہم؟ اب جلدی میں ایک فیصلہ کرنے کے لئے تاریخ کے اوراق بھول جائیں گے ہم؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو آپ یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی اسلامک Summit کوئی فیصلہ کر دے تو پھر آپ مانیں گے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں یہ کہتا ہوں۔ اصل جو میں کہتا ہوں - کوئی اسلامک Summit کا میں نے نام نہیں لیا - میں نے کہا ہے کہ دنیا کے ممالک کی اکثریت کی Legislative Assemblies اگر فیصلہ کر دیں تو ہم اس معاملہ کو غلط سمجھتے ہوئے بھی اللہ پر چھوڑ دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر ان کا تو یہ فیصلہ کرنے کے کوئی معنی نہیں، accept پھر بھی نہیں کریں گے آپ۔

مرزا ناصر احمد: وہ چیز جو میرا دل نہیں مانتا، وہ کیسے میں accept کرلوں گا؟

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر تو اس کا سوال نہیں پیدا ہوتا ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، تو پھر نہ کریں کوشش۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر اسی اسمبلی پر چھوڑا جائے گا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ ٹھیک ہے، میں تو اس اسمبلی پر حاکم نہیں ہوں۔ میں تو ایک نہایت عاجز انسان ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: اسمبلی نے ابھی فیصلہ کرنا ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ کسی ایسے فیصلے پر پہنچیں کہ کسی کو کوئی نقصان نہ پہنچے، کسی کو کوئی تکلیف نہ ہو، ملک کو فائدہ پہنچے، ملک کو نقصان نہ پہنچے۔ یہ ہر ایک کی کوشش ہے۔ ورنہ ہم آپ کو کیوں کوئی تکلیف دیتے؟

مرزا ناصر احمد: ہماری بھی کوشش یہی ہے۔ ہماری دعائیں بھی یہی ہیں کہ ملک کو نقصان نہ پہنچے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: The question does not arise. We are making an effort to see if we can come to some solution.

NA-Proceeding-1974....

330

جناب یحییٰ بختیار: پھر آگے آتا ہے جی:

''جس دن سے کہ تم احمدی ہوئے تمہاری قوم تو احمدیت ہوگئی۔ شناخت اور امتیاز کے لئے اگر کوئی پوچھے تو اپنی قوم یا ذات بتا سکتے ہو۔ورنہ اب تو تمہاری قوم تمہاری گوت تمہاری ذات احمدی ہی ہے۔ پھر احمدیوں کو چھوڑ کر غیر احمدیوں میں کیوں قوم تلاش کرتے ہو؟''

''کیوں غیر احمدیوں میں قوم تلاش کرتے ہو؟''

مرزا ناصر احمد: ''غیر احمدی'' کی phrase غلط ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: آپ یہ کہا کریں وہابی، اہل حدیث، وغیرہ، وغیرہ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کی quotation ہے جی، اس واسطے میں کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: یہ کہاں کی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ''ملائکۃ اللہ'' صفحہ 47-46 مصنفہ مرزا بشیر الدین محمود احمد۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ تو جب تک میں اس کو دیکھ نہ لوں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، آپ چیک کر لیجئے، آپ verify کر لیجئے۔ یہاں ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہاں تو نہیں ہمارے پاس۔

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ مرزا غلام احمد صاحب سے منسوب کیا گیا ہے، آپ verify کر لیں:

''میری امت کے دو حصے ہوں گے، ایک وہ جو مسیحیت کا رنگ اختیار کریں گے اور تباہ ہو جائیں گے اور دوسرے وہ جو......''

مرزا ناصر احمد: ''ایک وہ جو وحیت کا رنگ''؟

333

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ انہوں نے یہ نہیں کہا......

مرزا ناصر احمد: یہ تو context سے پتہ لگے گا کہ کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور مرزا صاحب! آپ نے کل فرمایا تھا کہ امتی نبی جو ہوتا ہے وہ شریعت اس کی نہیں ہوتی، وہ غیر شرعی ہوتا ہے، he does not bring his own law?

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ ایک اس کی صفت ہے، اور بھی ہیں اس میں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں as far as law is concerned.........,

Mirza Nasir Ahmad: As far as law is concerned, جہاں تک شریعت کا تعلق ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ interpret کرتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ اپنی کوئی شریعت نہیں رکھتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر وہ شریعت والا ہو تو پھر وہ امتی نہیں ہو گا؟ He will have to start his own Ummat?

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ایک جی مرزا صاحب سے منسوب ہے کہ:

''یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند اوامرو نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔''

جناب یحییٰ بختیار: جب مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:

''میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی''

"My revelation contains does and does not___laws........."

مرزا ناصر احمد: امر جو ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، literal مطلب تو یہی ہے۔ وہ تو......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ امر جو ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ......آرڈر......

مرزا ناصر احمد: ......حکم ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......حکم ہے۔

مرزا ناصر احمد: حکم یہ ہے کہ شریعت محمدیہ کو قائم کرو۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ شریعت نئی نازل ہوگی۔ اور حکم ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو قرآن مجید میں موجود ہے۔ کہتے ہیں:

''میری وحی میں ہے''۔

مرزا ناصر احمد: جو آپ کو الہام یہ ہو کہ شریعت محمدیہ کو قائم کرو، تو آپ کی وحی میں حکم ہوگیا ناں ایک۔ لیکن وہ شریعت نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر ان کی وحی میں یہ ہے کہ 'مسلمان کافر ہیں، ان کو لڑکیاں مت دو'۔ یہ بھی تو قانون ہوگیا ناں؟

مرزا ناصر احمد: یہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: بالکل نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: 'ان کے ساتھ نماز مت پڑھو' یہ بھی نہیں ہے؟

344

جناب یحییٰ بختیار: اور حقیقی؟

مرزا ناصر احمد: نہ۔ 'حقیقی' تو شریعت والا ہے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ قرآن کریم کا ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔ اور 'مستقل' نہیں۔ کیونکہ ہم کہتے ہیں جو شخص اتباع نبویؐ نہ کرے اسے نبوت کیا، صدیقیت اور صالحیت اور شہادت کا مقام بھی نہیں مل سکتا، عام نیکی کا مقام بھی نہیں مل سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: 'مجازی' کیا ہوتا ہے؟ So many words have been used.

مرزا ناصر احمد: 'بروزی' اور 'مجازی' یہ ہے......صوفیاء کی ہیں......اور 'ظلی'۔ اس کے وہ نوٹ اگر کہیں تو میں تیار کر کے دے دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی generally، یعنی brief اس کا کہ......

مرزا ناصر احمد: 'ظلی نبوت' کے معنی یہ ہیں...... بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے 'ظلی نبوت'......جس کے معنی ہیں محض فیض محمدی سے وحی پانا......

جناب یحییٰ بختیار: اور 'مجازی' بھی اسی کو کہیں گے؟ یا وہ مختلف ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ اصل میں صوفیاء کی اصطلاحات ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ میں یہاں ایک آپ کو کوٹیشن پڑھ کر سناتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ ہماری کتابوں میں بھی آیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ یہ ہے جی کہ:

"پس شریعت اسلامی نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت غلام احمد صاحب ہرگز مجازی نہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔"

That is, his Shariat, as you say..........

مرزا ناصر احمد: یہ کہاں کا حوالہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہے جی 'حقیقت النبوت' صفحہ ۱۷۴۔

Mr. Chairman: It will be handed over to Maulana Sahib for translation and tomorrow Maulana Sahib will hand it over to me at 9.00.

SUPPLY OF COPIES OF THE PROCEEDINGS, RELATING TO CROSS-EXAMINATION TO MEMBERS/ATTORNEY-GENERAL

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: دوسری یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی تصویروں پر جو کچھ انہوں نے کہا ہے......

(Interruption)

جناب چیئرمین: اس کی فوٹو سٹیٹ کاپی......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ......جو کچھ انہوں نے کہا ہے ان کے جوابات کا ریکارڈ ہمیں مل جائے تاکہ ہم آگے کے لئے تیاری کر سکیں۔

جناب چیئرمین: جی، میں کر رہا ہوں۔ جتنی جلدی ہو سکتا ہے ناں جی، I am trying to get 250 copies of these proceedings so that these may be distributed among the members as soon as possible, within a few days.

(Interruption)

جناب چیئرمین: میں عرض کروں جی، چودھری صاحب!......

چودھری ظہور الٰہی: دیکھیے، میری عرض سن لیجئے......

(Interruption)

چودھری ظہور الٰہی: دو سو پچاس بالکل نہ دیں، لیکن پانچ سات، یہ تو جب تک نہ ملیں شام تک تو......

Mr. Chairman: You will....... the Attorney-General will get it; and the rest within..........

No. 03

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Wednesday, the 7th August, 1974

Contains Nos. 1—21

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD.
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD.

356

وہ یہ تھا جی کہ:

''پس شریعت اسلامی نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت غلام احمد صاحب ہرگز مجازی نہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔''

(''حقیقت النبوت'' صفحہ 174)

مرزا ناصر احمد: جی، یہ ہم نے وہاں دیکھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جی۔

مرزا ناصر احمد: جو الفاظ وہاں ہیں، وہ یہ ہیں:

''میں نے لکھا تھا کہ اگر حقیقی معنیٰ میں، اگر حقیقی کے معنیٰ یہ کئے جائیں کہ نئی شریعت لانے والا نبی، جو معنیٰ خود مسیح موعود نے کئے ہیں، تو میں بھی حضرت مسیح موعود کو حقیقی نبی نہیں مانتا۔ لیکن اگر حقیقی کے مقابلہ میں بناوٹی یا امتی رکھا جائے تو میں بناوٹی نبی نہیں مانتا۔ یہ میں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں۔ یہاں جو لکھا ہوا ہے یہ ہے کہ یا امتی رکھا جائے تو میں آپ کو حقیقی نبی مانتا ہوں۔ یعنی بناوٹی نہیں مانتا۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی......

مرزا ناصر احمد: بناوٹ کرنے والا، دجل کرنے والا نہیں مانتا۔ لیکن اگر ''حقیقی'' کے معنیٰ شریعت لانے والے کے کئے جائیں تو میں حقیقی بھی نہیں مانتا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Please clarify that.....Thank you.

تو جب وہ فرماتے ہیں کہ:

''میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی''

مرزا ناصر احمد: یہ کونسا حوالہ ہے؟......ہاں، یہ ویسے کچھ کل بھی ہو گیا تھا۔

نہیں لائے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں کوئی بھی نیا حکم دوں تو میں کافر ہو جاؤں'' یہ سارا حوالہ ہے جو اپنی وضاحت آپ کر رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ وضاحت ......

مرزا ناصر احمد: جی، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... تو اس میں جو کافر کہتے ہیں، آپ کہتے ہیں کہ کافر وہ limited sense میں ہے کہ ملت اسلامیہ ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، محدود میں۔

جناب یحییٰ بختیار: دائرہ اسلام سے خارج نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، اصل میں وہ مجھے اس کی وضاحت کرنی پڑے گی۔ کل مجھے احساس ہوا اور میں ساری رات بے چین رہا ہوں تھوڑا سا ہنسی کا۔ بیچ میں آ گیا تھا۔ تو اتنا عظیم مذہب ہے۔ اس کے متعلق کوئی غلط فہمی نہیں رہنی چاہیئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ ٹھیک ہے، کیونکہ ہماری ......

مرزا ناصر احمد: کم از کم میں اس کو وہ ......

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ ابھی نئی چیز تھی کہ ملت میں رہتا ہے اور اسلام میں نہیں رہتا۔ یہ ......

مرزا ناصر احمد: یہ آپ کے لیے تو نئی تھی لیکن حوالے میں نے پرانی کتابوں کے پڑھ کر سنائے تھے۔ اپنوں کے نہیں، ابن تیمیہ ......

جناب یحییٰ بختیار: ان کا حوالہ میں نے نوٹ نہیں کیا۔

مرزا ناصر احمد: ابن تیمیہ کا حوالہ؟ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ کہاں ہے؟ نکالو (اٹارنی جنرل سے) میں ابھی نوٹ بھی کرا دیتا ہوں۔ (اپنے وفد کے رکن سے): کل جو پڑھا تھا۔ (اٹارنی جنرل سے) یہ ابھی وہ نکالتے ہیں۔ (اپنے وفد کے رکن سے) جہاں سے میں نے پڑھا تھا

یہ ایک آپ نے 29 جنوری 1915ء کا حوالہ پڑھا تھا، یہ "الفضل" 29 جنوری 1915ء۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ ذرا پڑھ دیں۔ میں اس کی پھر تصدیق کر دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: "مسیح موعود کو احمد نبی اللہ تسلیم نہ کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا، امتی گروہ سمجھنا گویا آنحضرت جو سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں، امتی قرار دینا ہے، امتی میں داخل کرنا ہے، جو کفر عظیم اور کفر در کفر ہے۔"

مرزا ناصر احمد: یہ 29 جنوری 1915ء کا حوالہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: میں آپ سب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 29 جنوری 1915ء کو اخبار "الفضل" چھپا ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: 29 جنوری 1915ء کو یا یہ حوالہ کسی اور ایشو (issue) میں ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ کسی issue میں نہیں ہے یہ حوالہ ہی نہیں ہے۔ یہ بنایا گیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو میں اسی واسطے verify کرا رہا ہوں، اسی لیے میں کہہ رہا ہوں۔ یا کسی اور جگہ ہو؟ یہ misprint ہو۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ کہیں بھی نہیں ہے یہ کسی جگہ بھی نہیں ہے۔ یہ تھوڑے سے وقت میں، جب سے اخبار چھپا ہے، اس وقت سے تو ہم نے نہیں دیکھا۔ لیکن جو ہمارا ذہن ہے، جو ہماری تربیت ہے، میں کہتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، quotation ہے یہ:

"من فرق بینی و بین المصطفےٰ"۔

Mr. Yahya Bakhtiar: I am not volunteering to tell you what is meant......

مرزا ناصر احمد: آپ نے فرمایا کہ:

"میرا وجود ہی فنا ہو چکا ہے اور جو مجھ میں اور آپ میں فرق کرتا ہے، یعنی محمد ﷺ کے علاوہ میرا ابھی کوئی وجود سمجھتا ہے، تو وہ غلطی پر ہے، میں تو نثار ہو گیا ہوں"۔

جناب یحییٰ بختیار: فنا فی الرسول؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہی concept ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ آپ نے فرمایا:

"وہ ہے۔ میں چیز کیا ہوں۔ پس فیصلہ یہی ہے" اس کے معنی ہیں، یعنی آنحضرت ﷺ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کیونکہ impression یہ پڑتا ہے مرزا صاحب! کہ ایک امتی نبی، نبی سے superior ہے، equal نہیں ہو سکتا۔ یہ impression......

مرزا ناصر احمد: یہ تو equal تو نہیں، یہ تو سب کچھ ختم کر دینے کا دعویٰ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: فنا فی الرسول؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ یہ تو بھری پڑی ہیں آپ کی کتابیں، میں نے بتایا، اردو میں یہ کہا:

"وہ ہے۔ میں چیز کیا ہوں۔ بس فیصلہ یہی ہے"

جناب یحییٰ بختیار: وہ superior اپنے آپ کو نہیں سمجھتے وہ؟

جناب یحییٰ بختیار: آپ دیکھ لیجئے 13/ جنوری 1946 کا ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ ہمیں دے دیں فائل۔ شاید ضرورت پڑ جائے۔

جناب یحییٰ بختیار: کون سا؟

مرزا ناصر احمد: وہ رابطہ عالم اسلامی والا بھی آپ نے دینا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ لائے ہیں۔ دیں گے آپ کو۔

Sir, now I go to another subject.

What is the concept or meaning, according to you, of Massih-e-Maood (مسیح موعود)? Because this is something which requires explaination, because I have some idea that it is Essa Alai-his-Salam (عیسیٰ علیہ السلام) reincarnate or some such thing; but we want to be clear on this.

مرزا ناصر احمد: یہ بھی بعض حلقوں میں تاثر پیدا ہو گیا کہ شاید ہم یہ ایمان لاتے ہیں کہ مسیح ناصری کی روح اس وجود میں آ گئی۔ غلط ہے۔ ہم ارواح کے جسم بدلنے کے ——— جو ہندوؤں کا عقیدہ ہ ——— نہ صرف یہ کہ اس پر ایمان نہیں لاتے بلکہ اتنا سخت criticism، اس پر، اتنی سخت تنقید بانی سلسلہ کی کتب میں پائی جاتی ہے کہ وہ..... اس مسئلے کو، ہندوؤں کے، بالکل نامعقول ثابت کر دیا ہے۔ یہ تو یہی چیز ہے۔

نمبر (2) یہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسیح آخری زمانے میں نازل ہوں گے، اس امت کے، اور جس طرح اس سے پہلے یہود میں یہ کہا گیا تھا کہ عیسیٰ کے آنے سے پہلے ——— ایلیا نبی آئے گا۔ تو اس میں وہ جھگڑا پڑ گیا۔ وہ لمبی تفصیل ہے، وہ ڈسکشن ہوئی ہے۔ تو حضرت مسیح نے کہا کہ خود نہیں آنا تھا، بلکہ اس کے..... 'اخلاق سے' اس کی طبیعت سے، اس کی روح سے اسلئے جلتے خواص لے کر کسی اور نے آنا تھا۔ اور یہ یہ آ گئے۔ یہ چونکہ پہلے بھی دھوکہ ہوا تھا اس واسطے امت مسلمہ میں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ انہوں نے ہی آنا ہے، آسمان پر بیٹھے ہیں اور انہوں نے آنا ہے۔

سارے عیسائی جو ہیں، سارے دوسرے مذاہب والے جو آج کل ہو گئے، وہ سب اسلام کی طرف مائل ہوں گے اور مسلمان ہو جائیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: میرا سوال جو تھا مرزا صاحب! یہ تھا کہ یہ reincarnation کا......

مرزا ناصر احمد: نا، نا، reincarnation کا کوئی آئیڈیا ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر آپ نے یہ کہا کہ ان کی خوبی رکھنے والا......

مرزا ناصر احمد: خو بو رکھنے والا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Attributes......

مرزا ناصر احمد: بعض نمایاں چیزیں ہیں مسیح ناصری میں۔ ان نمایاں خصوصیات کا حامل ہوگا مسیح محمدی بھی صلوٰۃ اللہ علیہ۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر جب آپ یہ فرماتے ہیں کہ ان کی خوبیاں ہونگی تو اس لیے تو مجھے کچھ تعجب ہوتا ہے کہ بعض جگہ ایسا لکھا ہوا ہے، مرزا صاحب کی کتابوں میں، کہ:

"مسیح علیہ السلام کا چال چلن کیا تھا، ایک کھاؤ، پیؤ نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔"

Is it there or not? was this his view about Jesus Christ or Essa-ibn-e-Mariam?

Mirza Nasir Ahmad: It is not his assertion about him.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, no, it is, Sir, reported.......

Mirza Nasir Ahmad: What he did assert was that.

انجیل جب ہم پڑھتے ہیں تو تم لوگوں نے ظالمانہ طور پر اپنے مسیح پر یہ الزام لگایا جن کا یہاں ذکر ہے۔ آپ نے نہیں الزام لگائے۔ انجیل کے الزاموں کو دھرایا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی...... ہم پیار سے بات کرتے ہیں، کسی کے جذبات کو تکلیف نہیں دیتے۔

مرزا ناصر احمد: بالکل پیار سے بات۔ ان کے حوالے دے کے۔ کس context میں؟ وہ جب میں بتاؤں گا اب نہیں بتاتا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ٹھیک ہے۔

That is for you to explain, either on the point of explanation so that the position is clarified.

مرزا ناصر احمد: بالکل۔ انشاء اللہ ایسی صاف ہو جائیگی کہ سب کو سمجھ میں آ جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ یہ چیزیں آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہر جگہ وہ سب کے سامنے آ رہی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، بڑا اچھا ہے۔ ہر بات صاف ہونی چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جب مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:

"ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے"

یہ تو انجیل میں نہیں ہے۔ یہ تو ان کا اپنا ہے۔

What is the meaning?

مرزا ناصر احمد: یہ تو ان کی تقدیر ہے ہی نہیں:

"ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے"

غلام احمد ہے نہیں ہے۔

386

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی ''غلام احمد''

مرزا ناصر احمد: ''غلام احمد'' اضافت کے ساتھ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ٹھیک ہے۔ یہ یعنی یہ انہی کا شعر ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ احمد کا غلام۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی احمد کا غلام، ایک امتی۔

مرزا ناصر احمد: احمد کا، نبی اکرم ﷺ سے فیوض حاصل کرنے والے کا مقام......

جناب یحییٰ بختیار: ایک امتی۔

مرزا ناصر احمد: ..... موسیٰ علیہ السلام سے فیوض حاصل کرنے والے سے بالا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے، ایک امتی ہوگیا نا۔ آنحضرت ﷺ کا ایک امتی ہوا۔

مرزا ناصر احمد: آنحضرت ﷺ کے تو پتہ نہیں کتنے امتی انبیائے بنی اسرائیل سے آگے نکل گئے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہاں تو ان کا ذکر، مرزا غلام احمد صاحب کا، اپنی طرف نہیں ہے؟

''اس سے بہتر غلام احمد ہے''

یعنی He means himself?

Mirza Nasir Ahmad: He means himself.

غلام احمد، احمد، احمد، محمد احمد۔

Mr. Yahya Bakhtiar: I follow it.

مرزا ناصر احمد: یعنی آنحضرت ﷺ کا غلام۔

Mr. Yahya Bakhtiar: He claims that he is superior to Isa Ibne......?

Mirza Nasir Ahmad: Because of Muhammad sal-Allah-e-Alehi-wa-Sallam.

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: اس سے اگلے شعر کیا ہیں؟ شاید وہی explain کر دیں اسے۔

جناب یحییٰ بختیار: میرے پاس تو یہی شعر نوٹ ہوا ہے۔ جی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں تو پھر اگلا......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

ایک آواز: ......گردش مقام دار

چوں بر خلاف وعدہ بروں آید از ارم

قطعہ بند ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ آپ explain کر دیں کہ:

''عیسیٰ کجا است تا بنہد پا بمنبرم''

It is the same idea that I am superior or to Isa Aleh-is-Salam? This is the impression. And you will clarify.

مرزا ناصر احمد: نہیں جی، اس کے متعلق میں بتادوں گا اس کا context دیکھ کر۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) چلیں جی، نوٹ کریں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، یہ آپ دیکھ لیجئے، اس کا context دیکھ کر۔

ابھی آپ نے جی فرمایا ____ کل بھی اور محضر نامے میں بھی ____ کہ کتنی آنحضرت ﷺ کے ساتھ عقیدت، پیار، محبت مرزا غلام احمد صاحب کا تھا:

and how much he is praise for him that is in Mahzar Nama in writing اور بعض لوگ جو ہیں جو interpretation وہ محمد ﷺ کی کرتے ہیں۔ آپ ان سے آپ agree نہیں کرتے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہاں ایک جگہ یہ آیا ہوا ہے کہ:

''آنحضرت عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں سؤر کی چربی پڑتی ہے''

Is it an aspersion or it is justifying eating of Paneer which contains........

Mirza Nasir Ahmad: This is nothing. It is translation of a Hadith.

(Pause)

یہ زرقانی کے الفاظ ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو کسی اور کے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: حضرت .... میں جواب دوں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی اصل عبارت یہ ہے:

"آپ اپنے گھر میں سمجھا دیں (خط لکھ رہے ہیں) کہ اس طرح شک وشبہ میں پڑنا بہت منع ہے، شیطان کا کام ہے جو ایسے وسوسے ڈالتا ہے۔ ہرگز وسوسے میں نہیں پڑنا چاہئے، گناہ ہے۔ اور یاد رہے کہ شک کے ساتھ غسل واجب نہیں ہوتا اور نہ صرف شک سے کوئی چیز پلید ہوسکتی ہے۔ ایسی حالت میں بے شک نماز پڑھنا چاہئے۔ اور میں انشاء اللہ دعا بھی کرونگا۔ آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب وہمیوں کی طرح ہر وقت کپڑا صاف نہیں کرتے تھے۔ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھالیتے تھے حالانکہ مشہور تھا (یہ نہیں کہ پڑتا تھا) مشہور تھا کو سؤر کی چربی اس میں پڑتی ہے۔"

Mr. Yahya Bakhtiar: That is to what I went an explanation.

مرزا ناصر احمد: اصول یہ تھا کہ جب تک یقین نہ ہو ہر چیز پاک ہے محض شک سے کوئی چیز پلید نہیں ہوتی۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی فتویٰ ہے، شک کے متعلق۔ زرقانی میں حضرت علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

(عربی)

اس کا ترجمہ یہ ہے:

''سنن ابوداؤد کی روایت ہے کہ حضرت ابنِ عمر نے بتایا کہ تبوک کے مقام پر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پنیر پیش کیا گیا جسے عیسائی بناتے تھے۔ کسی نے اس وقت کہا کہ یہ مجوسیوں کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے ان باتوں کی کوئی پرواہ نہ کی اور چھری منگوائی اور بسم اللہ پڑھ کر اس کو کاٹا۔ اس کو ابوداؤد اور مسدس وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ اور ابوداؤد اعالیسی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر آپ نے پنیر دیکھا تو دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ یہ کھانے کی چیز ہے جو عجمیوں کے ہاں بنتی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا اس کو چھری سے کاٹو اور کھاؤ۔

مسند احمد اور بیہقی کی روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پنیر پیش کیا گیا۔ آپ نے پوچھا: کہاں بنا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ایران میں بنتا ہے اور ہمارے خیال میں اس میں مردار بھی شامل ہوتا ہے۔ ہمارے خیال میں اس میں مردار بھی شامل ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا: تم اسے کھا سکتے ہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اسے چھری سے کاٹو، اللہ کا نام لو اور کھاؤ''۔ تو اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہم......

Mr. Chairman: That's all that is all for the present.

The delegation is permitted to leave and to report back at 12.15.

The honourable members will keep sitting.

(The Delegation left the Chamber)

Mr. Chairman: Before we adjourn for the tea break,....

(Interruption)

Before we adjourn for the tea break there ایک سیکنڈ جی are certain points for the cross-examination which we will discuss in our

points for the cross-examination which we will discuss in our chamber with the Attorney-General. And if anything remains outstanding, then we can discuss it in the House.

CORRECTION OF MISTAKES IN THE RECORD OF THE PROCEEDINGS

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir correction of mistakes in the record of the proceedings there are a lot of mistakes in the record and that is why......

Mr. Chairman: Yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: The Secretary or the Joint Secretary should very carefully go through it because this is important. I have asked at a number of places that: "I am not giving you the example, the exceptional example, of a man who tells lies in order to some his life" and it is written:

"I am giving the example". The word 'not' is missing. May be I was away from the mike; but it can make all the difference. So, there are so many other things. Some quatations have been left out and punctuation is required. When I say that "supposing I go and say that 'I am Christian', now "I am Christian" comes within inverted Commas. These things should be looked into......

Mr. Chairman: Yes, that will be.

Mr. Yahya Bakhtiar: ......before it is circulated to the members.

Mr. Chairman: That we will; we will look into that matter.

Mr. Yahya Bakhtiar: Thank you.

Mr. Chairman: And we adjourn the House to meet at 12.15.

Mr. Yahya Bakhtiar: And you have noticed. Sir, that I was given some of the citations a different impression from the small quotation which I was given. I think it should be carefully studied before they ask me to put a question.

Mr. Chairman: Yes.

Thank you very much.

The House is adjourned for 12.15.

[The special Committee adjourned to reassemble at 12.15 p.m.]

[The Special Committee re-assembled after break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair]

جناب چیئرمین: وہ دروازے تو بند کروادیں کیونکہ پھر وہ ممبر صاحبان وہاں بیٹھ کے اتنے زور سے گپس .... جاوید وہاں ایک آدمی کو کھڑا کر دیں Those doors should be closed. Then the members are at liberty to discuss anything in the lobby whatever they like but not so much noise that attention of the House is attracted towards the lobby.

Mr. Chairman: (to Mr. Yahya Bakhtiar).

آپ کی مرضی ہے۔ سٹینڈنگ کمیٹی میں آپ دیکھ لیں پہلے۔ ہاں وہ آپ لکھ دیں۔ میں لکھ دوں گا اپنی ذمہ داری پر۔ نہیں مجھے لکھ دیں گے تا درخواست کہ ہمیں چھپوانا ہے۔ میں لکھ دوں گا کہ آپ نے اس کو leak نہیں کرنا اپنے risk پر کریں گے۔ ہاں۔ ہاں۔ ہم نہیں کرا سکتے مفتی صاحب نے خود کرایا ہے۔ سب اپنے risk پر کرائیں گے ______ گیلری میں کوئی نہیں ہے، گیلری کی طرف نہ دیکھیں۔ میں نے کہا پریس کوئی نہیں بیٹھا ہوا۔ Haider Sahib is very attention very attentive ______ you have occupied this chair only to be in the یہ جو آپ کے side comments جو ہیں تا midst وہ یہاں پہنچے نہیں ہیں ______ اس کا جواب آپ ہی دے سکتے ہیں۔

Today after nine, after the evening session, we shall review everything. After the last session today we will review everything وعلیکم السلام as to how long we have............

(The Delegation entered the Chamber)

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney General.

CROSS-EXAMINATION OF THE QUADIANI GROUP DELEGATION

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! کیا مرزا غلام احمد صاحب نے یہ کہا ہے کہ:

’’پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی (مرزا غلام احمد) تم میں موجود ہے۔ اس کو تم چھوڑتے ہو اور ایک مردہ علی کو تلاش کرتے ہو‘‘۔

(’’ملفوظات احمدیہ‘‘ جلد اول، صفحہ 31۔)

مرزا ناصر احمد: ’’مردہ علی‘‘ کے معنیٰ وفات یافتہ ہیں نا؟

جناب یحییٰ بختیار: جی؟

مرزا ناصر احمد: ’’مردہ علی‘‘ کے معنیٰ وفات یافتہ ہے نا؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ خیر آپ جو......

مرزا ناصر احمد: ہاں،...... ’’مردہ علی‘‘ کہنے میں توہین مراد نہیں بلکہ اس عالی شیعہ کو جو آپ کا مخاطب تھا اس غلط اور قوم کے نقصان دہ رجحان کی طرف توجہ دلائی ہے کہ وفات یافتہ بزرگوں کو تو ان کے مقام سے بڑھا کر پیش کیا جاتا ہے، لیکن جو خدا کے مصلحین ان میں زندہ موجود ہوتے ہیں ان کی سخت ناقدری کی جاتی ہے۔ پہلی امتوں کو بھی اس رجحان نے نقصان پہنچایا ہے اور اب بھی ایسے رجحانات امت مسلمہ کے لیے نقصان دہ ثابت ہو رہے ہیں۔

394

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اعلیٰ سیرت قابل اقتداء ہے جس کے متعلق آپ نے فرمایا ہے کہ ان خوبیوں کو پہچان کر جن بزرگوں میں حضرت علی کی صفات پائی جاتی ہیں ان کی پیروی کرو۔ چنانچہ اپنے آپ کو بطور ایک زندہ مثال پیش کیا۔ اس سے زیادہ اس کا کوئی مفہوم نہیں۔

جہاں تک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام کا تعلق ہے تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دل میں آپ کی بڑی عظمت اور توقیر تھی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

تو اس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بڑا مقام آپ نے ظاہر کیا اور ہر جگہ دوسرا کیا۔ اس لیے ایک فقرے کو اپنے context اور سیاق و سباق سے نکال کے اس کے غلط معنیٰ درست نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ نے مرزا غلام احمد صاحب کی عبارت پڑھی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ آپ نے اپنی explanation دی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ یہ جو عبارت میں نے عربی کی پڑھی ہے وہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، باقی جو آپ نے پڑھ کے سنایا ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہ باقی میری ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کی explanation ہے تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ آنحضرت ﷺ بھی وفات کر چکے ہیں، اس لیے ابھی ہم ان کو چھوڑ دیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ اس کا یہ مطلب ہوا جو ابھی میں نے پڑھا ہے کہ ان کی خوبیوں کی اقتداء کرو اور وہی برکت حاصل کرتے ہیں اس سے......

395

جناب یحییٰ بختیار: ''ایک زندہ علیؓ تم میں موجود ہے اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علیؓ کو تلاش کرتے ہو''۔

مرزا ناصر احمد: وفات یافتہ جو ہیں۔ ان کو جو مقام دنیا اور ان کی جو سنت ہے اس کی اتباع نہ کرنا یہ درست نہیں ہے آپ کے نزدیک۔ حضرت علیؓ کی اپنی ایک سنت ہے، ایک زندگی کا نمونہ ہے، بڑا حسین اور قابل تقلید ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کی تقلید کرو۔ تقلید کا...... اور ہر زمانہ تقلید کرے۔

جناب یحییٰ بختیار: میرا یہ impression ہے کہ جہاں وہ کہتے ہیں کہ

''ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اُس سے بہتر غلام احمد ہے''

اسی sense میں حضرت علیؓ کو چھوڑو، میرے پاس آؤ۔

مرزا ناصر احمد: میں صرف یہ عرض کروں گا کہ آپ کا impression غلط ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کہہ سکتے ہیں۔

اچھا جی، اب یہ بتائیے کہ مرزا صاحب نے یہ کہا تھا کہ:

''حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔''

(''ایک غلطی کا ازالہ''۔ صفحہ 11۔)

مرزا ناصر احمد: یہ ابھی اصل دیکھتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ دیکھ لیجئے۔ میں اگلا سوال پوچھتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: میں دیکھتا ہوں۔ اگر کتاب یہاں ہے تو ابھی دیکھ لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: کتاب دیدیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''ایک غلطی کا ازالہ'' ہوگا یہاں؟

جناب چیئرمین: اگر کتاب ہے تو کتاب دے دیں۔ ہے کتاب آپ کے پاس؟

جناب یحییٰ بختیار: اور جی میں پھر اگلے سوال پر جاتا ہوں۔ اس وقت تک آپ دیکھ لیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ یہ ویسے نوٹ کرلیں کہ یہ پورا حوالہ نہیں دیا اس میں جو پہلے آپ نے پڑھا بلکہ وہ حصہ جو......

جناب یحییٰ بختیار: میں تو حصے ہی پڑھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ حصہ درست ہے تو اس کے بعد آپ explanation دیں گے کہ آگے کیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔ ابھی دیکھ لیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر انہوں نے کہا ہے کہ:

"کربلائے ست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم"

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کہا ہے اُنہوں نے؟

مرزا ناصر احمد: یہ کہا ہے آپ نے۔ اور یہ شیعہ حضرات میں ایک محاورہ چل رہا ہے۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ نکالیں۔ (اٹارنی جنرل سے کہا) یہ شیعہ لٹریچر میں یہ حوالہ ہے۔ اور یہ جو ہے شعر، اس کو سمجھنے کے لیے بانی سلسلہ احمدیہ نے اس سے پہلے جو اشعار کہے ہیں وہ جاننے ضروری ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"کشتۂ اونہ یک نہ دونہ ہزار — این قتیلان اُو بیرون زشمار
ہر زمانے قتیل تازہ بخواست — غازہ روئے اُو دم شہداء است
ایں سعادت چوں بود قسمتِ ما — رفتہ رفتہ رسید نوبت ما
کربلائے ست سیر ہر آنم — صد حسین است در گریبانم"

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! مرزا غلام احمد صاحب کا یہ جو آپ نے حوالہ دیا، یہ اس عمر سے پہلے کا ہے یا بعد کا ہے؟ کچھ آئیڈیا ہے آپ کو date کا؟

مرزا ناصر احمد: اغلباً بعد کا ہے

جناب یحییٰ بختیار: بعد کا ہے؟

مرزا ناصر احمد: اغلباً بعد کا ہے۔ اور آپ کی کتابوں میں کثرت سے یہ حوالے مل جائیں گے بعد کے بھی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، بات یہ ہے کہ وہ ایک اسٹیج پر کہتے ہیں ''میں محدث ہوں'' ایک اسٹیج پر کہتے ہیں ''میں مجدد ہوں'' ایک اسٹیج پر کہتے ہیں ''میں نبی ہوں''

He is changing his views, according to my impression.

Mirza Nasir Ahmad: He is not changing his views.

Mr. Yahya Bakhtiar: So, I think he may have changed his opinion about Hazrat Imam Hussain.

Mirza Nasir Ahmad: He is not changing his views.

Mr. Yahya Bakhtiar: So, I said, will you answer this further question:

کیا انہوں نے کہا ہے کہ:

''مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے''۔

(''نزول مسیح'' page 96۔)

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) یہ نوٹ کرلیں۔ (اٹارنی جنرل سے) میں چیک کروں گا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: That is the......

Mirza Nasir Ahmad: ....he refers to the concept of Hussain........

میں نے ابھی تک verify نہیں کیا۔(اپنے وفد کے ایک رکن سے) یہ نوٹ کرلیں۔

جناب یحییٰ بختیار: Alright آپ verify کرلیں

If you admit, then you will explain.

مرزا ناصر احمد: بغیر میرے admit کرنے کے آپ پھر کمینٹری شروع کردیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں نے کہا کہ میرا جواب جو ہوگا اس پوائنٹ پہ ہے، یہ جو ہے emphasis، اس پر آپ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میرا مطلب ہے کہ ریکارڈ میں یہ نہ ہو جائے کہ آپ کی کمنٹری آ جائے اور میری طرف سے آجائے کہ میں خاموش ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ نہیں ہوگا، کیونکہ میں نے آپ کو کہا، آپ نے کہا ہے۔ you will verify Everything is being taped یہ تو نہیں کہ کوئی نہیں لکھے گا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں ویسے وضاحت کرانا چاہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا۔

مرزا صاحب! آپ نے صبح کہا تھا کہ دائرۂ اسلام سے باہر جو ہوتے ہیں اس پر کچھ اور explain کریں گے۔ کیونکہ اس subject پر میں نے ایک دو سوال اور پوچھنے تھے۔

But I think, if you had explained, no need......

مرزا ناصر احمد: میں پڑھوں گا وہی جو میں کسی کتاب سے یا...... باقی میں زبانی کہوں گا، جیسا کہ مجھے ہدایت کی گئی ہے۔

بات یہ ہے کہ کل ایک دو باتیں ایسی یہاں ہوئیں کہ مجھے شبہ پڑا کہ جو ہم نے معاملہ صاف کرنے کی غرض سے ''ملت اسلامیہ کا دائرہ'' اور ''اسلام کا دائرہ'' دو اصطلاحات بنا کے اس کے اوپر بنیاد رکھ کے بعض باتیں پوچھی بھی گئیں اور ان کا جواب بھی دیا گیا۔ اس میں کچھ خلط اور confusion میں نے محسوس کیا جو میرے لیے تکلیف دہ تھا اور میں بے چین رہا رات کو۔

بات یہ ہے کہ قرآن عظیم میں۔ جیسا کہ میں نے کل قرآن عظیم کی آیت پڑھی تھی۔ ''ملت اسلامیہ'' کا تو ذکر ہے لیکن ''دائرۂ اسلام'' کا کوئی ذکر نہیں۔ اس واسطے اصل جو چیز ہے وہ دوسرے لفظوں میں بیان کروں گا، بغیر تمثیلی زبان کے۔ جب ہم ''دائرہ'' میں آتے ہیں تو وہ تمثیلی زبان بن جاتی ہے کیونکہ یہ جو ''دائرہ'' ہے یہ تو اسلام کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا، یہ تو بیرونی دنیا کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

اگر ہم تمثیلی زبان کو چھوڑ دیں، بلکہ الفاظ کے اندر حقیقت اسلامیہ کو بیان کریں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ مسلمانوں میں یعنی اسلام قبول کرنے والوں میں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ سے آج تک دو مختلف گروہ پیدا ہوتے رہے ہیں۔ ایک وہ مخلصین جنہوں نے اسلام کو پوری طرح قبول کیا۔ اور اسلام کے جو یہ معنی ہیں کہ کس طرح بکری مجبوراً قصائی کے سامنے اپنی گردن رکھ دیتی ہے، اس طرح ان لوگوں نے رضا کارانہ طور پر اپنی مرضی اور اختیار سے اپنی گردنیں خدا تعالیٰ کے حضور میں پیش کر دیں۔ تو ایک گروہ وہ ہے جو بڑے مخلص، اخلاص رکھنے والے، ایثار پیشہ، اپنی ہر چیز خدا کی راہ میں قربان کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ تمام احکامات پر عمل کرنے والے ہیں۔ یہ ایک گروہ ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک دوسرا گروہ بھی ہے جو اس رفعت اور پائے کا نہیں، مقام کا نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں بھی ہمیں نظر آتا ہے کہ کمزوری دکھانے والے بھی تھے۔ احادیث میں کثرت سے اس کی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ اور قرآن کریم نے بار بار تاکید کی ذکر کی،

یاددہانی کرتے رہو، کیونکہ ایمان ہوتا ہے، ان میں، اسلام ہوتا ہے ان میں، لیکن اس کے باوجود یاددہانی اور نصیحت کرنا ضروری ہوتا ہے۔

اور قرآن کریم ہی سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ وہ بھی لوگ مسلمان کہلاتے تھے جن کو خود قرآن کریم نے منافق کہا۔

تو جو مخلصین کا گروہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ لوگ ہیں جو نسبتاً کم اخلاص رکھنے والے، اور گناہ گار ہیں۔ اس گناہ کو حدیث نے کفر کا نام دے دیا، مثلاً:

من ترك الصلوٰة متعمداً فقد كفر جهاراً

یہ جامع الصغیر السیوطی ہے۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) (اور وہ دوسرے حوالے کہاں ہیں) (اٹارنی جنرل سے) اسی طرح یہ ایک کتاب ہے 'مشکوٰۃ' کا حوالہ ہے، باب ظلم کا:

من مشاما ظالماً ليقوه و هو يعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام۔

ظلم نہیں کرتا، یہاں ظلم کرنے والے کا نہیں ذکر، یہاں یہ ذکر ہے کہ جو شخص ظلم کرنے والے کے ساتھ جاتا ہے، اسکا مطلب ہے کہ ہاں میں ہاں ملاتا ہے، اس کو encourage کرتا ہے اپنی دوستی کے ذریعے، وہ بھی اسلام سے خارج ہو گیا۔

تو ایسے لوگوں کو جو گناہ کی وجہ سے ان خالص مقربان الٰہی کے گروہ میں شامل نہیں کیے جا سکتے، ان کے متعلق آنحضرت ﷺ کے زمانے سے 'کفر' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اور ساتھ یہ بھی ہوتا ہے کہ تم جو ہو وہ مسلمان ہو، ایک ہی وقت میں۔

قرآن کریم فرماتا ہے:۔

قالت الاعراب آمنا۔ قل لن لومنو ولٰكن قولوا اسلمنا و طاهر خلوا لايمان فى قلوبهم

اس کے متعلق میرے کہنے کی بات یہ ہے کہ خود نبی اکرم ﷺ کے زمانے سے اس وقت تک ...ز' کالفظ استعمال ہو رہا ہے اور ساتھ یہ بھی ہو رہا ہے کہ:

قولوا اسلمنا

تو یہ جو ہے نا ہمارا ''ملت اسلامیہ'' اور ''دائرہ اسلام'' دراصل یہ دو گروہ ہیں۔ اور اس مشکل میں اگر ہمارے سامنے یہ مسئلہ آئے......

جناب یحییٰ بختیار: بات وہی ہوئی مرزا صاحب! جو کہ آپ کی تحریرات میں، آپ کی جماعت کی تحریرات میں، کہ یہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور کافر ہیں؟

مرزا ناصر احمد: جو آنحضور ﷺ کے زمانے سے شروع ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے اس کی explanation یہ دی ہے کہ وہ مسلمان ہیں جو مخلص نہیں ہیں، یا اتنے مخلص نہیں جتنا وہ طبقہ ہے؟

مرزا ناصر احمد: بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کہہ رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔

یہ بھی آپ بتائیے کہ احمدیوں میں بھی تو اسی قسم کے مسلمان ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ میں بالکل یہی کہنے لگا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: احمدیوں میں؟

مرزا ناصر احمد: احمدیوں میں بھی ایک گروہ ایسا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مخلص ہیں......

مرزا ناصر احمد: ایک گروہ مخلص ہے اور ایک وہ ہے جن کے متعلق آنحضرت ﷺ کا ارشاد آجاتا ہے:

NA-Proceeding-1974....

409

کفر۔

جناب یحییٰ بختیار: تو وہ بھی کافر ہوئے اس حد تک؟

مرزا ناصر احمد: اس حد تک وہ بھی کافر۔

جناب یحییٰ بختیار: ان میں اور باقی مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، یہ بتائیے کہ اگر ایک شخص آپ کہتے ہیں کہ نماز بھی نہ پڑھے تو وہ بھی کافر ہو جاتا ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ وہ گناہگار ہو جاتا ہے۔ مگر آپ کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں نے نہیں کہا، میں نے تو عربی کا حوالہ پڑھا ہے۔ میں نے حوالہ جو دیا اس کا۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر ایک شخص کسی نبی کو نہیں مانتا۔ بدنیتی سے نہیں، دیانت سے وہ سمجھتا ہے کہ یہ حضرت غلام احمد نبی نہیں تھے۔ کس کیٹگری میں آپ رکھیں گے آپ اس کو؟

مرزا ناصر احمد: گناہگار ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کافر نہیں ہونگے وہ؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ یعنی وہ بالکل ان کا اسلام سے تعلق ہی نہیں۔ آنحضرت ﷺ کا بھی انکار کر دیا۔ میں نے کل بتایا تھا کہ اگر تو اس پر اتمام حجت ہو گئی، یعنی......

جناب یحییٰ بختیار: اتمام حجت ہو گئی جی۔ آپ نے explain کر دیا ہے اس کو۔

مرزا ناصر احمد: ......اس کو تو وہ ہو گیا......

جناب یحییٰ بختیار: ......پوری argument آپ نے اس کو دے دی۔

مرزا ناصر احمد: اب آپ لیتے ہیں...... تو پھر سوال کیا ہے اب؟

جناب یحییٰ بختیار: میں نے کہا جی یہ آپ کس کیٹیگری میں شمار کرینگے ان کو؟

مرزا ناصر احمد: وہ کیٹیگریز کون سی ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ایک تو جو ابھی وہ لوگ ہیں جو مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتے۔ اتمام حجت کے بعد نہیں مانتے......

مرزا ناصر احمد: جو شخص حضرت مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتا لیکن وہ نبی اکرم ﷺ حضرت خاتم الانبیا کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے اس کو کوئی شخص غیر مسلم کہہ ہی نہیں سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ کہتے ہیں کہ آخری نبی ان کی interpretation کے مطابق......

مرزا ناصر احمد: وہ تو interpretation کا فرق ہوا نا۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں categorically ہر وہ شخص جو محمد ﷺ کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے وہ مسلمان ہے......

جناب یحییٰ بختیار: وہ مسلمان؟

مرزا ناصر احمد: ......اور کسی دوسرے کا حق نہیں ہے کہ اس کو غیر مسلم قرار دے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ اس کو مسلمان سمجھتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: اس معنی میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں یہ نہیں کہتے کہ مسلمانی کا دعویٰ کرتا ہے وہ؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، جو منسوب ہوتا ہے، میں نے تو آپ کو بھی کئی دفعہ کہا ہے:

هل شگفته قلبه

میں دعویٰ کیسے کرسکتا ہوں؟ میں نے دل چیر کے دیکھے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ایک میں آپ سے پوچھوں گا کہ ایک حوالہ ہے مرزا غلام احمد صاحب کے بارے میں مرزا بشیر احمد صاب کا، صاحبزادہ بشیر احمد صاحب کا، وہ کہتے ہیں:

Mr. Chairman: The first question would be: wheher these writings are admitted? Then the questions.

Mr. Yahya Bakhtiar: That is what I asked the witness, S[ir]. That is what I ask. But he will like to know what comes before and after. But he has not denied it.

Mr. Chairman: The explanation will come when the statement is admitted.

Mr. Yahya Bakhtiar: So, he says that he will have to read it from the original.

مرزا ناصر احمد: آج صبح ایک ایسا حوالہ پیش کیا گیا جس کا وجود ہی نہیں تھا......

Mr. Yahya Bakhtiar: Then why you are.....

مرزا ناصر احمد:......ایسے اخبار کا حوالہ تھا جو چھپا ہی نہیں تھا

جناب یحییٰ بختیار: ہمیں کہتے ہیں کہ اس کا وجود ہی نہیں۔

Mr. Chairman: There might be.........

مرزا ناصر احمد: میرا مطلب ہے تو پھر ہمیں وقت دیدیں، ہم درستی کر دیں گے۔

Mr. Chairman: There might be some bonafide mistake of fact. But when the book is available, the book may be handed over and the other members of the delegation can verify those.

جناب یحییٰ بختیار: یہ نہیں لیا صفحہ نمبر 13 اور 20 آپ نے؟

مرزا ناصر احمد: صفحہ 13 اور 20؟ وہ تو لکھ لیا۔

جناب چیئرمین: آپ اس طرح کریں جی کہ......the members of the delegation

جناب یحییٰ بختیار: حوالے موجود ہیں جی۔

مرزا ناصر احمد: ''نزول مسیح'' صفحہ 96 پر ہے کیا؟ یہاں مل نہیں رہا۔

جناب یحیٰی بختیار: ''مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدائی تائید......''

مرزا ناصر احمد: یہ ضمیمہ 'نزول مسیح' کا ہے۔

جناب چیئرمین: بھئی صاحب! آپ نے یہ کتاب دی ہے؟ صفحہ 96 پر مل نہیں رہا۔ آپ pin point کریں، اس صفحہ کو underline کریں۔ وہ کہتے ہیں کہ صفحہ 96 پر نہیں مل رہا۔

مرزا ناصر احمد: ''نزول مسیح'' والا۔ یہ کتاب بھی واپس لے آئیے، ہماری ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: اس کے ازالے میں یہ روایت موجود ہے۔ مرزا غلام احمد نے خود لکھا ہے کہ میں نے یہ 'براہین احمدیہ' میں بھی لکھا ہے۔ یہ کتاب بھی ان ہی کی ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، ایک سیکنڈ تشریف رکھیں۔ جب آپ نے اپنا ریفرنس پوچھا تو آپ اس ریفرنس پر rely کرینگے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ریفرنس ان ہی کی کتاب کا ہے۔ وہ کتاب موجود ہے۔

جناب چیئرمین: وہ کتاب آپ نے دی ہے؟ وہاں ان کو ملا نہیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: میں نے دے دی ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: مولانا دیکھیں۔ witness نے کہا he has to refer to one or two other books also and then give explanation; and that has come on record. I am going further now.

جناب چیئرمین: ہاں۔

جناب یحیٰی بختیار: یہ آپ کو مل گیا جی؟ ''نزول مسیح'' صفحہ 96؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ دیکھ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ دیکھ رہے ہیں جی۔ next پوچھ لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''اعجاز احمدیہ'' صفحہ 80۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی:

جناب چیئرمین: Exactly۔ جولفظ اٹارنی جنرل صاحب پڑھتے ہیں وہی اس کتاب میں آپ underline کر کے ان کے آگے رکھیں۔

مرزا ناصر احمد: ''تمہارا حسین......'' اس کا حوالہ نہیں مل رہا۔ یہ تو آ گیا پہلے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ تو ''صد حسین است در گریبانم'' والا حوالہ لے آئے ہیں۔ اور اس میں ''براہین احمدیہ'' چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جی صفحہ 96۔

مرزا ناصر احمد: ''براہین احمدیہ'' کا حوالہ ہے نا یہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: (جناب عبدالعزیز بھٹی سے) مجھے دکھائیں پہلے آپ۔

جناب چیئرمین: چوہدری ظہور الٰہی صاحب کو دے آئیں۔ اور ''براہین احمدیہ'' جو ہے ناں، وہ اس کا حوالہ ہے۔

The reference in the book should be exactly the same what is in the question.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: میرے خیال میں misunderstanding تھوڑی سی ہے۔ آپ اس پر غور فرمائیں کہ انہوں نے جو یہاں کتابیں رکھی ہوئی ہیں۔ یہ وہ ہیں جو ربوہ کی چھپی ہوئی ہیں اور اسی پر نشان لگے ہوئے ہیں۔ جن حضرات نے سوالات کئے ہیں انہوں نے ان کتابوں میں دیکھ کر جو ان کی اپنی ذاتی ہیں، پرسنل ہیں، انہوں نے ان میں سے ریفرنسز دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ چیک کر سکتے ہیں۔

The books have been available for the last ten days.

we should not cut a sorry figure before the members of the delegation. And these members should be here up to 6.00.

اگر آپ نے اپنا work دکھانا ہے تو یہ نہیں ہے کہ ایک حوالہ تلاش کرتے ہی آدھا گھنٹہ لگ جائے۔

The change of edition, or print at Rabwah or Qadian is no excuse; or you say

کہ یہ ریفرنس نہیں ہے، غلط دیا، یا کتاب ہی نہیں، exist نہیں کرتی۔

Mr. Mohammad Haneef Khan: One point. Not all the members of the Steering Committee but only honourable members......

Mr. Chairman: Those who are conversant; they may not be members of Steering Committee, because this is the responsibility of everybody, especially.

جنہوں نے نوٹس دیا ہے۔

(Interruption)

جناب چیئرمین: مولانا! ایک سیکنڈ سن لیں۔

جنہوں نے اپنے سوالات کا نوٹس دیا ہے or those who are conversant with this, اور اس کے بعد جب اٹارنی جنرل صاحب question put کریں۔ اب questions ان کے پاس ہیں اور questions جو ہیں آپ کو پتہ ہے۔ جو بھی اس حوالہ جات، جنہوں نے دیئے ہیں۔ وہ اپنے یہاں حوالہ جات تیار رکھیں۔

Mr. Attorney-General, the first question would be: "whether Explanation will follow. Upto-date," you admit or do not admit

جیسے کیس lawyer کا کیس تیار کیا جاتا ہے تاکہ facts اور ڈاکومنٹس تیار رہوں۔

With there remarks……

(Interruption)

جناب چیئرمین: آپ کی وہی ہوگی کہ جج ہم نہیں ہیں۔

جناب عبدالحمید جتوئی: جناب ایک عرض یہ ہے……

جناب چیئرمین: چھٹی؟

جناب عبدالحمید جتوئی: نہیں، نہیں، چھٹی کی بات میں نہیں کرتا۔

عرض یہ ہے کہ جب اٹارنی جنرل اس سے سوال پوچھتے ہیں اور اس میں حوالہ جات ہیں کتاب کے، تو مناسب یہی ہے کہ وہ کتاب سوال کے ساتھ ان کو hand over کی جائے

جناب چیئرمین: یہی تو میں کہہ رہا ہوں، یہی تو میں نے کہا ہے۔

LEAKAGE OF QUESTIONS TO BE PUT TO THE DELEGATION

جناب عبدالحمید جتوئی: دوسری عرض سنیں۔

سر! دوسری عرض یہ ہے کہ آج ہمیں دیکھ کے ایک چیز کا تعجب ہوا۔ وہ یہ ہے کہ جو سوال اٹارنی جنرل پوچھتے ہیں ان سے، وہ پہلے ہی لکھا ہوا ان کے پاس موجود ہے۔ تو میرا اندازہ ہے کہ سوالات leak out ہوئے ہیں۔ کہاں سے ہوئے ہیں؟ وہ آپ لوگ اندازہ لگالیں۔ لیکن یہ fair نہیں۔ اگر وہ leak ہوتے ہیں اور ان کو پہلے سے اطلاع ہے جس کے لیے وہ لکھ کے جواب لے آئیں تو میں سمجھتا ہوں، مجھے تو بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہاؤس کے ممبران میں سے یا کہیں سے ایسا ہوتا ہے کون کرتا ہے؟ وہ آپ بہتر جانتے ہیں۔

ایک رکن: ضرور ہوتا ہے۔

ایک اور رکن: بالکل صحیح ہے۔

CROSS-EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

Mr. Yahya Bakhtiar: Mirza Sahib, are you ready with some of the replies?

مرزا ناصر احمد: ''یہ تذکرۃ الاولیاء'' یہاں ہے موجود؟

جناب یحیٰی بختیار: ''تذکرۃ الاولیاء''

مرزا ناصر احمد: ''اور ارشاد رحمانی''؟

جناب یحیٰی بختیار: ''ارشاد رحمانی''؟

مرزا ناصر احمد: ''تذکرۃ الاولیاء'' اور ''ارشاد رحمانی''؟

جناب یحیٰی بختیار: (لائبریرین سے) یہ لائبریری سے لے آئیں۔ باقی جو ریفرنسز ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ایک یہ سوال تھا کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ فرمایا ہے:

ھو شتنا ماہنی وبین حسینکم

فانی اوایذ کلا آن و الفرد

''مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت بڑا فرق ہے''۔ یہاں حسینکم میں کم کی جو ضمیر ہے وہ اس کے مطلب کو ظاہر کرتی ہے۔ اور یہ جو نظم ہے اسی کے اندر ان لوگوں کا ذکر ہے، بڑی وضاحت کے ساتھ، کہ جو حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شرک کرتے تھے اور ان سے دعائیں مانگتے تھے اور ان کی قبر پر سجدہ کرتے تھے۔ تو حضرت حسینؓ کے متعلق یہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ جو تصور تم حضرت حسینؓ کا پیش کرتے ہو وہ درست نہیں ہے حضرت حسینؓ کے متعلق میں نے بانی سلسلہ کا ایک اقتباس پڑھا تھا۔ بڑا زبردست ہے، بتاتا ہے کتنا پیار، کتنی محبت......

جناب یحیٰی بختیار: جی، وہ آپ نے...... یہ جو ریفرنسز تھا کہ:

''مجھ میں اور تمہارے حسینؓ میں بڑا فرق ہے''۔

میں نے عرض کیا تھا کہ ''تمہارے حسین''......

436

(عربی)

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو ترجمہ ہوا ہے اس کا ــــــ میں نے سنایا ہے ــــــ یہ بھی آپ کی کتابوں سے لیا گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ لکھا ہے جو میں نے پڑھا ہے اس کا ترجمہ بھی ہماری اسی کتاب سے ہے:

''تم نے حسینؓ کو تمام انبیاء سے افضل ٹھہرا دیا۔ اور سچائی کی حدوں سے آگے گزر گئے'' یہ صرف وہ لوگ مخاطب ہیں۔ اب میں ترجمہ کر دیتا ہوں تا کہ آپ کے ذہن میں حاضر ہو جائیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں صرف اتنا مرزا صاحب! پوچھنا چاہتا ہوں کہ ٹھیک ہے، انہوں نے حسینؓ کے بارے یہ کہا ان لوگوں کو۔ اپنا جو بیچ میں ذکر لے آتے ہیں، وہ اپنا جو مقابلہ کرتے ہیں، وہ آپ کیسے explain کرتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: مقابلہ حضرت حسینؓ سے نہیں کر رہے، مقابلہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس تصور سے کر رہے ہیں جو بعض لوگوں کے ذہن میں غلط طور پر پایا جاتا تھا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Even then low is it relevant?

مرزا ناصر احمد: جب ایک مصلح اپنی قوم سے خطاب کرتا ہے جن کے عقائد میں اسے غلطی نظر آتی ہے اور وہ ان کو کہتا ہے کہ تم لوگوں کا یہ عقیدہ ــــــ جو تمام کا نہیں ــــــ شیعہ حضرات کا یا اور لوگوں کا یہ عقیدہ جو ہے کہ حسینؓ تمام مخلوق کے سردار ہیں، تمام انبیاء سے افضل ہیں، آپ کی قبر پر سجدہ کر کے انسان اپنی ضروریات کو پورا کر سکتا ہے، یہ تصور جو ہے تمہارا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، درست آپ کہہ رہے ہیں......

"ایک دفعہ جب محرم کا مہینہ تھا حضرت مسیح موعود اپنے باغ میں ایک چار پائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے مبارکہ بیگم سلمہا اور مبارک احمد مرحوم کو جو سب بہن بھائیوں میں چھوٹے تھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ آؤ میں تمہیں محرم کی کہانی سناؤں۔ پھر آپ نے بڑے دردناک انداز میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی شہادت کے واقعات سنائے۔ آپ یہ واقعات سناتے جاتے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔"

ایک رکن: یہ کہاں سے پڑھ رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ 'تاریخ احمدیت' جلد سوم، صفحہ 581۔

اور چونکہ یہ سوال دہرایا گیا ہے اس لیے وہ حوالہ بھی دہرانا مجھے پڑتا ہے، ورنہ معاملہ صاف نہیں ہوگا۔ یہ ہے، یہ ہے آپکا عقیدہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے متعلق کہ:

"حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، طاہر اور مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے۔ جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے۔ اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے۔ اور اس امام کا تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہے۔ اور ہم اس معصوم کی ہدایت سے اقتدار کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے، جیسا کہ ایک صاف آئینے ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر؟ مگر وہی جو ان میں سے ہیں۔ دنیا

مرزا ناصر احمد: ...... اور شیعہ کتب میں ـــــ یہ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ـــــ شیعہ کتب میں اس مہدی کا، جس مقام کا دعویٰ بانی سلسلہ کر رہے ہیں ...... یہ علیحدہ بات ہے کہ آپ......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے، مرزا صاحب! بہت تفصیل میں جاتے تو بہت زیادہ سوال ہیں۔ میں تو ایک simple answer پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: میں شیعہ حضرات کا حوالہ دیتا ہوں، جو وہ سمجھتے ہیں وہی، آپ نے مہدی اپنے آپ کو جب کہا تو وہی سمجھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، وہ مہدی مرزا صاحب کو نہیں سمجھتے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ یہ کہتے ہیں، مرزا صاحب، خواہ مہدی ہونے کی وجہ سے، مسیح موعود ہونے کی وجہ سے بہر حال کسی وجہ سے یہاں اپنے آپ کو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے superior سمجھتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: میں یہ کہہ رہا ہوں اور ابھی حوالہ پڑھنا چاہتا ہوں کہ حضرات شیعہ صاحبان مہدی علیہ السلام کو ان سے افضل سمجھتے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: وہ سمجھتے ہوں جی، میں یہ پوچھتا ہوں کہ مرزا غلام احمد......

مرزا ناصر احمد: اگر یہ میں اپنی دلیل اگر دیدوں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں آپ پہلے یہ admit کریں کہ "ہاں، یہ پوزیشن ہے"۔ اور پھر "اس کی وجہ یہ ہے"۔ کہ میں اس واسطے کہہ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: میں یہ پڑھنے کے بعد بتاتا ہوں کہ کیا پوزیشن ہے: (عربی عبارت)

(امام مہدی کہیں گے کہ اے لوگوں کے گروہ جو چاہتا ہو کہ وہ ابراہیم اور اسماعیل کو دیکھے، وہ مجھے دیکھ لے، کہ میں ابراہیم اور اسماعیل ہوں۔ اور جو شخص موسیٰ اور یوشع کو دیکھنا چاہے تو موسیٰ اور یوشع میں ہوں۔ اور جو چاہے کہ عیسیٰ اور شمعون کو دیکھے، میں وہی عیسیٰ اور شمعون ہوں۔ اور جو چاہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور امیر المومنین صلوٰۃ

اللہ علیہ کو دیکھے تو سنو وہ محمد ﷺ اور امیر المومنین میں ہوں) تو یہ ''بہار الانوار'' جو شیعہ حضرات کی کتاب ہے، ان کے نزدیک امام مہدی کا یہ مقام ہے۔ اور بانی سلسلہ احمدیہ کا دعویٰ اس مقام کا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہوا ناں جی، جیسے آپ نے ابھی کہا، کہ مرزا غلام احمد صاحب، ظلِ کامل حضرت محمد ﷺ کے ہیں اور اس لیے وہ سب انبیاء سے، مرزا غلام احمد سب انبیاء سے اور سب اولیاء سے، حضرت امام حسین سے، سب سے افضل ہیں۔ یہ آپ کا دعویٰ ہے؟

مرزا ناصر احمد: میرا یہ دعویٰ ہے؟ میرا یہ دعویٰ تو نہیں، میرا یہ عقیدہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا غلام احمد صاحب کا یہ دعویٰ ہے؟

مرزا ناصر احمد: میرا یہ عقیدہ ہے کہ مہدی علیہ السلام ــــ جس کی بشارت دی گئی تھی ــــ مہدی ہونے کا بانی سلسلہ نے دعویٰ کیا۔ اور یہ مہدی تمام ان لوگوں کے نزدیک جنہوں نے مہدی کے مقام کو امت محمدیہ میں پہچانا امت محمدیہ میں آنحضرت ﷺ کے قریب تر، آپ کے پاؤں کے نیچے بیٹھنے والا شخص ہے اور اس لیے تمام سے افضل ہے۔ یہ درست ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا غلام احمد صاحب افضل ہیں، وجہ مسیح موعود کی ہو......

مرزا ناصر احمد: آپ نتیجہ پکڑتے ہیں اور وجوہات سے انکار کر دیتے ہیں یا غمازی کرنا چاہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا یہ دعویٰ ہے اور آپ کا عقیدہ ہے کہ وہ سب انبیاء سے اور اولیاء سے ان سے بہتر ہیں، افضل ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، سب انبیاء نہیں۔ ہمارا...... ہم تو...... یہ ہے کہ حضرت خاتم الانبیاءؐ کے طفیل، آپ کا احقر الغلمان بننے کے نتیجے میں، آپ کے پاؤں میں آپ نے جگہ پائی۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی، میں...... ہاں، آپ نے فرمایا کہ وہ آنحضرت کے قدموں میں بیٹھنے کے باوجود تمام انبیاء پر افضلیت رکھتے ہیں کیونکہ ان کے مکمل ظل ہیں۔ مرزا

صاحب کی موجودگی میں ـــــــ ایک شاعر ہیں آپ کے اکمل صاحب...... انہوں نے ایک نظم پڑھی، اگر یہ درست ہے:

''محمدؐ پھر اتر آئے ہیں ہم میں

اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں

محمدؐ دیکھتے ہوں جس نے اکمل

غلام احمد کو دیکھے قادیان میں۔''

مرزا ناصر احمد: اس کی تو تردید شائع ہو چکی ہے۔ اور کہا گیا کہ اگر اس کا کوئی انہوں نے یہ مطلب لیا تو وہ کفر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آیا یہ ان کی موجودگی میں کہا گیا اور انہوں ''جزاک اللہ'' کہہ کر قبول کیا؟

مرزا ناصر احمد: یہ کہاں لکھا ہے موجودگی میں پڑھا؟

جناب یحییٰ بختیار: میرے پاس جو ہے ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، آپ کے پاس تو سوال ہے ناں۔ اس کا حوالہ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ''اکمل، غلام احمد کو دیکھے......''

مرزا ناصر احمد: 1929ء میں ...... 1929ء کا یہ واقعہ ہے اور 1908ء میں ......

(مداخلت) ہیں؟ اچھا، اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ دیکھیں جی، 1906ء کا یہ اخبار ''البدر''......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، 1934ء میں اس کے متعلق تردید بڑی واضح تحریر میں بھی آ گئی تھی۔

448

جناب یحییٰ بختیار:.....تو وہ آپ نے کہا کہ وہ کافر ہے ایک limited sense میں۔ اگر وہ آنحضرت ﷺ کو......

مرزا ناصر احمد: میں نے یہ عرض کیا تھا کہ کوئی شخص جو کھڑے ہو کر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں حضرت خاتم الانبیاء محمد ﷺ پر ایمان لایا، اس کو ہم کلّی sense جو ہے بڑی، اس معنیٰ میں کافر نہیں کہہ سکتے۔

جناب یحییٰ بختیار: limited sense میں آپ نے کہا کہ......

مرزا ناصر احمد: جس طرح سے حدیث میں آیا کہ جس نے نماز چھوڑی وہ کافر ہو گیا، جو ظالم کے ساتھ چند قدم چلا، وہ کافر ہو گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: کیٹگریز پہ مجھے کچھ confusion ہے کہ ایک شخص کو جو نبی کو نہیں مانتا، اللہ کے بھیجے ہوئے کسی نبی کو نہیں مانتا..... جیسا کہ میں نے آپ سے اس دن پوچھا ــــ کہ حضرت عیسیٰ کو نہیں مانتا، حضرت موسیٰ کو نہیں مانتا ــــ جن کا قرآن شریف میں ذکر آیا ہے کہ نبی ہیں ــــ ان کو بھی آپ مسلمان پھر بھی سمجھتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: جو شخص یہ اعلان کرتا ہے کہ میں خاتم الانبیاء کے ان حکموں کو بطور بغاوت کے نہیں مانتا، ان کو نہیں میں مسلمان سمجھتا۔

جناب یحییٰ بختیار: بالکل ہی کافر ہو جاتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: بالکل کافر......

جناب یحییٰ بختیار: وہ کہیں کہ بغیر......

مرزا ناصر احمد:......اور اگر اتمام حجت نہیں ہوئی، نا سمجھ ہے، مثلاً ہمارے عوام ہیں جن کو پتہ ہی نہیں قرآن کریم کا، ناظرہ بھی نہیں آتا، اگر کسی کے ذہن میں ایسا خیال آئے تو وہ تو اس کو کافر نہیں بنا دیتا۔

جناب یحییٰ بختیار: جو شخص مرزا غلام احمد کو اتمام حجت کے بعد نہیں مانتا، وہ بھی اس کیٹیگری میں ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: وہ بھی اس کیٹیگری میں ہوگا، اس وجہ سے کہ ''اتمام حجت'' کا جو لفظ ہے، context میں اس کے یہ معنیٰ ہوں گے کہ خدا اور محمد ﷺ کا حکم ہے مہدی کو ماننا، اور یہ وہی مہدی ہے جو مدعی ہے، اور اس کے باوجود میں نہیں مانتا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ایسے آپ نے کیسے conclude کیا کہ ان کی سمجھ میں آ گئی اور وہ convince ہو گیا؟ ہو گیا؟ آپ ابھی کہتے ہیں جی کہ ''اس وقت شام ہے'' اور آپ وجوہات اس کی دیتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں دو کیٹیگریز کی بات کر رہا ہوں۔ اگر تو وہ اتمام حجت کے بعد نہیں مانتا......

جناب یحییٰ بختیار: اگر after explanation وہ نہیں مانتا تو پھر؟

مرزا ناصر احمد: 'اتمام حجت' کا مطلب ہی یہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، یہی میں کہہ رہا تھا کہ اس کو یہ یقین آ جائے یا وہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے......

مرزا ناصر احمد: تو پھر تو وہ آنسلعم کا کافر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں clarification کی ضرورت ہے۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ ''میں غلام احمد صاحب کو نبی مانتا ہوں، مجھے یقین ہو گیا ہے''۔ اور پھر اس کے بعد کہتا ہے کہ ''میں نہیں مانتا'' وہ تو آپ سمجھ لیں کہ یقین کرنے کے باوجود باغی ہو گیا۔ ایک کہتا ہے کہ ''میں نہیں مانتا'' وہ تو آپ سمجھ لیں کہ یقین کرنے کے باوجود باغی ہو گیا۔ ایک کہتا ہے کہ ''آپ نے explain کیا مگر میرا دل نہیں مانتا......''

مرزا ناصر احمد: دونوں کی ایک کیٹیگری نہیں بنتی۔ ایک قابل مواخذہ ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک، ایک نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جہاں تک کفر کا تعلق ہے، دونوں کافر؟

مرزا ناصر احمد: کبھی آپ خالی کفر لیتے ہیں اور کبھی کفر اور اسلام دونوں اکٹھے لے لیتے ہیں۔ اگر آپ اس طرح چلیں کہ وہ ایمان نہیں لایا باوجود عدم علم کے، تو جو ایمان نہیں لایا اس کو ایمان لانے والا آپ کیسے کہیں گے؟ جو عملاً ایمان نہیں لایا اس کے متعلق آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایمان لے آیا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو گنہگار definition ہو گئی۔

مرزا ناصر احمد: میں گناہ گار بات نہیں کر رہا۔ پہلے یہ بات صاف ہو جائے۔ جو ایمان نہیں لایا اسے ایمان لانے والا آپ کیسے کہہ سکتے ہیں؟ نہیں کہہ سکتے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔

مرزا ناصر احمد: آگے فرق آجاتا ہے گناہ کا۔ یہ دوسرا اسٹیج ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی دیکھیں ناں کہ جو مرزا صاحب پر ایمان نہیں لائے......

مرزا ناصر احمد: بچہ پانچ سال کا جو ایمان نہیں لائے اس کو ہمیں احمدی نہیں نا کہنا چاہیے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں کہیں گے آپ، یہ میں کہہ رہا ہوں۔ تو وہ کافر ہو گا؟

مرزا ناصر احمد: احمدی نہیں ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی مسلمان نہیں ہوا۔ کیا ہوا وہ؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، جو اس کے ماں باپ کا مذہب ہے وہی اس کا ہے۔ اگر ماں باپ اس کے نبی اکرم ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں تو یہ مسلمان ہو گیا۔

NA-Proceeding-1974....

جناب یحییٰ بختیار: اور وہ اسی کیٹیگری کے کفار میں شمار ہوں گے جو اس کے ماں باپ ہیں......

457

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ ظاہر میں یہی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ آپ کے مطابق وہ ایک نبی کو نہیں مانتے، کافر ہیں وہ۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ماں باپ کے جو ہیں، وہ نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے کی وجہ سے مسلمان ہیں، ملت اسلامیہ کے افراد ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ مسلمان ہیں ان کے پوائنٹ آف ویو سے۔ میں آپ کے پوائنٹ آف ویو سے پوچھ رہا ہوں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں اپنا پوائنٹ آف ویو بتا رہا ہوں۔ میرا پوائنٹ آف ویو ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: باوجود اس کے کہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے؟

مرزا ناصر احمد: باوجود اس کے کہ نبی نہیں مانتے۔ لیکن گنہگار ہیں وہ......

جناب یحییٰ بختیار: پھر جب آپ......

مرزا ناصر احمد: ......اور limited......کفر جو مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے وہ آتا ہے، ان کو غیر مسلم نہیں کہا جا سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: جب آپ ان کو کافر کہتے ہیں تو گناہ گار کس sense میں کہتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: غیر مسلم نہیں وہ؟ یہ فیصلہ ہو گیا ناں کہ غیر مسلم نہیں؟ میرا مطلب فیصلے کا یہ ہے کہ میری بات واضح ہو گئی؟

جناب یحییٰ بختیار: یہی جو ہے ناجی میں نے اس پر......ابھی یہ کل میں نے آپ سے ذکر کیا تھا کہ:

مرزا ناصر احمد: re-define نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: clarify کیا؟

مرزا ناصر احمد: وضاحت کی اس کی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہی تو میں کہہ رہا ہوں، اس کی ذرا ضرورت پڑ گئی مجھے تا کہ پوزیشن clear ہو جائے۔

مرزا ناصر احمد: یہ جواب بھی دوبارہ سن لیجئے۔ شاید ضرورت نہ پڑے......

جناب یحییٰ بختیار: وہ جواب تو آ چکا ہے جی ریکارڈ پر، وہ تو آ چکا۔

مرزا ناصر احمد:

"یہ بات خود اسی بیان سے ظاہر ہے کہ میں ان لوگوں کو جو میرے ذہن میں ہیں مسلمان سمجھتا ہوں۔ پس جب میں 'کافر' کا لفظ استعمال کرتا ہوں تو میرے ذہن میں دوسرے قسم کے کافر ہوتے ہیں، یعنی گنہگار، جن کی میں پہلے ہی وضاحت کر چکا ہوں، یعنی وہ جو ملت سے خارج نہیں ہیں۔

جب میں کہتا ہوں کہ "دائرہ اسلام سے خارج" تو میرے ذہن میں وہ نظریہ ہوتا ہے جس کا اظہار کتاب 'مفردات راغب' کے صفحہ 24 پر کیا گیا ہے جہاں اسلام کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔

یہ پہلے اس کی تفصیل میں ہم گئے ہیں:

"ایک دون الایمان اور دوسرے فوق الایمان' اور 'دون الایمان' میں وہ مسلمان شامل ہیں جن کے اسلام کا درجہ ایمان سے کم ہے۔ 'فوق الایمان' ایسے مسلمانوں کا ذکر ہے جو ایمان میں اس درجہ ممتاز ہوتے ہیں، اس درجہ ممتاز ہوتے ہیں کہ وہ معمولی ایمان سے بلند تر ہوتے ہیں اس لئے جب میں نے یہ کہا تھا کہ "بعض

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ آپ میری طرف وہ بات منسوب کر رہے ہیں جو میں نے نہیں کہی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں ایک principle کی بات کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، جو میں نے بات نہیں کی وہ میری طرف منسوب نہ کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے کل آپ سے عرض کیا تھا کہ

if you claim a right, we concede the same right to someone else.

مرزا ناصر احمد: بالکل۔ میں اپنے آپ کو...... میں کوئی superior race نہیں ہوں۔ میں بڑا عاجز انسان ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر اگر آپ یہ right اپنے آپ کو دیتے ہیں کہ "اگر میں کہوں کہ میں مسلمان ہوں تو کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ یہ کہے کہ آپ مسلمان نہیں"......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... میں نے کہا یہی right آپ دوسرے کو بھی دیتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر مفتی محمود صاحب کہیں کہ میں مسلمان ہوں......

مرزا ناصر احمد: تو وہ مسلمان ہیں۔ میں بھی مسلمان کہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... آپ کو یہ حق نہیں کہ آپ کہیں کہ وہ مسلمان نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر اس کے بعد سوال یہ ہے کہ آیا آپ کی teaching 'writing عقیدے کے مطابق مفتی محمود کس کیٹیگری میں ہیں؟ آپ کہتے ہیں اس کیٹیگری کے کفار میں ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں،......

Mr. Yahya Bakhtiar: I would not take it because, I think, he is very carefully using these words; he would not use a superfluous word.

مرزا ناصر احمد: اگر آپ کے دوسرے اظہار اعتقاد کے خلاف ہو یہ بات؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں میں اس پر جی الفاظ کی interpretation سے آپ کی clarification لے رہا ہوں۔ اعتقاد کی بات نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں تو اعتقاد کی بات کر رہا ہوں

جناب یحییٰ بختیار: آپ تو اعتقاد کی بات کر رہے ہیں، میں آپ کے اعتقاد کے بارے میں explanation لے رہا ہوں کہ جب غیر احمدیوں کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ ''وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں'' آپ کہتے ہیں کہ اس کے، باوجود وہ مسلمان ہیں۔

مرزا ناصر احمد: بالکل میں کہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: میری understanding یہ ہے کہ وہ صاف کہہ رہے ہیں کہ کافر ہیں، مسلمان نہیں ہیں۔

مرزا ناصر احمد: میں کبھی بھی نہیں سمجھا، ہاں میں اس گھر کا پلا ہوا ہوں۔ مجھے پتہ ہے انہوں نے کبھی یہ معنی نہیں لیے آپ نے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، وہ explanation آپ دے رہے ہیں، باقی authorities آپ دے رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: میں نے حدیث کے حوالے دیئے ہیں۔ اور بیسیوں احادیث کے حوالے کہیں تو آپ کے حوالے کر دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے کافر نہیں کہا؟

Mr. Chairman: Now we are to break for Maghreb Prayers.

(The Delegation entered the Chamber)

Mr. Chairman: Yes, the Attorney-General.

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں کچھ اور حوالوں کا ذکر کر دیتا ہوں تاکہ ڈھونڈنے میں ٹائم نہ لگے۔

مرزا ناصر احمد: کل کہا تو تھا ناں، توہین عیسیٰؑ علیہ السلام اور حضرت فاطمہؓ کے متعلق تھا، تو وہ ہمارا جواب تیار ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، آپ نے ان کو admit کرنے کے بعد explain کرنا ہے۔ پڑھ لیجئے۔ اگر فائل کرنا چاہتے ہیں تو فائل کرنے میں۔

مرزا ناصر احمد: پڑھ دینا اچھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر brief ہو تو۔

مرزا ناصر احمد: لکھے ہوئے حوالے ہیں۔

یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو آپ نے حوالے پڑھے تھے اس سلسلے میں ہمیں اس زمانے کے حالات کا جاننا ضروری ہے۔

1850-60ء اور 1880ء کے درمیان حکومت برطانیہ اپنے ساتھ ایک زبردست فوج پادریوں کی بھی لے کر آئی تھی۔ اور 70ء کے قریب ایک پادری عماد الدین صاحب نے ایک مضمون لکھ کر امریکہ بھیجا جس میں انہوں نے دعویٰ کیا کہ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ سارا ہندوستان عیسائی ہو جائے گا اور ہندوستان کے مسلمان بھی عیسائی ہو جائیں گے اور اگر کسی شخص کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ وہ کسی مسلمان کو دیکھے تو اس کی خواہش پوری نہیں ہوگی۔ اور اس وقت اتنی جرأت پیدا ہوئی بعض پادریوں میں کہ انہوں نے یہ اعلان کیا کہ عنقریب نعوذ باللہ خداوند یسوع مسیح کا جھنڈا مکہ معظمہ پر لہرایا جائے گا۔

اس وقت دینِ متین کے دفاع کے لیے اور اسلام کے جوابی جملوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے متعدد علماء کو پیدا کیا جن میں سے میں تین نام لوں گا: نواب صدیق حسن خان صاحب، مولوی آلِ حسن صاحب اور مولوی رحمت علی صاحب مہاجر مکی۔ ان کے علاوہ احمد رضا صاحب وغیرہ کے بھی حوالے ہیں۔ اور بھی تھے۔ اور حضرت مسیح موعود بانیٔ سلسلہ بھی تھے۔ اور اتنی زبردست جنگ شروع ہوئی کہ اس کا اندازہ لگانا اس زمانے کے لوگوں کے لیے مشکل ہے۔

اس وقت پادریوں نے حکومت برطانیہ کے بل بوتے پر اس قدر گندی گالیاں دیں ہمارے محبوب حضرت خاتم الانبیاء محمد ﷺ کو کہ جن کو سوچ کر بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان سب نے جن کا میں نے نام لیا ہے ____ اور کچھ اور جو ہیں انہوں نے پادریوں کی گندہ دہانی کا جواب انہی کی انجیل سے نکال کے، جو انجیل نے ایک خاکہ کھینچا تھا، وہ الزامی جواب جیسے کہتے ہیں، وہ دیا اور اعلان کیا۔

بڑا ذہن رکھتے تھے یہ سب علماء اللہ تعالیٰ نے فراست دی تھی، اسلام کا پیار دیا تھا ان کو ایک طرف ان کے لیے یہ مشکل تھی کہ حضرت مسیح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی اور بزرگ بندے، اور دوسری طرف یہ تھی کہ ان کے نام پر حضرت محمد ﷺ، حضرت خاتم الانبیاء، جو انبیاء کے اول بھی ہیں اور آخر بھی ہیں، ان کی طرف اور ان کی عظمت اور جلال کو ظاہر کرنا تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ فراست کے نتیجے میں ان بزرگوں نے دو مختلف شخصیتیں بنا دیں ایک یسوع کی شخصیت ایک مسیح علیہ السلام کی شخصیت، ایک وہ شخصیت جسے انجیل پیش کر رہی ہے اور ایک وہ شخصیت جسے قرآن عظیم پیش کر رہا ہے۔ اور انہوں نے یہ بات واضح کرنے کے بعد کہ حضرت مسیح علیہ السلام خدا کے برگزیدہ نبی اور عزت و احترام ان کا کرنا ضروری ہے، لیکن جو حملہ ہم کر رہے ہیں، وہ مسیح علیہ السلام پر نہیں، وہ اس یسوع پر ہے جس نے تمہارے نزدیک خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ تو دو personalities بالکل علیحدہ علیحدہ کر کے اس طرح اللہ تعالیٰ کی اس دی ہوئی فراست کے نتیجے میں وہ اس قابل ہوئے کو اس دجل کو پاش پاش کریں جو اسلام کے خلاف کھڑا کیا گیا تھا۔

473

اس میں پہلے میں دوسرے بزرگوں کے ___ اللہ تعالیٰ ان کو جزاء دے ___ ان کے کچھ حوالے پڑھتا ہوں، بعد میں بانی سلسلہ احمدیہ کے حوالے پڑھوں گا۔

جناب مولوی آل حسن صاحب اپنی کتاب ''استفسار'' میں لکھتے ہیں:

''حضرت عیسیٰ نے کونسا مرتبہ درشت گوئی کا اٹھار کھا جو یہودیوں کے خطاب میں ان کی کفریات پر نہیں کیا'' (''استفسار'' 417) پھر وہ لکھتے ہیں:

''حضرت عیسیٰ کا معجزہ احیائے میت کا بعضے بھان متی کرتے پھرتے ہیں کہ ایک آدمی کا سر کاٹ ڈالا، اس کے بعد سب کے سامنے دھڑ سے ملا کر کہا: ''اٹھ کھڑا ہو'' وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اشیاع اور ارمیہ اور عیسیٰ علیہ السلام کی سی غائب گوئیاں قواعد نجوم اور رمل سے بخوبی نکل سکتی ہیں۔ بلکہ اس سے بہتر۔''

یہ بھی 'استفسار' کا حوالہ ہے۔ دوسرا حوالہ 336 کا، تیسرا بھی: 336 ''کلیتہ'' یہ بات ہے کہ اگر پیش گوئیاں انبیائے بنی اسرائیل اور حواریوں کی ایسی ہی ہیں جیسے خواب اور مجذوبوں کی بات۔

اسی کتاب کے صفحہ 133 پر یسوع نے کہا تھا:

''لومڑیوں کے لیے گھر ہیں اور پرندوں کے لیے بسیرے ہیں پر میرے لیے کہیں سر رکھنے کی جگہ نہیں''۔

''دیکھو یہ شاعرانہ مبالغہ ہے اور صریح دنیا کی تنگی سے شکایت کرنا کہ اقبح ترین ہے''۔ (349)۔

اسی کتاب کے 470 پر فرماتے ہیں:

''حضرت عیسیٰ ایک انجیر کے درخت پر صرف اس جہت سے کہ اس میں پھل نہ تھا، خفا ہوئے، پر جمادات پر خفا ہونا عقلاً کمال جہالت کی بات ہے''۔

پھر صفحہ 419 پر فرماتے ہیں:

''حضرت عیسیٰ نے یہودیوں کو حد سے زیادہ جو گالیاں دیں تو ظلم کیا''۔ اسی کتاب کے صفحہ 107 پر فرماتے ہیں:

474

''تربیت حضرت عیسیٰ کی از روئے حکمت کے بہت ہی ناقص ٹھہری''۔

پھر 370 پر فرماتے ہیں......

''ان کے علاوہ ایک بزرگ مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی ...... اچھا یہاں یہ دوسرا حوالہ شروع ہے''۔

ان کے علاوہ، میں نے بتایا، مولوی رحمت ہیں، ان کی کتاب کا حوالہ ہے، صفحہ 370، ''ازالتہ الاوہام'' ہے ان کی کتاب کا نام، مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی، جن کی کتاب کا نام 'ازالتہ الادہام' ہے، وہ اپنی اس کتاب میں، جو فارسی میں ہے، لکھتے ہیں:

''جناب مسیح کے ہمراہ بہت سی عورتیں چلتی تھیں اور اپنا مال انہیں کھلاتی تھیں اور فاحشہ عورتیں آنجناب کے پاؤں چومتی تھیں۔ اور آنجناب مرتا مریم کو دوست رکھتے تھے۔ اور خود دوسرے لوگوں کو پینے کے لیے شراب عطا کرتے تھے۔''

اسی طرح ''رود کوثر'' از شیخ محمد اکرم، ایم۔ اے۔ لکھتے ہیں کہ ...... حضرت شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کی نسبت لکھا ہے کہ:

''ایک دفعہ ایک پادری شاہ صاحب کی خدمت میں آئے اور سوال کیا کہ کیا آپ کے پیغمبر حبیبؐ اللہ ہیں؟ (پادری نے یہ سوال کیا) آپ نے فرمایا: ہاں۔ وہ کہنے لگا: تو پھر انہوں نے بوقت قتل امام حسین فریاد نہ کی یا یہ فریاد سنی نہ گئی؟ شاہ صاحب نے کہا کہ نبی صاحب نے فرمایا تو فریاد تو کی شاہ صاحب نے کہا کہ نبی صاحب نے فریاد تو کی لیکن انہیں جواب آیا کہ تمہارے نواسے کو قوم نے ظلم سے شہید کیا ہے، لیکن ہمیں اس وقت اپنے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب چڑھنا یاد آرہا ہے (''العطایا النبویہ فی الفتاویٰ''۔)

یہ مولانا احمد رضا خان صاحب، بڑے مشہور ہمارے مذہبی لیڈر ہیں، بریلویوں کے امام ہیں، وہ کہتے ہیں:

’’نصاریٰ ایسے کو خدا کہتے ہیں (یسوع کو) جو یقیناً دغا باز ہے، پچھتاتا بھی ہے، تھک جاتا بھی ہے، ایسے کو جس کی دو جوروئیں ہیں، دونوں پکی زناء کار، حد بھر کی فاحشہ، ایسے کو جس کے لیے زناء کی کمائی فاحشہ کی خرچی کمال مقدس پاک کمائی ہے، ایسے کو جس نے باندی غلام بنانا جائز رکھ کر نصاریٰ کے دھرم میں حد درجہ کی ناپاک ظالمانہ وحشیانہ حرکت کی۔ اور پھر خالی کام خدمت ہی کے لیے نہیں، بلکہ موسیٰ کو حکم دیا کہ مخالفوں کی عورتیں پکڑ کر حرم بناؤ، ان سے ہم بستری کرو، ایسے کو جس کی شریعت محض باطل ہے، اس سے راست بازی نہیں آتی، اسے ایمان سے کچھ علاقہ نہیں۔ جو اسکی شریعت پر عمل کرے ملعون ہے، بلکہ اسی کا اکلوتا بیٹا خود ہی ملعون ہے۔ پھر بھی ایسی لعنتی شریعت پر عمل کا حکم دیتا، بندوں سے اس کا التزام مانگنا، اس کے ترک پر عذاب کرتا ہے، ایسے کو جو اتنا جاہل کہ نہایت سیدھا سادا حساب نہ کر سکا، بیٹے کو باپ سے عمر میں بڑا بتایا، ایسے کو جو اتنا بجھکڑ کہ اپنے اکلوتوں کے باپوں کی صحیح گنتی نہ کر سکا، کہیں داؤد تک اس کے 27 باپ، کہیں 15 بڑھا کر 42 باپ.....‘‘

وغیرہ، وغیرہ۔ خرافات ملعونہ۔ یہ مولانا احمد رضا خان صاحب کا حوالہ ہے۔ ’’العطایا النبسویہ فی الفتاویٰ الرضویہ‘‘ پھر فتاویٰ عزیزیہ صفحہ 740 موجود ہے یہ کتاب۔

پھر ’’الحدیث‘‘ امرتسر 31 مارچ 1939ء لکھتے ہیں:

’’مسیح خود اپنے اقرار کے مطابق کوئی نیک انسان نہ تھے‘‘۔

پھر ’’الحدیث‘‘ میں آیا ہے کہ:

’’جب کسر نفسی کا غدر باطل ہوا تو نکوئی کی نفی کرنے سے مسیح کا اور انسانوں کی طرح غیر معصوم ہونا بظاہر ثابت ہوا۔ اسی طرح انجیل کے مطالعے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے اجنبی عورتوں سے اپنے سر پر عطر ڈلوایا‘‘۔

ہند میں ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کرلیا اور چھ کروڑ اور کسی قدر زیادہ اسلام کی مخالفت میں کتابیں تالیف ہوئیں۔ بڑے بڑے شریف خاندانوں کے لوگ اپنے پاک مذہب کو کھو بیٹھے، یہاں تک کہ وہ جو آل رسول کہلاتے تھے وہ عیسائیت کا جامہ پہن کر دشمن رسول بن گئے......''

477

اس کا ذکر پادری عمادالدین صاحب کی کتاب میں پوری فہرست، نام، قومیت اور جگہ ہے جس کی طرف یہاں حوالہ ہے:

''......وہ عیسائیت کا جامہ پہن کر دشمن رسول بن گئے۔ اس قدر بدگوئی اور اہانت اور دشنام دہی کی کتابیں نبی کریم ﷺ کے حق میں چھاپی گئیں اور شائع کی گئیں کہ جن کے سننے سے بدن پر لرزہ پڑتا اور دل رو رو کر گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو، جو دنیا کے عزیز ہیں، ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے تو واللہ ثم واللہ ہمیں یہ رنج نہ ہوتا اور اس قدر کبھی دل نہ دکھتا جو ان گالیوں اور اس توہین سے جو ہمارے رسول کریم ﷺ کی گئی، دُکھا''۔

یہ ''روحانی خزائن'' جلد پانچ، یا ''آئینہ کمالات اسلام'' کا حوالہ ہے اور اس کی تاریخ اشاعت 1972ء، بڑی پرانی کتاب ہے، بانی سلسلہ احمدیہ کی لکھی ہوئی ہے۔

''انجام آتھم'' میں آپ تحریر فرماتے ہیں:

''اور یاد رہے کہ یہ ہماری رائے (جو ہم لکھ رہے ہیں) اس یسوع کی نسبت ہے جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور پہلے نبیوں کو چور اور بٹ مار کہا۔ اور خاتم الانبیاء ﷺ کی نسبت بجز اس کے کچھ نہیں کہا کہ میرے بعد جھوٹے نبی آئیں گے۔ ایسے یسوع کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں''۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: (''انجام آتھم'' صفحہ 13):

''اس بات کو ناضرین یاد رکھیں کہ عیسائی مذہب کے ذکر میں ہم نے اسی طرز سے کلام کرنا ضروری تھا جیسا کہ وہ ہمارے مقابل پر کرتے ہیں۔ عیسائی لوگ درحقیقت ہمارے اس عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے جو اپنے تئیں صرف بندہ اور نبی کہتے تھے اور پہلے نبیوں کو راست باز جانتے تھے اور آنے والے نبی محمد ﷺ پر سچے دل سے ایمان رکھتے تھے اور آنحضرت ﷺ کے بارے میں پیش گوئی کی تھی بلکہ ایک شخص یسوع نام کو مانتے تھے جس کا قرآن میں ذکر نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا بلکہ نبیوں کو بٹ مار کے ناموں سے یاد کرتے تھے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ شخص ہمارے نبی ﷺ کا سخت مکذب تھا اور اس نے یہ بھی پشین گوئی کی تھی کہ میرے بعد سب جھوٹے ہی آئیں گے۔ سو آپ لوگ خوب جانتے ہیں کہ قرآن شریف نے ایسے شخص پر ایمان لانے کے لیے ہمیں تعلیم نہیں دی......'' (آریہ دھرم title page، آخری)

پھر آپ لکھتے ہیں:

''ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں ـــــ چنانچہ اس پلید، نالائق، (فتح مسیح (پادری ہے) اس نے اپنے خط جو میرے نام بھیجا آنحضرت ﷺ کو بہت گندی گالیاں دیں...... (پڑھنے کی ضرورت نہیں، اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سی گالیاں دیں) پس اسی طرح

اس مردار اور خبیث فرقے نے، جو مردہ پرست ہے، ہمیں اس بات کے لیے مجبور کر دیا کہ ہم بھی ان کے یسوع کے کسی قدر حالات لکھیں"۔

پھر آپ "ترغیب المومنین" صفحہ 19، حاشیہ میں لکھتے ہیں:

"ھذا ما کتبنامن الا نا جیل علیٰ سبیل الزام و انا نکرم مسیحا و تعلم و انہ کان تقیاً و من الانبیاء الکرام"

(ہم نے یہ سب باتیں از روئے اناجیل بطور الزام ختم لکھی ہیں ورنہ ہم تو مسیح کی عزت کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ پارسا اور برگزیدہ نبیوں میں سے تھا۔)

یعنی جو کچھ لکھا گیا وہ یسوع کے متعلق ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق نہیں۔

پھر "ست بچن" میں لکھتے ہیں:

"عجیب تر یہ کفارہ۔ یسوع کی دادیوں اور نانیوں کو بھی بدکاری سے نہ بچا سکا۔ حالانکہ ان کی بدکاریوں سے یسوع کے گوہر فطرت پر داغ لگتا تھا۔ اور یہ دادیاں اور نانیاں صرف ایک دو نہیں بلکہ تین ہیں۔ چنانچہ یسوع کی ایک بزرگ نانی جو ایک طور سے دادی بھی تھی، یعنی راحاب کسبی یعنی کنجری تھی۔ (دیکھو 'یشوع' 2) (آگے حوالہ دیا ہے) اور دوسری نانی، جو ایک طور سے دادی بھی تھی، اس کا نام تمر ہے۔ یہ خانگی، بدکار عورتوں کی طرح حرام کار تھی۔ دیکھو پیدائش، 38، 16 سے 30 اور ایک نانی یسوع صاحب کی، جو ایک رشتے سے دادی بھی تھی بنت سبع کے نام سے موسوم ہے۔ یہ وہی پاک دامن تھی جس نے داؤد کے ساتھ زنا کیا تھا۔ (نعوذ باللہ) دیکھو 2 سموئل، 2:11" اسی طرح یہ بیچ میں آ گیا ہے۔

یہ نواب صدیق حسن خاں صاحب کا حوالہ:

''ایک بار ایلچی روم پاس بادشاہ انگلستان کے گیا ___ اس مجلس میں ایک عیسائی نے اسے مسلمان دیکھ کر یہ طعن کیا کہ '' تم کو کچھ خبر ہے، تمہارے پیغمبر کی بی بی کو لوگوں نے کیا کہا تھا۔'' اس نے جواب دیا: '' ہاں، مجھ کو یہ خبر ہے۔ اسی طرح کی دو بیبیاں تھیں جن پر تہمت زناء کی لگائی گئی۔ مگر اتنا فرق ہوا کہ ایک بی بی پر فقط اتہام ہوا اور دوسری بی بی ایک بچہ بھی جن لائیں'' وہ عیسائی مبہوت ہو کر رہ گیا۔ یہ جواب بطور موازنہ کے دیا گیا تھا، واسطے الزام ختم کے، نہ کہ مطابق نفس الامر کے۔ چنانچہ حقیقت میں تو عائشہ و مریم دونوں اسی عیب سے پاک تھیں''۔

تو الزامی جواب جو ہے وہ اس کی فہرست میں ہی آتا ہے۔

اسی طرح بانی سلسلہ احمدیہ نے ''ایام الصلح'' میں لکھا ہے:

''ہم اس بات کے لیے بھی خداتعالیٰ کی طرف سے معمور ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خداتعالیٰ کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں اور ان کی نبوت پر ایمان لاویں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو ان کی شان بزرگ کے خلاف ہو۔ اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکا کھانے والا اور جھوٹا ہے۔''

'کتاب البریہ' صفحہ 93 پر آپ لکھتے ہیں:

''ہم لوگ جن حالات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خداتعالیٰ کا سچا نبی اور نیک اور راستباز مانتے ہیں تو پھر کیوں کر ہماری قلم سے ان کی شان میں سخت الفاظ نکل سکتے ہیں؟''

پھر آپ فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح علیہ السلام اپنے اقوال کے ذریعے اور اپنے افعال کے ذریعے سے اپنے تئیں عاجز ٹھہراتے ہیں اور خداتعالیٰ کی کوئی بھی صفت ان میں نہیں۔ ایک عاجز

انسان ہیں۔ نبی اللہ بے شک ہیں۔ خدا کے سچے رسول ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں''۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

''اگر یہ اعتراض ہے کہ کوئی نبی کی توہین کی ہے اور وہ کلمہ کفر ہے، اس کا جواب بھی یہی ہے کہ:

لعنت اللہ علی الکاذبین

اور ہم سب نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور تعظیم سے دیکھتے ہیں۔ بعض عبارات جو اپنے محل پر چسپاں ہیں وہ بہ نیت توہین نہیں بلکہ بہ تائید توحید ہیں:

انما الاعمال بالنیات

اور تمہارے جیسے عقل والوں نے صاحب ''تقویۃ الایمان'' (جن کا میں نے ابھی حوالہ پڑھا ہے) کو بھی اسی خیال سے کافر کہا تھا۔ بعض کلمات ان کے اس کتاب میں ایسے معلوم ہوئے کہ گویا وہ انبیاء کی توہین کرتا ہے اور چوہڑوں اور چماروں کو ان کے برابر جانتا ہے۔ ہماری طرح ان کا بھی یہی جواب تھا:

پھر آپ 'تذکرۃ الشہادتین' میں فرماتے ہیں کہ:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تائیدات الٰہیہ بھی شامل تھیں اور فراست صحیحہ کے لئے کافی ذخیرہ تھا کہ یہود ان کو شناخت کر لیتے اور ان پر ایمان لاتے۔ مگر وہ دن بدن شرارت میں بڑھتے گئے اور وہ نور جو صادقوں میں ہوتا ہے وہ ضرور انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں مشاہدہ کر لیا تھا''۔ پھر آپ فرماتے ہیں 'اعجاز احمدی' میں:

''میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جیسے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے راستباز پر بدزبانی کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا اور وعید

من عادلی ولیاً......''

484

مرزا ناصر احمد: اور ان کی دادیوں پر الزام لگایا ان کی نانیوں پر الزام لگایا۔ خداوند یسوع جو ہے، ان کے تعلقات عورتوں کے ـــــ جیسا کہ میں نے تین چار مختلف علماء کی کتب سے میں نے یہاں حوالے دیئے......

جناب یحییٰ بختیار: پھر میں آگے آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص مجھے گالی دے تو کیا میں گالی دوں، تو یہ صحیح بات ہوگی؟

مرزا ناصر احمد: اگر کوئی شخص مجھے گالی دے اور میں گالی دوں تو یہ صحیح بات نہیں ہوگی۔ مگر ابھی میرا جواب نہیں ہوا پورا۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی کے متعلق وہ گالیاں کتاب میں لکھ دے جو ان کی اپنی کتابوں میں ہیں، تو وہ گالیاں اس نے نہیں دیں؟

جناب یحییٰ بختیار: اگر کوئی شخص آپ کے بزرگوں کو، انبیاء کو ـــــ یعنی میرا مطلب مسلمانوں کے ـــــ برا کہے، ہماری تو تعلیم یہ ہے کہ آپ ان کے جھوٹے بھی انبیاء کو، خداؤں کو، دیوتاؤں کو برا نہ کہیں۔ یہ ہماری تعلیم ہے کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ''ہم'' میں سے، میری یہاں مراد احمد رضا صاحب اور تمام علماء اور بانی سلسلہ ہیں۔ کسی کو گالی نہیں دی۔ ان کو یہ بتایا ہے کہ تمہاری کتابیں اس شخص کے متعلق، جس کو تم کہتے ہو کہ وہ خدا تھا، تمہاری کتابیں اس کے متعلق یہ لکھتی ہیں۔ اپنی طرف سے تو کچھ کہا ہی نہیں، گالی کیسے دی؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ کو بتاتا ہوں ناں کہ اپنی طرف سے بھی لکھا۔ ان کی کتابوں سے بھی، آپ کہہ رہے ہیں۔ میں ابھی پھر یہ حوالے پڑھ کر سناتا ہوں۔ ذرا پھر غور کریں......

مرزا ناصر احمد: یسوع اور مسیح دو مختلف شخصیتیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جی، آپ کا ''ضمیمہ انجام آتھم'' حاشیہ نمبر سات:

"آپ کا......" اس کے بعد بریکٹ آتی ہے:

"......(عیسیٰ علیہ السلام کا)" Isa-aleh- is-Salam is nobody existing in Anjeel or Bible; it is only in Quran Shareef.

مرزا ناصر احمد: یہ تو ہم نے چیک نہیں کیا حوالہ

جناب یحییٰ بختیار: اب چیک کر لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ بریکٹ میں کس نے لکھا "(عیسیٰ علیہ السلام)"؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ میرے پاس جو ہے نا:

"آپ کا خاندان نہایت پاک مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔"

مرزا ناصر احمد: بات سنیں جی، یہ غلط ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: بریکٹ میں نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ بالکل ہے ہی نہیں بریکٹ۔

جناب یحییٰ بختیار: صرف "آپ" لکھا ہوا ہے؟

مرزا ناصر احمد: صرف "آپ" لکھا ہوا ہے۔ بریکٹ ہے ہی نہیں۔ اسی وجہ سے تو یہ کہتا ہوں کہ آپ دیکھ لیا کریں کہ اصل ہے کیا ـــــ یسوع کے متعلق......

جناب یحییٰ بختیار: یہ میں نے پھر next پوائنٹ پوچھا آپ سے۔ یہ دادیاں جو ہیں، کن کی دادیوں کی طرف ریفرنس ہے یہ؟

مرزا ناصر احمد: یسوع کی۔

جناب یحییٰ بختیار: حضرت عیسیٰ کی دادیاں نہیں تھیں؟ یہ کوئی اور دادیاں تھیں؟

مرزا ناصر احمد: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دادیاں بدکار نہیں تھیں، نیکوکار تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مطلب دو شخصیتیں ہو گئیں physically؟

مرزا ناصر احمد: بالکل دو شخصیتیں ہو گئیں۔

جناب یحییٰ بختیار: physically بھی مختلف؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: خیالی شخص کی تو دادیاں نہیں ہیں؟

مرزا ناصر احمد: جو خیالی شخص ہے اس کی خیالی دادیاں بھی ہیں

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی خیالی ہیں؟

مرزا ناصر احمد: اور کیا؟ یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ جو اصل تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں، ان کی دادیاں پاک اور نیکوکار تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جب وہ یسوع کہتے ہیں جی، وہ تو آپ کہتے ہیں وہ ایک اور شخصیت ہے۔

مرزا ناصر احمد: لیکن بعض جگہ، مثلاً جو میں نے دوسروں کے حوالے پڑھے، انہوں نے فرق کیا ہے۔ اور اپنی تحریر میں وہ عیسیٰ علیہ السلام بھی لکھ گئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا غلام احمد صاحب کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں......دونوں کی باتیں میں نے اکٹھی......

جناب یحییٰ بختیار: ''مسیح علیہ السلام'' جب وہ کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ''مسیح علیہ السلام''، بعض جگہ اگر لکھ دیا تو مراد ''یسوع'' ہے وہاں بھی، کیونکہ ایک فرق نمایاں کر کے جب کر دیا مؤلف نے......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھو جی، ایک جگہ وہ کہتے ہیں ''یسوع''۔ وہ کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: جب آپ نے یہ کہہ دیا......

مرزا ناصر احمد: ''مسیح علیہ السلام'' کہہ کے ہی ہمارے دوسرے بزرگوں نے بھی اسی طرح حملہ کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، یہ میں جی، that may explain, will not justify, that is what I am trying to explain.

Mirza Nasir Ahmad: That, that.........

Mr. Yahya Bakhtiar: You may say that.......

Mirza Nasir Ahmad: No, no, no........

Mr. Yahya Bakhtiar: I will ask you a simple thing.......

مرزا ناصر احمد: میرا جواب سن لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کے جواب کو میں...... میرا سوال آپ سمجھ گئے نا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، سوال سمجھا دیں نا۔

جناب یحییٰ بختیار: مجھ پر ایک جرم عاید ہوتا ہے عدالت میں مجھے لیجاتے ہیں، مجھے کہتے ہیں کہ ''تم نے یہ جرم کیا ہے''۔ میں کہتا ہوں ''آپ اوروں کو نہیں پکڑتے، انہوں نے بھی یہی جرم کیا ہے''۔

Is this a defence?

Mirza Nasir Ahmad: No, it is not. I am not a fool to say that it is a defence.

جناب یحییٰ بختیار: یہ چھوڑ دیں کہ انہوں نے کوئی جرم کیا یا نہیں کیا۔ دیکھئے نا......

مرزا ناصر احمد: میری بات نہیں سمجھے یا میں نہیں سمجھا سکا۔ I am sorry۔ مجھے یہ کہنا ہی نہیں چاہئے کہ آپ نہیں سمجھے۔ میں آپ کو بات نہیں سمجھا سکا۔

493

جناب یحییٰ بختیار: مگر یہ چوری کا جو ہے......

مرزا ناصر احمد: یہ دیکھیں ناں، اسی کتاب میں، یہ اس ایڈیشن میں 290 پر تھا:

''اور یہودیوں کی کتاب ''طالمود'' سے چرا کر لکھا ہے۔''

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: اور اس کے بعد...... ہاں، ہاں، میں کچھ او بتانے لگا ہوں۔ آخر میں لکھتے ہیں:

''بالآخر ہم لکھتے ہیں کہ ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں۔''

تو یہ ان پر ظاہر کیا اور وہ شرمندہ ہو گئے۔ اب پادری شرمندہ ہو گئے اور ہم اس بحث میں پڑ گئے کہ یہ کس طرح پتہ لگا کہ یہ ''طالمود'' میں سے لیا تھا اور چوری کیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے پہلے یہ پوچھ رہا تھا جی کہ اگر پادریوں نے غلط کام کیا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ justify کریں گے، ہم ان کے......

مرزا ناصر احمد: ان کے، ہمارے نہیں ہیں، ہمارے تو مسیح موعود......

جناب یحییٰ بختیار: وہ ہمارے بزرگوں کو برا کہیں گے ہم ان کے بزرگوں کو برا کہیں گے، وہ ہمارے انبیاء کو برا کہیں گے ہم ان کے انبیاء کو برا کہیں گے، یہ آپ پہلے یہ justify کر رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ justify نہیں کر رہا، ہم یہ justify کر رہے ہیں کہ اگر وہ ہم پر ظالمانہ طریقے سے نبی اکرم ﷺ پر اتہام لگائیں گے تو ان کی زبانوں کو بند کرنے کے لیے ہم

اپنی طرف سے کچھ نہیں کہیں گے، حالانکہ وہ اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں۔ ہم انہی کی کتابوں میں سے ایسی چیزیں نکال کر ان کے سامنے رکھیں گے کہ ان کو شرمندہ ہونا پڑے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں تو میں آپ کو چوری کے لیے...... یہ تو آپ کا اپنا conclusion......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، بالکل اپنا نہیں ہے۔ یہ اپنا ہے ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ کہتے تھے کہ ہمارے یسوع نے یہ چوری کیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: ان کا الزام یہ تھا کہ قرآن کریم نے نعوذ باللہ اپنی تعلیم کے بعض حصے بائبل سے چرائے تھے، اور ان کو ثابت کر کے دکھا دیا۔ یہ الزامی جواب ہے کہ ''طالمود'' سے لے کے اپنی طرف منسوب کر کے خداوند یسوع مسیح نے یہ تعلیم پیش کر دی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ایک چیز آپ ثابت کریں، ایک چیز آپ explain کریں، وہ تو ٹھیک ہے۔ مگر وہ اگر غلط کام کریں، گالی دے گا، تو ہم بھی گالی دیں گے؟ آپ......

مرزا ناصر احمد: یہ تو یہاں سوال نہیں تھا۔ سوال جو تھا اس کا میں نے جواب دے دیا، جو میری سمجھ میں آیا بس ختم ہو گیا وہ۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ پادریوں نے گالیاں دیں، ہم نے جواباً ان کے یسوع کو گالیاں دیں؟

مرزا ناصر احمد: انہوں نے جو گالیاں دی ہیں آنحضرت ﷺ کو، اگر میں یہاں سنانا شروع کر دوں تو سارے رو پڑیں گے یہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ضرورت نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: اتنا ظلم جو ہے آپ اس کو سمجھتے ہی نہیں کہ کیا ظلم......

جناب یحییٰ بختیار: رونا تو اس بات پر آتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں......

مرزا ناصر احمد: امت مسلمہ کے دلوں کو انہوں نے اپنی گالیوں سے چیر کر رکھ دیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں جی کہ یہاں تو ریفرنس وہ یہ دے رہے ہیں کہ انہوں نے گالیاں دیں تو اس واسطے ہم مجبور ہو گئے کہ ان کو گالیاں دیں۔

مرزا ناصر احمد: بالکل میں نے یہ نہیں کہا۔ خدا کے لیے میری طرف وہ بات منسوب نہ کریں جو میں نے نہیں کہی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ explain کریں کہ پادریوں کے ذکر کی ضرورت کیا تھی؟

مرزا ناصر احمد: میں نے یہ کہا ہے کہ جب انہوں نے گالیاں دیں محمد ﷺ کو، جب محمد ﷺ کو گالیاں دیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور دوسرے بزرگوں نے، اس زمانے کے، ان کو خاموش کرنے کے لیے گالی نہیں دی، بلکہ ان کو یہ کہا کہ تم کس منہ سے ایسی باتیں کرتے ہو جب کہ تمہاری انجیل میں یہ باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ یہ گالی تو نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ یہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام دو شخصیتیں ہیں، مگر physically ایک؟

مرزا ناصر احمد: میں کچھ نہیں کہتا۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ایک مسیح علیہ السلام ہے اور ایک یسوع ہے۔ اور یسوع کی جو تصویر خود بائیبل نے بیان کی ہے وہ ان کے سامنے رکھ دی۔ اپنی طرف سے ایک گالی نہیں دی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے آپ سے شروع میں پوچھا کہ ایک شخصیت ہے؟ آپ کہتے ہیں دو ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ایک وہ ہے جو خداوند یسوع مسیح ہے، جس کا ذکر انجیل میں آتا ہے اور ایک مسیح علیہ السلام جن کا بیان قرآن کریم میں آتا ہے۔

497

مرزا ناصر احمد: اگر قرآن کریم کا بیان درست ہے ــــ اور یقیناً یہ درست ہے ــــ تو پھر یسوع جو ہے وہ ایک خیالی وجود ہے اور اس سے کوئی نہیں ۔ جو شخصیت ہے کسی ایک فرد کی، اس......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے نا جی، دادیاں تو خیالی نہیں ہوتیں کہ خیالی دادیاں ہیں، اور خیالی زنا کاری کر رہی تھیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں جی، پھر وہی بات اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ جس وقت عیسائیوں نے اپنے دجل کے ساتھ اتنی شدید، گندی، ناقابل برداشت گالیاں نبی اکرم ﷺ کو دیں تو جو الفاظ اور جو فقرے خود انجیل میں لکھے تھے، وہ ان کے سامنے پیش نہ کئے جاتے؟

جناب یحییٰ بختیار: مطلب یہ ہے کہ انہوں نے برا کہا تو ہم بھی برا کہتے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، بالکل نہیں، ہم نہیں برا کہتے، ہم ان کی انجیل ان کے سامنے رکھتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر، مرزا صاحب! میں کہتا ہوں جو شخصیت سامنے ہے، جو دادیاں ہیں، یہی میں نے آپ سے پہلے عرض کیا کہ یہ جو دادیاں میں عیسیٰ علیہ السلام کی بھی دادیاں تھیں کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ دادیاں بالکل نہیں تھیں، حرام کار کوئی دادی نہیں تھی ان کی۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ نیک تھیں؟

مرزا ناصر احمد: وہ نیک، پاکباز تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: پاکباز تھیں مگر تھیں، وہ بھی تین نانیاں اور تین دادیاں؟

مرزا ناصر احمد: میں بالکل اپنی جہالت کا اقرار کرتا ہوں، میں آپ کا سوال نہیں سمجھ رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی یہاں جو ذکر آتا ہے کہ ''ان کی تین دادیاں اور تین نانیاں تھیں''، میں کہتا ہوں کہ یہ وہی شخصیت ہے یا کوئی اور ہے جس کے متعلق وہ یہ غلط بات کہتے ہیں؟ آپ کہتے ہیں کہ وہ پاکباز تھیں۔

مرزا ناصر احمد: خداوند یسوع مسیح کا کوئی وجود ہی نہیں۔ اور مسیح ناصری علیہ السلام کا وجود بھی ہے اور خدا تعالیٰ نے پیار اور محبت سے ان کا ذکر بھی قرآن عظیم میں کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے مرزا صاحب..... میں پھر repeat کرتا ہوں۔ ہم کہتے ہیں ''عیسیٰ علیہ السلام'' اور وہ یہ کہتے ہیں ''یسوع مسیح'' کیا وہ ایک ہی شخصیت کی طرف اشارہ ہے، ایک ہی نبی، ان کا concept اور ہے یا کہ مختلف شخصیت ہے۔ Physically not theoretically?

مرزا ناصر احمد: جب عیسائی ''خداوند یسوع مسیح'' کہتے ہیں تو ان کا اشارہ مسیح علیہ السلام کی طرف ہرگز نہیں ہوتا جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ کوئی مختلف شخصیت ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہ بتائیں گے، میں نہیں بتا سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا۔ جب آپ یہ کہتے ہیں کہ ''یسوع مسیح کی دادیاں اور نانیاں'' تو وہ عیسیٰ علیہ السلام کی بھی دادیاں اور نانیاں تھیں؟

مرزا ناصر احمد: جن دادیوں، نانیوں کا جس اخلاق کے ساتھ انجیل میں ذکر ہے وہ مسیح علیہ السلام کی دادیاں نانیاں نہیں تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مسیح علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی دادیاں اور نانیاں جو تھیں وہ مختلف عورتیں تھیں کہ وہی تھیں؟

مرزا ناصر احمد: جن عورتوں کا ذکر تورات میں آیا ہے، وہ ان اخلاق کے ساتھ مسیح علیہ السلام کی دادیاں نانیاں نہیں تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں physically پوچھ رہا ہوں، اخلاق کی بات بعد میں آتی ہے۔ کیا وہ عورتیں جو عیسیٰ علیہ السلام کی دادیاں نانیاں تھیں وہی عورتیں یسوع مسیح کی دادیاں نانیاں تھیں یا کہ نہیں؟

REVIEW OF PROCEDURE AND PROGRESS OF CROSS-EXAMINATION

Mr. Chairman: Now we can discuss for a few minutes.

مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب! ایک منٹ ذرا تشریف رکھیں، ایک سیکنڈ ذرا بیٹھیں! میرا، خیال ہے کہ اب تھوڑا سا ہم ڈسکشن کر سکتے ہیں، تین دن کی کارروائی کے بعد، کہ اب ہمیں کس طریقے سے proceed کرنا ہے the Attorney-General, if he likes, can continue with the same procedure of question-answer and the explanation or, if he likes, the Steering Committee can meet, whatever he likes. I would like it as he says, because I had made a promise that, after three days, we will review the situation. I would like to hear the Attorney-General.

Mr. Yahya bakhtiar: I will try to explain because there is some difficulty. I cannot say in advance where I am proceeding, because much depends on answers.......

Mr. Chairman: You should not tell your strategy; you need not disclose the strategy.

Mr. Yahya bakhtiar: ....but I am halfway through it; and I would need some more time before we can come to the conclusion.

Mr. Chairman: Yes. Then, tomorrow evening, we shall again review the the situation. These is no need of the Steering Committee meeting tomorrow نہیں، کوئی بات نہیں۔ ان کو کل کہہ دیں گے۔ ان کو inform کر دیں that we will discuss it ان کو inform کر دیں کہ tomorow you are not needed.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جناب چیئرمین صاحب، اجازت ہے۔ میرے خیال میں اگر آنریبل اٹارنی جنرل مطمئن ہیں تو جیسے وہ مناسب سمجھیں اس طرح سے ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، I only wanted just.........

جناب یحییٰ بختیار: میں، میں کچھ عرض کرونگا اسپیشل کمیٹی سے کہ مجھے تھوڑا latitude دے دیجئے۔ اگر ایک دن زیادہ لگتا ہے تو اس پر فکر آپ نہ کریں۔

504

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

جناب محمود اعظم فاروقی: جناب چیئرمین، ایک بات میں یہ عرض کرونگا......

جناب چیئرمین: آپ آجائیں نا۔ اس وقت آپ عرض ضرور کریں گے جی، فرمایئے۔

جناب محمود اعظم فاروقی: میں یہ عرض کرونگا کہ، کارروائی، اس کو یہ لمبی کریں، دیر تک ہم بیٹھ سکتے ہیں، وہ سن سکیں ذرا اور کشتہ وشتہ کھا کر آئیں۔

Mr. Chairman: This is uncalled for; these remarks are uncalled for.

یہ آپ پرائیویٹ مشورہ دے لیں ان کو، آپ ان کو privately مشورہ دے سکتے ہیں۔

جناب محمود اعظم فاروقی: آپ بارہ بجے تک بٹھائیں، نو بجے تک بہت سویرا ہے۔

جناب چیئرمین: یہ آج آئے ہیں ناں۔ میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ کارروائی ڈالنی ہے انہوں نے۔

جناب محمود اعظم فاروقی: ان کو آپ کم از کم دس بجے تک......

(مداخلت)

جناب یحییٰ بختیار: اگر مولانا وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ تھک گئے ہیں......

جناب چیئرمین: یہ تو کورٹ میں بھی entitled ہے witness۔

مولانا عبدالمصطفےٰ الازہری: وہ تو پہلے دن کہہ چکے ہیں کہ ان کا دماغ جو ہے وہ کبھی ماؤف نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: یہ تو......ایک سیکنڈ......

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: جناب چیئرمین! وہ تو پہلے دن کہہ چکے ہیں کہ میرا دماغ جو ہے، کبھی نہیں تھکے گا، کبھی خراب نہیں ہوگا...... تو اس کے دماغ کو. تو پختگی حاصل ہے۔

جناب چیئرمین: میں عرض کروں جی، لاء کے تحت میاں صاحب گواہی دیں گے کہ a witness is entitled to certain consideration if he says that he is not feeling well.

One thing more I want to say. So for as the strategy is concerned, the House has complete faith in the Attorney-General.

Mr. Yahya Bakhtiar: I am very grateful, Sir. The thing is this: there are two difficulties-One is that many honourable members have asked many question. I amn trying to fit in those in various subjects.

Mr. Chairman: Yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, there is a subject of Kufr. There is a subject of his claim and right that "if I am a Musalman, nobody has a right to call me that I am not a Musalman"; and I am saying: "Whether you conced the same right to others? If you call others that they are Kafir, then they have a right to call you Kafir." That is very obvious. Now we are in the grip of that subject.

Apart from that, now comes the qestion of Jehad. That is a different subject because if somebody devices essentials of Islam, then he is Munkir. That will come in a different way.

Similarly, what he did about the British........

Mr. Chairman: No, No, you know better how to put the questions. We want only one thing. What the desire of the House is that when a definite question is put-now we are confirming them: the witness-they should first answer the Attorney-General.

Mr. Chairman: Yes, we are not in a hurry.

Mr. Yahya Bakhtiar: We can have a break for ten days in between.

Mr. Chairman: Yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: It makes no difference. We can examine them later; and that will take a day or so.

Mr. Chairman: Tomorrow I will be able to tell the honourable members the tentative programme also; and then we will discuss it. In the meantime, the Lahori Party may be stopped from coming tomorrow, yes. Now I want to.....

Sardar Maula Bakhsh Soomro: Sir, a minute.

(Mian Muhammad Attaullah stood up.)

Mr. Chairman: Mian Attaullah.

Sardar Maula Bakhsh Soomro: My submission, Sir,........

Mr. Chairman: I have given the floor to Mian Attaulah. Then afterward.....

میاں محمد عطاء اللہ: جناب والا! جو سٹریٹجی اب اختیار کی گئی ہے، جیسا کہ آپ نے پہلے فرما دیا ہے کہ سارے ہاؤس کو اس سے اتفاق ہے۔ میں اس میں صرف اتنا add کرنا چاہتا تھا کہ آج afternoon کے سیشن میں مرزا صاحب نے یہ کوشش کی ہے کہ...... پہلے وہ یہ کوشش کرتے رہے ہیں کہ جوابات کی تشریحات میں اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ مگر اب انہوں نے بڑی کامیابی اور بڑے اچھے طریقے سے ان کو ان چیزوں سے bound کر کے ان سے definite answer لیے۔ چونکہ چار پانچ main subjects ہیں جن پہ وہ کارنر (corner) بڑی آسانی سے ہو سکتے ہیں اور اگر جیسا کہ اٹارنی جنرل صاحب نے کہا ہے اور میں

ان سے پورا اتفاق کرتا ہوں کہ ان چار پانچ subjects کو وہ لے لیں اور انہی پر ان کو کارنر (corner) کریں۔اس کے تحت جتنے سوال آتے ہیں وہ add کرتے جائیں۔میرا خیال ہے کہ نکل نہیں سکتے پھر۔

Mr. Chairman: Haji Maula Bakhsh Soomro.

Sardar Maula Bakhsh Soomro: Sir,.....the expression that there is going to be ten days' break, from which date?

It is lying in abeyance. My submission is that the continuity should not be broken. Only for two or three days you can.

Mr. Chairman: No, we will finish one subject and then we will start the other subject. Continuity will not be broken, take it for granted, continuity shall not be broken. We cannot leave it in the middle; we cannot leave the witness........

Sardar Maula Bakhsh Soomro: Sir, ten days' break is a long period. My submission is.......

Mr. Chairman: Haji Sahib, I may tell you that this witness will finish. It may take us ten days. And after that we will think, because you need time for preparation. You do not know how much hard labour the Questions Committee and the Attorney-General have put in: You can ask Mufti Mahmood.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I want to explain to Haji Sahib that after this record is prepared——last night, we received the record at half past two——only the first day's proceedings——Now, unless we read it all........

Mr. Chairman: There lies a great difficulty: we have no automatic reporting machine.

Mr. Yahya Bakhtiar: ....and prepare our case accordingly.

Mr. Chairman: Hakim Muhammad Sardar.

Mr. Mohammad Sardar Khan: I want to bring it to the notice of this honourable House that the main question, I should say, before the special committee or the Assembly is as to what is the status of a person who does not believe in the finality of the Prophathood. That question or that point is still untouched.

Mr. Chairman: It will come; it will be taken up. It will come at its proper place. And Maulana Zafar Ahmad Ansari and you may not be knowing at what time the question is put.

Yes, Maulana Zafar Ahmad Ansari.

WRITTEN ANSWERS TO ORAL QUESTIONS IN THE CROSS-EXAMINATION

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ تحریری بیان دینے کا جو سلسلہ انہوں نے شروع کیا ہے، اس کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے ــــــ کافی طویل بیان وہ اپنے محضر نامے میں دے چکے ہیں۔ اور جہاں تک ہو، یعنی بغیر اس کے کہ انہیں annoy کریں، offered کریں، ہم اس کو discourage کریں کہ وہ چیزوں کے تحریری بیانات دیں، اس لیے کہ یہ لامتناہی سلسلہ ہو جائے گا، اور اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اٹارنی جنرل صاحب جو سوالات پوچھتے ہیں، ان کا وہ معین جواب دے دیتے ہیں۔ بالکل اگر کوئی ایسی ضروری بات آئے کہ وہ بغیر تحریر کے نہیں ہو سکتی تو پھر تو الگ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، انہوں نے ایک جواب دیا۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ فائل نہ کریں، آپ پڑھ کر سنائیں۔ مگر میرا اپنا یہ خیال ہے کہ جتنا زیادہ بولیں اتنا ہی زیادہ contradiction ہوتی ہے۔ میرا اپنا experience یہ ہے کہ ایک شخص جو inconsistent ہے ــــ یہاں ہمارے patience پر strain ہے ــــ the more he speaks, the more he becomes inconsistent and contradictory. So, I would not stop him.

Mr. Chairman: Yes, we will try that the less he gives in writing. the better it is; and the less he reads is also better. Now, the

Mr. Mohammad Sardar Khan: I want to bring it to the notice of this honourable House that the main question, I should say, before the special committee or the Assembly is as to what is the status of a person who does not believe in the finality of the Prophathood. That question or that point is still untouched.

Mr. Chairman: It will come; it will be taken up. It will com at its proper place. And Maulana Zafar Ahmad Ansari and you may not be knowing at what time the question is put.

Yes, Maulana Zafar Ahmad Ansari.

WRITTEN ANSWERS TO ORAL QUESTIONS IN THE CROSS-EXAMINATION

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ تحریری بیان دینے کا جو سلسلہ انہوں نے شروع کیا ہے، اس کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے —— کافی طویل بیان وہ اپنے محضرنامے میں دے چکے ہیں۔ اور جہاں تک ہو، یعنی بغیر اس کے کہ انہیں annoy کریں، offered کریں، ہم اس کو discourage کریں کہ وہ چیزوں کے تحریری بیانات دیں، اس لیے کہ یہ لامتناہی سلسلہ ہو جائے گا، اور اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اٹارنی جنرل صاحب جو سوالات پوچھتے ہیں، ان کا وہ معین جواب دے دیتے ہیں۔ بالکل اگر کوئی ایسی ضروری بات آئے کہ وہ بغیر تحریر کے نہیں ہو سکتی تو پھر تو الگ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، انہوں نے ایک جواب دیا۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ فائل نہ کریں، آپ پڑھ کر سنائیں۔ مگر میرا اپنا یہ خیال ہے کہ جتنا زیادہ بولیں اتنا ہی زیادہ contradiction ہوتی ہے۔ میرا اپنا experience یہ ہے کہ ایک شخص جو inconsistent ہے — یہاں ہمارے patience پر strain ہے — the more he speaks, the more he becomes inconsistent and contradictory. So, I would not stop. him.

Mr. Chairman: Yes, we will try that the less he gives in writing. the better it is; and the less he reads is also better. Now, the

No. 04

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS

OF

THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Thursday, the 8th August, 1974

(Contains Nos. 1—21)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD.
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD.

میاں محمود علی قصوری: بھئی! میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ Has he been invited? And if he has been invited, is he going to lay the foundation-stone?

Mr. Chairman: I have already told that the invitations have been sent by the Minister-in-Charge.

Mian Mahmud Ali Kasuri: No, no, Mr. Speaker, Sir. Sir, Mr.Chairman, Sir, that will have an important effect. If the Head of the State is in the town ...... and I am told that he is issuing invitations for the reception ...... then we would like to know: is he going to be present at this function? And if he is going to be insulted like this, then some of us may not come.

Mr. Chairman: No, no, these remarks should not be made.

Mian Mahmud Ali Kasuri: No, no but I want to convey the sentiments of some of the members at least to you. And I am sure the whole House will like the..........

Mr. Chairman: No, I would..........

Mian Mahmud Ali Kasuri: ...... Head of the State to be respected to the utmost.

Mr. Chairman: No.

Now we may call them.

پروفیسر غفور احمد: جناب عالی! میں ایک گزارش..........

جناب چیئرمین: نہیں، میاں صاحب دو دن سے چپ بیٹھے ہوئے تھے یا انہوں نے کچھ نہ کچھ بات تو کرنی تھی نا جی۔

Yes.

میاں محمود علی قصوری: جناب! آپ سارا دن بولتے ہیں اور آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

جناب چیئرمین: یہاں تو میں آٹھ گھنٹے بول ہی نہیں سکتا۔ Here lies the difficulty.

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ وہ آپ بیشک پڑھ لیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ پڑھ دیتا ہوں۔

فارسی کی ''دُرثمین'' چاہیئے لائبریرین صاحب!

ایک سوال ایک کشف کے متعلق پوچھا گیا تھا جس کا تعلق حضرت فاطمہؓ سے ہے۔

اس سلسلے میں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اُمت محمدیہ میں تعبیر رویاً کا ایک علم مدّون ہوا بڑا زبردست، اور اس کے اماموں میں امام جعفر صادقؒ اور ابن سیرین مشہور امام ہیں۔ اس علم کے۔ اور علم کی حیثیت سے یہ مدّون ہوا۔ اور امت مسلمہ کی تاریخ میں ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ کشوف و رویاً کی تعبیر کی جاتی ہے، کشوف پہ اعتراض نہیں کیا جاتا۔ اس نکتہ کو سمجھانے کے لیے میں چند رویاً جو پہلے آئی ہیں وہ بتانا چاہتا ہوں۔ اس کے بغیر جس کے متعلق سوال کیا گیا ہے اس کی سمجھ نہیں آسکتی۔

پہلی مثال ہے امام ابوحنیفہؒ کی ''تذکرہ الاولیاء'' فارسی میں ہے جسکا ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ اس میں یہ لکھا ہے کہ:

''حضرت امام ابوحنیفہؒ نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ پیغمبرؐ کی ہڈیاں لحد سے جمع کیں اور بعض کو چھوڑ کر بعض کو پسند کر لیا۔ اور اس ہیبت سے آپ بیدار ہو گئے۔ ابن سیرین کے اصحاب میں سے ایک نے پوچھا تو اس نے کہا کہ تو پیغمبرؐ کے علم میں اور ان کی سنت کی حفاظت میں ایسا درجہ پائیگا کہ اس میں متصرف ہو جائیگا، صحیح کو سقیم سے جدا کرے گا۔''

تو اتنا بھیانک خواب کے اپنے خواب، رویاً میں یہ دیکھتے ہیں کہ روضہ مطہرہ میں سے آپ کے جسم مطہر کی ہڈیاں لیں اور بعض کو پسند کیا، بعض کو ناپسند کیا۔ اس صالح انسان پر کپکپی طاری ہو گئی۔ وہ کانپ اٹھے کہ یہ میں نے کیا دیکھ لیا۔ اور اصحاب ابن سیرین کے، جوان

کے شاگرد وغیرہ تھے، ان کے پاس گئے اور کہا کہ میں نے یہ خواب دیکھی ہے۔ گھبرائے ہوئے تھے۔ تو انہوں نے کہا کہ گھبرانے کی بات نہیں، آپ نے جو خواب دیکھی، جو رویاً دیکھی، اس کی تعبیر ہے اور تعبیر یہ ہے کہ آپ سنت نبویؐ میں جو غلط باتیں شامل ہو چکی ہیں، ان کو صحیح سے علیحدہ کر دیں گے اور خالص سنت نبویؐ کے قیام کا ذریعہ بنیں گے۔

دوسری رویاً جو یہاں میں مثال کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہوں، وہ ''گلدستہ کرامات'' سے ہے۔ اور سوانح حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ ہے ہمارے ایک مشہور بزرگ ہیں جن کا نام تعارف کا محتاج نہیں۔ سید شیخ عبدالقادر ...... میں شروع سے ......کتاب ''جواہر الکلائد'' میں لکھا ہے کہ:

''فرمایا جناب محبوب سبحانی، قطب ربانی، سید شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے کہ ایک روز ہم نے یہ عالم طفولیت (یعنی عمر تو بڑی تھی لیکن اپنے آپ کو ایک بچے کی شکل میں دیکھا) ایک ہم یہ عالم طفولیت خواب راحت میں تھے۔ کیا دیکھا کہ فرشتگان آسمانی بحکم ربانی ہم کو اٹھا کر حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں لے گئے۔ انہوں نے ہم کو گود میں اٹھایا، چھاتی سے لگایا اور اتنا پیار کیا تھا کہ پستان مبارک میں دودھ بھر آیا اور سرپستان ہمارے منہ میں رکھ کر (سرپستان ہمارے منہ میں رکھ کر) دودھ پلایا۔ اتنے میں جناب رسالتمآبؐ بھی وہاں رونق افروز ہوئے اور فرمایا کہ:

یا عائشه هذا ولدنا حقاً قرة عيننا
و جياً والدنيا ولآخرة من المقربين''

اس کی بھی، اس کشف، اس رویاً کی بھی تعبیر کی گئی ہے۔ سید عبدالقادر جیلانیؒ پر اعتراض نہیں کیا گیا۔

تیسری مثال اس وقت جو میں دینا چاہتا ہوں، وہ حضرت مولانا سید احمد بریلویؒ کے ایک خواب کی ہے۔

''ایک دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرہؓ کو سید صاحب نے خواب میں دیکھا۔ اس رات کو حضرت علیؓ نے اپنے دست مبارک سے آپ کو نہلایا اور حضرت فاطمہؓ نے ایک لباس اپنے ہاتھ سے آپ کو پہنایا۔ بعد ان وقوعات کے کمالات طریقۂ نبوت کے نہایت آب و تاب کے ساتھ آپ پر جلوہ گر ہونے لگے۔ (یہ خواب کی تعبیر بتائی گئی ہے اس میں) اور وہ عنایات ازلی جومکنون اور محجوب تھیں ظاہر ہوگئیں اور تربیت یزدانی، بلاواسطہ کسی کے، متکفل حال آپ کے ہوگئی''

اور ایک چھوٹی سی مثال اور ہے۔ حضرت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی فرماتے ہیں:

''ہم نے خواب میں حضرت فاطمہؓ کو دیکھا۔ انہوں نے ہم کو اپنے سے چمٹا لیا، ہم اچھے ہوگئے''

(''افادات الیومیہ'' جلد ۶، بحوالہ ''دیوبندی مذہب'' صفحہ 156۔)

اور بانی سلسلہ احمدیہ نے ایک کشف دیکھا، رویاً دیکھا، اسی طرح، اور اس کی طرف ریفرنس کیا اپنی کتاب ''نزول المسیح'' کے صفحہ ۲۴۶ کے حاشیہ میں، جس کی دوسطریں جو ہیں وہ سوال کے اندر لی گئی ہیں۔ اور اس میں آپ نے یہ شروع میں لکھا ہے کہ یہ کشف جو ''براہین احمدیہ'' میں مندرج ہے، اس کی طرف ریفرنس ہے، اس واسطے ہم ''براہین احمدیہ'' لیتے ہیں کہ اس میں کشف کیا درج ہے۔

''براہین احمدیہ'' کی یہ عبارت ہے:

''ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درودشریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہوگیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پُرنور

مرزا ناصر احمد: یہ میں قرآن کریم کی آیت پڑھ رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، جی، میں آپ سے اسی واسطے clarification پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: اوحیٰ الیٰ امّ موسیٰ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ پر وحی نازل ہوئی۔ میرا مطلب ہے، میں نے ایک مثال دی ہے، بس۔ مثالیں زیادہ دینے کی ضرورت نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو وحی نازل ہوتی ہے نبی پر، اس پر تو کسی تعبیر کی ضرورت نہیں ہوتی؟ جیسے خواب کی تعبیر کی ضرورت ہوتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: جو وحی ہے، ہمارے اسلامی محاورہ میں، اسلامی اصطلاح میں، اس کی تفسیر کی جاتی ہے، تعبیر نہیں کی جاتی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں یہی کہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ یعنی وہ فرق آ گیا ناں، تفسیر کی جاتی ہے تعبیر نہیں کی جاتی۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو خواب ہوتا ہے کشف ہوتا ہے، اس کی تعبیر کی جاتی ہے؟

مرزا ناصر احمد: اس کی تعبیر کی جاتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تفسیر کی ضرورت نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس کی تفسیر کی ضرورت نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو نبی ہوتے ہیں، ان کو کشف..........

مرزا ناصر احمد: ان کو کشوف بھی ہیں، بڑی کثرت سے، احادیث میں بیان ہوئے ہیں کشوف بھی ہیں، رویا بھی ہیں، وحی بھی ہے۔ وہ تو خزانہ رکھتے ہیں خدا کا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو نبی کا کشف ہوتا ہے، اس کی بھی..........

مرزا ناصر احمد : اس کی بھی تعبیر ہوتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار : تعبیر یا قیاس؟

مرزا ناصر احمد : نہیں، تعبیر ہوتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار : کشف اور خواب میں، جہاں تک تعبیر کا تعلق ہے، کوئی فرق نہیں؟

مرزا ناصر احمد : ہاں، کوئی فرق نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار : اب آپ جو دوسرے سوال ہیں، مرزا صاحب! ان کا جواب دیں۔ پھر میں ان کی طرف آتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد : ایک یہ سوال کیا گیا تھا کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے فارسی منظوم کلام میں یہ فرمایا:

"عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم"

یہ دو باتیں پہلے تمہید کی ضروری ہیں تمہید میں ایک یہ کہ شعراء نے ایک محاورہ بنایا ہے "قطعہ بند" جس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ دو شعر مل کے صحیح مفہوم اور پورا مفہوم ادا کر رہے ہیں۔ قطعہ بند کے یہ (معنی) ہیں۔ یہ قطعہ بند ہے۔ اس میں دو شعر "ایک منم" اور "آں را" جو اگلا شعر ہے، یہ دونوں مل کے مفہوم کو پورا ادا کر رہے ہیں۔ اس میں تو نہیں، ایک دوسرے ایڈیشن میں یہ لکھا بھی ہوا ہے "قطعہ بند" اور اس سے پہلے جو ہیں اشعار، وہ اس کا معنی ادا کر رہے ہیں، اور وہ یہ ہیں:

"موعودم و بحلیۂ محصور آمدم
حیف است گربہ دیدہ نہ بینند منظرم
رنگم چوں گندم است برمفرق بین است

برآساں کہ آمدست در اخبار سرورم
ایں مقدم ام نہ جائے شکوک است و اتباس
سید جدا کنندز مسیحائے احمرم"

اور اس میں آپ نے یہ مضمون بیان کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مسیح ناصری کا اور حلیہ بیان کیا اور میرا حلیہ اور بیان کیا۔ آپ کو کشف میں دونوں شبیہ دکھائے گئے۔ اور آپ کی بشارات

"اینک منم کہ حسب بشارات آمدم"

(میرا دعویٰ صرف یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بشارات نے جو مقام مجھے دیا، ان بشارات کے مطابق میں اس مقام کا دعویٰ کرتا ہوں۔ اور جو آنحضرت ﷺ کی بشارات کے نتیجہ میں میرا مقام ہے اس پر مسیح ناصری کا دعویٰ نہیں ہو سکتا۔)

یہ جو ہے ناں، "پا بمنبرم" یہ پہلا یہ:

"اینک منم کہ حسب بشارت آمدم"

(جس مقام کا میں دعویٰ کر رہا ہوں وہ مقام نبی اکرم ﷺ نے میرے لیے متعین کیا ہے۔)

جب آنحضرت ﷺ نے وہ مقام مسیح ناصری کے لیے نہیں، بلکہ مسیح محمدی کے لیے مقرر کیا ہے، تو مسیح ناصری اس پر دعویٰ ہی نہیں کر سکتا۔

اور آگے اس کی دوسری دلیل یہ دی:

"آں را کہ حق بہ جنت خلاش مقام داد"

(وہ فرد، وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے جنت میں جگہ دے دی)

"چوں برخلاف وعدہ بیروں آرد از ارم"

(وہ جنت سے اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے برخلاف کیسے نکل کے باہر آ جائے گا۔)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ اگر یہ جو مرزا صاحب کہہ رہے ہیں کہ.........

مرزا ناصر احمد: مرزا صاحب یہ فرماتے ہیں مختصر الفاظ میں کہ مسیحؑ، جن کا ذکر قرآن کریم میں موسوی اُمت کے مسیح کی حیثیت سے ہے، وہ فوت ہو چکے ہیں اور اس اُمت میں آنے والے مسیح ایک دوسرا شخص ہے اور اسی کے لیے بشارات نبوی علیہ صلوٰۃ السلام ہیں، یعنی یہ آپ کا عقیدہ ہے۔ تو جب بشارات نبوی ﷺ اس اُمت کے ایک فرد کے لیے ہیں، ان کے یعنی عقیدے کے مطابق، تو پھر وہ مسیح جس کا تعلق موسیٰؑ سے ہے اور جس کے لیے محمد ﷺ نے بشارات نہیں دیں، اس کے دعویدار نہیں ہو سکتے۔ بڑی سادہ سی بات ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! مرزا غلام احمد صاحب کے بارے میں آپ نے کل یہ فرمایا تھا کہ وہ اُمتی نبی ہیں۔ پرسوں بھی یہ بات ہوئی ہے۔ اور سوال یہ تھا کہ باقیوں سے افضل ہیں، باقی نبیوں سے کہ نہیں؟ آپ نے کہا کہ حضرت عیسیٰؑ سے افضل ہیں یہی بات چل رہی ہے۔ اسی سلسلے میں آپ نے یہ کہا کہ ان کی افضلیت ہے۔ اور ان کی جو وجوہات آپ نے دیں، یہ جب ''حقیقت الوحی'' میں آتا ہے کہ:

''اُمتی نبی ناقص نبی ہوتا ہے''

اس کا کیا مطلب ہے؟

مرزا ناصر احمد: اُمتی نبی...........؟

جناب یحییٰ بختیار: ناقص۔

مرزا ناصر احمد: ....ناقص نبی؟ کونسا حوالہ ہے؟ ''یہ حقیقت الوحی'' ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ''ازالہ اوہام'' ہے۔ یہ حصہ دوم ہے جی، page 407 ایڈیشن، میرا خیال ہے، یہی ہوگا۔

مرزا ناصر احمد: پڑھ دیں، آپ پڑھ دیں یا میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ ذرا آپ کو پڑھے دیتا ہوں..........

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، آپ پڑھ دیں۔ یہاں ملی نہیں کتاب۔

جناب یحییٰ بختیار: ''یعنی ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو۔ ہاں محدث جو مرسلین میں سے ہے اُمتی بھی ہوتا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی۔''

مرزا ناصر احمد: یہاں اُمتی نبی کی بحث نہیں ہے یہاں تو محدث کے متعلق فرما رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آگے کہتا ہے:

''وہ محدث جو ناقص قسم کا..........''

مرزا ناصر احمد: نہیں، ہر محدث نبی نہیں ہوتا، ہر نبی محدث ہوتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور وہ یہ جو یہاں ہے......

مرزا ناصر احمد: یہاں محدث کی بات ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، محدث کی بات ہے:

''ہاں محدث جو مرسلین میں سے ہے......''

غلام محمد صاحب بھی تو محدث تھے؟

مرزا ناصر احمد: اُمتی نبی تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: اُمتی نبی تھے اور محدث بھی تھے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، حضرت محمد ﷺ بھی محدث تھے۔

مذاہب الدنیا میں یہی لکھا ہے اور عجیب تر یہ ہے کہ وہ اُمتی بھی ہوگا اور نبی بھی لیکن افسوس کہ مولوی صاحب مرحوم کو یہ سمجھ نہ آیا کہ صاحب نبوت تامہ ہرگز اُمتی نہیں ہوسکتا۔"

یہاں "صاحب نبوت تامہ" سے مراد مستقل نبی ہے:

"ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے قبل شارع انبیاء کی اُمتوں میں جو غیر شارع انبیاء پیدا ہوئے جیسا کہ بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے بعد ہزاروں کی تعداد میں غیر شارع انبیاء پیدا ہوئے، وہ بنی اسرائیل کے نبی تو تھے لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کامل اتباع کے نتیجے میں ان کو مہر نبوت کی نہیں ملی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے، قطع نظر اس کے کہ وہ بنی اسرائیل میں سے ہیں، ان کو اپنی حکمت کاملہ سے نوع انسانی (نہیں بلکہ یہاں یہ ہوگا کہ بنی اسرائیل) کی اصلاح کے لیے بطور نبی کے بھجوایا"۔

اس میں ایک فرق ہے، وہ ہے باریک اور لمبا ہے، میں صرف اشارہ کروں گا۔ وہ یہ کہ ہر نبی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں پیدا ہوا، بنی اسرائیل میں اس نے کسی نہ کسی چھوٹے یا بڑے معاملہ میں حضرت موسیٰ کی شریعت کی اصلاح کردی۔ اور یہ چیز نمایاں طور پر حضرت مسیح کی زندگی میں ہمیں نظر آتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ کی امت میں تھے۔ اسرائیلی نبی تھے۔ لیکن حضرت موسیٰ نے انتقام پر زور دیا، یہ ان کی شریعت کا حصہ ہے، انتقام لینا، کیونکہ اس وقت کے حالات، کمزوری کے، اور ایک بزدلی جو اس وقت بنی اسرائیل میں پیدا ہوگئی تھی، اس کا تقاضا یہ تھا کہ ان کو یہ حصہ ایک دیا جائے الٰہی تعلیم کا انتقام لینا ہے تمہیں۔ لیکن اس کے مقابلے میں حضرت مسیح علیہ السلام جو موسوی امت میں سے تھے، انہوں نے، جب وہ انتقام والا جذبہ جو تھا وہ غلط

Extreme تک پہنچ گیا، انہوں نے آ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے خلاف، ان کی ہدایات کے خلاف یہ تعلیم دی کہ اگر کوئی تیری ایک گال پر تھپڑ لگاتا ہے تو دوسری بھی آگے کر دو۔ میں وہ موسوی شریعت کے تابع اور یہ بنی اسرائیل کے نبی، اور ان کی کوئی شریعت نہیں ہے، کیونکہ شریعت کا ایک مکمل حصہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیا گیا، اس کو منسوخ نہیں کیا۔ اور یہ جو باریک باریک فرق انہوں نے حالات کی تبدیلی سے اپنے وعدوں میں کیے وہ بتائے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کامل اتباع کے نتیجے میں ان کو نبوت نہیں ملی، کیونکہ کامل اتباع ہی ہمیں نظر نہیں آتی۔ لیکن نبی اکرم ﷺ کی بعثت کے بعد اور قرآن عظیم کے نزول کے بعد ایک کامل اور مکمل ہدایت نامہ مل گیا۔ اب اس قسم کا مستقل نبی نہیں پیدا ہو سکتا امت محمدیہ میں جو ایک شوشہ بھی قرآن کریم کی ہدایات میں تبدیلی پیدا کرے۔ اس واسطے امت محمدیہ میں امتی نبی آ سکتا ہے، غیر شرعی، مستقل حیثیت کا نبی نہیں آ سکتا۔ روز یہی یہ بحث ہے۔ جو مسیح علیہ السلام کو نبوت ملی بنی اسرائیل کی امت، وہ امتی نبی کی حیثیت نہیں تھی، بلکہ مستقل حیثیت نبی کی تھی، تو وہ اس امت میں نہیں آ سکتے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں آپ سے یہ عرض کر رہا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام امتی نبی نہیں تھے، کیونکہ ان کی شریعت آ گئی تھی اپنی۔

مرزا ناصر احمد: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی شریعت نہیں، کوئی بھی نہیں مانتا، کیونکہ وہ صاحب شریعت نبی نہیں تھے، وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے تابع نبی تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ان کے علاوہ، حضرت موسیٰ کے علاوہ کوئی اور صاحب شریعت نبی ہیں؟

مرزا ناصر احمد : نہیں کبھی نہیں سمجھا۔ اس کا جواب تو میں دے دیتا ہوں، categorical ۔ بالکل غلط اور افتراء ہے کہ کبھی ایسا سمجھا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو ان کا ترجمہ ہے ''کتاب البریہ'' page 78 ……

مرزا ناصر احمد: ''کتاب البریہ'' کونسا صفحہ؟

Mr. Yahya Bakhtiar: Page No. 78

Mirza Nasir Ahmad: 78.

جناب یحییٰ بختیار: ''میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں۔ میں خود خدا ہوں''۔

مرزا ناصر احمد: یہ بات سن لیں جی، یہیں سے جواب مل جائے گا۔ میں نے کہا ہے کہ آپ نے کبھی نہیں دعویٰ کیا، نہ سمجھا اپنے کو خدا۔ یہاں یہ نہیں کہا کہ: ''میں خدا اپنے آپ کو سمجھتا ہوں''۔ یہ کہا ہے: ''میں نے ایک کشف دیکھا'' اور جیسا کہ میں واضح کر چکا ہوں کہ کشف کی تعبیر ہوتی ہے۔ اور بہتوں نے بھی کشف دیکھے……

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، میں یہی کہہ رہا ہوں……

مرزا ناصر احمد : ……خدا ہونے کے کشف امت مسلمہ میں اور بہتوں نے بھی دیکھے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہی کہہ رہا ہوں نا جی کہ:

''میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں……''

مرزا ناصر احمد: کشف میں۔

جناب یحییٰ بختیار: کشف میں ہی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ وحی کے برابر نہیں ہوتا؟

مرزا ناصر احمد: نبی کا کشف سچا ہوتا ہے۔ لیکن ہوتا کشف ہے اس کی تعبیر کرنی پڑے گی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اگر کشف میں یہ دیکھیں کہ وہ خدا ہیں تو وہ سچے..........

مرزا ناصر احمد: اس کی تعبیر ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا آلۂ کار بنے گا۔ یہ تعبیر ہے اس کی۔

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے کی ہے یہ؟

مرزا ناصر احمد: خود کی ہے۔ تو پڑھ دوں؟ اس واسطے میں نے کہا تھا کہ پڑھ دیتا ہوں تو جواب آ جائیگا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اس کے آگے وہ لکھتے ہیں کہ ''انہوں نے'' آپ پڑھ لیجئے —— کہ:

''انہوں نے آسمان اور زمین پیدا کئے''

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں، بالکل کشف میں دیکھا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ explain کر دیں اس کو۔

مرزا ناصر احمد: یہ ایک خواب ہے۔ رویاء اور کشف کو ظاہر پر محمول نہیں کیا جاتا۔ یہ میں آپ کو بتاتا ہوں۔

آپ نے، بانی سلسلہ احمدیہ نے ''آئینہ کمالات اسلام'' کے صفحہ 544 پر یہ لکھا ہے:

''لا نعنی بهذه الواقعة کما یعنی فی کتب اصحاب وحدة الوجود''

اور اس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

''ہمارے اس کشف سے وہ مراد نہیں جو وحدت الوجود والے یا حلول کے قائل مراد لیا کرتے ہیں''۔

NA-Proceeding-1974....

بلکہ یہ کشف تو بخاری کی ایک حدیث سے بالکل موافق ہے جس میں نفل پڑھنے والے بندوں کے قرب کا ذکر ہے۔جس حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے تو وہ صحیح بخاری کی یہ حدیث ہے:

لایزال عبدی یتقرب علیّ بن نوافل حتیٰ احبه فا اذا حببته، کنت سمع الذی یسمع به و بصره الذی بصر به و یده التی یبتش بها و زجراه التی یمشی بها (325)

یہ بخاری کی حدیث ہے اور اس کے معنٰی ہیں:

"نفل گزار بندہ میرے قرب میں ترقی کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے"

یہ خود آپ نے، بانی سلسلہ نے اپنے کشف کی آگے تعبیر کی ہے، اور اپنی تعبیر کی بنیاد حدیث نبوی صلواۃ اللہ علیہ، اس کے اوپر کی ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں:

"خدا نے کہا اب میں نیا آسمان اور نئی زمین بناؤں گا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ زمین مر گئی۔ یعنی زمینی لوگوں کے دل سخت ہو گئے، گویا مر گئے، کیونکہ خدا کا چہرہ ان سے چھپ گیا۔ اور گزشتہ آسمانی نشان سب بطور قصوں کے ہو گئے۔ تو خدا نے ارادہ کیا کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بنا دے۔ وہ کیا ہے نیا آسمان اور کیا ہے نئی زمین۔ نئی زمین وہ پاک دل ہیں جن کو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے اور جو خدا سے ظاہر ہوئے اور خدا ان سے ظاہر ہوگا۔ اور نیا آسمان وہ نشان ہیں جو اس کے بندے کے ہاتھ سے اور اسی کے اذن سے ظاہر ہو رہی ہیں"

549

جناب یحییٰ بختیار: مسئلے تو کبھی نہیں حل ہوں گے، مرزا صاحب! ہم تو صرف جو ایشو (Issue) سامنے ہے اس کی کچھ clarification چاہتے ہیں۔

مرزا صاحب! کا یہ جی ایک حوالہ ہے "سیرت المہدی" صفحہ 82، حصہ اول:

"میں نے کچھ احکامات قضاد قدر کے متعلق لکھے اور ان پر دستخط کروانے کی غرض سے اللہ کے پاس گیا۔ انہوں نے نہایت شفقت سے اپنے پاس پلنگ پر بٹھایا۔ اس وقت میری حالت یہ ہوئی جیسے ایک بیٹا اپنے باپ سے سال ہا سال کے بعد ملتا ہے"۔

یعنی وہ خدا کے بیٹے.........

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ایسے جیسے.........

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یعنی خواب میں انہوں نے سمجھا کہ وہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، بالکل نہیں سمجھا۔ "ایسے جیسے" کا اردو زبان میں تو یہ مطلب نہیں ہے کہ بیٹا بن گیا۔ اس کا مطلب ایک بالکل اجنبی کسی کے پاس جاتا ہے، آپ کے پاس آتا ہے، اور آپ شفقت سے اس سے ملتے ہیں، بات کرتے ہیں۔ اور وہ جا کر کہے گا کہ اٹارنی جنرل نے مجھ سے بالکل ایسا سلوک کیا جیسا باپ بیٹے سے کرتا ہے۔ بیٹا بن گیا آپ کا؟

جناب یحییٰ بختیار: خیر وہ تو جیسا ہوا۔ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ.........

مرزا ناصر احمد: "ایسے جیسے" نے مطلب بتا دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ایک جگہ اور ... یہ اخبار "الفضل" سے لیا گیا ہے۔ پتہ نہیں کونسا ان کا حوالہ ہے۔ وہ میں آپ کو بتا دوں گا.........

مرزا ناصر احمد: جی، یہ کونسا؟

جناب یحییٰ بختیار:...... اللہ تعالیٰ کے متعلق وہ کہتے ہیں، ریفرنس ہے ایک، کہ:

"وہ بہت خوبصورت عورت ہے......"

مرزا ناصر احمد: نہیں جی، ہمارے علم میں تو ایسا نہیں۔ لیکن بڑا افسوس ہے، معذرت کرتا ہوں کہ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں...... اسی واسطے Explanation ضروری ہے ناں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، چیک کریں گے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں کہتا ہوں کہ اگر چیز ہے ہی نہیں تو میں آپ سے سوال ہی نہیں پوچھتا اس پر۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ہمارے علم میں کوئی نہیں۔ لیکن میں نے آپ کو بتایا تھا کہ نہ تصدیق کرنے کے قابل نہ تردید کرنے کے قابل، جب تک چیک نہ کرلوں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ٹھیک ہے ناں، مرزا صاحب! میں تو آپ کی attention draw کروں گا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ میں اعتراض نہیں کر رہا ہوں، میں ویسے بات کر رہا ہوں کہ ہم چیک کرکے اس کو بتائیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ میں نے ابھی تک پڑھا ہی نہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔ اچھا، چھوڑ دیا؟

جناب یحییٰ بختیار: میں نے پڑھا ہی نہیں ابھی تک۔ میں آپ کو پڑھ کر سنا رہا ہوں، پھر آپ چیک کریں گے۔

مرزا ناصر احمد: آپ نے "عورت" کہا ناں، بس اتنا اشارہ کافی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: "وہ خوبصورت عورت ہے......"

جناب چیئرمین : یہ دروازہ بند کر دیں۔

جی، مولانا شاہ احمد نورانی!

WRITTEN ANSWERS TO ORAL QUESTIONS IN THE CROSS-EXAMINATION

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جی، وہ کل غالباً آپ نے یہ طے فرمایا تھا کہ اس سے ابتداً definite جواب لے لیا جائے اور اس کے بعد ان کو اگر تشریح وغیرہ کرنی ہے تو کر دیں، لیکن تحریری بیان کوئی نہیں ہوگا۔ وہ آج تحریر پڑھ رہے تھے۔

جناب چیئرمین : میں نے ابھی اٹارنی جنرل صاحب سے بات کی ہے اپنے چیمبر میں۔ اب وہ سلسلہ وہ دوسرا شروع کریں گے۔ وہ اسی طریقے سے جیسے کہ کل رات کو decide ہوا تھا ناں، بالکل اسی طریقے سے۔

جی، مولانا مفتی محمود صاحب!

IRRELEVANT ANSWERS TO QUESTIONS IN THE CROSS-EXAMINATION

مولوی مفتی محمود : جی عرض یہ ہے کہ کل بھی یہ بات ہوئی تھی کہ وہ ایک جواب لکھ کر لاتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔ اور سوال ہوتا ہے ایک بات کے متعلق، وہ جواب دیتے ہیں دوسری بات کا۔ اب سوال آج تھا کشف کے متعلق۔ انہوں نے کشف کے مقابلے میں جب کہ کشف میں اور خواب میں فرق ہے، وہ خود تسلیم کرتے ہیں—— خواب کی چار، پانچ، چھ مثالیں دیں کہ فلاں نے خواب دیکھا، فلاں نے خواب دیکھا، انہوں نے بھی دیکھا۔ تو گویا ان کے جرم سے ہمارا جرم کم ہو جاتا ہے۔ اسی طریقے سے پانچ چھ اور لوگوں کی مثالیں دی گئیں ان کے خوابوں کی کوئی مثال کشف کی نہیں تھی تو میں کہتا ہوں کہ وہ جو چیز پوچھی جائے، اسی کا جواب دے۔ ایک چیز پوچھی جاتی ہے، جواب اور باتوں کا آجاتا ہے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں......

جناب چیئرمین : ہاں، یہ ٹھیک ہے۔ میں نے کل بھی ریمارک کیا تھا۔ میں نے observe کیا تھا۔ بہت سی irrelevant چیزیں آرہی ہیں۔

مولوی مفتی محمود : ...... بہت سا وقت ضائع ہو جاتا ہے۔

جناب چیئرمین : یہی بات میں نے کل کہی تھی، یہی بات کہی تھی۔ بہت سی irrelevant چیزیں آرہی ہیں۔ اس میں سوال ہوجائے، پھر اس کا جواب ہوجائے۔ پھر مختصر explanation، اگر ضرورت ہو۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : Explanation قرآن اور حدیث کی روشنی میں، مختصر explanation۔

جناب چیئرمین : ہاں، یہ ٹھیک ہے، بالکل ٹھیک ہے۔

مولوی مفتی محمود : وہ اس طریقے سے جیسے آپ کہیں کسی کو کہ "چور ہے وہ" تو وہ کہتا ہے کہ "فلاں بھی چور تھا، فلاں بھی چور تھا۔"

جناب چیئرمین : نہیں، میں نے اٹارنی جنرل صاحب سے ابھی ڈسکس کیا ہے چیمبر میں۔ I think now the procedure will be all right۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : ہاں جی۔ ایک سیکنڈ۔

(مداخلت)

جناب محمد حنیف خان : وہ question کرنا شروع کر دیتا ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں، ان کا اپنا method ہے put کرنے کا۔ ایک بات یہ ہے کہ ان کو، گواہ کو روکا جائے گا کہ جب question put کیا جا رہا ہو تو پھر بیچ میں، جب تک question complete نہ ہو جائے، بیچ میں نہ بولیں۔

SUPPLY OF QUOTATIONS FOR ASKING QUESTIONS

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I will respectfully submit that explanations are different; you may or may not accept; but I request the honourable members not to supply me loose balls to score boundaries.

Mr. Chairman: Yes, that I have also felt, یعنی حوالہ جات۔ یہ حوالہ جات جو کتابچوں سے لکھے ہوئے ہیں یا پمفلٹ سے لکھے ہوئے ہیں، اس کی بجائے ان کی اپنی کتاب ہو۔ حوالہ جات پیش کرنے کا best طریقہ یہ ہے کہ یہ کتابیں پڑی ہیں ان کی، وہیں سے کتاب اٹھائی، وہیں سے مارک کیا کہ یہ آپ کا لکھا ہوا ہے۔ وہ جو questions ہمارے approve ہوئے ہیں، ان میں کئی حوالہ جات نکلتے ہی نہیں ہیں۔

Yes, Haji Moula Bakhsh Soomro.

TIME FOR ANSWERING QUESTIONS

Sardar Moula Bakhsh Soomro: Sir, the explanation that he gives should not go beyond five or ten minutes; and for the Hawala (حوالہ) when the books are available, he should not be given time that. "I will read my own book and come prepared tomorrow." It should not be put off to the next day, think today. And explanation should not go beyond five or ten minutes.

Mr. Chairman: Haji Sahib, it varies from question to question. There are certain questions which should be replied to there and then; certain explanation should be there and then. But there are certain things which have to be searched out.

Sardar Moula Bakhsh Soomro: He reads it like a "Khutba" (خطبہ) and takes half an hour; that should not be allowed.

Mr. Chairman: No, no, that will not be.

Should we call them?

Yes, Mr. Aziz Bhatti.

جناب عبدالعزیز بھٹی: عرض یہ ہے کہ جہاں ان کے irrelevant ہوں جی 'answer' وہاں یہ پاور آپ خود استعمال کریں کہ انہیں پھر بند کریں۔

جناب چیئرمین: مولانا ظفر احمد انصاری!

WRITTEN ANSWERS TO ORAL QUESTIONS IN THE CROSS-EXAMINATION

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: بہر حال، اس میں تو جیسا کہ اٹارنی جنرل صاحب فرمائیں گے، میں سمجھتا ہوں وہی صورت ٹھیک رہے گی۔ لیکن ایک چیز کل بھی میں نے عرض کی تھی کہ انہیں لکھی ہوئی چیز زیادہ پڑھنے کا موقع نہ دیا جائے............

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ......اس کو، جب تک بہت ہی ناگزیر نہ ہو جائے، اس لیے کہ پھر کراس ایگزامینیشن کا کوئی فائدہ نہیں رہتا کہ جب وہ آدمی کتاب اور رسالے لکھ کر کے لے آئے۔

QUESTIONS BASED ON DOCUMENTS NOT READILY AVAILABLE

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: دوسری چیز ایک اور عرض کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں بہت سے سوالات ''الفضل'' یا دوسرے اخبارات کے حوالے سے دیئے گئے ہیں۔ جہاں تک ممکن ہے لوگ چیک کر رہے ہیں۔ لیکن عام طور پر ''الفضل'' نہیں ہے۔ تو وہ سوالات کچھ اسی طرح بھی ہو سکتے ہیں کہ: ''آپ یہ بتائیں کہ یہ 'الفضل' میں ہے یا نہیں ہے؟'' اگر وہ یہی کہہ دیں کہ: ''ہم اس کے بارے میں نہ تصدیق کر سکتے ہیں، نہ

METHOD OF ASKING QUESTIONS DURING CROSS-EXAMINATION

مولانا غلام غوث ہزاروی: سوالات کے سلسلے میں یہ عرض ہے کہ جو سوال بڑا اہم ہو، جس کا ریکارڈ پر آنا ضروری ہے، اس میں اتنا ہی پوچھا جائے کہ ''یہ مرزا صاحب نے یا مرزا محمود نے کہا ہے یا نہیں؟'' اتنا ان کو تقریر کے لیے خواہ مخواہ موقع دینا اور تبلیغ کا، آدھ آدھ گھنٹے تک وہ سنائیں ہم، کو ہم اس کی تقریریں سننے یہاں نہیں بیٹھے رہتے۔ اس لیے سوال کی طرز یہ ہونی چاہیئے کہ ''یہ لکھا ہے یا نہیں، اور یہ آپ مانتے ہیں، درست ہے کہ نہیں؟'' بس اس کی ضرورت ابھی نہیں.........

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔

PRODUCTION OF BOOKS/DOCUMENTS FOR QUESTIONS CITED IN THE QUESTIONS

مولانا غلام غوث ہزاروی: اور دوسری بات یہ ہے کہ جن حضرات نے سوالات دیئے ہیں، کوئی سوال نہ پوچھا جائے جب تک اس کا حوالہ پاس موجود نہ ہو۔ میں نے جتنے سوالات دیئے ہیں، میرے پاس کتابیں ہیں، ان کے حوالے۔ اور مجھے پوری طرح معلوم ہے کہ اٹارنی جنرل صاحب نے جو سوال کل پوچھا تھا، قطعی میں نے خود لکھا ''البدر'' میں کہ:

''محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں
محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں''

میں نے خود دیکھا ''البدر'' میں، مرزا صاحب کے سامنے پیش ہوا، انہوں نے ''جزاک اللہ'' کہا، تحسین کرتے اندر لے گئے زنانہ میں۔ یہ میں نے خود دیکھا۔ میرے پاس پرچہ

"مگر میں یہ کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے"۔

مرزا ناصر احمد: "وہ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض"۔

Mr. Yahya Bakhtiar: He is justifying — بالکل میں جو ہے ان کے بارے میں۔ or explaining?

Mirza Nasir Ahmed: Explaining the situation, justifiying the act.

جناب یحییٰ بختیار: اب مرزا صاحب میں کچھ اور سبجیکٹ کی طرف آتا ہوں، تھوڑی دیر کے لیے۔ کچھ حوالے نہیں مل رہے۔

مرزا صاحب کے زمانے میں کچھ اور علماء اور بزرگ تھے۔ خدا جانے ان سے بھی controversy رہی یا مخالفت رہی یا کیا بات تھی، یہ تو context آپ بتائیں گے، مگر یہ ہے کہ کیا مرزا صاحب نے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف مرحوم کو ملعون کہا؟

مرزا ناصر احمد: کہاں؟ حوالہ کیا ہے اس کا؟

مولوی مفتی محمود: اس میں شعر ہے عربی میں:

(میں نے ان سے کہا کہ تیرے لیے اے زمین گولڑہ شریف...... میرے پاس ایک خط آیا، ایک جھوٹے آدمی کی طرف سے جو تزویر کر رہا تھا، تلبیس کر رہا تھا۔ وہ کتاب خبیث کی تھی اور جیسے بچھو ڈنگ مارتے ہیں۔ تو میں نے کہا کہ تیرے لیے ہلاکتیں ہوں۔ اے گولڑے کی زمین! تو ملعون ہو گئی ہے ایک ملعون کے سبب سے، اس لیے تو ہلاکت میں پڑے گی۔)

یہ قصیدہ ضمیمہ "نزول المسیح" یہ قصیدہ ہے، صفحہ 75۔

Mr. Chairman: The librarian may hand over the book to the witness.

جناب یحییٰ بختیار: میں دو چار اور بھی پڑھ لیتا ہوں تاکہ آپ اکھٹے دیکھ لیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا مرزا صاحب نے مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کو "اندھا، شیطان، دیو، گمراہ، صفی ملعون، من المفسدین" لکھا ہے؟

یہ ہے "انجام آتھم" صفحہ 252۔

مرزا ناصر احمد: ہاں چیک کریں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ یہ چیک کرلیں۔

Mr. Chairman: I think, Mr. Attorney-General let it be put to the witness one by one. The books......

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, these three quotations are alike.

مولانا غلام غوث ہزاروی: وہ یہ جواب دیں کہ ہے یا نہیں۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! تشریف رکھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں تینوں پر آرہا ہوں، یہ تینوں پڑھ کے پھر میں ان سے پوچھتا ہوں۔

Mr. Chairman: The books, all the three books may be handed over to the witness and he should say it is there or it is not there.

جناب یحییٰ بختیار: کیا مرزا صاحب نے مولوی سعد اللہ کا نام لے کر "بدکار عورت کا بیٹا" اور "بدگو، خبیث، منحوس، لعین، شیطان، نطفۂ سفان" لکھا ہے؟

یہ ہے جی "انجام آتھم" صفحہ ۲۸۱-۲۸۲۔

تو یہ تین آپ چیک کرلیں۔ اور..........

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس میں بھی ساری کتاب اگر میں پڑھوں تو بڑی دیر لگ جائے گی۔

جناب یحیٰی بختیار: یہ کتاب آپ کے سامنے موجود ہے جیسے آپ ....

مرزا ناصر احمد: کتنے صفحات ہیں اس کے؟ ''انجام آتھم'' جو ہے اس کو دو دن لگ جائیں گے پڑھتے ہوئے مجھے۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، اسی passage میں آگے یا پیچھے ....

مرزا ناصر احمد: نہیں، آگے پیچھے کہیں اور ذکر آیا ہوا ان کا، جب تک پوری تسلی نہ کی جائے جواب میں کیسے دے سکتا ہوں؟

جناب یحیٰی بختیار: تو فی الحال آپ جواب نہیں دے سکتے اس کا؟

مرزا ناصر احمد: میں اس کا جواب بعد میں دے سکتا ہوں۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، یعنی مختصراً کہ کونسی گراؤنڈ ہوگی آپ کی؟

مرزا ناصر احمد: جی؟

جناب یحیٰی بختیار: کہ کس گراؤنڈ ....

مرزا ناصر احمد: یعنی جب تک میں اس کو سٹڈی نہ کروں، کتب کو، جواب کی گراؤنڈ کیسے بتا سکتا ہوں۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، یہ میں نے کہا کہ انہوں نے ان کی شان میں کچھ کہا تو جواب دے رہے ہیں یہ؟ یا انہوں نے اپنی طرف سے ......وہ خاموش تھے، انہوں نے ان کے بارے میں کہا؟ دو چیزیں ہو سکتی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: کتابیں دیکھ کے پتہ لگے گا ناں کہ کونسی چیز ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: آپ کو ان کا پہلے علم نہیں تھا؟

مرزا ناصر احمد: میں نے تو کتابیں پڑھی ہوئی ہیں، مجھے پہلے علم تھا، لیکن اس نقطہ نگاہ سے............

جناب یحییٰ بختیار: میں نے تو کوئی نقطہ نگاہ نہیں کہا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، کہ اعتراض کے رنگ میں جو پیش کیا جاتا ہے، وہ ہمارے جماعت کے جو مناظر ہیں، مناظرہ کرنے والے، ان کو تو سارے دلائل کا پتہ ہو گا۔ لیکن میں اپنی جماعت کا مناظرہ کرنے والا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! کیا گالیوں پر بھی کبھی کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا؟ آپ کہتے ہیں کہ ”اعتراض کے رنگ میں“ یہ کوئی محبت کا رنگ تو نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ بھی دیکھنا ہے۔ نہیں یہ دیکھنا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: آپ کہتے ہیں کہ ”ہم ہمیشہ پیار سے باتیں کرتے ہیں، لوگوں کو convince کرتے ہیں پیار سے“ اور میں یہ دیکھ رہا ہوں۔ اس لیے میں نے یہ سوال کیا۔

مرزا ناصر احمد: پھر میں آپ کو یہ بتاتا ہوں، یہ بھی پتہ لگنا چاہیے کہ گالیاں ہیں بھی یا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اگر آپ یہی کہتے ہیں کہ ”بدکار عورت کا بیٹا“ کے دو معنی ہیں ”بدگو“ کے دو معنی ہیں ”خبیث“ کے دو معنی ہیں ”منحوس“ کے دو معنی ہیں، ایک اچھے ہیں، ایک برے ہیں، تو وہ تو اور بات ہو جاتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں یہاں تو عربی ہے ناں۔ یہ عربی کا ترجمہ ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، عربی کا ترجمہ ہے۔

مرزا ناصر احمد: تو عربی کے لفظ کے پتہ نہیں کتنے معنی ہیں، دو نہیں، پتہ نہیں دس معنی ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: مل گیا جی؟

مرزا ناصر احمد: یہ اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو الفاظ پڑھ دیں تو مقابلہ ہو جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ compare کر لیں جی۔

مرزا ناصر احمد: ''اور جو میرا مخالف ہے............''

جناب یحییٰ بختیار: ''اور جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی یہودی اور مشرک رکھا گیا۔''

مرزا ناصر احمد: تو یہ عبارت تو یہ نہیں کہہ رہی کہ ''میں نے ان کا نام رکھا''......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی،..........

مرزا ناصر احمد:.......... کسی اور طرف اشارہ ہے۔ یہ عبارت ہے یہاں ۔ یہ بتاتی ہے کہ کسی جگہ آپ کے خیال میں ان کا نام عیسائی اور مشرک رکھا گیا تھا۔ ٹھیک ہے، یہ یہاں ہے تو، لیکن اس کا وہ جواب دیں گے بعد میں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہاں صرف یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ مرزا صاحب کا جو کہنا ہے کہ:

''جو میرا مخالف ہے..........''

مرزا ناصر احمد: ''اور جو میرا مخالف ہے اس کا نام..........''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو ٹھیک ہے جی،..........

مرزا ناصر احمد: ہاں، کس جگہ یہ رکھ..........

جناب یحییٰ بختیار: ...... ''مخالف'' سے ان کی مراد صرف عیسائی، یہودی، انصاری کی طرف ہے؟ کہ وہ مخالف جو ان پر ایمان نہیں لاتے، جو ان کو نبی نہیں مانتے وہ بھی آ جاتے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں اس پر clarification چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس کا جواب چاہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جواب چاہتا ہوں کیونکہ وہ ایک ہی کیٹیگری میں آجاتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، میں سمجھ گیا۔ جواب اس کا ....

جناب یحییٰ بختیار: پھر اس طرح جی، جو مخالف ہیں ان کے بارے میں مرزا صاحب نے کہا ہے کہ:

''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں''

یہاں بھی آپ یہ نوٹ کر لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: حوالہ کیا ہے اس کا؟

جناب یحییٰ بختیار: ''نجم الہدیٰ'' page 53۔

مرزا ناصر احمد: اس کا تو میں مختصر جواب ابھی دے سکتا ہوں، لیکن تفصیلی بعد میں دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اگر آپ دے دیں مرزا صاحب! تو بہت سارے سوال ہیں، وقت بچ جائے گا، جس پر آپ دے سکتے ہیں ابھی۔

مرزا ناصر احمد: اس کے مخالف مسلمان نہیں، بلکہ وہ عیسائی ہیں جو اسلام پر حملہ آور ہو رہے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ انہوں نے کس زمانے میں..........

مرزا ناصر احمد: اس میں آگے پیچھے نصاریٰ کا ذکر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں کیا یہ آپ کو یاد ہے کہ کس زمانے میں انہوں نے کہا تھا؟...... نبوت کے دعوٰی سے پہلے یا بعد میں؟

573

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ناں کتاب ....

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، کئی کتابیں آپ نے، کل آپ نے citation دی 1872ء کی کہ مرزا صاحب نے خود اس زمانے میں 1872ء میں لکھا تھا عیسائیوں کے خلاف ....

مرزا ناصر احمد: اس ساری کتاب کا مضمون جو ہے وہ عیسائیوں کے خلاف ہے، اور بڑا کھول کے ان کا ذکر آیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں..........

مرزا ناصر احمد: ...... پہلے بھی اور آخر میں بھی قطع نظر اس کے کہ لکھی کب گئی، جب وہ مضمون بتاتا ہے کہ وہ نصاریٰ کے متعلق ہے تو تاریخ اس مضمون کے خلاف کیسے ہٹا دے گی؟

مولوی مفتی محمود: جناب والا! عربی کا حوالہ میں پڑھ دیتا ہوں، اس میں ہے:

"تلک کتب ینظر الیها کل مسلم بعین المحبة والمودة۔ و ینتفع من معارفهمایتقبلنی و یصدق دعوتی الا ذریته البغایا الذین ختم الله علیٰ قلوبهم فهم لا یقبلون"

جناب چیئرمین: اس کا ترجمہ بھی کر دیں اور حوالہ بھی پڑھ دیں۔

مولوی مفتی محمود: ترجمہ یہ ہے:

"یہ وہ کتابیں ہیں جن کی طرف دیکھتا ہے ہر مسلمان محبت اور مودت کی آنکھ سے، اور اس کے علوم سے نفع اٹھاتا ہے، اور مجھے قبول کرتا ہے، اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے۔ مگر وہ لوگ جو کنجریوں کی اولاد ہیں، جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی، وہ قبول مجھے نہیں کرتے۔"

جناب چیئرمین: حوالہ؟ حوالہ بھی دے دیں۔

مرزا ناصر احمد: سارے حوالے دے کے میں آپ کو convince انشاء اللہ کراؤں گا کہ اس کے معنے غلط لیے جا رہے ہیں۔ اور دوسرے جو اعتراض ہیں کہ گالیاں دیں سخت الفاظ استعمال کیے، وہ سارا ایک وقت میں حل ہو جائے گا۔ مسئلہ یہی حل ہونا چاہیے ۔ گالیاں دی ہیں یا نہیں۔ اگر دی ہیں تو کیوں دی ہیں، ان کا جواب کیا ہے۔ ایک وقت میں حل ہو جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر ایک اور ریفرنس ہے جی، وہ بھی میں دیکھ لوں گا۔ مگر یہاں جو میرے پاس نوٹ کیا ہوا ہے وہ آپ نوٹ کر لیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں نوٹ کر لیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے۔''

مرزا ناصر احمد: اس کا حوالہ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ''انوار السلام'' page 30۔

مرزا ناصر احمد: یہ بھی دیکھ لیں گے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Page may be verified page 30.

جناب چیئرمین: اگر کتاب ہے تو کتاب دے دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اس پر میں آپ سے یہ request کروں گا کہ یہ جو ہے:

''ہماری فتح'' سے کیا مراد تھی مرزا صاحب کی؟

مرزا ناصر احمد: غلبۂ اسلام۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ایک چیز جو establish ہوگی یا ہوگئی؟

مرزا ناصر احمد: ہوگئی۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کے ساتھ ہی............

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس کے ساتھ ہی اللہ اور رسولؐ کو نہیں مانتا، وہ اسلام سے ج ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر یہ تو نہیں ہے..........

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اگلا فقرہ۔ میں نے ”دو“ کہا ہے ناں۔

اور دوسرے یہ کہ جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتا، لیکن اللہ اور رسولؐ پر ایمان لاتا ہے وہ اسلام سے خارج نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مطلب یہ ہوا کہ جو اللہ اور رسولؐ پر ایمان لاتا ہے، ان کو مانتا ہے، اور مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتا، وہ پھر بھی مسلمان رہ سکتا ہے؟ گناہ گار ہو گا وہ؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، غیر مسلم نہیں ہے، گناہ گار ہو گا، ہو گا وہ۔

جناب یحییٰ بختیار: لیکن یہ نہیں کہہ سکتے ہم کہ جو مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتا، وہ اللہ اور رسولؐ کو بھی نبی نہیں مانتا، اللہ اور رسولؐ کو بھی نہیں مانتا؟

مرزا ناصر احمد: عام جب یہ ہم بولیں گے فقرہ، تو آپ درست کہہ رہے ہیں۔ عام طور پر یہی ہے۔ لیکن اس میں وہ آ گیا ناں، اتمام حجت والا آ گیا ناں۔ وہ آگے تفریق ہو گئی ناں۔ جو مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتا، باوجود اس کے کہ یہ سمجھتا ہے کہ خدا اور رسولؐ کا حکم ہے کہ نبی مانے، اس کا مقام اور ہے۔ اور جو نبی نہیں مانتا اور اس کے اوپر اتمام حجت نہیں ہوئی، اس کا مقام اور ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں جو مرزا صاحب کہہ رہے ہیں:

”علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسولؐ کو بھی نہیں مانتا۔ کیونکہ میری نسبت خدا اور رسولؐ کی پیشگوئی موجود ہے۔“

جناب یحییٰ بختیار: ''اتمام حجت'' ....

مرزا ناصر احمد: یہ ڈکشنری کون سی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ''نوراللغات'' ۔ اور دوسری میں بھی ایسے ہی آ جاتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، یہ کونسی لغت ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ''نوراللغات'' جلد اول۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو کوئی سٹینڈرڈ ڈکشنری نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی سٹینڈرڈ ڈکشنری آپ لے آیئے، ہم اسی سے دیکھ لیتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہاں ہونی چاہیے۔ سٹینڈرڈ ڈکشنری یا تو ''مفردات راغب'' ہے، قرآن کریم کے الفاظ کے بیان کے لیے، یا پھر ہماری بڑی بڑی ڈکشنریز۔

جناب یحییٰ بختیار: ''اتمام حجت'' جو ہے ناں جی، میں آپ کو یہاں پڑھ کر سناتا ہوں۔ ڈکشنری کی کوئی value نہ ہی سہی، وہ آپ جج کر لیں:

''اتمام حجت: حجت کا پورا کرنا۔ کسی امر میں آخری مرتبہ سمجھانے اور معاملہ طے کرنے کی جگہ۔''

مرزا ناصر احمد: اس کی تو اردو بھی ٹھیک نہیں، ڈکشنری کہاں سے ٹھیک ہو گی؟

جناب یحییٰ بختیار: ''حجت کا پورا کرنا'' اس میں کوئی غلطی ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ سارا فقرا، اردو نہیں ٹھیک۔

جناب یحییٰ بختیار: ''حجت کا پورا کرنا''............

مرزا ناصر احمد: ''حجت کا پورا کرنا'' کیا مطلب؟

جناب یحییٰ بختیار: argument کو complete کرنا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہتا ہوں، جو آپ کی تحریرات ہیں، تقاریر ہیں ان میں جو ایسا ذکر آتا ہے، میں ان کی طرف..........

Mr. Chairman: You want to continue, Mr. Attorney-General?

Mr. Yahya Bakhtiar: Just five minutes more, Sir.

Mr. Chairman: I see.

جناب یحییٰ بختیار: آپ یہ دیکھیں نا جی، کہ اسی پوائنٹ پر کل میں نے آپ کو پڑھ کر بھی سنایا تھا، پرسوں:

''ہر ایک شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے مگر عیسیٰؑ کو نہیں مانتا، عیسیٰؑ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا، محمدؐ کو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا، وہ نہ صرف کافر ہے بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

ان سے مراد صرف وہی ہیں جو اتمام حجت کے بعد..........؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، اتمام حجت کے بعد۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ میں clarify کرنا چاہتا تھا۔

پھر آگے ہے جی:

''ہم چونکہ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں، اور غیر احمدی آپ کو نبی نہیں مانتے، اس لیے قرآن پاک کی تعلیم کے مطابق کسی نبی کا انکار بھی کفر ہے، غیر احمدی بھی کافر ہیں۔''

تو..........

مرزا ناصر احمد: یہ بھی یہی ہے ''نہیں مانتے'' کا مطلب..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ''غیر احمدی'' کا یہ مطلب نہیں کہ سارے کے سارے..........؟

مرزا ناصر احمد: یہ مجھے یاد آ گیا۔ میں تو اس بات پر معذرت کر رہا ہوں کہ انہوں نے نوٹ کیا لیکن چیک نہیں کیا۔ میں بہت شرمندہ ہوں۔ میں ابھی جا کے یہی کام کروں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اسی واسطے میں کہتا ہوں کہ..........

مرزا ناصر احمد: ہاں، چیک کر لیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... چیک کر لیجئے۔ پھر آخری بات —— مرزا صاحب! آپ معاف کریں، I am repeating myself......

Mirza Nasir Ahmad: I would have to repeat myself.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, no, by all means, by all means.

میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو مرزا بشیرالدین محمود صاحب کہہ چکے ہیں، وہ اس میں کوئی confusion ہو گیا جو آپ کہہ رہے ہیں۔ اپوزیشن clear نہیں ہے میرے لیے، میں نہیں سمجھا، اور اس لیے میں کہہ رہا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ:

"جب کہ یہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی......"

اب دیکھیں ایک اور کیٹیگری ہے جو کہ..........

مرزا ناصر احمد: نجات..........

جناب یحییٰ بختیار: ایک منٹ مجھے عرض کرنی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اتمام حجت کے بعد ایک آدمی کافر ہو گیا، اور کسی کیٹیگری میں چلا گیا، اور وہ ختم۔ مگر ایک آدمی جب اس کیٹیگری میں آیا ہی نہیں:

"جب کہ یہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ مسیح موعود کا ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی تو کیوں خواہ مخواہ غیر احمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔"

جناب چیئرمین: (اراکین سے) آپ تشریف رکھیں جی، تشریف رکھیں۔

QUOTATIONS UNSUPPORTED BY ORIGINAL DOCUMENTS

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: مولانا ہزاروی صاحب کے پاس ایک حوالہ ہے، بہت اہم، اور انہوں نے پیش بھی کیا ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ حوالہ ان سے منگوایا جائے۔

جناب چیئرمین: یہ کوئی بات نہیں ہے۔ یہ آپ کی.........

مولانا غلام غوث ہزاروی: حوالہ یہ ہے کہ مرزا جی نے ایک گندی جگہ کا نام لیا ہے۔ انہوں نے مجھ سے کہا۔ لیکن حوالہ نہیں ہے ان کے پاس۔ میں ایک بات عرض کرتا ہوں......

جناب چیئرمین: کوئی ضرورت نہیں، میں نے رد کر دیا ہے۔ ان کا..........

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں، کوئی ضرورت نہیں جواب دینے کی۔ میں نے ان کا اعتراض اور سوال رد کر دیا ہے۔ بالکل ruled out۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: میں آج کے مباحثے کے بارے میں عرض کرتا ہوں کہ آج مرزا صاحب بری طرح پھنسے ہیں اس لیے کہ ''اتمام حجت'' جس کے معنی وہ کر رہے ہیں جس کو دنیا بالکل تسلیم نہیں کر سکتی۔ ''اتمام حجت'' یہی ہے کہ بولنے والا اتمام حجت پوری کر دے۔ قرآن شریف میں..........

جناب چیئرمین: مولانا! یہ پھر بحث کی بات ہے۔ ضابطے کی بات ہوگی۔ یہ آپ کی جو تقریر ہوتی ہے ناں اس میں سے وقت کاٹا جا رہا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین :نہ، نہ، یہ بات جو ہے، یہ اٹارنی جنرل..........

مولانا غلام غوث ہزاروی : میں اپنے ان بھائیوں کی خاطر تھوڑا سا عرض کرتا ہوں..........

جناب چیئرمین : نہیں، کوئی ضرورت نہیں بعد میں کریں گے۔بعد میں ساری چیز کریں گے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی : میرا مطلب یہ ہے کہ ''اتمام حجت'' قرآن میں ہے:

و مبشرین و منذرین لی الله یکون للناس علی الله حجة بعد رسل.

Mr. Chairman: Sardar Moula Bakhsh Soomro to please resume his seat; and Mr. Qusuri also.

مولانا غلام غوث ہزاروی : اتمام حجت ہوتا ہے، پیغمبر آتے ہی اتمام حجت کے لیے ہیں۔اور ان کے نہ ماننے سے سارے لوگ ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین :ہاں، اچھا ٹھیک ہے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی : اور یہ جو ہے:

وسیکنت انفسهم

اس کا تعلق اتمام حجت سے کوئی نہیں۔ ایسے لوگ موجود ہیں کہ جن کا دل گواہی دیتا ہے لیکن وہ نہیں مانتے، جیسا اہل کتاب کے بارے میں قرآن میں ہے:

یعرفونه کما یعرفون ابناء هم

جناب چیئرمین :ٹھیک ہے، یہ تقریر بعد میں کریں ناں جی۔

Any honourable member who would like to say something?

چوہدری ظہور الٰہی صاحب! آپ..........

مولانا غلام غوث ہزاروی : بہرحال، میں ایک بات عرض کرتا ہوں، اٹارنی جنرل صاحب کی خاطر، کہ یہ اس وقت کے ستر کروڑ مسلمانوں کے لیے اتمام حجت نہیں کہ وہ مرزا کو مانیں۔

CROSS-EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! کچھ جوابات دے رہے ہیں جو حوالے نوٹ کیے آپ نے؟

مرزا ناصر احمد: جی، کچھ تو تیار ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جو بھی ہیں وہ پہلے آپ فرما دیں۔ پھر میں آگے پوچھتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ایک تو "ظل" اور "بروز" کی اصطلاحات کے متعلق تھا ناں۔ تو یہ کہیں تو پڑھ دوں؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ اصولاً جو ہے، اگر آپ اچھی طرح کہہ بھی سکتے ہیں، تو اگر آپ پڑھ کے سنائیں گے تو objection ہو جاتا ہے کہ جواب آپ پڑھ کے سنا رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اکثر ان میں سے اقتباسات ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اقتباسات بے شک پڑھ کر سنائیں آپ۔ باقی مضمون آپ.....

مرزا ناصر احمد: جی، باقی تو ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: اگر اقتباسات جو ہیں وہ ساتھ فائل ہو جائیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ سنا دیں گے۔ پھر اس کے بعد وہ حوالے ہم نوٹ کر لیں گے۔ پھر وہ فائل کر دیں بیشک۔

Mr. Chairman: It would save us a lot of time.

اگر جواب ہو کسی کا مختصر، تو پڑھ کر سنا دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب جو اقتباس پڑھیں گے وہ explain ہو گا ناں۔ اس لیے وہ پڑھنا ضروری ہے حوالہ بھی سمجھنا ضروری ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور سب دوست سن بھی لیں گے۔

یہ سوال تھا ''ظلّی'' اور ''بروز'' کا جو آپ نے فرمایا تھا ''ظلی'' اور ''بروزی'' ......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو آپ نے کل فائل کر دیا تھا۔

مرزا ناصر احمد: وہ کل فائل ہوا نہیں تھا۔

جناب چیئرمین: نہیں ہوا تھا، واپس کر دیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو فائل کر دیں۔

جناب چیئرمین: وہ فائل کر دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو definition ہے۔

جناب چیئرمین: یہ definition ہے۔

Definition may filed. And that will be read as part of the evidence. Part of the examination.

مرزا ناصر احمد: ایک پرانا تھا، مجلس انتخابات خلافت کے اراکین کا فائل۔ یہ تو فائل ہی کرنا ہے؟

جناب چیئرمین: اس کو بھی فائل کر دیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: File as a document, Sir.

Mr. Chairman: Yes, file as a document. اس کے ساتھ date لکھیں اور Annexure شروع کر دیں نئے، with date ....

مرزا ناصر احمد: یہ ایک اور ہے..........

جناب چیئرمین: Annexure اس کی continuation میں، اے، بی، سی، ڈی، اور ساتھ dated ہو۔

مرزا ناصر احمد: یہ 26 جنوری 1916ء کے متعلق ایک وہ تھا سوال، جسے نوٹ کر لیا تھا، جو کل شام کو رہ گیا تھا تو آج صبح بھی یہ سوال ہو چکا ہے کہ 26 جنوری کے ''الفضل'' میں لکھا ہے ''امت'' کا لفظ احمدیوں کے متعلق۔ یہ اس کا جواب ہے۔ یہ حوالہ میں پہلے پڑھ دیتا ہوں ''الفضل'' 26 جنوری 1916ء میں سے وہ پڑھا گیا یہاں ایک حوالہ۔ اس سلسلے میں جو حوالہ پورا ہے وہ یہ ہے، اور فرمایا:

''کہ پہلا مسیح صرف مسیح تھا اس لیے اس کی امت گمراہ ہوئی اور موسوی سلسلے کا خاتمہ ہوا۔ اگر میں بھی صرف مسیح ہوتا تو ایسا ہی ہوتا۔ لیکن میں مہدی اور محمد ﷺ کا بروز بھی ہوں ــــ لیکن میں مہدی اور محمد ﷺ کا بروز بھی ہوں ــــ اس لیے میری امت کے دو حصے ہوں گے۔ ایک وہ جو مسیحیت کا رنگ اختیار کریں گے اور تباہ ہو جائیں گے۔ دوسرے وہ جو مہدویت کا رنگ اختیار کریں گے اور یہ قیامت تک رہیں گے''

یہ تو حضرت خلیفہ اول کی زبانی بات ہے۔ یہ لکھنے والے جو ہیں، خلفاء میں سے نہیں ہیں، ایک اور صاحب ہیں لکھ رہے۔

اسی کے آگے، اسی پیراگراف کے اگلے حصے میں لکھا ہے:

''ہماری جماعت کی دو پارٹیاں ہو جائیں گی..........''

''ہماری جماعت کی'' امت کی نہیں۔ تو وہ ایک لکھنے والا وہاں ''امت'' لکھ گیا۔ اس کے علاوہ ''امت'' کے معنی عربی میں جماعت کے بھی ہیں۔ چنانچہ:

(عربی)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے امت مسلمہ کو کہ:

''تم میں سے ایک امت ایسی ہونی چاہیے جو خیر کی طرف بلائے''۔

اس کا ترجمہ حضرت مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے یہ کیا ہے۔۔۔ ''امت'' کے معنی:

''تم میں کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہی رہنے چاہئیں.........''

''لوگ''۔ ''امت'' کے معنی یہاں ''لوگ'' کیا گیا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا ترجمہ یہ ہے:

''باید کہ باشد از شما گروہے''

انہوں نے ''گروہ'' ترجمہ اس کا کیا ہے ''امت'' کا۔

مولانا واحد اکعاشفی کا ترجمہ ہے:

''ہر آئینہ باید کہ باشد از شما گروہے''

انہوں نے بھی ''گروہ'' ترجمہ کیا ہے۔

تو اس ''الفضل'' کے اس مضمون میں جو لفظ ''امت'' لکھا گیا، اس کے ساتھ ہی پیرے کے آخر میں جماعت لکھا گیا۔ اور قرآن کریم نے ''امت'' کو بمعنی ''گروہ'' کے بھی استعمال کیا ہے، لوگوں کا، لوگ جب اکٹھے ہو جائیں، تو اس کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔ اس لیے وہ ''امت'' اس معنی میں استعمال نہیں ہوا جس سے غلط فہمی کا کوئی امکان ہو سکے۔

یہ ''اتمام حجت'' کے متعلق صبح ڈکشنری بھی منگوائی گئی تھی۔ یہ ''اتمام حجت'' کے متعلق قرآن کریم اور لغت نے جو ''اتمام حجت'' کے معنی کئے ہیں:

لغت میں......... ''مفردات راغب'' میں، جو قرآن کریم کے عربی الفاظ کی ایک مستند لغت ہے، اس میں جاھدوبھا و سیکنت انفسھم کے معنی اب میں بتا رہا ہوں۔

''جھدو'' کے معنی ''نفی ما فی القلب اثبات و اثبات مافی القلب نفسہ' کہ جو دل میں ہو اس کا .... جو دل میں ہو، یعنی آدمی سمجھتا ہو کہ بات یوں ہے، اس کا

انکار کرنا، اور جو دل میں بات نہ ہو اس کا اقرار کر لینا۔ یہ دل سے تعلق رکھتا ہے یہ ''مفردات راغب'' میں ہے۔

اسی طرح سورۃ ''انعام'' میں ہے۔

(عربی)۔ تلک ....

یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے ابراہیمؑ کو اس کی قوم کے خلاف حجت عطا کی تھی۔

اس حجت کا دوسری جگہ یوں ذکر فرمایا کہ بتوں کے ٹوٹنے پر قوم نے حضرت ابراہیمؑ سے آکے جب بحث کی تو آپ نے فرمایا کہ ان بتوں سے پوچھو۔ جن کو تم خدا سمجھتے ہو، انہی سے پوچھ لو۔ اور اس طرح پر وہ شرمسار ہو گئے، اور انہوں نے اپنی شکست کو تسلیم کر لیا۔ سورۃ ''انبیا'' میں ہے:

(عربی) قالو............

یہ اسی کے ضمن میں ہے۔

بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی، جس معنی کو میں نے explain کرنے کی کوشش کی ہے، وہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں، وہ معنی آپ لکھتے ہیں:

''میں یہ کہتا ہوں ــــــ میں یہ کہتا ہوں ــــــ کہ چونکہ میں مسیح موعود ہوں اور خدا نے عام طور پر میرے لیے آسمان سے نشان ظاہر کیے ہیں پس جس شخص پر میرے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں خدا کے نزدیک اتمام حجت ہو چکا ہے اور میرے دعوے پر وہ اطلاع پا چکا ہے وہ قابل مواخذہ ہو گا''

اور اس کے بعد آپ لکھتے ہیں، یہی in continuation، بیچ میں دوسرا مضمون آ گیا، اس کو میں چھوڑ رہا ہوں:

''اور اتمام حجت کا علم محض خدا تعالیٰ کو ہے۔ ہاں عقل اس بات کو چاہتی ہے کہ چونکہ لوگ مختلف استعداد اور مختلف فہم پر مجبول ہیں اس لیے اتمام حجت بھی صرف ایک ہی طرز سے نہیں ہوگا۔ پس جو لوگ بوجہ عملی استعداد کے خدا کی براہین اور نشانوں اور دین کی خوبیوں کو بہت آسانی سے سمجھ سکتے ہیں اور شناخت کر سکتے ہیں وہ اگر خدا کے رسول سے انکار کریں تو وہ کفر کے اول درجہ پر ہوں گے۔ اور جو لوگ اس قدر فہم اور علم نہیں رکھتے، مگر خدا کے نزدیک ان پر بھی ان کے فہم کے مطابق حجت پوری ہو چکی ہے—— خدا کے نزدیک—— ان سے بھی رسول کے انکار کا مواخذہ ہوگا۔ مگر بہ نسبت پہلے منکرین کے کم۔ بہرحال کسی کے کفر اور اس پر اتمام حجت کے بارے میں فرد فرد کا حال دریافت کرنا ہمارا کام نہیں ہے۔ یہ اس کا کام ہے جو عالم الغیب ہے۔ ہم اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ خدا کے نزدیک جس پر اتمام حجت ہو چکا ہے اور خدا کے نزدیک جو منکر ٹھہر چکا ہے وہ مواخذہ کے لائق ہوگا۔ اور ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ ہم اس کے اوپر..........''

یہ ہے ''حقیقت الوحی'' ۱۸۵۔۱۸۴ صفحہ۔

''اتمام حجت'' از روئے لغت: ''دلالت''۔ یہ از روئے لغت—— ''مفردات'' میں ہے—— کہ:

''حجت ایسی واضح دلالت کو کہتے ہیں جو راہ حق کو بالکل واضح کر دے اور دو متضاد باتوں میں سے ایک کی صحت کی مقتضی ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(عربی) کل..........

کہ کامل حجت اللہ ہی کے لیے ہے۔ نیز فرمایا کہ لوگوں کے لیے تمہارے خلاف کوئی حجت نہ ہو بجز ظالموں کے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ظالموں کی حجت کو حجت شمار نہیں کیا''۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ایک اور حوالہ جو میں نے دیا..........

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ اور حوالہ ہے۔ یہی میں کہہ رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مجھے کوئی confusion اس میں نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ تو میں صرف بتا رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ممکن ہے وہ..........

مرزا ناصر احمد: میں صرف اتنا بتا رہا ہوں کہ یہ خلیفۃ المسیح الثانی کی کتاب نہیں، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی کتاب ہے۔ یہ وضاحت کر رہا ہوں، بس۔ یہاں آپ یہ لکھتے ہیں، یہ سارا مضمون ہے اس کا، جہاں سے یہ پیرا شروع ہوا ہے، جہاں سے حوالہ لیا گیا تھا، اس پیرا سے جہاں سے وہ شروع ہوتا ہے، اس سے میں شروع کرتا ہوں:

"اس جگہ یہ یاد رہے کہ کفر دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک ظاہری کفر ایک باطنی کفر......"

یہ دراصل فلسفیانہ بحث ہے ایک اور تصنیف پر۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک اور کیٹیگری آ گئی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ایک اور کیٹیگری ہے جو ہماری پہلی بحث میں نہیں آتی:

"......ایک ظاہری کفر اور ایک باطنی کفر۔ ظاہر کفر تو یہ ہے کہ انسان کسی نبی کا کھلے طور پر انکار کر دے......"

یعنی کہہ دے کہ میں مثلاً حضرت موسیٰ کو نہیں مانتا نبی، یا حضرت عیسیٰ کو نہیں مانتا۔ یہ کھلے طور پر انکار جیسے ہوتے ہیں دنیا میں، تو وہ ظاہری کفر ہے:

"......اور اس کو مامور یہ ہدایت خلق اللہ نہ مانے، جس طرح پر کہ یہود نے مسیح ناصری کا انکار کیا"۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، اتمام حجت ہوا یا نہیں ہوا، اس شخص کے متعلق جو خود تسلیم نہیں کرتا کہ مجھ پر اتمام حجت ہو گیا، یہ دل سے تعلق رکھتا ہے اور انسان کا کام نہیں کہ اس کے اوپر حکم لگائے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں ایک اور چیز کی طرف آ رہا تھا......

مرزا ناصر احمد: اچھا! معاف کیجئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے کل بھی فرمایا تھا اور آج صبح بھی فرمایا کہ ''اتمام حجت'' کا یہ مطلب ہے کہ اس کو ایک چیز سمجھ آ جائے، پوری دلیل اس کے سامنے ہو جائے، اور وہ انکار کرے۔ سمجھ جائے، convinced ہو، اور انکار کرے۔

مرزا ناصر احمد: ایک، ایک کیٹیگری......

جناب یحییٰ بختیار: ایک aspect، ہاں، ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ایک قسم یہ ہے کہ سمجھ گیا ہے اور کہتا ہے ''میں سمجھ تو گیا ہوں'' اعلان کرتا ہے:

''میں سمجھ گیا ہوں، مگر مانوں گا نہیں''

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، ''میں انکار کرتا ہوں''۔

مرزا ناصر احمد: ''سمعنا و عصینا'' قرآن کریم کہتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو ہے، یہ اس کیٹیگری میں ہے جو مسلمان نہیں ہو سکتا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، رہ ہی نہیں سکتا۔ آپ ہی انکار کر دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، تو اس پر آپ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ اعلان کا ہونا ضروری ہے۔

مرزا ناصر احمد: اس کی طرف سے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں اس کی طرف سے۔ ابھی یہ اعلان کی مزید definition جو ہو گی کہ فرض کرو کہ کسی عالم نے مرزا غلام احمد صاحب کی باتیں سنیں اور وہ convince ہو گیا — میں ایک مثال دے رہا ہوں — وہ convince ہو گیا ہے، مرزا صاحب کے نقطۂ نظر سے، اور وہ اعلان کرتا ہے کہ ''نہیں، مرزا صاحب سچے نبی نہیں'' تو یہ اعلان......

مرزا ناصر احمد: نہ، نہیں، پھر وہ رہ گیا ایک حصہ، ایک حصہ رہ گیا۔ وہ یہ اعلان کرتا ہے کہ ''میں یہ تو سمجھ گیا ہوں کہ یہ سچے ہیں، مگر میں ایمان نہیں لاتا''

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ایسے ہی، ایسے ہی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ ایک حصہ رہ گیا تھا ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر تو simple ہے جی۔ Then there is no complication. پھر میں یہ پوچھوں گا کہ جو یہ کیٹیگری ہے کہ اتمام حجت کے بعد جو مرزا صاحب کو نہ مانے اور خدا کا رسول نہ مانے، وہ خدا اور رسولؐ کو نہ ماننے کے برابر کافر ہے، اتمام حجت کے بعد، اس طرح آپ نے define کیا؟

مرزا ناصر احمد: جس نے خود کہا کہ ''مجھ پر اتمام حجت ہو بھی گیا اور میں نہیں مانتا''؟

جناب یحییٰ بختیار: ''میں نہیں مانتا''۔ یہ اس کیٹیگری میں ہے، جو کہتا ہے، وہ بالکل ہی کافر، سو فیصدی کافر ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ کافر ہے، دائرہ اسلام سے خارج۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، دائرہ اسلام سے خارج ہے، کیونکہ وہ تو......؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یعنی وہ تو اسلام ہی سے خارج ہے۔ غیر مسلم ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو مسلمان ہی نہیں رہا جی؟

جناب یحییٰ بختیار: کوئی آدمی نہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ فی الحال جس نتیجے پر ہم پہنچے ہیں، اس کے مطابق کوئی بھی کافر اس وقت نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: اس سینس (sense) میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اس لحاظ سے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس لحاظ سے ملت اسلامیہ سے باہر؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: دیگر الفاظ میں، ایسا کوئی شخص نہیں جو مسلمان نہ ہو؟

مرزا ناصر احمد: ایسا کوئی شخص نہیں جو اسلام کا دعویٰ کرے اور مسلمان نہ ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: ہم یہ تو concede کرتے ہیں ہم ان لوگوں کا ذکر کرتے ہیں جو اللہ اور رسولؐ پر ایمان رکھتے ہیں۔ میں عیسائیوں یہودیوں کا ذکر نہیں کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ایمان رکھتے ہیں.......... ہاں، نہیں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہماری بحث یہ ہے کہ جو اللہ اور رسولؐ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس کے بعد سوال آتا ہے مرزا غلام احمد صاحب پر کہ ان کو ہم نبی مانتے ہیں یا نہیں۔ سوال ان کا ہے اس وقت۔ اس وقت آپ کی نظر میں ان مسلمانوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جس کو آپ کہیں کہ Hundred per cent، سو فیصدی کافر ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، جو غیر مسلم ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جو کہ علم کی بات ہے۔ اعلان نہیں کرتا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، علم کی۔ غیر مسلم ہے۔ کوئی ایسا نہیں جسے میں غیر مسلم کہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہے ہی نہیں یا علم میں نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: دیکھیں ناں، ملت اسلامیہ میں جو ہیں، ان میں سے گنہگار کے لیے ''خارج از اسلام'' کا حدیث نے استعمال کیا ہے لفظ..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، پھر اس کو کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ...... گنہگار کے لیے، کہ جو ظالم کے ساتھ چلتا ہے:

626

(عربی) حرج من الاسلام..........

تو چونکہ ایسے الفاظ ہمارے لٹریچر کی اصطلاح میں تھے، اس لیے وہ استعمال کیے۔ اب گھر والا جو ہے ــــ میں ــــ مجھ سے آپ مطلب پوچھتے ہیں، میں مطلب بتا دیتا ہوں آپ کو:

(عربی)

اور یہ ہے یعنی بانی سلسلہ کی ایک کتاب نہیں، کسی خلیفہ وقت کی ایک کتاب نہیں ہے۔

اور..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ ان کا قول نہیں ہے، تو پھر میں اس پر بات نہیں کروں گا۔ اگر آپ یہ کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: اس معنی میں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ کہ یہ مسیح ثانی کا قول نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: اس معنی میں جو آپ لے رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ معنی .... دیکھیں، مرزا صاحب! میری ایک difficulty ہے، میں explain کر دیتا ہوں، کہ جو ایڈووکیٹ ہوتے ہیں اور جو پاکستان یا برٹش سسٹم سے واقف ہیں ــــ اور آپ بھی جانتے ہیں ان کی جو jurisprudence ہے ــــ ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کہ جو الفاظ کے simple معنی ہوں، ظاہر معنی ہوں، اگر وہ صاف ہوں تو پھر آپ کو کسی اور تعبیر کی اور تشریح کی ضرورت نہیں۔

Words must be taken in their literal, simple sense; and that is the intention of the author, the speaker and the writer. This is the first rule.

مرزا ناصر احمد: بشرطیکہ وہ اس پر اتھارٹی ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: جو اس نے لکھا ہے، صاف ظاہر ہوتا ہے۔ تو اس کے بعد آپ یہ نہیں......

Mirza Nasir Ahmad: If he is an authority.

Mr. Yahya Bakhtiar: No question. Anybody. This is the rule.

Mirza Nasir Ahmad: No, no. Then this would be considered as his views, not the views of the Jamaat.

Mr. Yahya Bakhtiar: That is different.

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ وہ یہ views ...... میں یہی بتانے لگا تھا............

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں کہتا ہوں، اگر آپ کہتے ہیں کہ خلیفہ ثانی کا view ہے، تب تو ٹھیک ہے، میں اس سے آگے پڑھتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، یہ خلیفہ ثانی کی تو نہیں، یہ خلیفہ ثانی کی نہیں ہے عبارت، یہی تو میں کہہ رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا بشیر احمد صاحب۔ I am sorry۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ وہ خلیفہ ثانی نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں مگر وہ جماعت کے ایسے بڑے رہنما ہیں......

مرزا ناصر احمد: ایک جماعت کے بہت بزرگ ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... بزرگ رہنما ہیں۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ and he is an authority who can interpret یہ میں نہیں کہتا کہ جو ان کی interpretation ہو گی that will prevail over that of Khalifa.

مرزا ناصر احمد: یہ ہم پھر پیچھے چلے گئے۔ وہ جو ہم نے فیصلہ کر لیا تھا ناں......

جناب یحییٰ بختیار: یہ میں اس لیے کہہ رہا ہوں............

مرزا ناصر احمد: ...... ’’اتمام حجت‘‘ والا فیصلہ، جو ایک دفعہ کر چکے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ:

’’محمد کو نہیں مانتا، اور محمد کو تو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا، وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔‘‘

میں عرض اس لیے کر رہا ہوں کہ کیوں repeat کر رہا ہوں۔ ایک writer author, speaker کی intention جو ہے، وہ اس کی بار بار جو چیز کہتے ہیں اس سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں، اور پھر غیر احمدی کو مسلمان سمجھتے ہیں، اور ہم نے جو کیٹیگریز متعین کی ہیں............

مرزا ناصر احمد: ’’جو ہم نے کی ہیں‘‘— اگر اس خاکسار کو بھی ’ہم‘ میں شامل کر رہے ہیں............

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، آپ نے، جو آپ نے کی ہیں۔ میں تو آپ سے پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، نہیں، اوہو! میری بات تو سنیے۔ نہیں، نہیں، میں اعتراض نہیں کر رہا کوئی، میں بات کر رہا ہوں۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر خاکسار کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے تو بطور خلیفۂ وقت۔ اس اتھارٹی کو میرے مقابلے میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو میں مانتا ہوں۔ اس پر...... اگر آپ اس کو reject کریں۔ تب تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

مرزا ناصر احمد: سارے اسی کی روشنی میں چلے جائیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... اسی کو explain کرتے ہیں؟

چوہدری ظہور الٰہی: نماز کا وقت ہو گیا، بلکہ زیادہ دیر ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین: اچھا، بہت اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نماز کے بعد جی۔

Mr. Chairman: The delegation is permitted to withdraw; to report at 8.00 p.m.

(The Delegation left the Chamber.)

Mr. Chairman: The House is adjourned to meet at 8.00 p.m. for Maghrab Prayers.

[The Special Committee adjourned for Maghrab Prayers to meet at 8.00 p.m.]

[The Special Committee re-assembled after Maghrab Prayers, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

INTERRUPTIONS BY THE WITNESS WHEN A QUESTIONS IS PUT

صاحبزادہ صفی اللہ: آپ نے کل فرمایا تھا کہ جب تک اٹارنی جنرل سوال کو ختم نہ کر لیں تو گواہ کو چاہیے کہ وہ مداخلت نہ کرے۔ لیکن کل سے اب تک اس نے اس پر بالکل عمل نہیں کیا۔ اور اٹارنی جنرل کے سوال کے دوران وہ بحث شروع کرتا ہے یعنی اس سے قطع کلام کرتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔ نہیں جی، میرا جو جس ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ وہی struggle ہے پاکستان بننے کی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے جو آپ کو عرض کی کہ ایک "Impact" ایک منیر ...ب کی انکوائری رپورٹ، ان میں findings دی ہیں۔ ایک میں Comment ہے، ایک میں finding ہے۔ تو میں نے کہا آپ explain کر رہے ہیں۔ اور باقی جہاں تک میرا...... جس context میں میں نے سوال پوچھا تھا آپ سے، وہ یہ نہیں تھا کہ آپ پاکستان کے حق میں ہیں یا خلاف تھے یا ہیں۔ یہ نہیں تھا۔ وہ یہ تھا کہ آپ کی ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ آپ باقی مسلمانوں سے اپنے آپ کو separate رکھیں، علیحدہ رکھیں، اور اس میں یہ ہوا تھا کہ "ایک پارسی کے مقابلے میں میں دو پارسی ...... دو احمدی پیش کروں گا"۔

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: کہ "اگر پارسی ایک پیش کیا جاتا ہے تو میں اس کے مقابلے میں دو احمدی پیش کر دوں گا"......

مرزا ناصر احمد: وہ، وہ ...... یہ جو ہے ناں ......

جناب یحییٰ بختیار: ...... وہ جو ہے separatism، ....

مرزا ناصر احمد: ...... میرا قصور ہے، میرا قصور ہے۔ جو آپ ...... یہ جو آپ کر رہے ہیں ناں سوال، یہ اس اخبار کے اوپر based ہے۔ اور اسی اخبار میں اسی خطبے کے اندر خلیفۂ ثانی نے یہ بیان کیا ہے کہ "میں نے ان حالات میں مسلم لیگ سے مشورے کے بعد اور ان کی مرضی کے ساتھ یہ stand لی تاکہ مسلم لیگ کی جو کوشش پاکستان بننے کے لیے ہے اس میں اور زیادہ استحکام پیدا ہو اور طاقت پیدا ہو"۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے یہ explain کیا۔ جو میرا تھا ناں separatism کا.........

مرزا ناصر احمد: جی، وہ ٹھیک ہے۔ لیکن اسی میں جواب ہے، اسی اخبار کے اندر جواب موجود ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس پر پھر میں بعد میں آ رہا ہوں جی، کیونکہ کچھ اور حوالے ہیں۔

مرزا صاحب! میں ابھی کوئی اور سوال پوچھ لوں آپ سے؟ May I proceed

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: خاتم النبیین کے بارے میں جو مولانا ابوالعطا صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے، مولانا مودودی صاحب کی کتاب کے جواب میں، 'Annexure No. 6 ضمیمہ ۶، اس میں مولانا فرماتے ہیں، مولانا عطا اللہ، ابوالعطا صاحب کہ:

''خاتمیت محمدیہ میں آنحضرتﷺ کے خاتم النبیین ماننے والوں کے دو مختلف نظریے ہیں۔ پہلا نظریہ یہ ہے کہ آنحضرتﷺ کی خاتمیت نے دیگر انبیاء کے فیوض کو بند کر کے فیضان محمدی کا وسیع دروازہ کھول دیا......''

Mr. Chairman: Page?

جناب یحییٰ بختیار: Page 8, Sir ۔ صفحہ نمبر ۸:

''...... پہلا نظریہ یہ ہے کہ آنحضرتﷺ کی خاتمیت نے دیگر انبیاء کے فیوض کو بند کر کے فیضان محمدی کا وسیع دروازہ کھول دیا۔ آپ کی امت کے لیے آپ کی پیروی کے طفیل وہ تمام انعامات ممکن الحصول ہیں جو پہلے منعم علیہم لوگوں کو ملتے رہے ہیں''۔

یہ تو ایک نظریہ ہے جو کہ آپ کا نظریہ ہے۔ دوسرا نظریہ یہ ہے آپ کے مولانا ابوالعطا صاحب کے نقطۂ نظر سے......

__مرزا ناصر احمد__: ہاں، ہاں، عطا صاحب کے نزدیک۔

__جناب یحییٰ بختیار__: ...... وہ یہ ہے ...... ہاں جی، ہاں جی ...... یہ ہے کہ:

"آنحضرت ﷺ کی خاتمیت فیضان محمدی کے بند ہونے کے مترادف ہے......"

__مرزا ناصر احمد__: کیا ہونے کے مترادف ہے؟

__جناب یحییٰ بختیار__: "...... خاتمیت فیضان محمدی کے بند ہونے کے مترادف ہے......"

__مرزا ناصر احمد__: ہاں جی۔

__جناب یحییٰ بختیار__: "...... آپ کی امت ان تمام اعلیٰ انعامات سے محروم ہوگئی جو بنی اسرائیل یا پہلی امتوں کو ملتے رہے ہیں۔"

اب اس سے جو میں یہ سمجھا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد، جیسے آپ کہتے ہیں، امتی نبی آئیں گے، اور یہ ایک فیض کا دروازہ ہے جو بند نہیں ہوا۔ اور وہ دوسرے کہتے ہیں جی ــــ آپ کے نقطۂ نظر سے ــــ یہ فیض کا دروازہ، رحمت کا دروازہ بند ہوگیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آجکل یہ دروازہ بند ہے یا کھلا ہے؟

__مرزا ناصر احمد__: یہ سوال جو ہے یہ اس ......

__جناب یحییٰ بختیار__: یا ــــ میں ایک اور سوال پوچھ لیتا ہوں ــــ یہ چودہ سو سال میں، آنحضرت ﷺ کے بعد اور مرزا غلام احمد صاحب کی پیدائش سے پہلے کوئی اور نبی آیا یا اس دوران میں یہ دروازہ فیض کا کھلا کسی ایک منٹ کے لیے؟

NA-Proceeding-1974....

646

"خاتمیت محمدیہ یا آنحضرتﷺ کو خاتم النبین ماننے والوں کے دومختلف نظریے ہیں۔ پہلا نظریہ یہ ہے کہ آنحضرتﷺ کی خاتمیت نے دیگر انبیاء کے فیوض کو بند کر کے فیضان محمدیؐ کا وسیع دروازہ کھول دیا ہے۔ آپ کی امت کے لیے آپ کی پیروی کے طفیل وہ تمام انعامات ممکن الحصول ہیں جو پہلے منعم علیھم لوگوں کو ملتے رہے ہیں"

یعنی جو باقی امتیں ہیں ان کو جو انعامات ملتے رہے وہ تو ختم، وہ دروازہ تو بند، جیسے میں سمجھتا ہوں، مگر اس امت میں، امت محمدیہؐ میں یہ فیض جاری رہے گا۔ اور یہ فیض ـــــ جیسے آپ نے "محضر نامہ" میں کہا کہ "یہ کھڑکی کھلی ہے جس سے کہ نبی آ سکتا ہے" جو میں سمجھ سکا، اس کا بھی میں حوالہ دے دیتا ہوں کہ دروازہ کھلا ہے:

"آپ کی امت کے لیے آپ کی پیروی کے طفیل وہ تمام انعامات ممکن الحصول ہیں جو پہلے منعم علیھم لوگوں کو ملتے رہے ہیں دوسرا نظریہ یہ ہے کہ آنحضرتﷺ کی خاتمیت فیضان محمدیؐ کی بند ہونے کی مترادف ہے۔ آپ کی امت ان تمام اعلیٰ انعامات سے محروم ہوگئی جو بنی اسرائیل یا پہلی امتوں کو ملتے رہے ہیں۔"

اب میرا جی سوال یہ ہے کہ کیا اس میں اس بات کا ذکر ہے کہ اور نبی آئیں گے؟ اور یہ فیض اور نبی کے آنے کے متعلق ہے یا یہ کہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس میں نہیں ذکر۔

جناب یحیٰی بختیار: ٹھیک ہے۔ میں اس سے اور آگے نہیں چلتا۔

اب میں مرزا صاحب! آپ سے یہ عرض کرونگا کہ آپ کے عقیدے کے مطابق آنحضرتﷺ کے بعد اور نبی آ سکتے ہیں یا نہیں؟ ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو

آپ امتی نبی سمجھتے ہیں۔ آ سکتے ہیں؟ پھر دوسرا سوال یہ ہوتا ہے— تا کہ آپ تشریح کریں— اس عرصہ میں صرف وہی نبی آئے ہیں یا اور بھی آئے ہیں؟ اس کی آپ تشریح کریں۔

مرزا ناصر احمد: سوال ختم ہو گیا ہے جی؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ہو گیا۔

مرزا ناصر احمد: ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ امت محمدیہ میں صرف وہی امتی نبی آ سکتے ہیں جن کی بشارت محمد ﷺ نے دی ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: ختم کر لیا آپ نے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ختم میرا بیان۔

جناب یحییٰ بختیار: اور آپ کے نظریہ کے مطابق وہ بشارت صرف مرزا غلام احمد صاحب کے بارے میں ہے یا یہ مسیح موعود کے بارے میں ہے، اور کسی نبی کے بارے میں نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ بشارت ہمارے عقیدے کی رو سے صرف مہدی اور مسیح کے متعلق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ جو آپ نے کہا، یہ جو ہے، کسی حدیث کے حوالے سے کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: یہ جی میں بہت سی احادیث کے حوالے سے کہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... کہ صرف ایک آئیں گے، اس کے علاوہ اور نہیں آئیں گے، نہ ہی پہلے آئے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ دیکھیں ناں............

Mr. Yahya Bakhtiar: I am repeating it in a different form.

کیا مولانا مودودی صاحب نے یا کسی اور مسلمان علماء میں سے کسی نے بھی یہ کہا ہے کہ فیضِ محمدیؐ کا دروازہ بند ہوا— اس سینس (sense) میں جو آپ کہہ رہے ہیں— کہ کوئی بزرگ، اولیاء صادقین میں سے کوئی نہیں آئیں گے؟ یہ تو کسی نے نہیں۔ وہ تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ تو اب بھی کہتے ہیں کہ نیک بندے آئیں گے جو اللہ کا پیغام لوگوں کو دیں گے۔ اس پر تو ...... یہ فیض تو ہر وقت جاری رہے گا۔ اس پر تو کوئی dispute ہی نہیں ہے۔

سوال یہ میں آپ سے simple پوچھ رہا ہوں کہ، آپ کے نظریے کے مطابق کوئی اور نبی مرزا غلام احمد صاحب کے علاوہ آ سکتا ہے یا نہیں آ سکتا؟

مرزا ناصر احمد: پہلے ''آ سکتا ہے'' کا جواب ہے: آ سکتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آ سکتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: آ سکتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ مگر حقیقت میں صرف ایک ہی آیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: لیکن عملاً صرف وہی آ سکتا ہے جس کی بشارت محمد ﷺ نے دی ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: اور انہوں نے بغیر مرزا صاحب کے کسی کی بشارت نہیں دی؟ یعنی آپ کو احادیث کا علم ہے۔

مرزا ناصر احمد: میرے علم کے مطابق نہیں دی۔ لیکن اگر کوئی اور یہ ثابت کرے کہ حضرت محمد ﷺ نے کسی اور کی بھی بشارت دی ہے تو میں commit ہوں یہ کہہ کے کہ وہی نبی آ سکتا ہے جس کی بشارت محمد ﷺ نے دی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر میں یہ کہوں، مرزا صاحب! کہ اگر یہ اصول مان لیا جائے کہ اللہ کا فیض جاری رہے گا، اللہ کے خزانے بند نہیں ہوئے، نبی کی sense

میں ـــــ ''نبی کی sense میں'' میں اس واسطے کہہ رہا ہوں ـــــ اور اگر یہ اصول مان لیا جائے تو پھر کیونکہ ابھی دنیا شروع ہی ہوئی ہے، تیرہ سو سال کچھ بات ہی نہیں ہے، تیرہ ہزار سال گزریں گے، ہزاروں نبی آ سکتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں: ''نہیں، صرف ایک ہی نبی آئیگا، امتی ایک ہی آیا ہے'' چونکہ آپ کے مطابق بشارت آنحضرت محمد ﷺ کی یہی ہے کہ ایک ہی ہوگا، اور نہیں آئیں گے۔ میں آپ کا مطلب سمجھ گیا ہوں کیا؟ 651

__مرزا ناصر احمد__: یہ پورا صاف نہیں ہے۔

__جناب یحییٰ بختیار__: میں پھر عرض کر دیتا ہوں......

__مرزا ناصر احمد__: نہیں، میں نے یہ کہا کہ میرے علم میں صرف ایک کی بشارت ہے۔ اور میں، میں ...... میری بات ابھی ختم نہیں ہوئی ـــــ اور میں، میں یہ، اس اصول کو، پر عقیدہ رکھتا ہوں کہ امت محمدیہ میں، سوائے اس امتی نبی کے جس کی بشارت خود محمد ﷺ نے دی ہو، اور کوئی نہیں آ سکتا۔

__جناب یحییٰ بختیار__: اور نہیں، بس یہی میں کہنا چاہتا ہوں۔

__مرزا ناصر احمد__: یہ اصول ہے، میرے نزدیک۔

__جناب یحییٰ بختیار__: ہاں، ہاں۔ نہ آیا ہے، نہ آئیں گے؟

__مرزا ناصر احمد__: نہیں، صرف وہ آ سکتا ہے جس کی بشارت دی گئی ہو۔

__جناب یحییٰ بختیار__: تو انہوں نے بشارت صرف ایک کی دی ہے؟

__مرزا ناصر احمد__: ہمارے نزدیک؟

__جناب یحییٰ بختیار__: ہاں جی۔ میں عقیدے کی بات کر رہا ہوں ناں جی۔

__مرزا ناصر احمد__: ہاں، ہمارے عقیدے کے نزدیک امتی نبی صرف ایک کی بشارت دی گئی ہے، مہدی اور مسیح کے نام سے۔ اور ...... لیکن نبی اکرم ﷺ کے بیشمار فیوض

مرزا ناصر احمد: یہ عقیدے کی بات ہے کہ صرف وہی آ سکتا ہے جس کی بشارت دی گئی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: بشارت صرف ایک کی ہے؟

مرزا ناصر احمد: ......لیکن یہ امکان کہ اللہ تعالیٰ میں یہ طاقت ہے یا نہیں، اس قسم کی بھی بعض دفعہ باتیں چلتی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، وہ میں نہیں کہہ رہا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ ''خاتم النبیین'' کی جو بحث ہے، اس میں آپ کے عقیدے اور interpretation کی میں وضاحت چاہتا تھا۔

مرزا ناصر احمد: جی وہ میں نے کر دی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ یہ آنحضرتؐ کے بعد صرف ایک نبی جن کی بشارت، مسیح موعود ہیں، آنحضرت ﷺ نے کی ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہمارے علم کے مطابق۔

جناب یحییٰ بختیار: وہی آئے ہیں، ان کے بعد اور کوئی نہیں آ سکتے؟

مرزا ناصر احمد: ہمارے علم کے مطابق۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں عقیدے کے مطابق۔

اب، مرزا صاحب! یہ ایک حوالہ ہے ''انوار خلافت'' سے، میں پڑھ کے آپ کو سناتا ہوں:

''اور انہوں نے خداوند تعالیٰ کی قدرت (عربی میں اس کے بعد آتا ہے جی) خدا تعالیٰ کی قدرت کو نہیں سمجھا اور یہ سمجھ لیا ہے کہ خدا کے خزانے ختم

ہو گئے ہیں اس لیے کسی کو کچھ نہیں دے سکتے۔ اسی طرح یہ کہتے ہیں کہ خواہ کتنا ہی زاہد ہو، زہد اس کا بڑھ جائے پرہیزگاری اور تقویٰ میں کئی نبیوں سے آگے گزر جائے، معرفت الٰہی کتنی ہی حاصل کر لے، لیکن خدا اس کو کبھی نبی نہیں بنائے گا اور کبھی نہیں بنائے گا۔ ان کا یہ سمجھنا خدا تعالیٰ کی قدرت کو ہی نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے، ورنہ ایک نبی تو کیا، میں کہتا ہوں کہ ہزاروں نبی ہوں گے''۔

''ہوں گے''

مرزا ناصر احمد: یہ کون ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: مرزا بشیر الدین محمود صاحب——

''انوار خلافت''............

مرزا ناصر احمد: یہ دیکھ سکتے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ......صفحہ ۶۲۔

Mr. Chairman: The book may be handed over to the witness the librarian may hand over the book. The librarian may hand over the book to the witness.

میاں مسعود احمد: جناب صدر! مجھے سوال put کرنے کے طریق سے کچھ اختلاف ہے۔ میں سمجھتا ہوں............

جناب چیئرمین: ایک سیکنڈ۔ تشریف رکھیں، بیٹھیں۔ This we discuss always after wards always after wards.

میاں مسعود احمد: میں عرض کر رہا ہوں پروسیجر کے متعلق۔

جناب چیئرمین: یہ پروسیجر بھی ہم ڈسکس کرتے ہیں 'after this ہمیشہ ہر روز afterwards discuss کرتے ہیں۔

We have laid down certain rules of procedure.

جناب یحییٰ بختیار: اور اسی کے ساتھ اب صفحہ ۶۵ بھی میں پڑھ لیتا ہوں، پھر آپ دونوں......:

''وہ تو مخالفت سے ڈراتے ہیں۔ لیکن اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا تو میں اسے کہوں گا تو جھوٹا ہے، کذاب ہے، آپؐ کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔''

Mr. Chairman: The book may be handed over to the witness.

جناب یحییٰ بختیار: اب اس کے ساتھ جب، مرزا صاحب! میں سوال complete کروں.........

مرزا ناصر احمد: یہ ۶۵ صفحہ آپ نے پڑھا؟

جناب یحییٰ بختیار: ۶۲ اور ۶۵، دو۔

مرزا ناصر احمد: ۶۲ اور ۶۵؟

جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں۔

Mr. Chairman: The book may be handed over to the witness.

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کو یہ دیتے ہیں، آپ اس سے دیکھ لیجئے۔

Mr. Chairman: Let the witness verify it let the witness verify it.

مرزا ناصر احمد: یہ...... اسکا جواب یہ ہے کہ ایک ہے امکان ''آ سکتا ہے یا نہیں آ سکتا''۔ ایک یہ ہے ایمان کہ ''ایک آ گیا''۔ جہاں تک ''آ سکتے ہیں'' کا سوال ہے، میں یہ بتا رہا ہوں کہ جو حوالے آپ نے پڑھے ہیں وہاں امکان کے متعلق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ حوالے درست تو ہیں ناں جی؟

متعلق بات کر رہا ہوں" اور آج ایک میری interpretation کہ انہوں نے درست کہا تھا کہ "امکان کے متعلق بات کر رہا ہوں"......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: ......اور "امکان" کے متعلق، اگر مجھے اجازت ہو؟،............

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، آپ پورا کر لیں پھر میں......

مرزا ناصر احمد: اگر "امکان" کے متعلق جب بحث ہو تو یہ "تقویت الایمان" حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید کی صفحہ ۳۷ کے اوپر لکھا ہے:

"اس شہنشاہ خدا تعالیٰ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم 'کن' سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن اور فرشتہ جبرائیل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے"

اب یہ بالکل ان کا، یہ ایمان رکھنے کے باوجود کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں، اور آپ جیسا اور کوئی نہیں آ سکتا، اس ایمان کے باوجود امکان کی بات کر رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Yes, Attorney-General.

Mr. Yahya Bakhtiar: Shall I proceed?

Mr. Chairman: Yes.

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں پھر آپ سے عرض کرتا ہوں کہ میرے نزدیک سوال بالکل سادہ ہے "ختم نبوت" کے معنی کیا ہیں؟ جو ہمارے سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے، اس عقیدے میں جو قرآن کی روشنی میں ابھی تک اللہ تعالیٰ کا کوئی اور فرمان نہیں آیا کہ "میں ابھی نیا آدمی بھیجتا ہوں' میں نبی بھیجتا ہوں، میں نئی شرع بھیجتا ہوں"۔ اللہ تعالیٰ تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ امکان کی بات میں نہیں کرتا۔ جو اس وقت اللہ تعالیٰ کا

مگر اب دوسرا سوال ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کے بعد اور کوئی نبی نہیں آ سکتے تو خاتم النبین پھر مرزا غلام احمد ہو گئے جس sense میں آخری نبی۔ آپ یہ نہ سمجھیں..........

مرزا ناصر احمد: بالکل نہیں ہو سکتے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......آخری نبی وہی ہو گئے۔

مرزا ناصر احمد: وہ جس نے اپنے آپ کو ''غلام'' اور ''احقر الغلمان'' کہا ہے، وہ آخری کیسے ہو گیا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ سمجھوں کہ امتی نبی ان کے بعد کوئی آ سکتا ہے؟ کوئی اور امتی نبی آ سکتا ہے مرزا غلام احمد صاحب کے بعد؟

مرزا ناصر احمد: اسماعیل صاحب شہید کہتے ہیں کہ ''کروڑوں محمدؐ آ سکتے ہیں''۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ سے پوچھتا ہوں، مرزا صاحب! پلیز (please) میں ......قدرت کی بات نہیں ہے۔ جو آپ کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بشارت کی ہے کہ مسیح موعود آئیں گے، اور کوئی نہیں آئیگا، آپ کی یہ interpretation تھی......

مرزا ناصر احمد: میرا عقیدہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد، آپ کو چھوڑ کے، آپ کے مقابل پر کھڑے ہو کر، آپ کی اتباع کا دعویٰ نہ کرتے ہوئے، اپنے نفس کو آپؐ کی راہ میں، فدا کیے بغیر، کوئی امتی نبی بھی نہیں آ سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ جی کہ جو امتی نبی آ گیا......

مرزا ناصر احمد: وہ بھی اپنی صفات کا حامل ہے، اور آپ کی جوتیوں میں بیٹھنے کے قابل ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اس طرح سے اور جوتیوں میں بیٹھنے والا کوئی اور آ سکتا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ......نہیں، بعد میں آنا ہے۔ آخری نبی جو ہے وہ مسیح موعود ہیں؟

مرزا ناصر احمد: آخری نبی۔ موعود کو چھوڑیں۔ امت کے ہر فرقے کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح نازل ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور وہ ہو چکے ہیں، آپ کے عقیدے کے مطابق؟

مرزا ناصر احمد: ابھی یہ جو ہے ناں مسئلہ، یہ تو سلجھتا نہیں۔ اور باقی حصہ چھوڑیں۔ ہر فرقہ یہ کہتا ہے کہ مسیح نے نازل ہونا ہے۔ جب مسیح نازل ہوں گے تو وہ آخری بن جائیں گے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔

میں پھر آپ سے ایک اور سوال پوچھتا ہوں۔

روز قیامت سارے انبیاء اللہ کے دربار میں حاضر ہوں گے، آخری نبی کون شمار ہوگا؟ حضرت محمد ﷺ، یسوع مسیح یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام؟

مرزا ناصر احمد: حضرت محمد ﷺ سب سے پہلے نبی بھی ہیں اور سب سے آخری نبی بھی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آخری نبی وہی سمجھے جائیں گے؟

مرزا ناصر احمد: بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اب آپ نے یہ فرمایا کہ امتی نبی جو ہے ....

مرزا ناصر احمد: ''امتی نبی'' اس کو کہتے ہیں جس کا وجود ہی نہ ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: جو بھی آپ اس کو سمجھیں۔ آپ کہتے ہیں کہ جو حضرت غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتا اور اتمام حجت کے بعد نہیں مانتا، وہ کافر ہے، بالکل کافر ہے۔ تو ایک نبی ہیں—— کیونکہ اسلام میں یہ آیا ہے کہ جو کسی نبی سے انکار کرتا ہے، وہ کافر ہو

جناب یحییٰ بختیار: ختم ہو گیا ہے، ختم ہو گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جس امتی نبی کی بشارت دی گئی تھی اس کا اپنا کوئی وجود ہی نہیں، اور وہ اپنے نفس پر کامل موت وارد کرنے کے بعد اور محمد ﷺ کے cause کے لیے، اس مقصد کے لیے پوری dedication کے ساتھ جو شخص آیا ہے، اس کو نہ آخری کہا جا سکتا ہے نہ پہلا۔ اور امت محمدیہ میں وہ بزرگ ہمارے جن کی بزرگی پر شک نہیں کیا جا سکتا، انہوں نے امکان اس بات کا ظاہر کر دیا کہ اللہ کی قدرت سے یہ بعید نہیں کہ محمد ﷺ جیسے کروڑوں نبی پیدا کر دے تو وہ جو چیز ان کے لیے آپ خاموشی سے قبول کر لیتے ہیں، ہمارے لیے بحث کا موضوع کیسے بن جائے گی؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ سے اپنے عقیدے کا پوچھتا ہوں، مرزا صاحب! آپ کے عقیدے کا میں پوچھ رہا تھا۔ If you don't mind my repeating this. میں نے آپ کے عقیدے کا پوچھا کہ آپ کے عقیدے کے مطابق — امکان کی بات میں نہیں کر رہا، اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے — فی الحال جو ہمارا عقیدہ ہے، جو آپ کا عقیدہ ہے کہ جو ''ختم نبوت'' کا مطلب ہے، اس کے مطابق آخری نبی، جن کو آپ امتی نبی کہہ رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کے مطابق آخری نبی محمد ﷺ ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو شرعی نبی ہو گئے۔

مرزا ناصر احمد: آخری نبی محمد ﷺ ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ شرعی نبی ہو گئے، میں امتی نبی کا ذکر کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: میں اپنا عقیدہ بتا رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں امتی نبی کے بارے میں آپ کا عقیدہ پوچھ رہا ہوں، مرزا صاحب!

667

مرزا ناصر احمد: جی، وہی بتا رہا ہوں میں۔

جناب یحییٰ بختیار: امتی نبی کے ....

مرزا ناصر احمد: آخری نبی محمد ﷺ ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں، ......

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ جو مرزا غلام احمد ......

مرزا ناصر احمد: ...... نہ آپ کے پہلے کوئی نبی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... یہ مرزا غلام احمد جو تھے نبی نہیں تھے؟

مرزا ناصر احمد: بعد نہیں تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہیں جی؟

مرزا ناصر احمد: وہ محمد ﷺ کے بعد نبی نہیں تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: پہلے تھے؟

مرزا ناصر احمد: دیکھیں ناں:

لا نبی بعدی "بعد" جو عربی کا لفظ ہے، اس کے معنی پہلے سمجھنا چاہئیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہ، وہ تو آپ کہتے ہیں ناں کہ شرعی نبی نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ امتی نبی جو آپ کہتے ہیں ....

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ شرعی نبی نہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ محمد ﷺ کے نہ بعد کوئی نبی ہے، نہ پہلے کوئی نبی ہے..........

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے،..........

مرزا ناصر احمد: ...... اول بھی ہیں اور آخر بھی ہیں اور اگر حوالے چاہئیں تو کل آپ کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، بڑی plain بات ہے، حوالے کی کیا ضرورت ہے؟ یہاں تو حوالے کی کوئی ضرورت ہی نہیں نہ کوئی پہلے آیا، نہ کوئی بعد میں آ گیا......

ذرا ایک منٹ تو ٹھہر جائیں جی۔ just a minute.

Yes, Hazarat Maulana Attaullah Sahib Lyallpuri.

PROCEDURE AND STRATEGY FOR FURTHER CROSS-EXAMINATION

Mian Mohammad Attaullah: Sir, I have my hat off for the Attorney-General today.

جناب چیئرمین: اس کو چھوڑیں پلیز (please)۔

Mian Mohammad Attaullah: Just a minute, Sir. In my humble opinion, Sir, tomorrow, when we start the cross-examination again, my request is.........

جناب چیئرمین: ان کی کتابیں ساری آپ نے الٹوا دی ہیں — انصاری صاحب کی۔

Mian Mohammad Attaullah: .... The question which was being asked at this moment, I think we should start the cross-examiniation from this very question.

Mr. Chairman: Leave it to the Attorney-General; we have decided not to discuss the strategy; leave it, the strategy also. A lawyer knows his strategy best; and also, it also leads out. You decided yesterday that everything is being leaked out and then you want to discuss the strategy in the House!

Tomorrow,............ *(Interruption)* Just a minute. آپ کی بات سنتا ہوں ذرا ٹھہر کے۔

Tomorrow, I have told them to be here at 9:30; Attorney-General will not be here; Maulana Zafar Ahmed Ansari will start the cross examination on the subject entrusted to him by the Steering Committee; but I will request the Law Minister also to be present tomorrow. In case that topic finishes and the Attorney-General does not return, it will be the duty of the Law

Minister to resume cross-examination on behalf of the Steering Committee. Yes, this is the consensus of the House. I can't do anything; you have to.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: I will most certainly try to be here, because I was not needed during the cross-examination..........

Mr. Chairman: You are very much needed here.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada:......... it was in competent hands, and I had a number of problems to look after. So, I have............

Mr. Chairman: You will have looked after the Attorney-General if you had been here, yes.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: So, I have.

(Interruption)

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ : تین سال جو نہیں آتے ہیں ہاؤس میں آ کے بیٹھتے نہیں، تو اب وہ کسر نکل گئی ہے۔

Mr. Chairman: Yes, Maulana Maula Bukhsh Soomro.

Sardar Moula Bakhsh Soomro: Appreciation to the Attorney-General, Sir, our congratulations and appreciation to the Attorney-General for today's debate.

Mr. Chairman: Than, yesterday, what we decided was that the strategy should be left to him. For one point, he may have drive for four hours.

Yes, Maulana Barkatullah.

چوہدری برکت اللہ : جناب والا! اس میں گزارش یہ ہے کہ جیسا کہ جناب نے فرمایا ہے ابھی کہ کل اٹارنی جنرل صاحب نہیں ہوں گے ـــــ یہ تو ٹھیک ہے کہ مولانا ظفر احمد انصاری صاحب بڑی محنت کر رہے ہیں، بڑی pains لے رہے ہیں، he is a

competent man —— لیکن، جناب اگر کل دوسرے آدمی یعنی انصاری صاحب آ جائیں یا پیرزادہ صاحب، تو میرے خیال میں، سر! جو ساری بات چل رہی ہے ناں شروع سے، جیسا کہ اٹارنی جنرل صاحب کر رہے ہیں، اس میں وہ بریک آ جائیگا اور پوری طرح سے، سر! وہ نہیں ہو سکے گی۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، نہیں، انہوں نے تحریف قرآن، کلام پاک کے متعلق کہا ہے، عربی میں وہ سارا کراس ایگزامینیشن (cross-examination) ہوتا ہے اور کلام پاک کی آیتیں پڑھنی ہیں۔ اس واسطے وہ مولانا ظفر احمد انصاری کے ذمے سٹیئرنگ کمیٹی نے وہ کام لگایا تھا۔ باقی اٹارنی جنرل صاحب ....

جناب محمد افضل رندھاوا: مولانا برکت اللہ صاحب اپنے الفاظ واپس لے لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ...... باقی اٹارنی جنرل صاحب بہتر سمجھتے ہیں کہ کہاں سے چھوڑا ہے کہاں سے pick-up کرنا ہے۔

چوہدری برکت اللہ: تو سر! اٹارنی جنرل صاحب کل جا رہے ہیں کہیں؟

جناب چیئرمین: ہاں۔

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: What the honourable member has said is correct. There is a considerable force in it. It is very difficult to break the trend of the cross-examination. We all know the difficulty. Now, there are a number of questions that the Attorney-General must have already formulated in his own mind.....

(Interruption)

جناب چیئرمین: صاحبزادہ صفی اللہ صاحب! تشریف رکھیں۔

Mr. Abdul Hafeez Pirzada:......... Therefore, what we should do is that the Attorney-General has to address the Defence College at 8.00 'O' clock in the morning....... *(Interruption)*

No, we know that it lasts about forty-five minutes of speech, and forty-five minutes of questions- answers.......... *(Interruption)* Yes. Attorney-General will be force by about..... between 9.30 and 10.00. Let us meet at 10.30—— from 10.30 to 12.30; that is much better. I think it is unfair because..........

Mr. Chairman: Then I announce.....*(Interruption)* Just a minute. Maulana I announce 10. 'O' clock; and 10.00 means 10.30, because you always—— this is the convention, established practice——meet half an hour late.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: So, Sir, in that case, let us try to meet here in time tomorrow and we will be here at 10.30.

Mr. Chairman: Then they may be informed to come at 10.00, because we told them 9.30; they may be told that they are needed at 10.00; We will inform them.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: I think that is much letter, because let us not ....

(Interruption)

Mr. Chairman: Sahibzada Safiullah has to say something about Maudoodi Sahib آپ کھڑے ہوئے تھے جی۔ ہاں فرمائیں جی۔ ہاں، ہاں، فرمائیں۔

صاحبزادہ صفی اللہ: کوئی بات نہیں۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔ کریں ناں جی، تقریروں کا وقت تو اب آیا ہے۔

صاحبزادہ صفی اللہ: یہ قادیانیوں نے چھاپا ہے جو سب کا سب فراڈ ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، کوئی نہیں۔ یہ گپ شپ ہے۔

اچھا، مولانا عبدالحق!

No. 05

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Monday, the 9th August, 1974

(Contains Nos. 1—21)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD

Mr. Chairman:......3rd of June 1947, "before that you were pleading for Akhand Bharat."

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی ہاں۔

Mr. Chairman: So, a definite question has come, not one but twice or thrice.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ہاں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ وہ بات پوری آجائے۔ ایسا نہ ہو کہ صرف اس میں ہی ریکارڈ پر رہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ اس میں The rest is for the House to know. At the Attorney-General remarked at the very outset that the answer can be evasive or you can't know, he may not answer. So, the House is perfectly justified in drawing any inference.

Mr. Attorney-General, are you ready? Should we call them?

DELIBERATIONS OF THE SPECIAL COMMITTEE IN THE ABSENCE OF THE DELEGATION

Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: I think, Sir, these suggestions which come from the members.....

Mr. Chairman: Yes.

Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri:....These should not stand part of the record because, if tomorrow this record was to go into the hands of somebody, they will say that they were also sitting as the judges and prosecutors, they were suggesting certain things. So, if suppose this record comes into the hands of any..........

Mr. Chairman: Just.........

ابھی نہ بلائیں ان کو، ابھی نہ بلائیں۔ جی!

Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: If this record was to come into the hands of any judicions party or any people who are not concerned with the issue, they will say that when the wittnesses used to be outside, the Chairman and the members, who were sitting as the judges, they used to discuss that 'this gap has remained here; we should plug in this gap; we should plug in this gap.'

Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: That's right, Sir.

Mr. Chairman: But the difficulty is, when we read in the newspapers, certain members say that there should be no reces. There lies the difficulty.

Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: This is the difficulty. I am not for recess. The choice is entirely that of the House and the Chairman.

Mr. Chairman: No, no, the recess is needed for preparation of your case and arguments; and not only for Attorney-General but for the members also.

Mr. muhammad Haneef Khan: Mr. Chairman, I want to put it on the record, because the point has been raised by honourable member from Qasur, that the committee, so far, has been proceeding with this issue without any prejudice to the delegation or to one side or to the other side. We have left our minds open. If we are convinced by the arguments of the witness, who is just giving a statement, or we may not be convinced; but we have not formed opinion. And I think, when I speak, I speak on behalf of the whole of the committee, and they will agree with me that our mind is open to be convinced by the witness here or any other witnesses who will come later on.

Mr. Chairman: Yes. Thank you very much. Chaudhry Jahangir Ali.

مولانا غلام غوث ہزاروی: میں یہ چاہتا ہوں کہ..........

جناب چیئرمین: جی، میں آپ کی.......... پہلے وہ کھڑے ہوئے ہیں۔

SECRECY OF THE PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE

چودھری جہانگیر علی: مسٹر چیئرمین سر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ delegation کے ممبر بڑے بریف کیسز لے کر اور بیگز لے کر اندر آتے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو، جناب والا! کہ وہ اسمبلی کی، ہاؤس کی کارروائی کو ٹیپ ریکارڈ کر رہے ہوں۔ اس سے متعلق ذرا تسلی کر لیجیے۔

جناب چیئرمین: میں اس سے متعلق عرض کردوں .... ایک سیکنڈ .... اگر ٹیپ بھی کررہے ہوں،

this we have decided that we will hold these proceedings in camera and, whenever we find it suitable, convenient, we will release it to the press. Whosever violates the secrecy is responsible for his own actions. If the tape is declared or played after we release all the proceedings, it makes no difference. If it is released earlier, th everybody is responsible for his own cpnsequences. If there been no tape, any of the members of the delegation may disclose it to anyone; he too violates the secrecy.

چودھری جہانگیر علی: وہ تو ہے سرکلو میں disclose کریں گے، جناب! وہاں سے leak out ہونا بڑا مشکل ہے۔

جناب چیئرمین: مولانا غلام غوث ہزاروی!

مولانا غلام غوث ہزاروی: مجھے یہ عرض کرنا ہے، جناب! کہ ....

جناب چیئرمین: ضابطے کی بات۔

CONTINUITY OF THE CROSS-EXAMINATION

مولانا غلام غوث ہزاروی: سب سے پہلے ہمیں آج کی جو گفتگو ہے یا جو سوالات ہیں، ان پر تھوڑی سی بحث کرلینی چاہیے۔ جہاں تک میں نے سنا ہے، تحریف کا مسئلہ ....

جناب چیئرمین: نہیں، ابھی نہیں تحریف۔ اس کے بعد یہ فیصلہ ہوا تھا کہ جہاں سے اٹارنی جنرل صاحب نے کل چھوڑا ہے ....

مولانا غلام غوث ہزاروی: اچھا۔

جناب چیئرمین: .... کل رات کو جب سوا نو ہوئے تھے ....

مولانا غلام غوث ہزاروی: اچھا۔

جناب چیئرمین: .... تو وہیں سے شروع کریں گے۔ اسی واسطے آج بجائے ساڑھے نو کے پھر ساڑھے دس رکھا گیا تھا تاکہ اٹارنی جنرل واپس آجائیں اور وہیں سے شروع کریں گے۔ تحریفِ کلام پاک جو ہے ابھی نہیں شروع ہوگی۔

مرزا ناصر احمد (گواہ، سربراہ جماعت احمدیہ، ربوہ): جی!

جناب یحییٰ بختیار (اٹارنی جنرل پاکستان): ....اس سے جو میں سمجھ سکا ہوں، وہ میں مختصراً بیان کرتا ہوں تاکہ اس کے بعد.......... جہاں تک سوالات میں پوچھتا رہا ہوں آپ سے اور جو جوابات آپ دیتے رہے ہیں، اس سے جو میں سمجھ سکا ہوں وہ میں مختصراً عرض کروں گا۔

میں نے آپ سے ایک اسٹیج پر پوچھا تھا کہ ''کیا مرزا غلام احمد صاحب آپ کے عقیدے کے
مطابق نبی ہیں؟'' تو آپ نے فرمایا کہ ''ہاں''، اُمتی نبی ہیں۔'' 684

مرزا ناصر احمد گواہ، سربراہ جماعت احمدیہ، ربوہ): ویسے جہاں تک مجھے یاد ہے۔ اس وقت میں نے کہا تھا: ''نہیں۔ لیکن اُمتی نبی ہیں۔''

جناب یحییٰ بختیار (اٹارنی جنرل پاکستان): ہاں۔ یہ میں اس واسطے کہتا ہوں کہ میں repeat کررہا ہوں۔ آپ جہاں بھی correction کریں:

''نہیں، مگر وہ اُمتی نبی ہیں، شرعی نبی نہیں ہیں۔'' اس کے بعد میں کل آپ سے یہ سوال پوچھ رہا تھا کہ ختمِ نبوت کے بارے میں دو نظریے پیش کیے جاتے ہیں۔ ایک نظریہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اور دوسرا کوئی نبی، کسی قسم کا، شرعی یا غیر شرعی، اُمتی یا غیر اُمتی نہیں آئے گا۔ اور ایک نظریہ یہ ہے کہ ان کے بعد ان کی امت میں سے نبی آسکتے ہیں اور آئیں گے۔ اور اُس کی تائید میں یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ یہ اللہ کا فیض ہے، یہ بند نہیں ہوگا، یہ جاری رہے گا، یہ اللہ کے خزانے ہیں، یہ ختم نہیں ہوں گے، ایک نہیں ہزاروں نبی آئیں گے۔ اس کے لیے بھی کچھ حوالے میں نے پڑھ کے سنائے۔

پھر میں نے آپ سے پوچھا کہ ''کیا مرزا غلام احمد صاحب سے پہلے کوئی اُمتی نبی آیا؟''

پھر میں نے آپ سے یہ بھی پوچھا کہ ''کیا مرزا غلام احمد صاحب کے بعد کوئی اُمتی نبی آئے گا؟ آسکتا ہے؟'' اس اسٹیج پھر کچھ سوالات جوابات ہوئے۔

میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ ان دو سوالات کا اپنے عقیدے کے مطابق جواب فرمائیں کہ کیا مرزا غلام احمد صاحب سے پہلے کوئی امتِ محمدیہ میں نبی آیا ہے؟ اور دوسرا ____ تاکہ آپ اسے تفصیل سے کرسکیں..........

مرزا ناصر احمد: جی۔

realities ہیں اور جو ان realities کے لیے اللہ کا پیغام آیا ہوا ہے قرآن شریف میں، اور جو ہمارے نبی کی حدیث ہے، اس کے مطابق کیا اور نبی آ سکتے ہیں؟ اور کیا اور نبی مرزا غلام احمد صاحب سے پہلے، آپ کے عقیدے کے مطابق آئے یا آ سکتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نبی اکرمؐ نے مسیح کے آنے کی پیش گوئی فرمائی ہے۔ اور مسلم کی حدیث میں چار دفعہ "نبی اللہ" کے لفظ سے ان کو یاد کیا ہے۔ اور اسی طرح مہدی کے آنے کی پیش گوئی فرمائی ہے اور امت محمدیہؐ آج تک نبی مسیح اللہ کے آنے پر عقیدہ رکھتی رہی ہے، اور مہدیؑ کے آنے پر عقیدہ رکھتی رہی ہے۔ اور اس عقیدہ کی روشنی میں، ہمارے جو شیعہ بھائی ہیں، ان کا ایک حوالہ میں نے کر کے پڑھایا تھا کہ مہدی جو ہے وہ تمام انبیاء کے برابر اپنے آپ کو کہے گا، اعلان کرے گا اور ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ صحیح کہتے ہیں۔ شیعہ حضرات جب یہ کہتے ہیں تو ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ صحیح کہتے ہیں۔ تو مسیح کے آنے کا انتظار کرنے والے وہ نہیں جو ابھی پیدا ہی ہونے تھے، یعنی جماعت احمدیہ، بلکہ شروع سے سارے ہمارے بزرگ جو ہیں وہ یا وضاحت کے ساتھ اپنی کتب میں یا ان کتب کے خلاف کچھ نے لکھ کر خاموشی کے ساتھ اس عقیدے کو تسلیم کرتے رہے ہیں کہ ایک نبی آنے والا ہے۔

اور ہم بھی، ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ تیرہ سو سال تک ہمارے سلف صالحین جو عقیدہ رکھتے ہیں وہ درست ہے، اور ان کے اس عقیدہ کے مطابق جس آنے والے کی خبر دی گئی تھی، سارے فرقے اس سے اتفاق رکھتے ہیں، وہ آ گیا۔ تو یہ جماعت احمدیہ کا نیا عقیدہ نہیں، پہلے دن سے اس عقیدہ پر امت محمدیہؐ اور اس کے سارے فرقے جو ہیں، وہ متفق ہیں کہ اس امت میں ایک نبی پیدا ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے جو فرمایا، مرزا صاحب! اس سے کیا نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ

(الف) مرزا غلام احمد صاحب وہ مسیح تھے اور آ چکے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جس مہدی اور مسیح کا امت محمدیہ انتظار کرتی رہی تیرہ سو سال، وہ آ چکے مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں۔

مرزا ناصر احمد: جہاں تک فیوض کا تعلق ہے.........

جناب یحییٰ بختیار: ہاں؟

مرزا ناصر احمد: ....وہ میں نے اعلان کر دیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کی جو interpretations ہیں، فیوض کی کہ اس کا مطلب ''خاتم النبیاء'' کا یہ ہے کہ نبیؐ، محمدؐ آخری نبی تھے، یہ تفسیر کی جاتی ہے کہ وہ آخری نبی تھے، ان کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ دوسرے یہ کہتے ہیں کہ نہیں، وہ آخری شرعی نبی تھے، اُن کی مہر، اُن کی perfection کے بعد نبی آ سکتا ہے، جو اُن کی اُمت کا ہوگا۔ اس کے بارے میں آپ کا کیا عقیدہ ہے، کیا view ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ نبی اکرمؐ خاتم النبین ہیں، اس معنیٰ میں بھی کہ آپ سے قبل جس قدر انبیاء گزرے، اُن کی ساری روحانی تجلیات مجموعی طور پر محمدؐ کی روحانی تجلیات سے حصہ لینے والی اور ان سے کم تھیں۔ پہلے بھی آئندہ بھی کوئی شخص بزرگی، روحانی بزرگی اور روحانی عزت کے چھوٹے سے چھوٹے مقام کو بھی حاصل نہیں کر سکتا سوائے نبی اکرمؐ کے فیض سے حصہ لینے کے۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں نے کل آپ کی توجہ......... یہ تو جہاں تک مسیح کے آنے کی پیش گوئی ہے، اور جس کے متعلق آپ نے فرمایا کہ وہ پیش گوئی سب مسلمانوں کا یا اوروں کا بھی عقیدہ ہے کہ وہ آئیں گے۔ کس فارم (form) میں آئیں گے؟ اس پر کچھ اختلاف ہوسکتا ہے کہ آیا جسمانی طور پہ آئیں گے یا نہیں۔ مگر یہ سب کہہ رہے ہیں کہ وہ آئیں گے۔ اور آپ نے فرمایا کہ آپ کے عقیدے کے مطابق آ چکے.........

مرزا ناصر احمد: آ چکے۔

جناب یحییٰ بختیار: ....وہ تو clear ہے۔ اب ایک اور جو پرابلم ہے، جس کے لیے میں آپ کو تکلیف دے رہا ہوں اور جس طرف میں نے آپ کی توجہ دلوائی ہے ''انوار خلافت'' صفحہ ۶۲ میں کل، وہ یہ ہے کہ انھوں نے بریکٹ میں لکھا ہے ''(مسلمانوں نے)''۔ یہ original میں نہیں ہوگا۔

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''انھوں نے (مسلمانوں نے) یہ سمجھ لیا ہے کہ خُدا کے خزانے ختم ہو گئے۔ ان کا یہ سمجھنا خدائے تعالیٰ کی قدرت کو ہی نہ سمجھنے کے باعث ہے۔ ورنہ ایک نبی تو کیا، میں کہتا ہوں ہزاروں نبی ہوں گے۔''

میں نے آپ کی توجہ دلائی اس طرف اور ساتھ ہی ایک اور حوالہ تھا، وہ بھی ''انوارِ صداقت'' صفحہ ۶۵ پر، کہ:

''اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے۔ اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں ضرور کہوں گا کہ تو جھوٹا ہے، کذاب ہے۔ آپ کے بعد نبی آسکتے اور ضرور آسکتے ہیں۔''

مرزا ناصر احمد: اب سوال آسکتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دو میں نے پڑھے جی! پہلے کہ ''ہزاروں نبی ہوں گے'' ایک یہ۔ دوسرے کہ ''آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔'' اب میں جو آپ سے Clarification کی درخواست کر رہا ہوں، وہ یہ ہے کہ یہاں جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے: ''آسکتے ہیں یا آئیں گے۔'' ان میں اگر صرف مسیح کی طرف اشارہ ہوتا تو صاف کہہ دیتے کہ ''وہ نبی ایک ہی آسکتا ہے، آگئے ہیں۔'' مگر یہاں یہ کہا گیا ہے کہ:

''(مسلمانوں نے) یہ سمجھ لیا ہے کہ خدا........ کہ انھوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ خدا کے خزانے ختم ہو گئے۔ ان کا یہ سمجھنا خدا تعالیٰ کی قدرت کو ہی نہ سمجھنے کے باعث ہے ورنہ ایک نبی تو کیا، میں کہتا ہوں ہزاروں نبی ہوں گے۔''

تو اس لیے مہربانی کر کے آپ اس کو ذرا elaborate کر کے clarify کریں پوزیشن کو کہ ان کا مطلب تھا۔

مرزا ناصر احمد: جی، میں اس کا یہ مطلب سمجھتا ہوں کہ یہاں بھی امکان کے متعلق بات ہے، جیسا کہ کل میں نے یہ ایک حوالہ پہلا پڑھ کے بتایا تھا کہ ''تقویت الایمان'' میں حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید فرماتے ہیں:

''اس شہنشاہ، اللہ تعالیٰ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم 'کُن' سے چاہیں تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ، جبرائیل اور محمدؐ کے برابر پیدا کر ڈالیں۔''

تو ایک ہے امکانی۔ آپ نے مجھ سے تشریح مانگی۔ میں کہتا ہوں کہ میرے نزدیک ان دونوں حوالوں میں کوئی امکان کی بات ہے، حقیقت کی بحث نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے آپ کی جو توجہ دلائی، اسی لیے کہ ایک حوالے میں ''امکان'' آپ کہہ سکتے ہیں کہ اس کی طرف اشارہ ہے، ''آپؐ کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔'' دوسرے میں جو الفاظ استعمال کیے ہیں، اور بڑے.......... میں یہ نہیں سمجھ سکتا کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کوئی لفظ بدل دیں گے اگر ان کا مطلب نہ ہو بدلنے کا، meaning نہ ہوں۔ اور یہاں کہتے ہیں:

''میں کہتا ہوں ہزاروں نبی ہوں گے۔''

اور پھر..........

مرزا ناصر احمد: اور اگر خود انھوں نے ہی اس کے کوئی معنی کیے ہوں تو وہ تو ہمیں قبول کر لینے چاہئیں ناں، خود لکھنے والے نے اگر معنی کیے ہوں کہ میری کیا مراد ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ آپ بتلا دیجیے۔ پھر depend کرتا ہے کہ پہلے کون سی بات کہی، بعد میں کون سی بات کہی۔

مرزا ناصر احمد: بعد میں یہ بات کہی جو میں سنانے لگا ہوں۔ آپ نے..........سوال کیا گیا کہ:

''کیا مرزا غلام احمد صاحب کے روحانی درجہ کا کوئی اور شخص آئندہ آسکتا ہے؟''

''جواب:۔ اس کا امکان ہے۔ لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ آیا اللہ تعالیٰ آئندہ ایسے شخص مبعوث کرے گا یا نہیں۔''

ایک شخص کے ایک حوالے، ایک کتاب کے ایک فقرے کو لے کے یہ زور دینا کہ ساری ____ تعلیم میں چھوڑ کے ان کے متعلق کوئی غلط بات کہہ دوں، یہ تو نہیں میں کروں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اب دراصل وہ امکانی بات آپ فرمارہے ہیں میں کہتا ہوں کہ..........

مرزا ناصر احمد: جی، آپ نے مجھ سے پوچھا تھا، میں نے کہا کہ میرے نزدیک یہ ایک امکانی بات ہے۔ میں تو اپنے نزدیک ہی بتا سکتا ہوں۔ اور میں آپ کو کیا بتا سکتا ہوں؟

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، مرزا صاحب! میں آپ کی توجہ آپ کے ایک بیان کی طرف دلانا چاہتا ہوں تاکہ آپ اس کی بھی وضاحت کر سکیں۔ یہ جو لاہور میں کورٹ آف انکوائری بیٹھی ہے، ان کے سامنے آپ کا بیان ہوا تھا؟

مرزا ناصر احمد: جی، ہوا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: اس میں آپ سے کچھ سوالات پوچھے گئے اور ان کے جوابات یہاں سے گئے ہیں۔ میں وہ repeat کرتا ہوں، آپ جواب دیں کہ صحیح ہے یا نہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: "Do you believe Mirza Ghulam Ahmad to be a Nabi?-----Question.

Mirza Nasir Ahmad: No my answer.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, I am repeating the answer.

آپ بعد میں پھر اگر کہیں غلط ہے...........

مرزا ناصر احمد: جی، ٹھیک ہے۔

Mirza Nasir Ahmad: You said: "yes....."

Mr. Yahya Bakhtiar: No, no, I said: No.

Mirza Nasir Ahmad: ".....But I believe him to be an Ummate Nabi."

Then the question"

How are you related to him?"

Answer: "I am his grandson, son's son.

وہ جج نے لکھا ہے یا explain کیا گیا ہے۔

Question: Was the first Ummate Nabi after Hazrat Mohammad (Peace be upon Him)?" "Was he the first Ummate Nabi after Hazrat Mohammad (Peace

be upon him)?" "Was he the first Ummati Nabi after Hazrat Mohammad (Peace be upon him)"?

Answer: "To my belief, he was the first ummati Nabi in Ummat-e-Mohammadih."

یہ آپ نے کہا؟

مرزا غلام احمد: جی کہا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Can any more such Nabis follow?"

Question

Answer: "They can. But they may not."

یہ میں آپ کو بتا رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: It is properly reported?

Mirza Nasir Ahmad: It is properly reported.

Mr. Yahya Bakhtiar:

"Why not?"----This is the question.

And your answer to that is:

"because, according to my faith, the Holy Mohammad of Islam did not predict. The coming of more than one Ummate Nabi, or any other Ummati Nabi. Theoretically, there can be more than one Ummati nabi in Ummat of Holy Prophet of Islam. But, because of his prophecy, I believe that there will not be any more."

It is correctly recorded?

مرزا ناصر احمد: جی۔ یہ تو میں اب بھی یہی..........

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ ہم تو وہاں نہیں تھے نا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

!

Mr. Yahya Bakhtiar: So, Mirza Sahib, then you are asked:

"Can you cite the Basharat (بشارت) or prophecy, because you have referred to that? "

And then you say: "I cannot give the reference of the relevent tradition (Hadith) of the Holy Prophet right now, but I will send it to the Tribunal later. One can find support for this belief even from the Qur'an. According to our faith, Mirza Ghulam Ahmad was also the promised Mashiah and promised Mehdi".

Now, Sir, I have read their statement, and you said: "this is correctly recorded."

مرزا ناصر احمد: ہاں، yes۔

Mr. Yahya Bakhtair: Sir, here you say first that he was ummati Nabi; you say, Sir, that he was the only Ummati Nabi; you say, Sir, that according to your faith, no other Ummati nabi can come because of the prophecy of the Holy Prophet of Islam; "and you say: "according to our faith, he was also---I want to emphasis the word "also"---- the promised Mashiah and the promised Mehdi."

So, there are two capacties which Mirza Ghulam Ahmad, according to you, had: One as an Ummati Nabi; the other as promised Mashiah and Mehdi: I was confirming myself yesterday, and again I respectfully repeat the question that: "Can there be another Ummati Prophet after him according to your faith?" You said: "No." So, does it not amount to saying that he is the last of the Prophets?

Mirza Nasir Ahmad: He is not.

Mr. Yahya Bakhtiar: Why not? If this your....

Mirza Nasir Ahmad: Because Mohammad Salallah-ho-Alah-e-wa-Sallam is last of the prophets in every sense of word "Khatam-un-Nabbiyen (خاتم النبیین)".

Mr. Yahya Bakhtiar: Then what is your controversy with others who say that he is the last of the Prophets? Only on the question of Mehdi? Or you say that other Ummati Nabi can come?

مرزا ناصر احمد: میں نے ابھی عرض کی کہ امتِ محمدیہ شروع سے لے کے تیرہ سو سال تک حضرت نبی اکرمؐ کو خاتم النبیین مانتے ہوئے ایک ایسے مسیح کا انتظار کرتی رہی جسے مسلم کی ، میں خود آنحضرت نے چار بار نبی اللہ کہا۔ اور وہ ''خاتم النبیین'' پر بھی ایمان لاتے تھے۔ اس واسطے میرے نزدیک تو کوئی اس میں الجھن نہیں ہے۔ ساری امت تیرہ سو سال تک ''خاتم النبیین'' کے خلاف اس عقیدہ کو نہیں سمجھتی رہی کہ ایک مسیح آئے گا جو نبی اللہ ہوگا۔ اور میں نے ابھی بتایا ہے کہ اُمت کے سلف صالحین کی سینکڑوں عبارتیں یہاں بتائی جا سکتی ہیں جو آنے والے کے مقام کو ظاہر کر رہی ہیں۔ ایک شیعہ حضرات، ہمارے بھائی جو ہیں، ان کا حوالہ میں نے کل پڑھا۔ ان کا ایک اور حوالہ ہے کہ وہ: ''تمام انبیاء سے مہدی افضل ہوگا کیونکہ نبی اکرمؐ کا ظلِ کامل ہے۔''

اسی طرح سینکڑوں حوالے ہیں۔ اگر آپ کو ضرورت ہو تو میں آٹھ دس دن میں وہ سینکڑوں حوالے آپ کو دکھا سکتا ہوں۔ امتِ محمدیہ.......... یعنی اس وقت جو میں نے clarification کے لیے بات کی جو میرے ذہن میں پہلے تھی.......... کہ تیرہ سو سال تک امتِ محمدیہ ایک نبی کا انتظار بھی کرتی رہی اور تمام سلفِ صالحین اس بات پر متفق تھے کہ اس نبی کا انتظار ختمِ نبوت کو توڑنے والا نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ معاف کریں گے اگر پھر میں اپنا وہ دہراؤں کہ آپ کے بیان کے مطابق مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ہیں، اور آپ کے بیان کے مطابق امتی نبی ہیں۔ اور آپ نے کہا ہے کہ:

"According to my belief, he is also Mashieh-e-Mauood or the promised Mashih, and Mehdi also, and he is Ummati:."

There are two capacities, and I want clarification on that point. And I would respectfully, again, before you give the answer, draw your attention to your document which you have filed in support of your contention. This is Annexture 6, which is a book written by Maulana Abdul Ata, from which I read Yesterday and....I am sorry

مرزا ناصر احمد: آج میں کوشش کروں گا کہ وہ مل جائے کتاب۔

جناب یحییٰ بختیار: اب میں آپ کی توجہ، مرزا صاحب کچھ اور حوالے ہیں، ان کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ آپ دیکھ لیں کہ یہ صحیح ہیں یا آپ admit کرتے ہیں۔

"دافع البلاء" میں صفحہ 231 میں لکھا ہے کہ:

"سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ دیکھ لیں۔ اور آپ فرمائیں کہ یہاں مطلب ان کا ایک نبی کو بھیجنا ہے، امتی نبی یا ایک رسول کو بھیجنا ہے کہ مہدی کی طرف اشارہ ہے یہ؟ جیسا بھی آپ سمجھتے ہیں وہ ریفرنس دیں آپ۔

یہ جی یہاں جو ہے ناں، اس سے میں نے وہ لکھا یہاں جو page 10-11 ہے اس کتاب میں۔ اچھا۔ ہاں، ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: صفحہ کون سا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ۲۳۱ صفحہ ہے اس کتاب کا جس میں ان سے حوالے دیے ہیں "دافع البلا" صفحہ ۱۰۔۱۱۔

مرزا ناصر احمد: جی، جی، ٹھیک ہے، ۲۲۹؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ۲۳۱۔

مرزا ناصر احمد: ۲۳۱۔

جناب یحییٰ بختیار: اس میں جو page گیارہ آجاتا ہے نا جی..........

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار:.......... اس میں جو پیرا ختم ہو رہا ہے، پہلا پیرا، اس میں لکھا ہے:

"اگر ان لوگوں نے ایسا نہ کیا تو پھر یہی سمجھا جائے گا کہ سچا خدا وہی خدا جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

مرزا ناصر احمد: یہ.......... سوال یہ ہے کہ یہاں "رسول" کا لفظ اپنے لیے استعمال کیا ہے؟ جی؟ آپ نے یہ سوال کیا؟

جناب یحییٰ بختیار: اب ایک اور حوالہ۔ ان کے ایک دو شعر ہیں، مرزا صاحب، کے "دُرِّثمین" میں page ۲۸۸ پر:

"انبیاء گرچہ بُودہ اند بسے
من بہ عرفان نہ کمترم زکسے
آں چہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام"
(229)

مرزا ناصر احمد: یہ شیعہ حضرات کی..........

جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا صاحب کے شعر ہیں ناں جی؟

مرزا ناصر احمد: یہ مرزا صاحب کے شعر ہیں۔ اور شیعہ حضرات کے اس اقتباس کا ترجمہ ہے، قریباً، جو میں نے کل پڑھ کر سنایا تھا کہ:

"وہ کہیں گے کہ جس نے ابراہیمؑ کو دیکھنا ہو، وہ مجھے دیکھ لے۔" وغیرہ وغیرہ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں وہ یہ فرماتے ہیں کہ جو..........

مرزا ناصر احمد: "جو روحانی جام انبیاء کو دیئے گئے تھے، وہ مجھے نبی اکرمؐ کے طفیل بہتر رنگ میں دیئے گئے ہیں۔"

جناب یحییٰ بختیار: میں ترجمہ کرتا ہوں، اگر آپ سمجھیں کہ ٹھیک ہے..........

مرزا ناصر احمد: جی، بہت اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: "اگرچہ اس دُنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں، لیکن ان میں سے کسی سے بھی، عرفان میں کسی سے بھی کم نہیں ہوں.........."

مرزا ناصر احمد: کسی چیز میں؟

جناب یحییٰ بختیار: "ان میں سے کسی بھی عرفان میں میں کم نہیں ہوں.........."

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: "جس نے ہر نبی کو جام دیا، اس نے مجھے بھی بھر کر جام دیا۔"

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی اپنے متعلق وہ نبی کا کہہ رہے ہیں کہ ''میں کسی سے کم نبی نہیں ہوں۔''

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔ اپنے متعلق کہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اب ایک حوالہ ہے ''تشخیص الاذہان'' قادیان، اگست، ۱۹۱۷ء......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ ایک رسالہ چھپا کرتا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اس رسالے کا ہے۔ وہ.........

مرزا ناصر احمد: اس کے مضمون لکھنے والے کون ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ....یہ میں نہیں جانتا جی۔ اسی واسطے میں آپ سے verification چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کوئی اتھارٹی ہے نہیں۔ ان کا ایک مارچ ۱۹۱۴ء کا ہے ایک حوالہ، اور ایک حوالہ ہے اگست، ۱۹۱۷ء کا۔

مرزا ناصر احمد: دونوں ''تشخیص الاذہان''؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ تو اس میں لکھا ہے _______ یہ وہ خود مرزا صاحب نہیں کہہ رہے.........

مرزا ناصر احمد: نہیں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ....کیونکہ ۱۹۱۷ء اور ۱۹۱۴ء کی بات ہے:

''آنحضرت کے بعد صرف ایک ہی نبی کا ہونا لازم ہے۔ اور بہت انبیاء کا ہونا خدا تعالیٰ کی بہت سی مصلحتوں اور حکومت میں رخنہ پیدا کرتا ہے۔''

یہ آپ verify کردیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ مضمون کے لحاظ سے میں تصدیق کرتا ہوں، الفاظ کے لحاظ سے میں تصدیق نہیں کرتا۔ یہ مضمون جو ہے وہ ہمارے عقیدے کے مطابق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں:

"آنحضرت کے بعد صرف ایک ہی نبی کا ہونا لازم ہے۔ بہت انبیاء کا ہونا خدا تعالیٰ کی بہت سی مصلحتوں اور حکومت میں رخنہ پیدا کرتا ہے۔"

اب، مرزا صاحب! یہاں جو ہے، آپ کے اور باقی مسلمانوں کے نقطہ نظر میں کیا یہ فرق نہیں کہ وہ بھی اسی عقیدے کے ہیں، صرف یہ سمجھتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے بعد انبیاء کا آنا خدا تعالیٰ کی بہت مصلحتوں اور حکومت میں رخنہ پیدا کرتا ہے۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ آں حضرتؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا کیونکہ اللہ کی مشیت یہی تھی کہ نہ آئے۔ اور اگر آئے تو وہ حکومت میں رخنہ پیدا کرتا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ نہیں، ایک اور نبی آ سکتا ہے، ایک تک رخنہ نہیں پیدا ہوگا، ایک سے زیادہ اگر آ گئے تو رخنہ پیدا ہوگا۔

مرزا ناصر احمد: یہ اگر..................سوال ختم ہو گیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: میں نے ابھی عرض کیا تھا کہ امت محمدیہ تیرہ سو سال تک یہ عقیدہ رکھتی رہی ہے کہ ایک نبی اس امت میں آئے گا۔ اور اس کے بعد کا مضمون فلسفیانہ ہے کہ یہ کیوں صرف ایک کی بشارت کیوں دی گئی، اور تیرہ سو سال تک امت محمدیہ صرف ایک مسیح "نبی اللہ" جس کو چار دفعہ حدیث مسلم میں کہا گیا ہے، صرف اس کے آنے کی انتظار کیوں کی گئی۔ یہ کیوں کا جواب فلسفیانہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اب مرزا صاحب! سوال یہ ہے کہ ایک نبی آئے گا۔ آپ کہتے ہیں کہ امتی نبی آئے گا، اور..........

مرزا ناصر احمد: نہیں، ہمارا فرق جو ہے، اگر چاہیں تو میں بتاؤں۔ تیرہ سو سال تک جو عقیدہ تھا، وہ یہ تھا کہ مسیح نبی اللہ آئے گا، یہ اُمت کا عقیدہ ہے۔ لیکن معین کوئی شخص انہوں نے اس واسطے نہیں بتائی کہ وہ آیا نہیں تھا۔ ہمارا اور باقی ہمارے بزرگوں کا صرف یہاں فرق نظر آتا ہے، اور یہ ہونا بھی چاہیے، کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ جس کا انتظار تیرہ سو سال سے کیا جا رہا تھا، وہ آ گیا۔ اور وہ ہمارے سلفِ صالحین کہہ رہے تھے کہ جس کا انتظار تیرہ سو سال سے کیا جا رہا تھا، وہ آنے والا ہے۔ "آ گیا" اور "آنے والا" کا فرق ہے اور ہونا چاہیے، عقلاً، کیوں کہ وہ پہلی صدیاں تھیں اور ہم اس صدی میں داخل ہو گئے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ اوہو! ایک آدمی جو ہے، وہ اُمتی نبی بنا ہی مسیح ہونے کی حیثیت سے ہے۔ لیکن اگر خالی ''مسیح'' کہا جائے تو ہو سکتا تھا، یا سوال .... یہ سمجھا جاتا کہ ہم اُمتی نبوت کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں، اس واسطے یہ اعلان کیا۔ اُسی شخص کو کہنے والے محمدؐ نے ''مسیح'' بھی کہا اور ''مہدی'' بھی کہا اور ''مسیح ناصری'' آنے والے کے متعلق کہا کہ وہ نازل ہو گا۔ اور پھر وہ جو بحث ہے ناں کہ وہ کون ہے، پُرانا ہے یا نیا ہے، دراصل اسی نکتہ کے فیصلے کے اوپر یہ سارا مسئلہ اٹکتا ہے۔ اختلافات 705

جناب یحییٰ بختیار: میں ایک حوالہ اور بھی، پڑھ دیتا ہوں، اس کے بعد پھر میں آپ سے مزید clarification کے لیے درخواست کروں گا۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہے جی ''ایک غلطی کا ازالہ'' اس سے:

''اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، وہ اُسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔''

یہ آپ دیکھ لیجیے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ ٹھیک ہے، غالباً۔

جناب یحییٰ بختیار: اب، مرزا صاحب! آپ اس پر ذرا کچھ روشنی ڈالیں کہ جب مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:

''میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے ....''

ایک نبی کی حیثیت سے بول رہے ہیں:

''مجھ پر وحی جو نازل ہوتی ہے۔''

''......... وہ اُسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت محمد مصطفیٰؐ پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔''

یہ ان تینوں سے ایک علیحدہ نبی ہونے کے اپنے کلام کا ذکر کر رہے ہیں۔

اور یہ خود مثال بتا رہی ہے کہ کیا مطلب ہے۔ وہ مطلب نہیں جو اس کا لیا جا سکتا ہے، کوئی اور لے لے اس کا۔ حضرت عیسیٰ پر جو وحی نازل ہوئی اس نے شریعت موسویہ کو منسوخ نہیں کیا، بلکہ شریعت موسویہ کی تائید کرنے والی اور شریعت موسویہ کو بنی اسرائیل کے اندر مستحکم کرنے کے لیے اور جاری کرنے کے لیے اور ان کو ان کی زندگیوں میں، بنی اسرائیل کی زندگیوں میں موسوی شریعت کو قائم کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ کی ساری وحی تھی، کوئی شریعت نہیں تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کوئی نئی شریعت نہیں تھی، میں یہ نہیں کہتا کہ نئی شریعت تھی۔ مگر عیسیٰ علیہ السلام ایک مختلف نبی تھے اور اپنی وحی ان پر مختلف آئی جو موسیٰ علیہ السلام پر آئی تھی۔ سوال یہ ہے۔ مختلف۔ سوال یہاں پیدا ہوتا ہے کہ یہ امت.........

مرزا ناصر احمد: اختلاف معنوی..........

جناب یحییٰ بختیار: ....محمدیہ کا نبی ہے۔ ''اسی طرح جیسے موسیٰ اور عیسیٰ مختلف تھے، میں یہ کہتا ہوں کہ میں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم مختلف تھے۔'' یہ مضمون ظاہر کر رہا ہے کہ نہیں؟ اور یہ کہہ رہا ہے کہ ''جو مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے، وہ وحی نہیں ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔ اسی طرح پاک ہے۔''

مرزا ناصر احمد: اختلاف معنوی اگر لیا جائے تو نہیں، لیکن اختلاف لفظی لیا جائے تو ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، لفظی ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، لفظی اختلاف، یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، جن کو ہم امتی نبی سمجھتے ہیں، ان کو وحی کے ذریعہ یہ کہا گیا کہ:

یقیم الدین.........

ان کے متعلق یہ کہا گیا کہ دین اسلام کو قائم کرنا اور مسیحی.........

''یقیم الدین و یُحی الدین و یقیم الشریعہ''

اور شریعت محمدیہ کا احیاء کرنا۔ اس......... یہ اس کے سپرد کام ہے، اور اسی منصب کے ماتحت اللہ تعالیٰ کی وحی نازل ہوگی جو لوگوں پر شریعت محمدیہ کے، جو روشن اس کی تعلیمات ہیں، ان کو کھول کر بیان کرے گی، اور نئے زمانے کے نئے مسائل کو شریعت محمدیہ، قرآن عظیم کی روشنی میں، اس وحی سے روشنی پا کر وہ دنیا پر ثابت کرے گا کہ دین اسلام سچا ہے۔

709

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! کیا یہ فرض نبی کا دعویٰ کیے بغیر کوئی شخص نہیں کر سکتا؟

مرزا ناصر احمد: کر سکتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کر سکتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: بالکل کر سکتا ہے۔ یہ............

جناب یحییٰ بختیار: چونکہ آپ نے کل فرمایا کہ وحی تو اور بزرگ ہو، ولی ہو............

مرزا ناصر احمد: یہ کر سکتا ہے۔ لیکن چونکہ آپ نبی تھے اس لیے آپ نے وہ مثالیں دے دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے ویسے ہی............

مرزا ناصر احمد: جی، بالکل کر سکتا ہے۔ ہر............

جناب یحییٰ بختیار: اگر تو پھر شریعت وہی ہے............

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ....اور امت محمدیہؐ کے ہیں وہ، اور وہ کام کرنے کے لیے صرف آئے ہیں جو صرف ایک اور اولیاء کی حیثیت سے، محدث کی حیثیت سے، بزرگ کی حیثیت سے، اللہ کی وحی کے ذریعہ روشنی حاصل کرنے کے بعد کر سکتے تھے تو پھر اس نبوت کا فائدہ کیا ہے؟ اس کا اللہ کا مطلب کیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: دیکھیں نا، ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ نے آپ کو "نبی" کہا اس لیے اس عقیدے کے بعد میں یہ جرأت کیسے کر سکتا ہوں کہ اللہ نے کیوں ایسا کیا۔ یہ تو اللہ ہی بتا سکتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، مرزا صاحب! میں اس پر ذرا تھوڑی دیر کے بعد کچھ اور سوال پوچھوں گا، کیونکہ کئی سوالات آتے ہیں، اور اس سے ہم کسی اور ہی چیز میں چلے جاتے ہیں۔ میری کوشش ہے، اور آپ کو بھی تکلیف دی، اتنے دنوں تک یہ چیز چل رہی ہے۔ پھر سوال اور آتے ہیں جن کی طرف میں بعد میں آؤں گا، کہ جو مہدی نے آنا تھا یا مسیح نے آنا تھا، اس کے بارے میں حدیث میں کیا ہے، حضرت مریم کے بیٹے ہوں گے، دمشق میں آئیں گے، یہ چیزیں جو ہیں، میں اس اسٹیج پر نہیں جاتا، کیوں کہ اس میں مجھے معلوم ہے کہ آپ کے بھی اپنے جواب ہیں۔ مگر ہم

ریکارڈ کے لیے یہ چیزیں..........تا کہ کوئی غلطی نہ ہو۔ Clarification کی ضرورت ہو گی۔ اس لیے بعد میں کچھ سوالات پوچھوں گا۔

(Interruption)

جناب یحیٰ بختیار: مرزا صاحب! ایک اور مضمون تھا جس کے متعلق میں نے آپ سے کچھ سوالات پوچھے تھے اور میں نے عرض کیا تھا کہ میری سمجھ کے مطابق جو میں نے آپ کا لٹریچر تھوڑا بہت پڑھا ہے یا جو مجھے سوالات دیے ہیں اسمبلی کے ممبران صاحب نے پوچھنے کے لیے، سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ..........کہ آپ..........

(Interruption)

Mr. Yahya Bukhtiar: Mr. Chairman, I request that the members should pay attention because my question.... I will wait till they have concluded the discussion, then I will proceed.

(Pause)

جناب یحیٰ بختیار: ....کہ آپ کی جماعت نے ہمیشہ ایک Separatist tendency adopt کی، ایک علیحدگی کا رجحان رہا ہے۔ آپ اپنے آپ کو مسلمانوں سے مختلف سمجھتے رہے ہیں، علیحدہ اُمت خیال کرتے رہے ہیں۔ اس پر آپ کچھ وضاحت کر چکے ہیں۔ میں چاہتا یہ تھا کہ آپ کو بات واضح رہے کہ کس بارے میں سوالات پوچھ رہا ہوں آپ سے۔

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

جناب یحیٰ بختیار: اور آپ کی یہ کوشش رہی ہے کہ آپ کو Separate treat کیا جائے، آپ separate ہیں۔ اور اس ضمن میں ایک دو حوالے ہیں جن کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ایک ہے جی ''الفضل'' ۱۶ر جولائی، ۱۹۴۹ء، 16th July, 1949۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحیٰ بختیار: اور میرے..........جو انفارمیشن مجھے دی گئی ہے ___ وہ غلط ہو سکتی ہے ___ اس کے مطابق یہ آپ کے خلیفۃ الثانی مرزا بشیر الدین محمود صاحب سے منسوب کی گئی ہیں۔ وہ اپنے کسی خطبے میں فرماتے ہیں جو ''الفضل'' میں شائع ہوا ہے، جس کی تاریخ ہے ۱۶ر جولائی:

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، کیا مراد ہے؟ اور کیا کہا جائیں گے؟ اور پھر یہ ''میں اور وہ'' گھبراتے ہیں ''اور'' ڈراتے ہیں'' اور ''فکر کرتے ہیں'' اور ''دکھ دیتے ہیں۔'' دو سیکشن separate ظاہر کررہا ہے ''دشمن'' دو different camps ظاہر کررہا ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اس پر آپ..........

مرزا ناصر احمد: جی، یہ چیک کر کے..........

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، چیک کرنے کے بعد..........

مرزا ناصر احمد: ....context میں دیکھ کے..........

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: .... مجھے بھی پتہ لگے گا کہ اس طرح کیوں آ گئی شکل، جس طرح وہابیوں کا اہل حدیث کے ساتھ بھی جھگڑا رہا ہے، یا بریلویوں کا رہا، مختلف فرقوں کا، تو یہ اس قسم کا جھگڑا یہاں کیسے پیدا ہو گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور میرے دماغ میں جو اس سے اثر پڑا ہے اس کے لیے clarification چاہتا ہوں آپ سے..........

مرزا ناصر احمد: جی، ٹھیک ہے، میں دیکھ کے..........

جناب یحییٰ بختیار: .... کہ یہ tendency یہ ظاہر کررہا ہے کہ آپ مسلمانوں سے مختلف ہیں اور ان کو دشمن سمجھتے ہیں..........

مرزا ناصر احمد: جی، یہ عرض کردوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ....اور اُن کو دشمن سمجھتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: تو یہ آج چھ بجے انشاء اللہ meet کریں جب تو اس وقت یہ اس کے اوپر روشنی..........

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ اور اسی کے ساتھ میں آپ کو ایک اور بھی..........

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: .... اس پر توجہ دیں تا کہ وہ بھی آپ دیکھ سکیں۔ یہ بھی مرزا صاحب سے منسوب کیا گیا ہے، اور یہ ہے "الفضل" ۳ر جولائی ۱۹۵۲ء۔

مرزا ناصر احمد: ۳ر جولائی یا ۳۰ر جولائی؟

جناب یحییٰ بختیار: یہاں میرے پاس ۳ر لکھا ہوا ہے جی۔

مرزا ناصر احمد: اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ممکن ہے غلط ہو، میں پھر چیک کرا لیتا ہوں............

مرزا ناصر احمد: نہیں، مجھے نہیں پتہ۔

جناب یحییٰ بختیار: .... کیونکہ "الفضل" کے کچھ ہمارے پاس پرچے ہیں اور کچھ آپ سے مانگے تھے وہ، مگر............

مرزا ناصر احمد: پہنچے نہیں ابھی۔

جناب یحییٰ بختیار: پہنچے نہیں ہیں یا وہ ویسے بہت زیادہ ریکارڈ تھا، آپ نہیں پہنچا سکتے تھے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ میں سمجھ گیا۔ اگر اجازت دیں تو میں دو فقروں میں ویسے بتا دوں۔ بہت دوستوں کے ذہن میں بھی ہو سکتا ہے۔ ہماری لائبریری جو بڑی محنت سے اکٹھی کی گئی تھی، ۴۷ء میں ہم اس کا شاید ۱۰/۱ بھی یہاں نہیں لا سکے، نہیں لانے دیا وہاں کی حکومت نے ظلم کر کے، اور پرانے ریکارڈ میں سے بڑے قیمتی مواد، جو ویسے عیسائیوں وغیرہ کے خلاف بھی تھے، وہ ساری لائبریری وہاں چھوڑنا پڑی، اور یہاں کوئی ۱۰/۱ حصہ آیا ہوگا۔ اس کے بعد ہم نے یہاں کوشش کی ہے لیکن وہ پوری نہیں ہو سکی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں ایک اور نقطہ نظر سے کہہ رہا تھا کہ مجھ سے جب یہاں کہا گیا کہ یہ ریکارڈ ہے، تو میں نے کہا دیکھیں! ایک اخبار ہے، اس کا تیس سال کا ریکارڈ جو ہے، جب تک کہ ہم از کم منہ سے نہ کہہ دیں، بڑا مشکل ہے لانا۔ پوری لاری لانی پڑتی ہے۔ تو یہ بھی difficulty تھی۔ بعض چیزیں جو definite تھیں............

مرزا ناصر احمد: ٹھیک، یہ چیک کر لیں گے۔

مرزا ناصر احمد: .... ''الفضل'' کا ....

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، ''الفضل'' ۱۳/ نومبر، ۱۹۴۶ء میں مرزا صاحب......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ بھی شام کو ہو جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ یہ جو ہے نا کہ:

''میں نے اپنے نمائندے کی معرفت ایک بڑے ذمہ دار انگریز افسر کو کہلوا بھیجا کہ پارسیوں اور عیسائیوں کی طرح ہمارے حقوق بھی تسلیم کیے جائیں............''

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''............جس پر اس افسر نے کہا کہ وہ تو اقلیت ہیں اور تم ایک مذہبی فرقہ ہو۔ اس پر میں نے کہا کہ پارسی، عیسائی بھی تو مذہبی فرقے ہیں۔ جس طرح ان کے حقوق علیحدہ تسلیم کیے گئے ہیں، اسی طرح ہمارے بھی کیے جائیں۔ تم ایک پارسی پیش کر دو، اس کے مقابلہ میں میں دو دو احمدی پیش کرتا جاؤں گا۔''

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ایک ہی context ہیں، تا کہ آپ کو میرے............

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، یہ شام کو انشاء اللہ ہو جائے گا۔ ویسے مختصراً تو میں نے، اس کا جواب میں نے دیا تھا، لیکن تفصیل مانگتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ کے عقیدے یا نقطہ نظر کے مطابق کیا انگریز کی اطاعت بھی اسلام کا حصہ ہے؟ انگریز، برٹش گورنمنٹ اس سے میری مراد ہے، کیونکہ اس پر مجھ سے کئی سوالات کیے گئے ہیں کہ اس کے بارے میں آپ............

مرزا ناصر احمد: جی، ہم سے پہلوں نے اور ہم نے اسلام کی جو تعلیم سمجھی، وہ یہ ہے کہ اگر غیر مسلم حکومت مذہب میں دخل نہ دے، اور عبادات کرنے کی اجازت ہو، اور جو انسانی حقوق ہیں وہ ادا کر رہی ہو، تو ہم سے پہلوں نے بھی اور ہم نے بھی یہ عقیدہ رکھا کہ ان کے خلاف بغاوت جو ہے، وہ درست نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ جب کہتے ہیں کہ ''وہ مذہب میں دخل یا دین میں دخل نہ دے'' پہلے آپ نے یہ فرمایا............

جناب یحییٰ بختیار: شہریت کا اختیار کرنا اور وہ.......... اختیار کرنا نہیں۔ اگر آپ جس ملک میں رہتے ہیں، جہاں آپ پیدا ہوئے ہیں، وہاں سے باہر سے کوئی فاتح آئے یا کسی طریقے سے آپ کے ملک پر قبضہ کرے، اور وہ غیر اسلامی لوگ ہوں، اور حکومت کرے اس پر..........

مرزا ناصر احمد: جب حکومت کریں اور کر رہے ہوں ڈیڑھ سو سال سے یا سو سال سے......

جناب یحییٰ بختیار: ....تو اس حکومت کے خلاف آزادی حاصل کرنے کے لیے اگر کوئی جدوجہد کرے، وہ بغاوت شمار ہوگی؟

مرزا ناصر احمد: اگر وہ..........

جناب یحییٰ بختیار: آپ کو اجازت ہے کہ نماز پڑھیں..........

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں سمجھ گیا بات جی، میں سمجھ گیا، سوال سمجھ گیا۔ اگر وہ قانون کے اندر رہ کے جدوجہد کرے تو بغاوت نہیں ہوگی۔ لیکن اگر وہ فتنہ پیدا کرے اور خون خرابہ جس کے نتیجے میں پیدا ہو اور بہت سی معصوم جانیں خطرے میں آجائیں اور بہت سے حقوق جو ہیں وہ ناجائز طور پر غصب ہونے کا امکان پیدا ہو جائے تو وہ کام نہیں کرنے چاہیں کیونکہ ان اللہ لایُحِبُّ المُفسدین۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ایک مشکل اس میں یہ آجاتی ہے کہ ایسے لوگ جو کہ قانون کے دائرے میں رہ کر جدوجہد کرتے ہیں، وہ بھی بعض موقع پر ایسے اسٹیج پہ پہنچ جاتے ہیں کہ حکومت ایسے قدم لیتی ہے کہ وہ مجبور ہو کر قانون کے دائرے سے کچھ تجاوز کرنا پڑتا ہے ان کو۔ میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ تحریک پاکستان کے دنوں میں چھ سال تک مسلسل جدوجہد ہوتی رہی، بات چیت ہوتی رہی، negotiations ہوتے رہے، demonstrations لیگل فارم (Legal form) میں جو ہوتے ہیں وہ ہوتے رہے، مگر آخر میں انگریز نے یہ کہا اور یہ اشارہ دیا کہ وہ ساری کی ساری گورنمنٹ کانگریس کو یا ہندوؤں کے حوالے کرے گا۔ جو بھی ہمارے ساتھ یا مسلم لیگ کے ساتھ یا مسلمانوں کے ساتھ جو بھی انھوں نے وعدے کیے تھے، اس پر وہ مکر گئے۔ Government کیا interim گورنمنٹ کے بارے میں، اس سے مکر گئے، اسکیم جو تھی اس سے مکر گئے، interim اسکیم جو تھی اُسی سے مکر گئے۔ تو ایک ایسا سٹیج پہنچا کہ قائداعظم نے بھی کہا کہ ’’ڈائریکٹ ایکشن‘‘۔

ضائع ہوں گی وہ تو بہت بڑی ہو سکیں گی جب ٹرین نے ہی گر جانا ہے۔ تو ایسی چیزیں جو تھیں کسی سٹیج پر لوگ جو آزادی کا جذبہ رکھتے ہیں جو چاہتے ہیں کہ کوئی اور مجھ پر حکومت نہ کرے"______ میں اس وقت صرف سیاسی بات کر رہا ہوں تا کہ آپ..........

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں ٹھیک ہے، میں سمجھتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: .... کیونکہ وہ جو مسئلہ ہے اس پر بعد میں آؤں گا جو آپ کہہ رہے ہیں کہ "دین کی آزادی جو ہے" اس پر علامہ کہتے ہیں:

ملا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

وہ ایک اور پہلو ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اس پر میں آپ کی توجہ دلاؤں گا کہ کیا مطلب ہے علامہ کا، اور کیا چیز بنتی ہے۔ یہاں صرف سیاسی جو struggle ہے..........

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں، ہم یہاں پہنچے ہیں..........

جناب یحییٰ بختیار: میری خودداری میں.......... دیکھیں ناں جی۔ میں پورا explain کر دوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں اپنے سمجھنے کے لیے ایک بات کر رہا ہوں، آپ کا سوال ہی سمجھنا چاہتا ہوں کیونکہ ہم پہنچے تھے قائد اعظم صاحب کے ڈائریکٹ ایکشن کے سلسلے میں۔ میں نے وہاں اپنی سوچ ختم کر دی تھی، کیونکہ وہیں ہم چلتے نا، ہمارا تعلق اُسی سے ہے____ قائداعظم کے ڈائریکٹ ایکشن کا حکم۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، میں نے اس کے بعد کہا کہ ایسا حکم کانگریس والوں نے بھی دیا، تین سال پہلے اس سے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، لیکن we have nothing to do with that.

جناب یحییٰ بختیار: میں مزید یہ عرض کر رہا تھا..........

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ....مگر قائداعظم کا اپنا مطلب یہی تھا اور ہوگا کہ آپ جلسے کریں، demonstration کریں، جلوس نکالیں، احتجاج کریں۔ مگر ان کا یہ مطلب نہیں تھا کہ لوگوں کو ماریں، گھروں کو جلائیں، آگ لگائیں، کسی کو نقصان پہنچائیں۔ نہیں، ہرگز نہیں۔ وہ اس اصول کے آدمی نہیں تھے۔ مگر جب ڈائریکٹ ایکشن ہوا، جس طرح لوگوں نے اس کو سمجھا، اور جو کلکتے میں جو تاریخ مقرر تھی ____ میرے خیال میں ۱۶/ستمبر ۱۹۴۶ء کی، ۱۶/اگست ۱۹۴۶ء تو نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ہی دن میں میرے خیال میں کلکتے میں دس ہزار جانیں ضائع ہوگئیں، مسلمانوں اور ہندوؤں کی ملا کے۔ اور وہ ڈائریکٹ ایکشن کے بارے میں بہت سے لوگ لکھتے ہیں کہ اس کی وجہ سے پھر پاکستان بنا۔ ابھی آپ اس پر ذرا............

مرزا ناصر احمد: میں تو صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ قائداعظم کی ہر جدوجہد میں جماعت احمدیہ کے افراد کندھے سے کندھا ملا کے پاکستان کے لیے لڑتے رہے ہیں اور اس کی ایک...... (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ کہاں ہے فوٹو اسٹیٹ کی کاپی؟ (اٹارنی جنرل سے) یہ ایک ریلیز ہے قائداعظم کی، اخبار "ڈان" ۸/اکتوبر، ۱۹۴۳ء اس کا عکس ہے یہ، قائداعظم محمد علی جناح کی طرف سے، جماعت احمدیہ قادیان کی مرکزی مراسلات پریس میں:

"Ahmadiyya community to support Muslim League. Qadian leader's guidence. Mr. M.A. Jinnah has released the following correspondence to the Press. Letter from Nazim-e-umoor-e-Aama of the....... (یہ ہوگا مس ٹائپ)Umoor-e-Aama of the Ahmadiyya Movement, Qadian, addressed to Mr. Jinnah:

"Dear Sir,

I beg to enclose herewith a copy of the letter from Mohammad Sarwar Dani of village Marghazar Kurda district Rae-pur, addressed to Hazrat Amir-ul-Momineen, Khaleefat-ul-Mashih 2nd, Head of the Ahmadiyya community, and the reply thereto, for your kind perusal.

yours faithfully."

"The text of the letter from Muhammad Sarwar referred to above: وہ text آگے ہے

"We have the honour to make a request and a querry. We are a few Ahmadies here in this town and in the present electioning campaign we have been approached both by the league and the Congress for contributions and assistance to the respective parties and candidates. Kindly guide us whom we should support.

"Reply from the head of the Ahmadiyya community:

"you ought to support Muslim League in the present elections and offer them whatever means of co-operation and assistance you can possibly afford. Muslims do require a united front in the present crisis. Their differences, if allowed to exist, will affect them adversly for hundreds of years to come"."

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو آپ جو میں دوسرا عرض کر رہا تھا تاں .... seperatists کے متعلق، اس کے بارے میں یہ ہو سکتا ہے۔

Mr. Chairman: The question of the Attorney-General is unanswered.

Mr. Yahya Bakhtiar: Beg your pardon?

Mr. Chairman: Your question has not been answered.

Mr. Yahya Bakhtiar: That's why I said that relates to a different subject.

Mr. Chairman: No, the question has not been answered as yet.

Mr. Yahya Bukhtiar: That's way I am repeating that کہ constitutional struggle becomes impossible and Muslims particularly find that they cannot achieve their independence in their own country and they adopt methods other than constitutional in order to obtain their independence..,..

مرزا ناصر احمد: یعنی قانون شکنی کرتے ہیں، جانیں لیتے ہیں، لوٹتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جانیں لینے کا میں نے نہیں کہا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں ویسے وضاحت چاہ رہا ہوں۔ میں نے یہ نہیں کہا............

جناب یحییٰ بختیار: میں نے unconstitutional کہا۔ اس کی مثال میں یہی دیتا ہوں، چھوٹی سی۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: .... کہ وہ کہتے ہیں کہ "دفعہ ۱۴۴ لگ گئی ہے، آپ جلوس نہ نکالیں۔" وہ کہتے ہیں "ہم نکالیں گے............"

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: "............ ہم اس کو توڑیں گے۔" چھوٹی سی مثال ہے۔ Struggle جو ہے کہ constitutional، انھوں نے توڑ دی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گورنمنٹ نے زیادتی کی کہ "نہیں، آپ نہیں جائیں گے" یا گورنمنٹ نے قانون کو enforce کیا، جو ان کی بھی ڈیوٹی سمجھی جاتی ہے۔ جب جلوس انھوں نے نکالا، لوگ زخمی ہو گئے، گولی چلی، لاٹھی چارج ہوا۔ اس طرح یہ چیز چلتے چلتے ایک ایسی پوزیشن پر پہنچ جاتی ہے جب گورنمنٹ کی مشینری بے حس ہو جاتی ہے............

مرزا ناصر احمد: گورنمنٹ مشینری............؟

جناب یحییٰ بختیار: بے حس۔

مرزا ناصر احمد: بے حس۔

جناب یحییٰ بختیار: بے حس، Paralysed۔ اور مجبور ہو کر جو فاتح ہے، حاکم ہے، اس کو ملک چھوڑنا پڑتا ہے، جیسے انگریز کو چھوڑنا پڑا ultimately............

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: Quit India Movement اور مسلم لیگ موومنٹ ساری ایسی ہی ہیں۔ تو اس بارے میں میں پوچھتا ہوں کہ یہ ان کو حق ہے کہ نہیں کہ اس قسم کی جدوجہد کریں تاکہ اپنی آزادی حاصل کر سکیں؟ میں جہاد کے مسئلہ کی طرف نہیں جا رہا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں سمجھ گیا ہوں۔ یہ جو ہے Constitutional struggle to regaim one's independence constitutional struggle مختلف معانی میں

کا ___ اور اب ہم بات کر رہے ہیں مسلم لیگ کی ___ یہ سمجھتا تھا اور دیانت داری کے ساتھ یہ سمجھتا تھا کہ انگریز قانون توڑ چکا ہے، ان کے اوپر میرے نزدیک دیانت داری سے یہ الزام نہیں لگایا جا سکتا کہ انھوں نے بغاوت کی۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔ اس کے بعد پھر میں دوسرے صفحے پر جاؤں گا............

مرزا ناصر احمد: یہ اگر پانچ منٹ رہ گئے ہیں............

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس لیے کہہ رہا ہوں کہ پانچ منٹ میں چونکہ ابھی میں نے جانا تھا، اس تمہید کے ساتھ، ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی طرف، جس کو بعض لوگ انگریز کی طرح سے غدر کہہ دیتے ہیں، تو اس لیے اس پر میرے خیال میں کچھ ٹائم لگے گا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹائم لگے گا۔

Mr. Chairman: The Delegation is permitted to withdraw; to report at 6.00 p.m. چھ بجے .

The honourable members may keep sitting.

(The Delegation left the Chamber)

جناب چیئرمین: یہ کتابیں ان کو پہنچا دیں۔

Hazrat Maulana Attaullah, a lawyer definitely needs five minutes of recess after he has finished his cross-examination; this is my feeling as a lawyer. So, for five minutes, allow Mr. Attorney General to have a rest.

Mr. Yahya Bakhtair: I had to go to the Defence College from 8 o'clock.

Mr. Chairman: Yes. So, this is my personal request to Hazrat Maulana Attaullah.

یہ کتابیں ان کو دے دیں ناں جی۔ یہ آپ کے لیے ہے this is food for thought. Any thing honourable members want to say anything.

میاں محمد عطاء اللہ: ایک بات میں ضرور کہنا چاہتا ہوں............

جناب چیئرمین: ہاں جی، فرمایئے۔

میاں محمد عطا اللہ: .... چیئرمین صاحب! کہ میں مولانا نہیں ہوں، نہ ہی مولانا کہلانے کا حق دار ہوں۔ اور آپ سے پہلے ہمارے سپیکر صاحب تھے، ہمارے موجودہ صدر، انھوں نے ایک مرتبہ فرمایا تھا۔ میں نے ان کی خدمت میں مودبانہ عرض کی تھی کہ میں گناہ گار آدمی ہوں، میں اس قابل نہیں ہوں کہ مولانا کہلاؤں کیونکہ مولانا کا درجہ بہت اونچا ہوتا ہے اور میں اپنے آپ کو ایک حقیر انسان سمجھتا ہوں۔ اس واسطے یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ مہربانی سے مجھے مولانا کہا کریں۔ ایک بات۔

دوسری میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اٹارنی جنرل صاحب کو ہم جا کے کچھ چیزیں وقتاً فوقتاً عرض کرتے رہتے ہیں............

Mr. Chairman: Nothing wrong with it.

میاں محمد عطا اللہ: .... تو اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ ٹھیک نہیں ہے تو ہم نہیں بتائیں گے۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، بالکل۔

میاں محمد عطا اللہ: اور کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہے جن کی فوری طور پر نشاندہی کرنی پڑتی ہے............

جناب چیئرمین: لازمی، لازمی۔

میاں محمد عطا اللہ: .... کیونکہ وہ اس وقت کے سوالات کے متعلق relevant ہوتی ہیں۔

جناب چیئرمین: بالکل ٹھیک ہے، میں آپ سے agree کرتا ہوں۔ صرف یہ ہے کہ پانچ منٹ کے لیے ان کو کبھی کبھی rest............

میاں محمد عطا اللہ: اس میں کوئی بات نہیں۔

Mr. Chairman: جی.

Should I adjourn the House?

جناب یحییٰ بختیار: ....تو آپ نے کہا verify کریں گے اور پھر یہ بتائیں گے کہ ان کا مطلب کیا تھا۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو کیا آپ کچھ کہیں گے اب؟

مرزا ناصر احمد: جی۔ وہ جو حوالے جس میں سخت زبان استعمال کی گئی تھی، جس کی طرف آپ نے میری توجہ دلائی تھی، وہ تاریخ کا ایک ورق ہے جس پر قریباً ستر سال؟ ستر سال گزر چکے ہیں اور تاریخی واقعات کی صحت اور............ صحت سمجھنے کے لیے وہ تاریخ کا ماحول سامنے لانا ضروری ہے، ورنہ اس کی سمجھ نہیں آسکتی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ درست ہے۔ یہ جملے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ جملے ہیں، ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کے بعد آپ بے شک............

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، یہ جملے ہیں۔ میں ___ وہ جملے ہیں ___ اس کی آگے explanation دے رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: تاریخی حالات سامنے جب ہم لاتے ہیں، اُس زمانہ کے جب یہ الفاظ دو چار کیے گئے، تو جو تاریخ کا ہے انتخاب، جو اہم باتیں ہیں، وہ سامنے لائی جاتی ہیں۔ میں نے اس کے لیے دو تین باتیں، جو میرے نزدیک اہم تھیں، ان کا انتخاب کیا۔ اس زمانہ میں، ہماری تاریخ کے اُس زمانہ میں علماء جو تھے ان میں باہمی سخت کلامی کا ایک طوفان تھا۔ اور یہ باہمی سخت کلامی جو ہے یہ میرے نزدیک ویسے تو کوئی سو سال، دو سو سال پہلے سے شروع ہے لیکن اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی، اور اس میں سے میں نے دو ایک مثالیں لی ہیں، صرف اس اپنے نکتہ کو ثابت کرنے کے لیے باہمی سخت کلامی سے کام لیا جا رہا تھا۔

ایک یہ حوالہ ہے ''ردالرفضہ'' یہ ۱۹۰۲ء میں چھپا ہے اور اس میں:

''بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مُردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ

خالص زنا ہے۔ معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے۔ اگر مرد سُنی اور عورت ان خبیثوں میں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہو گا، محض زنا ہو گا، اولاد ولد الزنا ہو گی، باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سُنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں۔ عورت نہ ترکہ کی مستحق ہو گی نہ مہر کی، کہ زانیہ کے لیے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کسی قریبی حتیٰ کہ باپ بیٹے، ماں، بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ سُنی تو سُنی، کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں۔ ان کے مرد، عورت، عالم، جاہل کسی سے میل جول اسلام میں ایک کبیرہ اور اشد حرام گناہ ہے۔ جو کہ ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر بھی انھیں مسلمان جانیں یا ان کے کافر ہونے میں شک کریں، بہ اجماع تمام ائمہ دین کل کافر بے دین ہیں۔ اور اس کے لیے بھی یہی سب احکام ہیں جو ان کے لیے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس کے فتویٰ کو بہ گوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے سنی بنیں۔"

دوسرا حوالہ ____ یہ تین ہی حوالے ہیں ____ یہ حوالہ ہے "ردالرافضہ"۔ اور کتاب چھپی ہے 1902ء میں۔ اس کو چھپے ہوئے کوئی اکہتر سال ہو گئے۔ اور کتب خانہ حاجی مشتاق احمد اینڈ سنز اندرون بوہر گیٹ ملتان.........

جناب یحییٰ بختیار: مضمون کس کا ہے جی یہ؟

مرزا ناصر احمد: یہ وہاں کے علماء کا، یہ علماء کا فتویٰ شائع کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ان میں نام ہیں کوئی؟ ایک دو پڑھ لیجیے، علماء کے جو نام ہیں۔

مرزا ناصر احمد: یہ بریلوی علماء کا ہے۔ یہ کتاب ہے ناں، اس میں سے یہ حوالہ لیا ہے۔ یہ بریلوی علماء نے شیعوں کے اوپر یہ فتویٰ دیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ احمدیوں کے خلاف نہیں ہے یہ؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں۔ شیعوں کے ....

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! دیکھیں، میرا سوال، آپ معاف کیجیے، ایک بالکل simple ہے کہ مرزا صاحب نے ____ میں نے تین بزرگوں کے نام لیے ____ ان کے متعلق یہ الفاظ کہے، اور آپ فتووں کا ذکر کر رہے ہیں کہ سنیوں نے شیعوں کے خلاف کیا دیے، شیعوں

نے سُنیوں کے خلاف کیا۔ اس میں ان کا کیا جواز ہے کہ جو مرزا صاحب نے ان کے متعلق کہا ''خبیث، بدکار عورت کا لڑکا ان کے متعلق آپ کچھ فرمائیں۔ اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ اُس زمانے میں تو آپ یہ کہہ چکے ہیں کافی، یہ کافی فتوے ایک دوسرے خلاف دیتے رہے ہیں اور کئی عرصے سے دیتے رہے ہیں۔ محضرنامے میں آپ کے آچکا ہے۔

مرزا ناصر احمد: آپ کا مطلب یہ ہے.........

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، تاکہ مختصر ہو۔ میں نہیں آپ کو روکتا، نہ میں روک سکتا ہوں، نہ مجھے اختیار ہے۔ صرف یہ ہے کہ یہ proceedings اتنی لمبی ہو گئی ہیں۔ آپ پہ بھی strain، اسمبلی پر بھی strain۔ اور اس لیے میں مودبانہ عرض کروں گا کہ اگر آپ اس کو اس چیز کے لیے confine کریں۔ اس کا بیک گراؤنڈ ہمیں مل گیا ہے۔ آپ نے پوری تفصیل سے بتایا ہے کہ کیا فتوے ہوئے اور کس نے کس کے خلاف فتوے دیئے اور کس قسم کے فتوے ہوئے اور بڑی سخت کلامی ہوئی ہے اس میں۔ آپ نے بڑی تفصیل سے بتایا ہے۔ اور یہ میں کہتا ہوں کہ ان تین بزرگوں کے خلاف جو الفاظ مرزا صاحب نے استعمال کیے۔ یہ تو میں نہیں کہتا کہ اُس زمانے میں سخت کلامی فیشن تھی اس لیے یہ زبان.........

مرزا ناصر احمد: میں، میں یہی کہہ رہا ہوں۔ لیکن اُس سے آگے میں یہ کہوں گا کہ اُس فیشن میں بانی سلسلہ ملوث نہیں ہوئے۔ اگر ساری میری باتیں سُن لیں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ہاں تو یہ میں عرض کر رہا تھا۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اگر آپ ڈائریکٹ اس پوائنٹ پر آجائیں کہ ان کے متعلق کیوں انھوں نے کہا؟ اگر انھوں نے مرزا صاحب کے متعلق باتیں کہی ہیں، تب تو آپ پہلے وہ پڑھ کے سُنا دیجیے۔ پھر یہ کہیں کہ مرزا صاحب نے ان حالات میں یہ بات کہی یا نہیں کہی، یا یہ اُن کا مطلب تھا جو.........

مرزا ناصر احمد: جی، اگر میں یہ سمجھوں کہ اُس پسِ منظر کو سامنے لائے ہوئے میں اس مختصر سوال کا مختصر جواب نہیں دے سکتا تو پھر میرے لیے کیا ہدایت ہے آپ کی؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، پھر آپ جیسے مرضی ہے کریں۔ میں نے عرض کیا تھا، request کی تھی۔

مرزا ناصر احمد: میں نے سینکڑوں فتاویٰ میں سے اسی لیے صرف دو تین لیے ہیں.........

کافروں سے زائد ہے۔ ان کی بات لاعلاج مرض ہے۔ ان کی ٹکر سے پہاڑ ٹل جاتے ہیں۔ وہ گمراہ گر ہیں۔ شیطان نے جھوٹی ملمع کاری کی دلیلیں انھیں سکھادی ہیں۔ اُن کے پاس بیٹھنا جائز نہیں۔ احادیث کا ارشاد ہے ان سے دور بھاگو۔ انھیں اپنے سے دور کرو۔ کہیں وہ تمھیں بہکا نہ دیں۔ کہیں وہ تمھیں فتنہ میں نہ ڈالیں۔ وہ بیماری پڑیں تو عیادت کو نہ جاؤ۔ مریں تو جنازے پر نہ جاؤ۔ ملیں تو سلام نہ کرو۔ ان کے پاس نہ بیٹھو۔ ساتھ کھانا نہ کھاؤ۔ پانی نہ پیو، شادی بیاہ نہ کرو۔ ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو۔ ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ نبیؐ ان سے بیزار ہیں۔ وہ نبیؐ سے بے تعلق ہیں۔ وہ سب جہنمی ہیں۔ انھوں نے اسلام کی رسی اپنی گردنوں سے نکال دی ہے۔ ان سے بچو۔ جو ان سے بغض رکھ کر ان سے منہ پھیرے اس کا دل چین اور اطمینان سے بھر جائے۔ جو ان کی اہانت کرے اللہ تعالیٰ اس کے سو درجے جنت میں بلند فرمائے۔ نیچری، زندیق ہیں۔ دُشمنانِ دین ہیں۔ وہ سب خبیث کا فرمرتد ہیں۔ ان کی کلمہ گوئی اور نماز سے قبلہ محض بے سُود اور ان کی تاویلیں سراسر مردود۔ جو ان کے کفر میں شک کرے خود کافر۔ رافضی دین سے خارج ہیں۔ نرے مُلحد۔ اسلام اور ملت سے باہر ہیں............''

یہ آگے صفحہ 74 میں چھوڑ دیتا ہوں۔ وہ اس کا اندازہ ہو گیا کہ کس نہج پر ہے۔

739

تیسرا فتویٰ ہے بریلویوں کے خلاف۔ وہ تو شیعوں کے خلاف تھا نا۔ میں نے بتایا نا صرف تین نمونے لیے ہیں:

''ہم محمدیوں کے نزدیک............''

یہ بریلویوں کے خلاف فتویٰ ہے:

''ہم محمدیوں کے نزدیک تمام حنفی مذہب کے علماء اور درویش مثلاً خواجہ معین الدین اجمیری، خواجہ قطب الدین دہلوی، باب فرید شکر گنج پاک پتن، نظام الدین بدایونی، مخدوم علی ہجویری صاحب ''کشف المحجوب'' خواجہ سلیمان تونسہ والا، غلام علی شاہ نقشبندی، بہاؤ الدین نقشبندی، ابوالحسن خراسانی اور تمھارے پیرانِ پیر عبدالقادر جیلانی، جنبلی، اور جو حنفی و جنبلی و مالکی مذہب والے درویش تمام جہان کے اور ''شرح وقایع'' والا اور امام اعظم ابوحنیفہ اور اس کے شاگرد اور اس کے تقلید کرنے والے، خواہ درویش ہوں، خواہ عالم

ہوں، سب جہنمی ہیں (جن کا نام لکھا ہوا ہے) اور مشرک ہیں اور مرتد ہیں اور چشتیہ اور قادریہ اور نقشبندیہ اور سہروردیہ و چہار پیر و چودہ خان.......... یہ کیا ہے؟ خانوادہ......؟ خانوادی، سب اسلام سے خارج ہیں اور واجب القتل ہیں۔ یہ لوگ کاہن ہیں اور ادبار اور ذُھبان میں سے ہیں۔ اور حضرت عمر نے جب بیس تراویح نکالی ہیں____ اور حضرت عمر نے جو بیس تراویح نکالی ہیں____ بڑی بدعت کا بلکہ جہنمی راستہ نکالا۔ بڑی خطا انھوں نے کی۔ وہ معصوم نہ تھے۔ حالانکہ انبیاء بھی خطا سے خالی نہیں ہیں۔ مطلق معصوم نہ تھے۔ حضرت سے اجتہاد میں غلطی ہوئی۔ اور روح اور شام کا بادشاہ بھی حنفی ہے۔ پس کافر ہے بموجب حدیث کے، کیونکہ تقلید درست نہیں ہے۔ کعبہ شریف میں____ کعبہ شریف میں____ اس قدر بدعت اور شرک ہے جس کا حد و حساب نہیں۔ اگر ہمارا بس چلے تو تمام روضۂ اصحاب و انبیاء کو منہدم کر دیں، کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک قبر پختہ نہ رکھو۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے حضرت عبدالوہاب نجدی کو، ان کے فرزند حامی شریعت محمدؐ کو، جس نے بہت شرک و بدعت و کفر مسلمانوں میں سے نکالا اور اس کو روم و شام کے بادشاہ جہنمی نے شہید کیا۔ لیکن بفضل خدا لاکھوں کروڑ موحد موجود ہیں۔ اور آگے کفار میں غوث اور قطب و ابدال وغیرہ موجود ہوتے تھے، بلکہ مجوسیوں و نصرانیوں میں۔ اسی طرح تم نے غوث و قطب و ابدال اپنے بزرگوں مشرکوں کو چار خاندان میں چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، حنفیہ، مالکیہ، حنبلیہ، شافعیہ کو بنا دیا ہے۔ تمہارے امام اعظم نے سات سو احادیث جان کر چھوڑ دیں اور نہ لکھیں۔ پس وہ کافر ہے اور عبدالقادر جیلانی نے جھوٹے وہم سے حال بنایا۔ چنانچہ ابن جوزی نے ان کی تکفیر کی۔ ہمارے نزدیک بھی تکفیر ان کی اور مولوی رومیؔ و جامیؔ، و سعدیؔ و امیر خسروؔ و نظامیؔ و بہاؤالحق ملتانی کی جو حنفی المذہب تھے، درست ہے۔ و جناب سر دفتر محدثین اولین و آخرین، یگانہ جہاں، جناب حامیِ شریعت و قاطع بدعت، مولوی اسماعیل شہید محمدی و جناب مولوی سید نذیر حسین صاحب محمدی و مولوی جناب فاضلِ اجل محمد حسین محمدی و محدث وغیرہ، تمہارے حنفی یعنی امام ابو حنیفہ، شافعی، حنبلی، مالکی، عبدالقادر جیلانی حنبلی و بہاؤالدین حنفی و نقشبندی و شہاب الدین شافعی و معین الدین حنفی، چشتی، اجمیری سے

ایمان و اسلام، علم و عمل، و شرافت میں کروڑوں درجہ افضل ہیں، بلکہ تمام چشتیہ و قادریہ و سہروردیہ و نقشبندیہ و حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی علماء و فقراء کو اسلام و ایمان حاصل نہیں۔ تمہارے ربانی، مجدد الف ثانی و رشید الدین چشتی دہلوی، اور جو نقیب اس حنفی مذہب، چشتیہ مشرب و قادریہ، سہروردیہ و نقشبندی کے ہیں متقدم و متاخرین گزرے ہیں، لاجواب ہیں۔ اور سلطان روم اور جہاں خانہ کعبہ مدینہ میں چار مصلی ہیں، سب دوزخی اور بدعتی ہیں اور مرتد ہیں۔ مولوی اسماعیل شہید علم، عمل، ایمان و اسلام میں کروڑوں درجہ ابوحنیفہ، بایزید بسطامی، عبدالقادر جیلانی سے افضل ہیں۔ جناب مولوی سید نذیر حسین صاحب، حافظ الحدیث، محدث جہاں، شافعی، حنبلی، مالکی، سب درویشوں، عالموں سے ایمان و عمل میں کئی درجہ افضل ہیں۔ جس نے نماز جناب استادی مولوی سید نذیر حسین کی دیکھی ہوگی بے شک وہ کہے گا کہ رسول اللہ و حضرت علی ایسے ہی پڑھتے تھے۔ اور مولوی عبدالرحمٰن پانی پتی حنفی، مولوی احمد علی حنفی، مولوی یعقوب علی حنفی، مولوی قاسم، مولوی رشید احمد گنگوہی حنفی و شیخ عبدالحق، یہ سب بدعتی اور مشرک ہیں۔ اللہ تعالیٰ مشرکوں پر نفرین کرتا ہے۔ محمد شاہ ملعون حنفی، منصور علی ملعون حنفی۔

لعن اللہ علی الکافرین۔ یہ نیچے ہے:

''الراقم: سید شریف حسین۔'' یہ

سارا جس کا........ ''ھوالہادی'' ۳ تا ۵۔ ''کلام سلیم بہ دفع بہتان عظیم''، مطبع انصاری۔ یہ بھی سنہ ۱۳۰۰ ہجری یعنی آج سے ۷۳ سال پہلے کی ہے........ ہاں جی، یعنی ۹۴ سال پہلے کی ہے۔

میں........ صرف یہ تین نمونے میں نے اس لیے لیے کہ میں نے جواب اس سے شروع کیا کہ جس زمانہ میں وہ تین فقرے کہے گئے تھے، اس کا پس منظر ایک یہ تھا۔ ''کتاب الوحی'' ان کا........ اس زمانہ میں جو گالیاں بانی سلسلہ احمدیہ کو دی گئیں، اس کا ایک مختصر سا ایک نمونہ آپ نے خود اپنی کتاب میں لکھ دیا۔ یہ ''کتاب الولیہ'' ہے۔ ۱۸۹۸ء۔ یہ اس زمانے کی ہے جس زمانے کے اردگرد وہ فتاویٰ چکر لگا رہے ہیں جن کو میں نے ابھی پڑھا۔ ____ نمونہ صرف تین کا۔ اس میں آپ نے خود، آپ کے خلاف جو کہا گیا، وہ لکھ دیا، بے تکلف، بغیر کسی ڈر کے۔

''وہ فتویٰ جو ہماری تکفیر میں رسالہ ''اشاعت السنہ'' پانچ، جلد ۱۳ میں شائع ہوا اس کے راقم اور افتاء کے مجیب یہی شیخ الکل ہیں۔ راقم فتویٰ یعنی میاں صاحب اس فتویٰ میں ذیل کے الفاظ میری نسبت استعمال کرتے ہیں:۔

''اہل سنت سے خارج اس کا عملی طریق ملحدین باطنیہ وغیرہ اہل ضلال کا طریق ہے۔ اس کے دعوے واشاعت تقاریر اور اس ملحدانہ طریق سے اس کو تیس دجالوں میں سے، جن کی خبر حدیث میں وارد ہے، ایک دجال کہہ سکتے ہیں اس کے سپرد ہم مشرب و ذریات دجدال۔ خدا پر افتراء باندھنے والا۔ اس کی تاویلات الحاد و تحریف کذب و تذلیل سے کام لینے والا۔ دجال، بے علم، نافہم، اہل بدعت وضلالت ہے۔''

پھر شیخ محمد حسین بٹالوی ''اشاعت السنہ'' کیم لغایت ششم، جلد شانزدھم، ۱۸۹۳ء میں لکھا:

''اسلام کا چھپا دشمن، ثانی دجال زمانی، نجومی، رملی، جوتشی، اٹکل باز، جفری .... (یہ جفری ہے؟) بھنگل، پھکو، الڑپو یو، اس کا موت کو نشان ٹھہرانا حماقت و سفاہیت شیطان ہے۔ مکار، جھوٹا، فریبی، ملعون، شیخ گستاخ، مثیل الدجال اور دجال، غدار، پُرفتنہ و مکار، کاذب، کذاب، ذلیل وخوار مردود، بے ایمان، روسیاہ، مثیل مسیلمہ و اسود، رہبر ملاحدہ، عبدالراجیم و الدنانیر۔ تمغات لعنت کا مستحق۔ مورد ہزار لعنت، خدا و فرشتگان و مسلمانان ___ لعنت خدا و فرشتگان و مسلمانان ___ کذاب، ذلام آفاق، مفتری علی اللہ، جس کا الہام احتلام ہے، پکا کاذب، ملعون، کافر، فریبی، حیلہ ساز، اکذب، بے ایمان، بے حیا، دھوکہ باز، حیلہ باز، بھنگیوں اور بازاری شہدوں کا سرگروہ، دہریہ، جہان کے احمقوں سے زیادہ احمق، جس کا خدا معلم الملکوت شیطان، محرف، یہودی، عیسائیوں کا بھائی، خسارت مآب ___ خسارت مآب ___ ڈاکو، خونریز، بے شرم، بے ایمان، مکار، طرّار، جس کا مرشد شیطان علیہ لعنۃ، بازاری شہدوں، بھوہڑوں، بہائم اور وحشیوں کی سیرت اختیار کرنے والا، مکر، چال، فریب کی چال والا، جس کی جماعت بدمعاش، بدکردار، جھوٹ بولنے والی، زانی، شرابی، مال مردم خور، دغاباز، مسلمانوں کو دام میں لا کر ان کا مال لوٹ کر کھانے والا۔ ایسے سوال و جواب میں یہ کہنا حرام زدگی کی نشانی ہے۔ اس کے پیرو خسران بے تمیز۔

یہ غزنویوں کی طرف سے فتویٰ جو شائع ہوا:

"وہ اُن امور کا مدعی، رسولِ خدا کا مخالف ہے۔ ان لوگوں میں سے جن کے حق میں رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے کہ آخر زمان میں دجال کذاب پیدا ہوں گے ان سے اپنے آپ کو بچاؤ، تم کو گمراہ نہ کریں اور بہکا نہ دیں۔ اس قادیانی کے چوزے ہنود اور نصاریٰ کے مخنث ہیں"۔

احمد بن عبداللہ غزنوی، یہ صفحہ ۲۰۱:

"قادیانی کے حق میں میرا وہ قول ہے جو ابن تیمیہ کا قول ہے۔ جیسے تمام لوگوں سے بہتر انبیاء علیہ السلام ہیں، ویسے تمام لوگوں سے بدتر وہ لوگ ہیں جو نبی نہ ہوں اور نبیوں سے مشابہ بن کر نبی ہونے کا دعویٰ کریں۔ یہ بدترین خلائق ہیں، تمام لوگوں سے ذلیل تر، آگ میں جھونکا جائے گا۔"

احمد بن عبداللہ غزنوی، صفحہ ۲۰۲:

"غلام احمد قادیانی کج راہ و پلید فاسد ہے۔ اور راہ کھوتی گمراہ ہے۔ اور لوگوں کو گمراہ کرنے والا، چھپا مرتد، بلکہ وہ اپنے اُس شیطان سے زیادہ گمراہ ــــ بلکہ وہ اپنے اس شیطان سے زیادہ گمراہ ــــ جو اس کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ یہ شخص ایسے اعتقاد پر مر جائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور نہ یہ اسلامی قبرستان میں دفن ہو۔"

۱۳۱۴ھ میں عبدالحق غزنوی نے یہ لکھا:

"دجال، ملحد، کاذب، روسیاہ، بدکار، شیطان، لعنتی، بے ایمان، ذلیل، خوار، خستہ، خراب، کافر، شقی سرمدی ہے۔ لعنت کا طوق اس کے گلے کا ہار ہے۔ لعن و طعن کا جوت اس کے سر پر پڑا۔ بے جا تاویل کرنے والا۔ مارے شرمندگی کے زہر کھا کر مر جاوے گا۔ بکواس کرتا ہے۔ رسوا ذلیل شرمندہ ہوا۔ اللہ کی لعنت ہو۔ جھوٹے اشتہارات شائع کرنے والا۔ اُس کی سب باتیں بکواس ہیں۔"

پھر ۲۳؍جولائی، ۱۸۹۲ء میں یہ فتوے صادر ہوئے بانی سلسلہ احمدیہ کے متعلق:

"مرزا صاحب دھوکہ باز اور گمراہ کرنے والا۔ مرزا صاحب تارک جمعہ و جماعت، وعدہ خلاف، سیرت محمدی سے کوسوں دور۔ مرزا صاحب عیار، جھوٹا دعویدار۔ مرزا صاحب چالاک اور بچہ باز۔ مرزا صاحب فضول خرچ، مُسرف، حیلہ ساز۔"

اس کے بعد یہ ۱۳۱۳ھ کا فتویٰ ہے، صفحہ ایک سے آٹھ تک۔ یہ میں ''کتاب الولیہ'' سے پڑھ رہا ہوں۔ اصل وہی حوالہ ہے:

''قادیانی رافضی ـــــ قادیانی رافضی ـــــ بے پیر، دجال، یزید، اس کے مُریدیزیدی، خانہ خراب، فتنہ گر، ظالم، تباہ کار، روسیاہ، بے شرم، احمق، کاذب، خارجی، بھانڈ، یادہ گو، غبی، بدمعاش، لالچی، جھوٹا، کافر۔ مفتری، مُلحد، دجالی حمار، اخنث، بکواسی، بدتہذیب، مشرکانہ خیال کا آدمی۔ اس کا گاؤں منحوس ہے۔ اس کی دجالیاں اور مکاریاں اور رمالیاں اظہر من الشمس ہیں۔ اس کی کتابیں ایمان اور دین کا ازالہ کرنے والی ہیں۔''

پھر محمد رضا شیرازی نے لکھا:

''مرزا کاذب ہے۔ مفتری، یادہ گو، تباہ کار، مکار، تبغی، غوی، غبی، گمراہ، نادان، فضول، ڈھکوسلی، بے ہودہ سرا، کاذب، جھوٹا، دروغ گو، بے شرم، ننگِ خلائق، کاذب، بانی ملت مُرتدیہ، تلبیس کرنے والا، داعیِ ملتِ بزیہ، سرکش طبع، راندۂ درگاہ ازلی، گم کردہ صراط مستقیم، سوئے فہم، بادہ پیمائی کرنے والا، شاہ خایان، چاہ ضلالت میں ڈوبا ہوا اور گمراہی کے تذویر میں پھنسا ہوا، کذب و تکبر میں گرفتار، ـــــ موہومہ باطلہ کا کہنے والا۔ اس کی جماعت ضلالت و گمراہی میں ہے۔ اس کی مراسلت سراسر فضول و لچر ہے۔ اس کے دلائل سب وشتم و فحش سے بھرے ہوئے ہیں۔ مرزا مقہور شکستہ بال ہے۔ اس کی باتیں ہفوات و ہزلیات ہیں۔ وہ گمراہ غبی ہے۔ اس کی تحریرات میں خرافات ہیں۔ اس کے ذہن کے شرتحات گندیدہ ہیں۔ اس کا مُدعا زور و طغان ہے۔ شتم و فحش و بہتان لانے والا۔ افتراء کذب کے دلائل پیش کرنے والا۔ شناعت و فضیحت کے سوا اس کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ یہ کاذب دارلبوار میں جائے گا۔ ظلمت، کفر، طغیان، ان کی وجہ سے دنیا میں ہے۔''

یہ پس منظر تھا جس میں اب ہم نے دیکھا ہے اُن تین فقروں کو جن کی طرف مجھے توجہ دلائی گئی۔ پہلے ہم لیتے ہیں .... میں لے رہا ہوں سعود اللہ لدھیانوی۔ آپ نے اس کے متعلق شعر لکھا:

؎ الیتنی عجفاً فلسِ بصادقٍ
الاحمت مُطبل خنزیٍ بین بغایٍ

اور ''انجامِ آتھم'' میں اس کے متعلق ۱۹۰۷ء میں ''الحکم'' میں ایک نوٹ ہے جس میں ''ابنِ بغا'' کا ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ اور وہ ہے ''اے سرکش انسان۔'' ''یہ سرکش'' جو ''ابن بغا'' کے معنی ہیں، اس کے متعلق میں آگے بھی کچھ کہوں گا لُغت وغیرہ سے۔ اخبار ''اہلِ حدیث'' ۲۶ رجولائی ۱۹۱۲ء ___ وہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا ___ یہ مولوی ثناء اللہ صاحب بڑے مشہور مناظر ہیں۔ انھوں نے اپنے اخبار ''اہلحدیث'' ۲۶ رجولائی ۱۹۱۲ء میں لکھا:

''بغی کے معنی......''

''اہلحدیث'' میں انھوں نے لکھا ''بغی'' کے معنی اس کے نیچے کہ اس کے معنی کیا ہیں:

''حاکمِ وقت، بادشاہِ وقت، سردار قبیلہ وغیرہ کی نافرمانی اور سرکشی۔''

''اہلحدیث'' میں یہی معنی ''سرکشی'' کے آئے ہیں۔ ''بغا'' کے۔

آپ نے سعد اللہ کے متعلق ''تتمہ حقیقت الوحی'' میں لکھا، بانیِ سلسلہ احمدیہ نے:

''میں نے اس (سعد اللہ لدھانوی ___ اسی کا ذکر ہے یہاں) کی بدزبانی پر بہت صبر کیا۔ اور اپنے تئیں روکا کیا۔ لیکن جب وہ حد سے گزر گیا اور اس کے اندرونی گند کا پل ٹوٹ گیا تب میں نے نیک نیتی سے اس کے حق میں وہ الفاظ استعمال کیے جو محل پر چسپاں تھے۔ اگرچہ وہ الفاظ، جیسا کہ مذکورہ بالا الفاظ میں مندرج ہیں، بظاہر کسی قدر سخت ہیں، مگر دشنام دہی کے قسم میں سے نہیں ہیں۔ مگر واقعات کے مطابق ہیں اور عین ضرورت کے وقت لکھے گئے ہیں۔ اور ہر ایک نبی حلیم تھا۔ (یہ آگے پہلے انبیاء کی مثال دی ہے) مگر ان سب کو واقعات کے متعلق.......... (سارے انبیاء اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے اُسوۂ حسنہ ہیں یہ اسوہ کی طرف اشارہ ہے۔) ان سب کو واقعات کے متعلق اپنے الفاظ اپنے دشمنوں کی نسبت استعمال کرنے پڑتے ہیں۔'' ___ تتمہ حقیقت الوحی'' ۲۰ اور ۲۱ صفحہ۔

یہ جو واقعہ ہے سعد اللہ صاحب کا ... اقبال صاحب کے کان میں بھی پڑا اور انھوں نے ایک نظم لکھی۔ اچھی خاصی لمبی ہے۔ یہ چار پانچ شعر میں نے اس میں سے لیے ہیں چار شعر۔ اور یہ نظم چھپی ہے مطلع الحق، دہلی میں، ستمبر ۱۹۱۲ء میں اس وقت علامہ اقبال ایف۔ اے میں پڑھ رہے تھے، ایف۔ اے۔ کی کلاس میں تھے، کانونٹ مشن اسکول سیالکوٹ میں۔ انھوں نے یہ

مولوی سعدی کو مخاطب کر کے اسی واقعہ پر یہ لکھا:

ع ''واہ سعدی دیکھ لی گندہ دہانی آپ کی
خوب ہو گی مہتروں میں قدر دانی آپ کی
بحث سعدی آپ کی بیت الخلاء سے کم نہیں
ہے پسند خاک رویاں شعر خوانی آپ کی
گوہرِ بے راہ جھڑے ہیں آپ کے منہ سے سبھی
جان سے تنگ آ گئی ہے بہترانی آپ کی
قوم عیسائی کے بھائی بن گئے پگڑی بدل
واہ کیا اسلام پر ہے مہربانی آپ کی''

746

یہ علامہ اقبال کے شعر ۱۹۱۲ء میں یہ سعد اللہ لدھیانوی کے حق میں کہے گئے ہیں۔
دوسری مثال آپ نے دی تھی گولڑہ شریف والوں کی۔ وہ پس منظر میں نے بتا دیا ہے۔ وہ ہمارے اس وقت ذہن میں ہے۔ یہ گولڑہ شریف والوں نے.......... گولڑہ شریف والوں نے ایک اور...... بہرحال، ان کی طرف منسوب ایک نظم لکھی۔ ایک سیف چشتیائی میں ایک نظم لکھی.......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ایک حوالہ ہے سیف چشتیائی کا، انھوں نے ایک نظم لکھی۔

مرزا ناصر احمد: انہوں نے ایک نظم لکھی جو سیف چشتیائی میں چھپتی ہے، خود شاعر ہی ہے۔ وہی ایک ہی بات ہے۔ سیف چشتیائی۔ ان کی ایک کتاب ہے۔ ایک نظم انھوں نے اپنی اس کتاب، سیف چشتیائی میں سے، اپنی کتاب میں شائع کرائی ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں:

''الا اے میرزا تا کیف تو حال این و آں بینی
دمے چشم دلت وا کن کہ نورِ عینِ جاں بینی
بہ تکذیبِ امامت تو ندا از آسماں آمد''

شعر کی وجہ سے تو وہ نیچے زیر نہیں ہے۔

''بزودی وپیشِ حق شاداں گروہ دشمنان بنی''

اب یہ اگلا شعر ہے۔ سننے والا۔ پہلے وہ میں نے اس لیے پڑھ دیا تھا کہ ''الا اے مرزا'' قید لگ جائے کہ حضرت مرزا صاحب کو انھوں نے مخاطب کیا ہے:

''زمیں نفرت کند از تو فلک گرید بر احوالت''

زمین تجھ سے نفرت کرت ہے اور غصہ میں فلک کی، آسمان کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔

''ملک لعنت کناں نزدِ خدا بر آسماں بنی''

اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرشتے جو ہیں وہ تجھ پر لعنت کر رہے ہیں، ملعون کیا جاتا ہے۔

تو اس کے مقابلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ لکھا:

اَتَانِیْ کِتَابٌ مِنْ کَذُوْبٍ بِوَضِیْرَزْ
کِتَابٌ خَبِیْثٌ کَلْ اَقَارِبِ یَابِرُوْ
فَقُلْتُ ....

انھوں نے کہا: ''آسمان پر فرشتے تجھ پر لعنت کرتے ہیں۔'' جواب میں اتنا کہا: ''تم پر آسمانی لعنت ہو۔'' بس۔

انھوں نے .... ان کے ایک شاگرد تھے مولوی عبدالاحد خانپوری، وہ گولڑہ شریف والوں کے، جنھوں نے یہ نظم لکھی۔ ان کے ایک شاگرد تھے مولوی عبدالاحد خانپوری، اور انھوں نے ایک کتاب لکھی۔ یہ ان سے پھر گئے اور بے نقط گالیاں اپنے پہلے پیشوا اور ہادی کو دیں۔ میں ان میں سے کوئی نہیں پڑھوں گا اقتباس۔ میں صرف یہ حوالہ دینا چاہتا ہوں۔ بہت سارے اقتباس لکھ دیئے تھے، لیکن میں ان کو پسند نہیں کرتا۔ وہ جانیں اور ان کے شاگرد جانیں۔

اور تیسرا حوالہ۔ یہ حوالہ ہے۔ ہاں، یہ، ہاں، جناب رشید احمد صاحب گنگوہی کے متعلق بھی چند الفاظ تھے جن کا آپ نے ذکر کیا تھا۔ وہ نمبر ۳ ہیں۔ ان کے متعلق اس زمانے میں جو دوسروں نے فتوے دیے، وہ میں ابھی پہلے پڑھ چکا ہوں۔ اور میں بتا رہا تھا کہ اس زمانے میں پس منظر یہ تھا۔ انھوں نے بانی سلسلہ پر ایک فتویٰ دیا جو ''اشاعت السنہ'' جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۶ پر شائع ہوا ہے۔

''اشاعت السنۃ'' جو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا پرچہ تھا____ اس میں ان کا ایک فتویٰ شائع ہوا۔ ''جس شخص کے اعتقادات ایسے ہوں'' جو سوال میں ہے، کسی نے سوال پوچھا'' وہ اہل ہوا اور گمراہ ہے۔ ابنِ مریم سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ وہ تو مسیح دجال کا مثیل ونذیر ہے۔ ان کو.......... ان کے متعلق ''انجام آتھم'' میں جو آپ نے وہ آخری فقرہ پڑھا تھا:

''واخرھم شیطان العامی''

....

....

ملعونین..........................

انھوں نے کہا یہ دجال ہیں۔ انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت.......... ایک میں یہاں واضح کردوں کہ ''ملعون'' اپنی طرف سے نہیں، ''ملعون'' کے اصل معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرے۔ یہ بددعا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کے سپرد کوئی کام کردیا جائے تو اللہ تعالیٰ تو ظالم نہیں ہے۔ وہ تو اگر غلط دعا ہے تو رد کرکے اس کے منہ پر مارتا ہے جو دعا کرنے والا ہے۔ تو ان پر بددعا کی، ان کے لیے، کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ اگر دعا یہ غلط ہے تو وہ منہ پر ماردی جائے گی۔ لیکن ان کا جو ہے، جناب رشید احمد صاحب گنگوہی، ان کے متعلق اس وقت کے لوگ جو سمجھتے تھے، وہ دیوبندی مذہب ہیں۔ ان کے خلاف جو فتوے ہیں، ایک میں پڑھ دیتا ہوں.........

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب کے اور نہیں پڑھ رہے ہیں آپ؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں، پڑھوں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، مرزا صاحب کے اور کوئی نہیں ہیں ان کے متعلق؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، آپ نے تین ہی کی طرف توجہ دلائی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں نے یہی پوچھنا ہے جی، کہ وہ فتوے آپ پڑھ چکے ہیں، میرے خیال میں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ اچھا۔ پھر ایک.......... تو ٹھیک ہے۔

ایک چیز میں واضح کردوں۔ وہ نام آ گیا تھا۔ ''ذریۃ البغایا''۔ ''ذریۃ البغایا'' جو ہے، اس کے معنی عربی کے لینے میں ہم نے۔ عربی کا لفظ ہے ''ذریۃ البغایا''۔ ''آئینہ کمالات اسلام'' میں

۱۸۹۴ء میں، ''آئینہ کمالاتِ اسلام'' جو ۱۸۹۴ء میں شائع ہوئی، اس میں یہ لفظ ''ذریۃ البغایہ'' استعمال ہوا۔ اس کے ساتھ کوئی ترجمہ نہیں:

''اِلاَّ ذُرِّیَّةُ الْبَغَایَا الَّذِیْنَ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یُنْصَرُوْنَ.''

اس میں صرف یہ ہے کہ ''ذریۃ البغایہ'' وہ ہیں جن کے دل اللہ تعالیٰ نے ختم کر دیے، ان کے اوپر مہر لگا دی۔ ''بغی'' کے معنی ____ ''ذریۃ البغایہ'' جو ہے ____ ''بغی'' کے معنی ہر لغت میں ''نافرمانی'' اور ''سرکشی'' لکھے ہیں۔ اخبار ''اہلحدیث'' میں درج ہے کہ ''بغی'' کے معنی ''حاکم وقت..........'' وہ پہلے میں عرض کر چکا ہوں، وہ یہاں آ گیا ہے ____ اور ''سرکش انسان'' کے ہیں۔

''الفروع کافی موسومہ بہ کافی کلینی'' حصہ دوم، ''کتاب الروضہ'' مطبوعہ نول کشور پریس، لکھنو، میں امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، یہ امام باقر کا ہے قول وہاں:

''ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا حَمْزَةَ اِنَّ النَّاسَ
کُلُّهُمْ اَوْلَادُ الْبَغَایَا مَا خَلَا شِیْعَتَنَا''

تو یہاں بھی ''سرکش'' کے معنی لیے گئے ہیں:

''کیونکہ ہمارے سوا سارے سرکش ہیں۔''

اخبار ''مجاہد''..........

جناب یحییٰ بختیار: یہ کس کا اخبار ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ مجلس احرار کا ایک اخبار تھا، مجلس احرار کا۔ اس کا نام ہے اخبار ''مجاہد''۔ ۱۴ مارچ ۱۹۳۶ء میں، اس کے اندر یہ ہے فقرہ:

''وَلَدُ الْبَغَایَة، اِبْنُ الْحَرَام اور وَلَدُ الْحَرَام، اِبْنُ الْحَلَال اور بِنْتُ الْحَلَال وغیرہ سب عرب کا اور ساری دنیا کا محاورہ ہے۔ جو شخص نیکی کو ترک کر کے بدکاری کی طرف جاتا ہے، اس کو، باوجودیکہ اس کا حسب ونسب درست ہو، (یعنی حرامی نہیں اس کے معنی) باوجود اس کے کہ اس کا حسب ونسب درست ہو، صرف اعمال کی وجہ سے ابن الحرام، ولد الحرام کہتے ہیں۔ اس کے خلاف جو نیکوکار ہوتے ہیں، ان کو ابن الحلال کہتے ہیں۔ اندریں حالات امام کا اپنے مخالفین کو ''اولاد بغایہ'' کہنا بجا اور درست ہے۔ پس جو ترجمہ

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مجھے یعنی..........

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، بس ٹھیک ہے، میں دے دیتا ہوں وہ آپ کو۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ یہ مرزا صاحب؟ جو آپ نے یہاں نوٹ کیا ہے، اس پر یہ لکھا ہوا ہے کہ ''شیخ محمد اقبال، ایف۔اے کلاس، سکاچ مشن اسکول، سیالکوٹ۔'' یہ تو نام ہے نظم لکھنے والے کا۔ '' آئینہ حق نما'' مصنفہ شیخ یعقوب علی عرفان، صفحہ ۱۰۷، ۱۰۸، مطبع الحق، دہلی۔ مطبوعہ ستمبر ۱۹۱۲ء۔ یہ نظم ۱۹۱۲ء میں لکھی گئی تھی یا پہلی دفعہ ۱۹۱۲ء میں شائع ہوئی؟ کچھ آپ کو علم ہے اس کا؟

مرزا ناصر احمد: اس سے متعلق تو میں نے کوئی تحقیق نہیں کی۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ بات یہ ہو جاتی ہے ناں جی کہ اگر یہ شخص جس نے نظم لکھی ہے، اور جیسے آپ نے کہا ہے، علامہ محمد اقبال کی نظم سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق، اور آپ نے فرمایا کہ ۱۹۱۲ء کی نظم ہے اور وہ ایف۔اے۔ کلاس میں پڑھتے تھے۔ تو اس وقت ان کی عمر ۳۵ سال بن جاتی ہے جو ہمارے کیلنڈر، اور علامہ کی جو Date of birth ہے، اس کے مطابق جو latest view ہے وہ یہ ہے کہ ۱۸۷۷ء میں ان کی پیدائش ہوئی تھی۔ پہلا view یہ تھا کہ ۱۸۷۳ء میں۔ تو ایک لحاظ سے ۳۵ سال عمر بن جاتی ہے، ایک لحاظ سے۔ میں اس واسطے کہہ رہا ہوں ۳۸ سال عمر بن جاتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ جو ہے، اسی واسطے غالباً لکھا گیا ہے کہ ۱۹۱۲ء میں شائع ہوئی اور یہ نوٹ لکھنے کی ضرورت اس لیے پڑی کہ ۱۹۱۲ء میں تو ان کی عمر زیادہ تھی۔ تو اسی واسطے کتاب لکھنے والے نے یہ نوٹ لکھ دیا کہ یہ نظم اس وقت لکھی گئی تھی جس وقت وہ اپنے ایف۔اے میں پڑھ رہے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو یہ آپ نے کہا کہ یہ ۱۹۱۲ء میں جب وہ ایف۔اے میں پڑھتے تھے۔ تو اسی واسطے مجھے impression ہوا کہ شاید کوئی اور شخص ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ۱۹۱۲ء میں وہ ایف اے میں نہیں پڑھتے تھے۔ کتاب چھپی، جس میں یہ نظم چھپی ہے، وہ کتاب چھپی ہے ۱۹۱۲ء میں۔ اور کتاب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ نظم علامہ اقبال نے لکھی جس وقت وہ ایف۔اے میں پڑھ رہے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ۱۹۱۲ء میں ان کو علامہ کے نام سے خطاب کیا تھا انھوں نے؟

ایک دوسرے کو کافر بنا کے دیئے ہیں۔ یہ ایک ان کا description ہے جو کہ legal description ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر ایک ناجائز شادی ہو، جو شادی نہ ہو قانون کے مطابق، تو اولاد جو ہے وہ حرام کی ہوگی اور ان کو وراثت میں کوئی حق نہیں ملے گا۔ یہ ایک دوسرے کو کافر کہہ کے اس قسم کے فتوے دے رہے ہیں۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہ گالیوں اور توہین کی بات نہیں ہوتی۔ Describe کرتے ہیں کہ

what are going to be the consequences, as a result of this sort of marriage اور یہ وہ اس لیے میں یہ سمجھوں گا کہ قطع نظر اس سے کہ بیک گراؤنڈ کیسا ہے، جو آپ بتا رہے ہیں کہ گالیاں دیا کرتے تھے، اس کی کوئی relevancy نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: باقی میں نے یہ عرض کرنا تھا کہ غزنویوں کی طرف سے جو چیز ہوئی مرزا صاحب، پر، اس کا بھی کوئی relevance نہیں ہے کیونکہ کسی غزنوی کا میں نے آپ کو حوالہ نہیں پڑھ کے سنایا کہ انھوں کے متعلق مرزا صاحب نے کیوں یہ بات کہی یا کہی یا نہیں کہی۔ صرف تین شخصیتیں جو تھیں، ان کا تھا۔ ان کا آپ نے جواب ضرور دیا ہے اور explain آپ نے کیا ہے۔ میں ذرا پھر آپ کی توجہ ان حوالوں کی طرف دلاؤں گا۔

آپ نے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ کے متعلق کہا کہ انھوں نے مرزا صاحب کے متعلق کوئی بات کہی اور انھوں نے ان کو "ملعون" کہا اور ملعون" کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اللہ کے سپرد کر کے، اللہ ہی اس پر لعنت بھیجے گا۔

پھر آپ نے رشید احمد گنگوہی صاحب کے متعلق کہا کہ انھوں نے مرزا صاحب کی شان میں کچھ ایسے فقرے کہے کہ جس کے جواب میں .... کہ انھوں نے کہا کہ "ابن مریم کا ان سے کوئی تعلق نہیں، دجال ہے۔" یہ ہے۔ ان کے جواب میں مرزا صاحب نے کہا کہ "اندھا، شیطان۔ دیو۔ گمراہ۔" اب میں صرف آپ سے عرض .... "ملعون۔ سفینہ۔ ملعون۔ من المفسدین" وغیرہ لکھا ان کے متعلق ....

مرزا ناصر احمد: یہ جو آپ نے کل دو شعر پڑھے تھے .... اچھا جی، اچھا .... رشید گنگوہی کے بارے میں ....

مرزا ناصر احمد: "............ابن بغایہ۔"

جناب یحییٰ بختیار: یا "ابنِ بغی" "اگر تو اے نسلِ بدکاران......" یہاں ایسا ترجمہ آپ کی کتاب میں ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، کتاب میں ہے، لیکن یہ بانی سلسلہ کا نہیں ہے ترجمہ۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کی جماعت سے جو کتاب پبلش ہوئی ہے............

مرزا ناصر احمد: معلوم ہوتا ہے ترجمہ کرنے والے کو اس وقت عربی کے معانی نہیں آتے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی آپ کی یا "انجام آتھم" کی جو کتاب پبلش ہوئی، آپ کی ہی طرف سے شائع ہوئی ہے............

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ....اور کئی سال سے چلتی آرہی ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں تو تسلیم کرتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں اسی واسطے کہہ رہا ہوں کہ اگر یہ کتاب غلط ہے، آپ کی نہیں، تو اس واسطے............

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، میں تسلیم کرتا ہوں کہ ہماری کتاب ہے، اور ترجمہ بھی ہمارا ہی ہے، لیکن وہ غلط ترجمہ ہے "ابن بغی" کا۔

جناب یحییٰ بختیار: "بغیۃ" کا باقی جگہ بھی جو ترجمہ ہوا ہے، مرزا بشیر الدین محمود صاحب کا، یہ میں آپ کو بھیج رہا ہوں۔ "تفسیر کبیر" اس میں بھی یہ ہے "بغیہ" کا کہ "اور میں کبھی بدکاری میں مبتلا نہیں ہوتی۔" پھر آگے یہ ہے صفحہ ۱۶۸۔ پھر ایک جگہ آتا ہے: "اور تیری ماں بھی بدکار............" وہ "بغیا" "اور تیری ماں بھی بدکار نہیں تھی۔" یہ بھی آپ دیکھ لیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ تو دیکھ لیا۔ اصل میں عربی کے ہیں یہ الفاظ۔ اور اس میں کوئی دقت نہیں۔ یہاں جو زیر بحث ہے، وہ "بغیہ" نہیں ہے............

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مطلب ہے............

مرزا ناصر احمد: میری بات سنیں............ "ابنِ بغی" ہے۔ اور "ابنِ بغی" کے معنی جو ہیں وہ "سرکش" کے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں نے ابھی تک سوال پورا نہیں کیا۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ ایک جگہ ''ابن بغی'' کے بھی یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ ''بدکار عورت'' کے، ''بدکار''۔ پھر دوسری جگہ صرف ''بغی'' کے۔ یہ ''بدکار''۔ میں اس واسطے آپ کو توجہ دلا رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ''بغی'' کے معنی ''بدکار'' عربی لغت میں کوئی نہیں ہے۔ یہ آپ کسی سے یہاں پوچھ لیں، وہ بتا دے گا کہ ''بغی'' جو ہے وہ فعل ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ دیکھ لیجے۔ کہیں تو ''میں کبھی بدکاری میں مبتلا نہیں ہوئی۔''......

مرزا ناصر احمد: وہاں ''بغی'' ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: خیر، یہ آپ دیکھ لیں۔ اس پر پھر آپ بعد میں............

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہاں یہ لفظ ہی نہیں۔ وہاں لفظ ہی دوسرا ہے۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) قرآن کریم نکالو جی۔ یہ لو۔ نکالو۔ ادھر لائیں جی میرے پاس۔

جناب یحییٰ بختیار: مفتی صاحب! آپ سے توجہ ایک منٹ کے لیے دلائیں گے کیونکہ............

مولوی مفتی محمود: قرآن کریم میں ہے:

وَلاتکرھو............

یہاں ''بغی'' کے معنی کیا ہیں؟

مرزا ناصر احمد: عربی لغت اپنے الفاظ کو متعدد معانی میں استعمال کرتی ہے۔ مثلاً ''زکوٰۃ'' کے تیرہ، چودہ معانی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں جو ہے وہ............

جناب چیئرمین: ہاں، اُس کے معنی کیا ہیں جو مفتی صاحب نے سوال کیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: مجھے بات ختم کر لینے دیں۔ ہاں ''ابن بغی'' جب اس context میں استعمال ہو تو اُس کے معنی ''حرام زادہ'' کے ہیں ہی نہیں، اس کے معنی ہیں ''ہدایت سے دور'' اور ''سرکش''۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر یہ لفظ............

مولوی مفتی محمود: میں نے تو صرف قرآن کریم کی آیت کے بارے میں پوچھا ہے کہ قرآن کریم............

Mr. Chairman: Ask the translation.

مولوی مفتی محمود: .... کہ قرآن کریم میں جو "بغی" کا لفظ ہے اس سے مراد کیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: قرآن کریم نے "ابنِ بغی" کا لفظ ہی نہیں استعمال کیا، محاورہ "ابنِ بغی" کا .... (مداخلت)

جناب چیئرمین: ایک منٹ ٹھہریں جی۔

جو آیت مفتی صاحب نے پڑھی ہے، اس کا ٹرانسلیشن کر دیں آپ۔ (مفتی محمود صاحب ... دفعہ پھر پڑھیں۔ .... Let this

مولوی مفتی محمود: ولا

یہ قرآن کی آیت کا ترجمہ لفظی بتا دیں۔

جناب چیئرمین: اس کا لفظی ترجمہ کر دیں جی۔

Let it go on the record.

جناب یحییٰ بختیار: اچھا۔

Mr. Chairman: نہیں 'Just a minute. Let this Ayat be translated by the witness.

مرزا ناصر احمد: لغتِ عربی میں، لغتِ عربی میں جب یہ فتح باب کے متعلق استعمال ہو تو اس کے معنی بدکاری کے ہیں۔

جناب چیئرمین: تفسیر بعد میں کریں، پہلے اس آیت کا ٹرانسلیشن کر دیں۔ This is the question.

مرزا ناصر احمد:

"اپنی جو لونڈیاں ہیں تمہارے گھروں میں، ان کو بدکاری پر مجبور نہ کرو اگر وہ خود اسے پسند نہ کریں۔" لفظی ترجمہ یہ ہو گا۔

Mr. Chairman: Now the witness can add the explanation.

مرزا ناصر احمد: یہ ٹھیک ہے، اس کا لفظی ترجمہ یہی ہے۔ لیکن "ابنِ بغی" کا عربی میں یہ معنی نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی۔ یہ تو ہے۔ اب اس کو یہاں ایک منٹ کے لیے چھوڑتا ہوں۔ ایک چیز ہے جس کے بعد..........

مرزا ناصر احمد: اگر آپ پسند کریں تو صبح بہت ساری روایات کے حوالے دے دیں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، ٹھیک ہے جی، یہ آپ کہہ رہے ہیں۔ میں ابھی اس سبجیکٹ پر نہیں آرہا۔ کیونکہ گالیوں کا ذکر آ گیا ہے تو ایک اور context میں جا رہا ہوں کہ جو لوگ محسوس کر رہے تھے کہ انگریزوں کے خلاف انھوں نے جنگ آزادی لڑی، ان کے متعلق مرزا صاحب سے منسوب ___ شاید یہ غلط ہو، نہ ہو، میں ایسے کہہ رہا ہوں ___ یہ ''ازالہ اوہام'' حصہ دوم سے لیا گیا ہے۔ انگریز کے مقابل سر اُٹھانے کو ''مکروہ بدکاری'' کہا اور لکھا کہ:

''ان لوگوں نے چوروں، قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ اور اس کا نام جہاد رکھا۔''

یہاں جو الفاظ ہیں ابھی ''چوروں، قزاقوں، حرامیوں۔'' تو یہ اگر آپ سمجھیں کہ عربی میں ''چوروں، قزاقوں، حرامیوں'' کو جہاں تک میں جانتا ہوں، عربی Slang میں ''حرامی'' چور کو ہی کہتے ہیں۔ یہاں ''چور'' بھی استعمال ہوتا ہے اور ''حرامی'' بھی استعمال ہوتا ہے۔ تو یہ آپ مائنڈ (mind) میں رکھیں کہ آخر یہ گالیاں ہیں یا یہ کوئی ایسے ہیں کہ صرف باغیوں کے بارے میں بات ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ context دیکھ لیں۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) نوٹ کر دو جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، پھر وہ اس پر..........

مرزا ناصر احمد: ویسے آپ نے صبح بھی چار پانچ باتیں پوچھی تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ میں آ رہا ہوں جی اس پر، کیونکہ میں نے کہا ایک سبجیکٹ ہو جائے۔ اب مرزا صاحب! ایک چھوٹی سی گزارش یہ ہے کہ بعض لوگوں نے سخت الفاظ استعمال کیے ___ جو آپ نے پڑھ کے سنائے ___ مرزا صاحب کے متعلق، اور آپ نے فرمایا کہ اُس زمانے میں یہ ایک قسم کا فیشن بھی تھا کہ اس قسم کی زبان استعمال کر رہے تھے ایک دوسرے کے خلاف، اور یہ ان کا مطلب بھی نہیں ہوتا تھا..........

مرزا ناصر احمد: یہ اگلا فقرہ نہیں کہا میں نے۔

جناب یحییٰ بختیار: .... یہ، ان کا یہ مطلب نہیں تھا جو ظاہری معلوم ہوتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے یہ نہیں کہا۔ میں نے کہا کہ یہ ان کو عادت پڑی ہوئی تھی اس قسم کے سخت الفاظ............

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اس قسم کے الفاظ۔ تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک طرف یہ معمولی انسان، گناہ گار انسان، دوسری طرف ایک نبی، اور ایسا نبی جس کے، ابھی میں آپ کو ل سے بتاؤں، جس کے بارے میں کیا کیا لکھا جا چکا ہے، وہ وہی زبان استعمال کر رہے ہیں، اس سے بھی سخت بعض جگہ زبان استعمال کر رہے ہیں ___ مرزا صاحب! میں بڑی responsibility سے بات کر رہا ہوں............

مرزا ناصر احمد: ہاں، آپ بات کریں، ابھی نہیں میں بول رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اگر غزنویوں نے بڑی گالیاں دیں، بدزبانی کی، ان کو جواب دے دیں، تو میں سمجھ سکتا ہوں۔ یہاں بعض الفاظ جو ہیں مولوی سعد اللہ کے بارے میں کہ ''بدکار عورت کا بیٹا۔ بدگو۔ خبیث۔ منحوس۔ لعین۔ شیطان۔'' میں نے ان کو دیکھا۔ ممکن ہے کہ انھوں نے بھی مرزا صاحب کے متعلق بہت سی جگہ ایسے الفاظ استعمال کیے ہوں۔ مگر جہاں آپ نے پڑھ کے سُنائے انھوں کی طرف سے، تو اُن سے مجھے یہ بات ظاہر نہیں ہوئی۔ بہرحال، سوال یہ ہے کہ یہ شخص............

مرزا ناصر احمد: یہ سعد اللہ کی گالیوں کا حوالہ کہاں ہے؟ وہاں تو نہیں تھے یہ سارے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے آپ کو سنائے تھے جی۔ ۲۸۱۔۲۸۲۔۲۸۲۔۲۸۱ ہیں۔ جناب! آخر میں آپ نے کہا تھا، admit کر لیا تھا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ''ابن بغی'' کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں مجھے، میں نے کہا جو مرزا صاحب نے ان کے بارے............

مرزا ناصر احمد: ہاں، ''ابن بغی'' کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں جو یہ لکھا ہوا ہے ''اور آپ نے admit کیا''۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ نہیں............

مرزا ناصر احمد: نہیں ''انجام آتھم'' میں............

مرزا ناصر احمد: جی، یہ ہیں الفاظ

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، میں یہ عرض کر رہا تھا.........

مرزا ناصر احمد: جی.........

جناب یحییٰ بختیار: ....کہ بہت ہی سخت زبان استعمال کی گئی ہے اور سوال جو تھا وہ صرف یہ تھا کہ:

من بدکنم وتو بد مکافات دہی بس فرق میانے من وتو چیست بگو،

ایک آدمی کہتا ہے "میں نبی ہوں۔" ایک انسان ہے۔ اور نبی بھی وہی زبان استعمال کرتا ہے۔ اس سے زیادہ سخت وہ زبان استعمال کرے تو پھر اس پر ذرا سوال آتا ہے کہ کیا status نبی کا ہوتا ہے کہ ایسی زبان استعمال کرے؟

مرزا ناصر احمد: یہ تو پہلے انبیاء کی تاریخ ہمیں بتائے گی کہ ان کا status یہ ہوتا ہے کہ نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں خیر وہ تو آپ کے مطابق.........

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، پہلے انبیاء کی، ان کی کتب سے.........

جناب یحییٰ بختیار: کہ یہ نبیوں کے لیے جائز ہے کہ ایسی زبان استعمال کریں آپ؟

مرزا ناصر احمد: نبیوں کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ گالی دیں، لیکن نبیوں کے لیے ایک سرجن کے نشتر کی طرح نشتر استعمال کرنے کی نہ صرف جائز ہے بلکہ ضروری ہے ان کے لیے لیکن ایک غنڈہ بازار میں چاقو استعمال کرتا ہے تو وہ قاتل اور مفسد بن جاتا ہے۔ لیکن اس کے مقابلے میں آدھا سینہ چیر دیتا ہے، Lungs سارا باہر نکال کے باہر پھینک دیتا ہے سرجن۔ تو جو بات، جو کلمہ سچا ہو، جو ہے، مثلاً مجسٹریٹ ہے، وہ چور کو چور کہتا ہے، گالی نہیں ہے۔ لیکن کوئی اور دوسرے کو چور کہے گالی بن جاتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی جو مرزا صاحب گالی دیں وہ صحیح ہے، وہ حقیقت ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے یہ نہیں کہا، میں نے یہ نہیں کہا۔ میں نے کہا کہ انبیاءؑ کی تاریخ میں ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ جن کے اذکار، جن کی باتیں قرآن کریم نے بھی بیان کی ہیں، اور ان کی کتب جس شکل میں بھی ہیں موجود ہیں، کہ ان کو سخت الفاظ ____ جو سخت نظر آتے ہیں دوسروں کو ____ وہ استعمال کرنے پڑتے ہیں، اور وہ گالی نہیں ہوتی، حقیقت حال ہوتی ہے۔

763

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ الفاظ جو استعمال ہوئے ''خبیث۔ منحوس۔ لعین۔ شیطان۔'' یہ گالیاں نہیں تھیں؟

مرزا ناصر احمد: ان کے صحیح معنوں میں یہ گالیاں نہیں تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: صحیح معنوں میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: اور اس کی مثالیں ہم دیں گے تب مقابلہ ہو گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو ٹھیک ہے، آپ یہ کہتے ہیں کہ ''خبیث۔ منحوس۔ لعین۔ شیطان'' کا مطلب ''خبیث، منحوس، لعین، شیطان'' نہیں ہوتا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے یہ نہیں کہا۔ میں نے کہا عربی زبان میں ان الفاظ کے اس context میں جو معانی ہو سکتے ہیں، وہ جو ہے، اس کو جائز ہے کہنے جو اللہ تعالیٰ سے علم پا کے، اس کے اندرون کو ایسا دیکھے۔ ورنہ نہیں جائز۔ اور پہلے انبیاء کی یہی سنت ہے، یہ طریق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، مرزا صاحب! وہ تو............

مرزا ناصر احمد: میں آپ کو صبح پہلے یہ یاد دلا دوں گا............

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے کہہ دیا، مرزا صاحب! میں اس پر............

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں اس کو یہاں وہ ریکارڈ کروانا چاہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، آپ اس کو ریکارڈ کروا لیجیے۔ مگر اب میرا دوسرا سوال ہے کہ میں نے کچھ سوالوں کا ذکر کیا تھا............

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ....اس میں ہے کہ:

''میرے مخالف جنگلوں کے، بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔''

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ وہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''نجم الہدیٰ'' صفحہ ۵۳ ہے، page 53۔

مرزا ناصر احمد: یہ اس کو چیک کیا ہے۔ ابھی اُدھر دیتے ہیں۔ یہ ''نجم الہدیٰ'' کا صفحہ ۵۳ تھا؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ ''نجم الہدیٰ'' صفحہ ۵۳؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ہاں۔

مرزا ناصر احمد: اس میں یہ ایک مضمون ہے عربی کا، اس کے اندر یہ نظم آئی ہے:

''ان العدا صاروا خنازير الفلا

ونساءهم من دونهن الاكلب

اس شعر میں ''العدا'' سے مراد وہ معاندین ہیں جو سید المعصومین حضرت محمد مصطفیٰؐ کے خلاف نہایت گندہ دہانی سے کام لیتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں:

سبوا وما ادری لای جریمة

سبوا انعصی الحب او نتجنب

انھوں نے گالیاں دی اور میں نہیں جانتا کیوں دیں۔ کیا ہم اس دوست (محمدؐ) کی مخالفت کریں یا اُس سے کنارہ کریں؟ اس نظم کے شروع میں آپ نے اس کے معنے کیے ہیں کہ ''حب'' سے مراد محمدؐ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

اس کے معنی ہیں، ان دو شعروں کے کہ:

''ہمارا ایک دوست ہے اور ہم اس کی محبت سے پُر ہیں۔ اور مراتب اور منازل سے ہمیں بے رغبتی اور نفرت ہے۔.......... ہم اپنے پیار کے دامن سے آویختہ ہیں ایسے کہ جو .... ہم اپنے پیارے کے دامن سے آویختہ ہیں ایسے کہ جو صاف اور شفاف نہیں ہو سکتا وہ بھی ہمارے لیے منور ہوگیا۔'' (اُس کے طفیل)''۔

اس کتاب میں ____ یہ تو نظم کے معنے دیے تھے ناں ____ بڑی وضاحت سے یہ بتایا گیا ہے کہ دشمنِ اسلام، محمدؐ کے خلاف اس قدر ایذا رسانی سے کام لے رہے ہیں، دکھ دہ باتیں کر رہے ہیں، گالیاں دے رہے ہیں، اور اس text میں وہ جو آیا ہے ابھی اس میں

''یقتلو خنزیر'' اور پہلے بھی انھوں نے کہا ہے کہ ''خنزیر'' سے مراد ''دشمنانِ اسلام'' ہیں۔ وہ مراد ہے یہاں۔ ایک آگے.........ابھی نہیں ختم ہوا.........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں اس پر وہ دوسرا حوالہ جو ہے ناں.........

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ابھی میری بات نہیں ختم ہوئی۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، اسی پر آپ کہہ رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، اسی، اسی پر۔ اس کتاب میں، جیسا کہ میں نے بتایا، آپ نے فرمایا ہے کہ بدزبان پادری اور ان کی وہ عورتیں ہیں جو گھروں میں جا کر مسلمانوں کو مُرتد کرنے کے لیے ہر قسم کا جتن کر رہی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں ''نجم الہدیٰ'' اسی کتاب میں:

''تو آپ لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ دین صلیبی اونچا ہو گیا اور پادریوں نے ہمارے دین کی نسبت کوئی دقیقہ طعن کا اٹھا نہیں رکھا۔ اور ہمارے نبیؐ کو گالیاں دی اور بہتان لگائے اور دشمنی کی۔ اور تم دیکھتے ہو کہ وہ اپنے عقیدے میں کیسے سخت ہو گئے ہیں اور کیسے تعصب سے افروختہ ہیں۔ اور اپنی باطل باتوں پر کیسے اتفاق کیے بیٹھے ہیں۔ اور تھوڑی مدت سے ایک لاکھ کتاب انھوں نے ایسی تالیف کی ہے جس میں ہمارے دین اور رسولؐ اللہ کی نسبت بجز گالیوں اور بہتان اور تہمت کے کچھ نہیں۔

''یہ ''نجم الہدیٰ'' ۶۳ کا یہ حوالہ ہے۔ پھر فرمایا:

''اور سیلاب کی طرح مسلمانوں کے کوچوں میں بہنے لگے۔ اور طرح طرح کے افتراؤں سے اس شہر کے باشندوں کو دھوکے دینے لگے۔ پھر اپنی عورتیں اس غرض کے لیے شریفوں کے گھروں میں بھیجیں.........پس اسلام پر وہ مصیبتیں پڑیں جن کی نظیر پہلے زمانوں میں نہیں۔''

یہ ''نجم الہدیٰ'' ۔ تو یہ سارا جو ہے، یہ کتاب جو ہے، یہ عیسائیوں کے متعلق ہے، ان کی گندہ دہانی کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ ایک تڑپ ہے دل میں کہ یہ ایسے لوگ ہیں جنھوں نے آ کے یہاں ہمارے ملک میں اس اس قسم کی باتیں کرنی شروع کر دی ہیں۔ حضرت خاتم الانبیاء کے خلاف۔

جناب یحییٰ بختیار: میں کچھ عرض کر سکتا ہوں جی؟

پوشیدہ بھیدوں پر اطلاع رکھتا ہے۔ اور وہ تمام دنیا کے حالات سے آگاہ ہے۔ اور میں اس رسالہ میں اس بات کی طرف کچھ حاجت نہیں پاتا کہ مذہب اسلام کی حقیقت کے دلائل لکھوں یا......"

وہ آگے پھر لکھتے ہیں اس پر......... تو اسے آپ نے جو کہا ہے ناں، "عیسائیوں کے لیے" اور میرا یہ خیال ہے کہ یہ خاص طور........."

مرزا ناصر احمد: نہیں، بات سنیں، آپ نے......... جو سوال ہے وہ مجھے بتا دیں تا کہ میں سوال دے دوں......... جواب دے دوں اس کا۔

جناب یحییٰ بختیار: پہلا سوال یا ابھی جو.........

مرزا ناصر احمد: نہیں ابھی جو، ابھی جو.........

جناب یحییٰ بختیار: ابھی آپ نے فرمایا کہ اس رسالے میں جو "میرے مخالفوں" کا ذکر کر رہے ہیں کہ "جنگلوں کے، بیابانوں کے خنزیر ہو گئے ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔" تو آپ نے فرمایا کہ اشارہ عیسائیوں کی طرف تھا جو کہ آں حضرتؐ پر ناجائز حملے کرتے تھے۔ اس کے جواب میں.........

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، ہاں جی۔ میں.........

جناب یحییٰ بختیار: یہاں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کہتا ہے "مجھ پر اتنا دکھ ہوا، مجھ پر یہ ظلم ہوا، کیا میری اُمت کے لوگوں نے، میرے لوگوں نے۔ میں ان کے متعلق یہ لکھ رہا ہوں۔"

مرزا ناصر احمد: میں، میں اب سمجھ گیا، جی، میں اب سمجھ گیا ہوں۔ اور اس کا جواب ویسے یہاں بڑا واضح ہے۔ اگر مجھے اجازت دیں، ایک وضاحت ضروری ہے۔ نصاریٰ کے خلاف بھی whole-sale condemnation نہیں، بلکہ ان میں سے وہ لوگ جو بدزبانی کرتے ہیں نبی اکرمؐ کے خلاف، اور اسلام پر حملہ آور ہیں۔ یہاں آپ کی توجہ ایک طرف نہیں گئی۔ یہ بڑا واضح ہے۔ جب آپ پڑھ رہے تھے تو میں نے پڑھنا اس لیے چھوڑ دیا تھا کہ وہ بالکل واضح تھا۔

"اور یہ میرا رسالہ میری قوم سے خاص ہے۔"

"قوم میری مخاطب نہیں" آپ نے یہ فرمایا کہ "دین متین کی محبت میرے دل میں ہے اور میں اپنی قوم کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ نصاریٰ اس قسم کے حملے کر کے اور ہمارے خلاف یہ جال پھیلا رہے

یہ یہاں آ جاتا ہے۔ پھر اس کے بعد جو آپ پڑھ رہے تھے کہ:

''یہ میرا رسالہ میری قوم سے خاص ہے۔ جنھوں نے میری دعوت سے انکار کیا.........''

ان لوگوں سے، جنھوں نے ان کی دعوت سے انکار کیا۔

مرزا ناصر احمد: یہ، یہ میں اس کا، اگر اجازت دیں.........

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ابھی آپ فرمائیے۔

مرزا ناصر احمد: میرے نزدیک پہلے بھی واضح تھا، اب بھی واضح ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

769

''اور میں نے اس کو جمعرات کے دن شروع کر کے جمعہ کی صبح پورا کر دیا۔ (ایک دن میں میں نے تیار کیا۔)۔ بغیر اس کے جو مجھ کو کوئی تکلیف پہنچی۔ اور میں نے اس رسالہ کو حُجت کے پوری کرنے کے لیے تالیف کیا ہے۔''

''حُجت'' کے معنیٰ ہم دے چکے ہیں:

''نصاریٰ کے خلاف اسلام کے حق میں دلائل قاطع سے مرصع کر کے میں نے یہ رسالہ لکھا ہے۔'' اور اس کے، اس کے مخاطب ___ وہ جو دلائل ہیں ___ اس کے مخاطب نصاریٰ ہیں، ہماری قوم نہیں۔ '' ہماری قوم غافل ہے اور میرے دل میں ان کی ہمدردی ہے '' اور حملہ عیسائیت کا جو ہے وہ لاکھوں مسلمان کہلانے والوں کو ___ جو دوسری جگہ آپ نے کہا ہے ___ عیسائی بنا چکا ہے۔ اور اس امت کے غافلوں کی ہمدردی کے لیے اور ان کے علم میں اضافہ کے لیے اور ان کے سامنے یہ بات لانے کے لیے کہ عیسائی اس وقت اس طور پر حملہ آور ہیں '' میں نے جلدی سے یہ کام کیا۔'' ایک دن میں یہ رسالہ کر دیا۔ اور '' میں خادموں کی طرح اسلام ___ خادموں کی طرح ___ اسلام کے لیے، اس کام کے لیے اسلامی جماعت کے کمزوروں کے لیے کھڑا ہوا ہوں'' کہ جو حملہ آور اسلام پر ہوئے ہیں، ان میں سے جو کمزور ہیں، ان کی طرف سے، ان کی ہمدردی میں، عیسائیت کے مقابلے میں کھڑا ہوا ہوں'' کیونکہ میری دعوت کے قبول کرنے میں ان کے زن و مرد کی بھلائی ہے۔'' ہمدردی ہے۔ یعنی کوئی اس سے تعلق رکھے، متفق ہو، اتفاق رکھے یا نہ، لیکن یہاں جو کہا گیا ہے وہ یہی ہے کہ '' میرے دل میں اُمت مسلمہ کی ہمدردی ہے۔ دجل سے کام لیا جا رہا ہے، سینکڑوں عیسائی بن رہے ہیں۔'' اس ہمدردی کے نتیجہ میں عیسائیوں کے خلاف یہ رسالہ لکھا ہے اور اپنے بھائیوں کے لیے لکھا ہے تاکہ وہ اس کو پڑھ کے عیسائیوں کے ساتھ مناظرہ کر سکیں، ان کو لاجواب کر سکیں، ان کے اثر کو قبول نہ کر سکیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ نے یہ concede کیا، میرے خیال میں ___ ممکن ہے میں غلط ہوں ___ یہ بات آپ مان چکے ہیں کہ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ:

"یہ میرا رسالہ میری قوم سے خاص ہے۔"

آپ کہتے ہیں کہ یہ قوم کو مخالف نہیں سمجھتے وہ اس جگہ "قوم" کے بعد میں "خاص ہے" "جنھوں نے میری دعوت سے انکار کیا" یعنی یہ وہ لوگوں کو مخاطب کر رہے ہیں، قوم میں سے، جنھوں نے ان کی دعوت سے انکار کیا۔ میں نہیں کہتا کہ یہ عیسائیوں کے خلاف نہیں ہے، میں یہ نہیں کہہ رہا اس اسٹیج پر۔ میں اس اسٹیج پر صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس فقرے میں عیسائیوں کے ساتھ ان لوگوں کو بھی شامل کیا گیا.........

مرزا ناصر احمد: بالکل نہیں کیا، بالکل میں نے نہیں مانا، نہ concede کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر آپ اس کا مطلب مجھے مہربانی کر کے سمجھا دیجئے کہ:

یہ میرا رسالہ میری قوم خاص ہے ___ میری قوم سے خاص ہے ___ جنھوں نے میری دعوت سے انکار کیا اور کہا کہ یہ ایک کذاب کا جھوٹ ہے۔ اور میری بات کو دروغ سمجھا۔"

کیا انھوں نے ان کو ignore کر کے عیسائیوں پر حملے کیے؟ عیسائیوں کو کہا "خنزیر ہیں"؟

مرزا ناصر احمد: انھوں نے جو سخت الفاظ استعمال کیے وہ حدیث کے الفاظ ہیں، پہلے انبیاء کے طریق پر کیے۔ لیکن وہ الفاظ استعمال کیے گئے ہیں نصاریٰ کے خلاف۔ کسی.............. میری پہلے بات ختم کر لینے دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک آپ فرما رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں ان کے خلاف.........

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں، میں......... مجھے بات ہی ختم نہیں کر لینے دیتے، میں چپ کر کے بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کہیں جی، میں تو اب.........

مرزا ناصر احمد: اس کا کوئی جواب ہی نہیں دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ....اور ان کا کوئی جواب نہیں دیا..........

مرزا ناصر احمد: صرف یہ کہ..........

جناب یحییٰ بختیار: ....یہاں تک کہ انھوں نے ان کی ہتک کی..........

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ....ان کا کوئی جواب نہیں دیا؟

مرزا ناصر احمد: کوئی جواب نہیں، قطعاً قطعاً کوئی جواب نہیں دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: بس ٹھیک ہے، اس کے آگے کوئی ضرورت ہی نہیں۔

اب تو آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، میں نے کل ''آئینہ کمالات'' صفحہ ۵۴۷ میں مرزا صاحب کا ایک حوالہ کل پڑھ کر سنایا تھا جس میں وہ کہہ رہے ہیں کہ:

''کل مسلمانوں نے مجھے قبول کیا اور میری دعوت کی تصدیق کر لی۔ مگر کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔''

یہ دیکھیں کہ یہ ٹھیک ہے یا نہیں؟ یہاں تو صرف مسلمانوں کا ذکر آ گیا۔

مرزا ناصر احمد: یہاں ''ذریۃ البغایہ'' کا استعمال ہوا ہے، پانچ سو..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! یہ درست ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ یہاں ہے۔ اور میں اس کا جواب ابھی میں دے چکا ہوں پہلے اپنے..........ہاں جی، ''ذریۃ البغایہ'' کا ترجمہ جو کیا گیا وہ غلط ہے۔ یہاں تو ترجمہ ہے ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ''بغایا'' ....

مرزا ناصر احمد: یہ تو ہے ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ تو پہلے جو ہی.......... یہاں جو ہے ناں ''بدکار۔''

''مگر کنجریوں اور بدکار عورتوں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا''..........

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، یہاں کوئی ترجمہ یہاں نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کی کتابوں میں کسی جگہ ایسا ترجمہ نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، بالکل نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور دوسرے آپ یہ فرمایئے کہ کیا عربی میں "بغایا" کے سوائے "بدکار" کے کوئی اور معنی بھی ہیں؟ قرآن شریف میں کسی اور sense میں use ہوا ہے............

مرزا ناصر احمد: "ذریۃ البغایہ" کسی اور sense میں استعمال نہیں ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار:............سوائے "بدکار" کے؟

مرزا ناصر احمد:............استعمال؟ میرے خیال میں استعمال ہی نہیں ہوا ہے، قرآن کریم کا یہ محاورہ ہی نہیں۔

774

جناب یحییٰ بختیار: نہیں "بغایہ" کس sense میں استعمال ہوا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ذریت البغایہ" بھی نہیں قرآن کریم میں "بغیہ" ہے "ذریۃ البغایہ" کا محاورہ نہیں ہے۔

مولوی مفتی محمود: "بغایہ" جمع ہے "بغیہ" مفرد ہے۔

وما کان

اس کے معنی کیا ہیں؟

یا حدیث میں آتا ہے:

البغایہ

"بغایہ" حدیث میں بھی ہے۔ اس کے معنی کیا ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: آپ............

مرزا ناصر احمد: مجھے اطلاع دی گئی تھی کہ میں صرف آپ کے سوالات کا جواب دوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، بعض چیزوں سے جو میں واقف نہیں ہوں، اس پر کمیٹی نے فیصلہ کیا تھا کہ مولانا انصاری یا کوئی اور مجھے assist کریں گے۔ اور بعض چیزوں پر کل کسی وقت مولانا ہی آپ سے سوال پوچھیں گے۔ یہ کمیٹی کی اتھارٹی کے مطابق کہ اگر میں assistance کے............

مرزا ناصر احمد: یہ، اس کی ہمیں اطلاع کوئی نہیں ملی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کی اطلاع کے لیے ضروری بھی نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: پہلے کی اطلاع تو ہمیں مل گئی تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ رُول یہ بنایا تھا کہ اٹارنی جنرل۔

But he will be assisted by anybody he wants..

But اپنی طرف سے کوئی اُٹھ کے سوال نہیں پوچھیں گے، میرے through پوچھیں گے۔ اور مجھے assistance کی ضرورت ہے، فرض کرو میں تھک جاتا ہوں، میں کہتا ہوں کہ کوئی اور ایڈووکیٹ ہے، وہ یہ مزید سوال پوچھے، تو یہ چیئرمین صاحب اور کمیٹی کی approval سے یہ فیصلہ ہوا ہے، یہ نہیں کہ یہ کر رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں، میں تو اطلاع چاہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اگر آپ کو اعتراض ہے کہ............

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں تو صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ مجھے ابھی اطلاع کوئی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس لیے اگر آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں، مفتی صاحب نے جو کہا............

مرزا ناصر احمد: میں بڑے ادب سے مفتی صاحب سے یہ کہوں گا کہ ''ذریۃ البغایہ'' کی بات چونکہ لغت عربی سے تعلق رکھتی ہے، اس لیے کل اٹارنی جنرل صاحب کی وساطت سے آپ کو لغت عربی کے حوالے سے دے دیے جائیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: جی، اور ان آیات............

مرزا ناصر احمد: جی ہاں ''ذریۃ'' اور آیات کے بھی۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔

اب اسی سوال پر جب مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:

''کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا اور میری دعوت کی تصدیق کی مگر (جو بھی مطلب ہے) کنجریوں کی............''

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ غلط بات ہماری طرف نہ منسوب کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو لکھا گیا ہے............

مرزا ناصر احمد: ''ذریۃ البغایہ'' کہا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، جو بھی مطلب ہو وہ، ''ان کی اولاد نے ....''

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، کسی کی اولاد نہیں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''.......... کسی نے مجھے نہیں مانا'' ....

مرزا ناصر احمد: تو پھر عربی کا لفظ استعمال کر لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، وہ آ گئے .... میں کہتا ہوں کہ وہ تو آپ بیان کریں گے۔ میرا سوال جو ہے یہ ہے کہ یہاں مرزا صاحب جو کہتے ہیں کہ:

''کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا۔''

کل مسلمان کون تھے؟ اور کس، کب ان کو قبول کیا؟ جہاں تک میں نے ____ ابھی میں ایک بات ذرا اور بھی واضح کر دوں..........

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: .... جہاں تک میں آپ سے سوالات پوچھتا رہا ہوں۔ اس سے یہ اندازہ ہوا کہ 1901ء میں ۸۰۰ یا ۱۹۰۰ احمدی تھے۔ 1908ء میں جب مرزا صاحب کی وفات ہوئی تو ہمارے ریکارڈ میں، سرکاری ریکارڈ میں، ۱۹,۰۰۰ کے قریب احمدی تھے جنھوں نے ان کو قبول کیا۔ تو جب یہ کہتے ہیں ''کل مسلمان'' میں عرض کر رہا ہوں جی..........

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: .... کہ جو ہمیں Facts or Figures ملے ہیں، جن کے مطابق میں نے کہا کہ یہ ہیں، آپ نے کہا ہو سکتے ہیں، آپ کے اندازہ کے مطابق چار لاکھ تھے جب مرزا صاحب کی وفات ہوئی۔ اور پھر میں نے پوچھا کہ اگر وہ لوگ چار لاکھ تھے تو آپ نے خود ہی رپورٹ دی باؤنڈری کمیشن کو کہ آپ کے دو لاکھ تھے اس وقت۔ تو یہ سوال کرنا، contradiction میں ہم نہیں جاتے، کوئی بھی تعداد ہو، اٹھارہ ہزار ہو، ....

مرزا ناصر احمد: باؤنڈری کمیشن میں دو لاکھ کی کوئی فگر نہیں آئی۔ پہلے میں نے ....

جناب یحییٰ بختیار: ڈھائی لاکھ؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، ڈھائی لاکھ کی بھی نہیں آئی۔

جناب یحییٰ بختیار: خیر وہ میں، وہ پھر سوال آپ سے پوچھ لوں گا۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا کو مانتے ہیں، ملتِ اسلامیہ کی defination میں جو آتے ہیں ـــــ اس وقت وہ صرف وہ نہ انیس (۱۹) ہزار تھے، نہ چار لاکھ تھے۔ مگر یہاں جو مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ: ''کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا'' تو اُن سے مراد کیا تھی؟ احمدیوں کی تھی؟ باقیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے تھے وہ؟ یہ میں آپ سے سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ''کل مسلمان مجھے قبول کر لیں گے''..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ نہیں ہے۔ ''کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا''

779

مرزا ناصر احمد: ''قبول کر لیا'' کہاں ہے؟ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) نکالو۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ الفاظ یہ ہیں، جو میرے پاس ترجمہ ہوا ہے..........

مرزا ناصر احمد: جو میرے پاس عربی کے الفاظ ہیں

''الا الذی ـــ میں ـــ الذین ختم الله علی قلوبھم فھم لایقبلون''

یہ مضارع کا ہے۔ قبول ''وہ لوگ قبول نہیں کریں گے۔''

جن کے متعلق زیادہ تفصیل سے دوسری جگہ آتا ہے کہ اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے گا اور ساری دنیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی، سوائے ان چند کے جن کی حیثیت دنیا میں کوئی نہیں رہے گی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کا مطلب ہے کہ جب.......... یہاں

''یہاں تو کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا اور میری دعوت کی تصدیق کر لی۔''

یہ جو میں ترجمہ سنا رہا ہوں ـــ ممکن ہے غلط ہو ـــ اس کا یہ مطلب ہے کہ Future میں؟

مرزا ناصر احمد: ''کر لیا'' عربی میں ہے ہی نہیں ''کرے گا'' ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''تصدیق کر لی'' نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ، نہ، یہاں کوئی نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ پڑھ کر سنا دیجیے۔

مرزا ناصر احمد:

تِلْکَ کُتُبٌ یَنْظُرُ اِلَیْہَا

''ینظر'' کے معنی ہیں اس کو، اس کو دیکھتا ہے'' یعنی تو، وہ دیکھے گا، وہ انہیں شکر کی نگاہ سے، قبولیت کی نگاہ سے ___ ''ینظر'' مضارع کا صیغہ ہے ___ دیکھے گا۔ اور یستفیع من معارفِ فیھا

(اور وہ اس کے معارف سے فائدہ حاصل کرے گا اور مجھے قبول کر لے گا اور میری تصدیق کرے گا، سوائے اس کے جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگائی ہے، وہ قبول نہیں کریں گے۔)

سارے مضارع کے صیغے چلے آ رہے ہیں، حال اور مضارع کے، اور یہاں مضارع سے مراد ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ٹرانسلیشن ہے اس میں لکھا ہوا؟

مرزا ناصر احمد: اس میں تو ٹرانسلیشن ہے ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، اور کوئی اور ٹرانسلیشن نہیں ہے آپ کے پاس؟

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ لیکن میں وہ آپ کو لغت عربی اور نحو جو ہے عربی کی، اس کے حوالے جتنے چاہیں نکال کے لا دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: بس۔ ایک۔ ایک۔ ابھی دیر ہو گئی۔ میں اسی سوال کے ساتھ..........

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) یہ نوٹ کرو جی، کل یہ مضارع کے متعلق ہمیں لانے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، ''کل مسلمانوں'' کا جو لفظ آ گیا۔ تو اس کے ساتھ ہی میں نے آپ سے پرسوں عرض کی تھی اور آپ نے نوٹ فرمایا تھا کہ آپ جواب دیں گے، وہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب کا ایک حوالہ دیا تھا جس میں انھوں نے کہا کہ: ''جب مرزا صاحب اپنی کتابوں میں مسلمانوں کا ذکر کرتے ہیں تو ان کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو اسلام اور مسلمانی کا دعویٰ کرتے ہیں، مسلمان نہیں۔'' اس قسم کا مضمون میں نے پڑھ کر سنایا ہے آپ کو۔ میں پڑھ کر پھر سنا دوں گا۔ آپ نے کہا verfiy کر کے پھر جواب دیں گے۔

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) نوٹ کیا؟ یہ دیکھتے ہیں، (اٹارنی جنرل سے) شاید اس کا جواب بھی آ چکا ہو۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: .... مگر یہ کہ آپ بھی کام کرتے رہے ہیں۔ ہم بھی کام کرتے رہے ہیں تو یہ چیز رہ گئی ہے کہ ابھی تو ممکن ہے کہ آپ نے تیار کیے ہوں یا نوٹ کیے ہوں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، بعض ہیں، بعض ہیں میرے سامنے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ آپ فی الحال مجھے اس کا یہ بتا دیں صاحبزادہ صاحب! اگر آپ تیار ....

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) یہ قول "الفضل ہے"

جناب یحییٰ بختیار: مجھے یاد نہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہمارا خیال ہے.......... بعض ہمارے ڈیلی گیشن کے ایک دو ممبرز کا خیال ہے کہ کل اس کا جواب مل چکا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، نہیں آیا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں آیا؟ وہ کون سا تھا؟ ٹھیک ہے، یہ صفحہ کون سا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا کہ بشیر الدین محمود صاحب کا نہیں ہے، بشیر احمد صاحب کا ہے یہ۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک تو آپ نے وہ اتھارٹی جس کو آپ نے reject کر دیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ تو بالکل rejected ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، یہ وہ نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ نہیں، یہ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ جو ہے ناں جی، وہ میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ یہ انھوں نے کہا تھا کہ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جب مرزا صاحب اپنی تحریروں میں لکھتے ہیں 'مسلمان' تو ان کا مطلب مسلمان، کہتے ہیں نہیں، ان کا مطلب وہ لوگ جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ نہیں، یہ تو میرے ذہن میں بھی نہیں، یہ حوالہ تو میرے ذہن میں بھی نہیں آرہا ہے۔

مرزا ناصر احمد:.......... لیکن میں ان کی تصدیق نہیں کر رہا ہوں، معنوی لحاظ سے، لفظی تصدیق میں کر رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: لفظی تصدیق آپ کر رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: جی ہاں لفظی تصدیق کر رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: بس فی الحال وہ.......... پھر بعد میں جو..........

مرزا ناصر احمد: اپنے وفد کے ایک رکن سے نوٹ کرلو، یہاں نشان لگالو۔

جناب یحییٰ بختیار: اور پھر یہ میں نے ایک اور حوالہ.......... تا کہ ساتھ ہی اگر آپ کو یاد رہے

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار:.......... کیونکہ کل..........

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار:.......... پھر اس چیز کو repeat کروں گا تو آپ کو شاید یہ ممکن ہے جواب تیار ہو:

"تم ایک دوسرے فرقوں کو"

کیونکہ میں Connect کر رہا ہوں۔ پہلے میں نے آپ سے عرض کیا کہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ جنھوں نے میری دعوت سے انکار کیا" یہ مطلب مسلمان تھے۔ مگر آپ کہتے ہیں کہ مسلمان نہیں تھے یہ جو باتیں کہی ہیں عیسائیوں کے بارے میں، "خنزیر" وغیرہ جو آیا ہے..........

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار:.......... پھر میں نے عرض کیا، اچھا، اگر وہ ہے، تو مسلمانوں کے بارے میں انھوں نے یہ کہا:

"کل مسلمانوں نے، میری دعوت قبول کرلی سوائے.........."

تو پھر آپ..........

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں.......... ہاں، ہاں،..........

جناب یحییٰ بختیار:.......... تا کہ میں..........

786

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، یہ میرے .... یہ صفحہ ۲۷ ....

مرزا ناصر احمد: کس کتاب کا ہے یہ؟

جناب یحییٰ بختیار: حاشیہ "تحفہ گولڑویہ" صفحہ ۲۷۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ چیک کرلیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، چیک کرلیں آپ۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، پھر۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) لکھیں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اور پھر میں نے، مرزا صاحب! میں نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ "انوار الاسلام" صفحہ ۳۰ پر:

"جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے۔"

یہ آپ نے نوٹ کیا تھا اس دن۔

مرزا ناصر احمد: جی، یہ میں دیکھ رہا ہوں۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) ہاں، وہ کہا ہے؟ (اٹارنی جنرل سے) ہاں جی، یہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جی، اس کا جواب تیار ہے؟

مرزا ناصر احمد: میں دیکھتا ہوں، شاید تیار اس میں ہو نوٹ۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر اکٹھے تینوں دیجیے ....

مرزا ناصر احمد: نہیں، دیکھ لیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: .... کیوں کہ ایک اور میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں تاکہ ....

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ "ولد الحرام" اور "ذریۃ البغایا" کا یہ نوٹ ہے۔ مل گیا۔ یہ فرماتے ہیں "انوار الاسلام" میں:

"اگر کسی کو ایسا ہی اسلام سے بغض اور عیسائیت کی طرف میل ہے اور بہر صورت عیسائیوں کو فتح یاب بنانا چاہتا ہے تو اس راہ کے سوا اور تمام راہیں بند ہیں۔ نہ ہم کسی کو ولد الحرام کہتے، حرام زادہ نام رکھتے، بلکہ جو شخص ایسے سیدھے اور صاف فیصلے کو چھوڑ کو زبان درازی سے باز نہیں رہے گا وہ آپ یہ تمام نام اختیار کرے گا۔"

ہم نہیں کہتے۔

اور ''ذریۃ البغایہ''..........

جناب یحییٰ بختیار: ''جو مجھے کہتا ہے وہ ہے یہ''؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ....

جناب یحییٰ بختیار: یہ ___ کا فتویٰ..........

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً ''ذریۃ البغایہ'' ہے۔ اس کے معنی ہیں ''سرکش''۔ آپ نے لکھے ہیں خود سرکش' آپ نے خود لکھے ہیں' بانی سلسلہ نے۔ لیکن اگر کوئی شخص اب ہی کہے: ''نہیں جی، اس کے معنی ولد الحرام کے ہیں'' تو اس کا علاج بانی سلسلہ کے پاس نہیں، نہ میرے پاس اور نہ کسی اور کے پاس۔ تو جس معنی میں لکھنے والا کہتا ہے کہ میں نے اس کو استعمال کیا ہے، اس معنی کو چھوڑنا نہیں چاہیے..........

787

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں تو، مرزا صاحب! یہاں تو سوال یہ ہوتا ہے کہ..........

مرزا ناصر احمد: ....اور ابھی میں نے آپ کو حوالہ پڑھ کر سنایا تھا..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں تو کہتا ہوں..........

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ کہاں ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ''جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے۔''

یہ سارا اسی Context میں ہے۔

مرزا ناصر احمد: جو شخص یہ کہتا ہے..........اصل میں اس میں یہ دقت پڑ گئی ہے کہ ''ہماری فتح'' سے مراد لی جاتی ہے بانی سلسلہ احمدیہ کی فتح۔ اور ہم مراد لیتے ہیں اسلام کی فتح۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں اس واسطے......اس کے لیے میں نے آپ کی توجہ ایک اور حوالے کی طرف اسی کے ساتھ پڑھنے کے سنائی تھی، وہ ہے آپ کے خلیفہ ثانی کا کہ:

''ہم فتح یاب ہوں گے اور ضرور تم مجرموں کی طرح ہمارے سامنے پیش ہوگے۔ اور اس وقت تمہارا حشر بھی وہی ہوگا جو فتح مکہ کے دن ابو جہل اور اس کی پارٹی کا ہوا۔''

میں نے..........

مرزا ناصر احمد: اس جواب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، میں نے ....

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کا جواب میرے پاس تیار ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، پڑھ کے سنائیے۔

مرزا ناصر احمد: یہ ہے ہی نہیں۔

اٹارنی جنرل ....

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، بنایا ہوا ہے۔ جس .... جو حوالہ جس اخبار کا دیا ہے، اس میں ہے ہی کوئی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو میں نے آپ کو پڑھ سنایا جی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ یہ "الفضل" ۱۳ .... ۳/ جولائی ۱۹۵۲ء کا آپ نے حوالہ دیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے ناں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ "الفضل" ۳/ جولائی ۱۹۵۲ء کا آپ نے حوالہ دیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے ناں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ "الفضل" ۳/ جولائی ۱۹۵۲ء میں اس نوعیت کا کوئی حوالہ موجود ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کسی اور "الفضل" میں ہے یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہمارے علم میں نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا مرزا صاحب اس پر ایک اور بات مجھے یاد آگئی پیشتر اس کے کہ یہ مضمون ختم ہو۔ آپ نے اس دن فرمایا کہ جو قصیدہ مرزا صاحب کی تعریف میں اکمل صاحب نے

مرزا ناصر احمد: ....اور میں یہ کہتا ہوں کہ بانی سلسلہ احمدیہ کے سامنے یہ نظم پڑھی جاتی اور وہ اس کو سنتے تو اس شخص کو جماعت سے باہر نکال دیتے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر یہ انہی کی حیات میں "البدر" میں شائع ہوا اور ان کو جماعت سے نہیں نکالا گیا۔

مرزا ناصر احمد: ان کے علم میں نہیں آیا ہوگا۔ اب اس وقت "الفضل" پچھلے دس سال......

جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۰۳ء میں، ۱۹۰۶ء میں شائع ہوا، مرزا صاحب کا دو سال بعد........."بدر" ہے۔ یہ ۲۵/اکتوبر، ۱۹۰۶ء کے "البدر" میں شائع ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: "بدر" میں شامل..........شائع ہوا ہے۔ اور ہم نے..........اس کے بعد جو "بدر" کے سارے جو پرچے ہیں ناں، ان میں سے ہم نہیں گزرے، اس تردید کی تلاش میں، اس کے لیے وقت چاہیے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو میں پھر آپ کی توجہ کے لیے..........

یہ مجھے دکھا دیجیے۔ میرا خیال ہے..........

(To Maulana Muhammad Zafar Ahmed Ansari) Ansari Sahib, if you don't mind, you read it, because I am tired.

(مرزا ناصر احمد سے) یہ ایک لمبا مضمون ہے، اسی سلسلے میں "الفضل" میں، وہ آپ کو پڑھ کر سنا دیتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: یہ "الفضل" کا نمبر کیا ہے؟ پرچہ کون سا ہے؟

ایک رکن: "الفضل" مورخہ ۲۲/اگست، ۱۹۴۴ء۔

جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۳۴ء کے بعد ۱۹۴۴ء کی بات ہے اور میرے خیال میں اکمل صاحب کی طرف سے یہ کوئی..........

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اس میں اس کی سرخی ہے:

"کیا مولوی محمد علی صاحب سراسر غلط اور بے بنیاد الزام واپس لیں گے؟

اخبار "الفضل" ۱۳/اگست ۱۹۴۴ء میں یہ بوضاحت بتایا گیا ہے کہ جس شعر کے مفہوم کو مولوی محمد علی صاحب نے بہ ایں الفاظ:

"اندر بیٹھ کر یہی سبق دیا جاتا تھا"

مرزا ناصر احمد: ''خطبہ الہامیہ'' کا اس میں کوئی حوالہ ہے؟ صفحہ؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ''...........خواجہ کمال الدین صاحب، جب قادیان آتے تو حضرت مفتی صاحب کی ملاقات کے ساتھ ہی مجھ سے بھی ملتے رہتے، بلکہ میرے کمرے میں بوجہ ''بدر'' کے کاروبار کے آکر بیٹھ بھی جاتے۔ خواجہ صاحب نے مجھے کہا کہ میں حضرت صاحب (مسیح موعود) کی نظم فارسی کو اردو کا لباس پہنانا چاہتا ہوں، آپ اس میں شریک ہوں۔ چنانچہ اسی وقت ہم نے

بدہ است چشم خود آب درختان محبت را

نظم کا ترجمہ اردو شعروں میں کیا۔ ابتدائی زمانہ تھا اور میری طبیعت بھی حاضر رہتی، کئی شعر فی البدیہہ ہوتے اور خواجہ صاحب احسنت و مرحبا کہہ کر لکھ لیتے۔ دیر جو ہوئی تو مولوی محمد علی صاحب بھی تشریف لے آئے اور خواجہ صاحب سے شکوہ کیا کہ کام ضروری تھا اور آپ یہاں بیٹھے ہیں۔ پھر خود بھی تھوڑی دیر بیٹھ گئے؟

اس واقعہ کا ذکر یہ بتانے کے لیے کیا گیا کہ گو میری ابتداء عمر تھی، مگر یہ معزز اصحاب میرے پاس بیٹھنے اور آنے جانے سے احتراز نہیں کرتے تھے اور کچھ تکلف درمیان میں نہ تھا۔ اگر کوئی امر ناپسندیدہ ہوتا تو مجھے کہہ سکتے تھے مفتی صاحب سے کہہ کہ اس کی تردید یا کم از کم تشریح یا مجھے تنبیہ کرا سکتے تھے۔ خیر یہ تو ہوا میری نسبت، جہاں تک مجھ سے تعلق ہے۔ مگر یہ ثابت اور معلوم ہونے کے باوجود اس وقت برسرپیکار یہ لوگ تھے جواب ''پیغام صلح'' سے متعلق ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی عمر ۱۷ سال کی تھی۔ وہ ان پر ۲۸ سال کے بعد یہ الزام کیوں دیتے ہیں کہ آپ کی تعلیم کے نتیجے میں یہ شعر کہا گیا۔ حالانکہ یہ شعر ''خطبۂ الہامیہ'' کو پڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں کہا گیا اور ان کو سنا بھی دیا گیا اور چھاپا بھی گیا۔ پس کیا مولوی محمد علی صاحب تسلیم کریں گے کہ الزام لگانے میں وہ حق بجانب نہیں ہیں اور صفائی کے ساتھ اسے واپس لیں گے، جس کے نیچے دراصل وہ خود آتے ہیں۔ یہ معمہ تو خود معمہ کوئی حدیث الاحد حل نہیں کرسکتا اور نہ شیخ انعام الحق حل کر سکتے ہیں، جو اسلام کے

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں
غلام احمد مختار ہو کر
یہ رتبہ تو نے پایا ہے جہاں میں
تیری مدحت سرائی مجھ سے کیا ہو
کہ سب کچھ لکھ دیا رازِ نہاں میں
خدا ہے تو، خدا تجھ سے ہے واللہ
تیرا رتبہ نہیں آتا بیاں میں"

مرزا ناصر احمد: ہاں، پڑھ لیں اسے۔

Mr. Chairman: This file may be.... This file of newspapers may be given to the witness, may be sent to him. The librarian may take this. If they can check up just now.

Mr. Yahya Bukhtair: I have to refer to some other questions from it. Sir, but the dates have been noted down.

مرزا ناصر احمد: ہاں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: Date آپ نے نوٹ کرلی ہے ناں جی اس کی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ دوبارہ پڑھ دیجیے dates۔

میاں محمد عطاء اللہ: یہ "الفضل" جو ہے جس میں وہ تردید نکلی ہے کہ یہ صحیح ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

میاں محمد عطاء اللہ: وہ ۲۲؍اگست، ۱۹۴۴ء۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ۱۹۴۴ء۔

Mr. Yahya Bukhtiar: Those are not denied, Sir.

Mr. Chairman: That's not denied.

Mr. Yahya Bukhtiar: That's not denied.

Mr. Chairman: That is admitted.

Mr. Yahya Bakhtiar: They say that in the publication of 'Al-Badar'....

Mr. Chairman: Yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: .... The poem, is given without any comments or note.

Mr. Chairman: Without any comments.

Mr. Yahya Bakhtiar: And so far as the other is concerned,.....

Mr. Chairman: Yes.

Mr. Yahya Bakhtiar:........They have seen it; they will give the reply tomorrow.

Mr. Chairman: Yes.

The Delegation is permitted to withdraw.

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو آ گیا ناں جی، قاضی اکمل کا بیان ہے جو اس............

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: اٹارنی جنرل صاحب کے توسط سے ایک بات عرض کرنی تھی، وہ یہ کہ ڈیلیگیشن نے آج بعض فتاوٰی کا ذکر کیا ہے، witness نے۔ تو وہ اوریجنل فتاوٰی............(مداخلت) دیکھئے ناں، ہم تمام اوریجنل بکس ان کو سپلائی کرتے ہیں تو وہ اوریجنل فتاوٰی............

Mr. Chairman: That we will discuss just afterwards.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ان سے اوریجنل فتاویٰ طلب کیے جائیں۔

Mr. Chairman: That we will discuss.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: انھوں نے کہا ہے کہ اہل حدیث نے جو فتاویٰ دیے ہیں،.........

Mr. Chairman: Just afterwards.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ان سے اوریجنل مانگے جائیں تاکہ وہ داخل کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں پوچھ لیتا ہوں، مولانا! میں پوچھ لیتا ہوں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: بغیر اوریجنل کے ان کا بیان مکمل نہیں ہونا چاہیے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مولانا! میں پوچھ رہا ہوں، مجھے مولانا نے پہلے ہی کہا تھا۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جب ہم اوریجنل داخل کرتے ہیں..........

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ....وہ کیوں نہیں داخل کرتے ہیں؟

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، وہ پوچھ رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے مجھے کہا اور میں بھول گیا۔ وہ میں نے مرزا صاحب سے عرض کرنی تھی۔

(مرزا ناصر احمد سے) جو فتاویٰ کا ذکر کیا آپ نے صبح کی نشست میں............

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ....جب آج صبح کی نشست میں، یہ جو بریک سے پہلے کی نشست تھی، آپ نے جو ذکر کیا کہ یہ فتاویٰ بریلویوں، وہابیوں نے دیے ہیں............

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس زمانے میں دیے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو وہ جو کتابیں ہیں ____ اوریجنل سے ان کا یہ مطلب نہیں کہ جو انھوں نے پہلے لکھا تھا ____ جو کتابیں ہیں وہ آپ ذرا دکھا دیں ان کو، جہاں سے آئی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، وہ کل پیش کردیں گے؟ یہاں رکھ دیں گے۔

جناب چیئرمین: کل آجائیں گی کتابیں۔

The witness has promised to bring the books tomorrow____ the original books.

مرزا ناصر احمد: ہاں، اور بجنسہٖ بکس، وہ لائبریری میں دے دیں گے۔

Mr. Chairman: The Delegation is permitted to withdraw tomorrow at 10.00 a.m.

دس بجے صبح جی۔

(The delegation left the Chamber.)

Mr. Chairman: Honourable members may kindly keeps sitting.

نہیں، ہاں، بند کردیں جی،

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ان کو تو چونکہ جانے سے پہلے بتانا تھا کہ وہ لے کے آئیں گے واپس۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔

PRODUCTION OF ORIGINAL FATWAHS

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: مطلب عرض کرنے کا یہ ہے نہیں، نہیں، میں دوسری بات عرض کررہا ہوں، آپ کے توسط سے آنریبل عزت مآب اٹارنی جنرل صاحب سے عرض کروں گا کہ کتابیں جو ہیں مختلف، وہ انھوں نے بھی اپنے یہاں چھاپی ہیں، مسلمانوں میں misunderstanding پیدا کرنے کے لیے، ان کو آپس میں لڑانے کیلئے۔ اور بجنسہٖ فتاویٰ____ "اور بجنسہٖ" کا مطلب یہ ہے کہ وہ فتاویٰ جو علمائے ہندوستان نے، پاکستان نے، اہلحدیث نے، غیر مقلد نے، کسی نے بھی issue کئے جائیں، اس پر مفتیوں کی مہر ہوتی ہے............

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، اس میں عرض کروں..........

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ....مثلاً دیوبند دارالعلوم، میں عرض کرتا ہوں،......

جناب چیئرمین: میری سن لیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ایک منٹ، میں عرض کرلوں۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ میری..........

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: مجھے عرض کرنے دیں آپ..........

جناب چیئرمین: ایک منٹ، ....

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: میری بات پوری ہونے دیں آپ..........

جناب چیئرمین: Controversy ختم ہو جائے گی، وہ کتاب اپنی پیش کریں گے جس میں ان فتاویٰ کا ذکر ہوگا۔ آپ ان سے صرف ایک سوال کر سکتے ہیں کہ یہ فتاویٰ، سوائے آپ کی کتابوں کے، اگر واقعی ان علماء نے دیے تھے، تو کسی اور کتاب میں ان عالموں کی یا ان مدرسوں کی یا ان مکتبوں کی ہے یا نہیں ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: بالکل، میں اس کی تائید کرتا ہوں کہ..........

Mr. Chairman: This one question will solve the problem.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ''فتاویٰ'' کی شکل ____ میں ایک بات عرض کر دوں ____ فتویٰ جو ہوتا ہے، مثلاً دارالعلوم دیوبند سے ایک فتویٰ نکلا، اس پر مفتی کی اصل مہر لگی ہوئی ہوتی ہے، اور دارالعلوم دیوبند سے وہ فتوے شائع ہوتے ہیں۔ اور بریلی سے جو فتاویٰ نکلے ان پر مفتی کی مہر ہوتی ہے باقاعدہ..........

جناب چیئرمین: اور جو فتوے آپ جاری کرتے ہیں!

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ....علمائے فرنگی محل سے جو فتاویٰ نکلتے ہیں، مثلاً ملتان سے، خیرالمدارس سے، قاسم العلوم سے، انوارالعلوم سے، فتاویٰ نکلتے ہیں..........

جناب چیئرمین: اور جو آپ فتاویٰ جاری کرتے ہیں!

THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Saturday, the 10th August, 1974

(Contains No. 1—21)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD

مرزا ناصر احمد: بالکل دو صفحے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی۔

مرزا ناصر احمد: میں پڑھ دیتا ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ہاں جی Sir, I will make a request that when a record is prepared, this part should come in the beginning when I asked this question because it is relevant there, but it is not relevant.......

Mr. Chairman : I will make a note of it.

Mr. Yahya Bakhtiar: The founder of Ahmadiyya Movement and his life_____sketch should come in the beginning, then other questions. Otherwise it will not be ....

Mr. Chairman : I will make a note of it.

Mr. Yahya Bakhtiar: Thank you.

مرزا ناصر احمد: مختصر سوانح بانی سلسلہ احمدیہ:۔ آپ تیرہ فروری ۱۸۳۵ء کو قادیان میں پیدا ہوئے آپ کے والد صاحب کا نام مرزا غلام مرتضیٰ صاحب تھا۔ آپ کی ابتدائی تعلیم چند استادوں کے ذریعہ سے گھر پر ہی ہوئی۔ آپ کے اساتذہ کے نام فضل الٰہی، فضل احمد اور گل محمد تھے۔ جن سے آپ نے فارسی، عربی اور دینیات، فقہ وغیرہ کی ابتدائی تعلیم حاصل کی اور علم طب اپنے والد صاحب سے پڑھا۔ آپ شروع سے ہی اسلام کا درد رکھتے تھے اور دنیا سے کنارہ کش تھے آپ کا ایک شعر ہے:

جگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستان محمدؐ

آپ نے عیسائیوں اور آریوں کے ساتھ ۱۸۷۰ء کے قریب اسلام کی طرف سے مناظرے اور مباحثے بھی کئے اور ۱۸۸۴ء میں اپنی شہرہ آفاق کتاب براہین احمدیہ کی اشاعت کی۔

جو قرآن کریم کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی تائید میں ایک بے نظیر کتاب پائی گئی ہے۔ ۱۸۸۹ء میں آپ نے باذن الٰہی سلسلہ بیعت کا آغاز کیا۔ ۱۸۸۹ء اور ۱۸۹۱ء میں خدا تعالیٰ سے الہام پا کر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ آپ کی تمام عمر اسلام کی خدمت میں گزری اور آپ نے ۸۰ کے قریب کتابیں تصنیف فرمائیں جو عربی فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں ہیں۔ اور ان تینوں زبانوں میں آپ کا منظوم کلام بھی ملتا ہے۔ آپ کا اور آپ کی جماعت کا واحد مقصد دنیا میں اسلام کی اشاعت و تبلیغ تھا اور ہے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ کی وفات ہوئی اور ملک کے اخباروں اور رسالوں نے آپ کی اسلامی خدمات کا پرزور الفاظ میں اعتراف کیا۔ آپ کی وفات کے وقت آپ کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں اور اس وقت آپ کے خاندان کے افراد کی تعداد دو سو کے قریب ہے۔ یہ مختصر سا بنایا ہے۔ اسکو تو ریکارڈ کرانا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں یہ ریکارڈ پر آجائے گا۔

(Pause)

مرزا ناصر احمد: ایک کل یا پرسوں شام غالباً کل ہی تھا جب ابوالعطا صاحب کی کتاب کے حوالے پر بات ہو رہی تھی کہ خاتم النبیین کے دو ہی معنی ہو سکتے ہیں۔ اس وقت آپ نے فرمایا تھا کہ یہ کتاب جو لکھی گئی ہے وہ مکرم سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی قادیانی مسئلہ کا جواب ہے اور یہ کہ اس میں کوئی ایسا مضمون نہیں جسکا جواب یہ سمجھا جائے تو ....

جناب یحییٰ بختیار: میں ایک غلط فہمی دور کر دوں یہ قادیانی مسئلے کا جواب نہیں۔ ختم نبوت کتابچے کا جواب ہے۔ دو علیحدہ علیحدہ کتابیں ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ ''ختم نبوت'' کہاں ہے وہ؟ میری غلطی ہے نہیں وہ یہاں انہوں نے دوسری کتاب رکھ دی تھی۔ وہ پھر دوسرے وقت میں لے آؤنگا۔

(Pause)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: جس میں یہ لکھا ہے۔ کہ دشمن محسوس کرتا ہے کہ اس کے مذہب کو کھا جائیں گے۔ ۱۶/ جولائی، ۱۹۴۹ء میں حضرت خلیفہ ثانی کا کوئی خطبہ یا مضمون چھپا ہی نہیں، کوئی ایسا خطبہ نہیں چھپا جس میں یہ لکھا ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی کہیں نہیں چھپا کہ تاریخ میں کوئی فرق ہو گیا ہے؟ کیونکہ یہ نہ ہو کہ پھر وہ بیچ میں تاریخ کسی اور کا آ جائے۔ بعض دفعہ پرنٹنگ میں غلطی ہو جاتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں ویسے ہم..........

جناب یحییٰ بختیار: ان کے خطباب سے تو آپ اچھی طرح واقف ہوں گے؟ آپ دیکھ لیجیے اسے، تسلی کر لیجیے..........

مرزا ناصر احمد: اور تسلی کر لیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: لیکن جو تھوڑی بہت تسلی کی ہے وہ نہیں ہمیں ملا۔ لیکن آپ کے کہنے پر مزید..........

جناب یحییٰ بختیار: ہاں میں یہ کہتا ہوں کیونکہ..........

مرزا ناصر احمد: اسی طرح اسی قسم کا ایک اور بھی ہے ایک تھا ۳، جولائی ۱۹۵۲ء۔ ۳، جولائی ۱۹۵۲ء میں سوال یہ تھا کہ اس قسم کی وہاں تحریر ہے کہ "تم مجرموں کی طرح پیش ہو گے" تو ہمیں ۳، جولائی ۱۹۵۲ء میں اس قسم کی......خالی یہ یعنی یہ لفظی میں تردید نہیں کر رہا اس مضمون کی کوئی عبارت نہیں ملی کہ تم مجرموں کی طرح پیش ہو گے اور اگر آپ فرمائیں تو اس کے علاوہ اور زیادہ..........

جناب یحییٰ بختیار: آپ تسلی کر لیں تاکہ کیونکہ یہاں بھی بعض منگوا رہے ہیں وہ دیکھ رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: مزید تسلی کر لیں گے۔

(Pause)

کہ وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں تا جہاں کہیں بھی مسلمان کا لفظ ہو اس سے مدعی اسلام سمجھا جائے نہ کہ حقیقی مسلمان"

مرزا ناصر احمد: حقیقی مسلمان

جناب یحییٰ بختیار: مدعی مسلمان۔

مرزا ناصر احمد: یہاں اگر آپ کو میں۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک تو جہاں وہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ مسلمان...... جیسے میں نے کل کہا اور ایک دو حوالے دیئے...... جہاں وہ مسلمان کہتے ہیں تو اس سے مطلب کیا ہے؟ اور پھر یہاں "کہیں کہیں بطور ازالہ کے غیر احمدی کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھ دیئے ہیں کہ وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں تا جہاں کہیں بھی مسلمان کا لفظ ہو اس سے مدعی اسلام سمجھا جاوے نہ کہ حقیقی مسلمان"

تو میں سوال یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ جب مرزا صاحب یا آپ کی جماعت کے رہنما جو مسلمانوں کا ذکر کرتے ہیں۔ اور اس سوال پر چونکہ اس مضمون پر کافی سوال میرے پاس آچکے ہیں اس لئے میں چاہتا تھا کہ اس کی پوری وضاحت ہو جائے جیسے ابھی لندن کا ریزولیشن ہے انگلینڈ میں جو مسلمان ہیں ان کو کہا Non-Ahmade Pakistanies اور اپنے کو کہا احمدی مسلمان میں ریزولیشن کی بات کر رہا ہوں ریزولیشن غلط ہو اور بات ہے جو آیا ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے جو Impression پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ جب آپ کہتے ہیں "مسلمان ایسے کر رہے ہیں۔" تو جب اپنی طرف آپ کا مطلب ہوتا ہے احمدیوں کی طرف تو حقیقی مسلمان مطلب ہوتا ہے باقیوں کے متعلق آپ کا مطلب ہوتا ہے جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ pretenders یہ وہ کفر والی بات نہیں آتی یہاں اس میں کہ کتنی ڈگری کا کافر ہے یا اس دائرے سے ہے یہ بالکل یعنی یہ Impression ہے کہ جو غیر احمدی ہیں وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر اصل میں مسلمان نہیں تو یہ آپ ذرا clarify کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: جو میں سمجھتا ہوں سوال وہ یہ ہے کہ یہاں بانی سلسلہ احمدیہ نے ایک گروہ کو حقیقی مسلمان کہا اور دوسرے گروہ کے متعلق کہا کہ میرے نزدیک وہ مسلمان تو ہیں لیکن حقیقی مسلمان نہیں تو یہ کیا فرق ہے؟ اس کا جواب محضر نامے میں آچکا ہے لیکن چونکہ سوال دوہرایا گیا ہے اس لئے میں اس کا جواب دوہرانا چاہتا ہوں اور یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت بانی سلسلہ نے حقیقی مسلمان جو کہا اس کی تعریف کیا ہے؟ یہ محضر نامے کے صفحہ ۲۳ پر یہ تحریر ہے

"ہمارے نزدیک یہ فتاویٰ سارے جو اس کے تھے ظاہر پر مبنی ہیں اور فی ذاتہا ان کو جنت کا پروانہ یا جہنم کا وارنٹ قرار نہیں دیا جاسکتا جہاں تک۔۔۔۔"

جناب یحییٰ بختیار: یہ صفحہ ۲۶۲ کہا آپ نے؟

مرزا ناصر احمد: یہ صفحہ ۲۳ محضر نامے کا اس میں ایک اقتباس بانی سلسلہ کا جس سے پتہ لگتا ہے آپ کے نزدیک حقیقی مسلمان سے کیا مراد ہے۔ جہاں تک حقیقت اسلام کا تعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے الفاظ میں ہم حقیقی مسلمان...... جو یہاں لفظ استعمال ہوا ہے...... حقیقی مسلمان کی تعریف درج کرتے ہیں آپ کے نزدیک حقیقی مسلمان کی تعریف یہ ہے۔

"اصلاحی معنی اسلام کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بلیٰ من اسلمو وجهه لله وهومحسن فله اجوه عند رجهه ولا خوف علیهم ولا هم یحزنون یعنی مسلمان وہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے، یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کردیوے۔ اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کو تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے اعتقادی طور پر اس طرح سے

یہ بات بھی صاف اور بدیہی طور پر ظاہر ہو رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا جو حقیقت اسلام ہے دو پر قسم ہے ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جائے اور اس عبادت اور محبت اور خوف رجا میں کوئی شریک باقی نہ رہے اور اس کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے آداب احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضا و قدر کے امور بہ دل و جان قبول کئے جائیں اور نہایت نیستی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدودں اور قانونوں اور تقدروں کو باراوت کام سر پر اٹھا لیا جاوے اور نیز وہ تمام پاک صداقتیں اور پاک معارف جو اس کی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اس کی ملکوت اور سلطنت کے علوئے مرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعما کو پہچاننے کے لئے ایک قومی رہبر ہیں بخوبی معلوم کر لی جائیں دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں .....''

827

مولانا غلام غوث ہزاروی: جناب صدر صاحب یہ محضر نامے میں تین صفحے ہم پڑھ چکے ہیں یہ تین صفحے سنانا تو بہت وقت لگے گا یہ محضر نامہ میں ہم پڑھ چکے ہیں اسلام کی تعریف مرزا صاحب نے اپنا تقدس ظاہر کرنے کے لئے ۔۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ محضر نامے میں ہے۔

اراکین: جی ہاں۔

Mr. Chairman : Then it need not be repeated. It can be referred page so and so of Mahzar-Nama yes, it need not be referred.

(Interruptions)

جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ emphasize کرنا چاہتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہ کہ حقیقی مسلمان اس کی تعریف بھی آ گئی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Clearly outside the pale of Ahmadi Musalman. If I mean, if I write Musalman I mean people who claim to be Musalman or pretend to be Musalman. This is the impression from the plain, simple reading of the passage. After that if you want to add something more, Sir, that will come on the record.

مرزا ناصر احمد: میں کچھ اور کہنا چاہتا ہوں جو عبارت ابھی پڑھی گئی ہے وہ بانی سلسلہ احمدیہ کی نہیں۔ معلوم ہوتا ہے حضرت مسیح موعود کو بھی بعض وقت اس بات کا خیال آیا ہے۔۔۔۔ یہ آرٹیکل لکھنے والے کا اپنا استدلال ہے جس کے متعلق انہوں نے یہ اظہار کیا ہے کہ مجھے بھی اپنے استدلال پر پختہ یقین نہیں اس لئے لفظ استعمال کیا معلوم ہوتا ہے۔ ''معلوم ہوتا ہے'' ایک پختہ بات کے لئے نہیں استعمال کیا گیا بلکہ پختہ بات ہو تو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ بات ہے یہاں یہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے اور یہ آپ کا استدلال ہے اور آگے جو کہا کہ وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں کہیں مدعی اسلام سمجھا جاوے حقیقی مسلمان جو اس تعریف کے اندر آتا ہے جس میں سارے احمدی بھی نہیں وہ نہ سمجھا جائے یہ سارا ایک استدلال ہے اس مضمون کے لکھنے والے کا۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ کہتے ہیں غیر احمدی کے بارے میں جب میں مسلمان کہتا ہوں۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: یہ استدلال ہے مضمون لکھنے والے کا اور میں نے بتایا کہ یہ کہنا میرے نزدیک تمام غیر احمدی اس تعریف کے مطابق حقیقی مسلمان نہیں اس کا اس سے یہ نہیں منطقی نتیجہ نکلتا۔ منطق اس کے خلاف کہتی ہے ہمیں The logical conclusion is not that کہ جو احمدی ہیں وہ سارے حقیقی مسلمان ہیں۔ فقرہ یہ ہے کہ جو احمدی نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sorry Sir, one minute آپ کے نقطہ نظر سے عقیدے سے کوئی غیر احمدی بھی حقیقی مسلمان ہے

مرزا ناصر احمد: میرے عقیدے کے مطابق ہاں یہ بڑا واضح ہے سوال میرے عقیدے کے مطابق اس تعریف کے لحاظ سے میرے علم میں کوئی غیر مسلمان حقیقی مسلمان نہیں غیر احمدی مسلمان ملت اسلامیہ سے تعلق رکھنے والا اس معیار کا کوئی نہیں۔

مرزا ناصر احمد: میں یہ کہتا ہوں کہ جس کتاب کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ یہ اس میں ہے یہ اس میں نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں نے دوسرا سوال کیا آپ نے پہلے فرمادیا یہ کہ جو یہ درود ہے بالکل غلط ہے اور آپ اس کو Approve نہیں کرتے بس یہ میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: بالکل غلط ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور آپ کو یہ کوئی ہدایت نہیں کہ یہ اس قسم کا درود پڑھیں؟

مرزا ناصر احمد: میں آج پہلی دفعہ سن رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی میں اسی واسطے پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہیں ہے نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں مرزا صاحب! میں الزام نہیں لگا رہا آپ سے clarification چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں میں نے clarification دے دی کہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میرے پاس سوالات آتے ہیں اور میری ڈیوٹی ہے کہ یہ نہ سمجھیں کہ بعد میں اس کی Basis پر کوئی فیصلہ دیا جائے جب تک کہ آپ کی توجہ اس پر مبذول نہ ہو اور آپ clarificataion نہ کریں تو اس ضمن میں میری ڈیوٹی ہے آپ کی توجہ دلا رہا ہوں آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں کھڑے آپ پر Allegation لگا رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں میں بالکل نہیں سمجھ رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب ویسے میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا اور اس پر کچھ میرے نوٹس میں جواب نہیں پتہ چلتا اور ریکارڈ بن نہیں گیا ابھی تک اس لئے Difficulty ہے الفضل جلد نمبر ۵ شمارہ ۶۹، ۷۰ یہ ایک حوالے کا میں نے ذکر کیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے تو اتنی مہربانی کی اتنا concession دیا کہ ایک مسلمان مر گیا اور کوئی وارث نہیں ہے۔ تو اس کا جنازہ پڑھ لو۔ اگر کوئی اس کا وارث ہو تو پھر مت پڑھو۔

مرزا ناصر احمد: اور میں نے یہ کہا کہ جب کچھ آدمی نماز پڑھ لیں۔ تو فقہائے امت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ یہ فرض کفایہ ہے اور نماز نہ پڑھنے والے گناہ گار نہیں ہوتے آخر میں اعتراض یہ بنتا ہے کہ آپ گہنگار کیوں نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میرے سوال کا مطلب یہ تھا، کہ وہ گہنگار ہیں یا نہیں ہیں، میں تو سمجھتا ہوں کہ انسان فوت ہو جاتا ہے۔ مر جاتا ہے، انتقال کر جاتا ہے۔ تو اس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ اس کی مغفرت کرے، اس کی عزت کرتے ہیں۔ اس لئے پڑھتے ہیں۔ اپنے لئے تو علیحدہ بات ہے کہ ہمارا فرض ہے۔ یا نہیں ہے۔ تو اس کو کوئی respect pay کرنے کے لئے ۔۔۔۔ یہ بھی میں کہتا ہوں، آپ نے کہا کہ بچے کا بھی ہم نہیں کریں گے، تو آپ نے کہا کہ نہیں مطلب یہ ہوتا ہے کہ انہوں نے ہمارے خلاف فتوے دیئے ہیں اس لئے ____ تو اگر اس کی مزید کوئی وجہ ہے فتووں کی وہ میں پھر۔۔۔ تا کہ بالکل پوزیشن clear ہو جائے، کہ اگر فتوے نہ بھی ناں ہوتے۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: میں سمجھتا ہوں جو میں کہہ چکا ہوں۔ وہ کافی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی جو محضر نامے میں ہے؟

مرزا ناصر احمد: جو محضر نامے میں، اور اس سلسلے میں سوال و جواب میں جو کچھ میں اس وقت تک کہہ چکا ہوں وہ کافی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، وہ میرا ہی تھا۔ کہ میں اس کو یہ سمجھا ہوں، اب آپ یہ فرمایئے کہ مرزا غلام احمد صاحب کے کوئی صاحب زادے تھے جو احمدی نہیں ہوئے تھے۔؟

مرزا ناصر احمد: ہمارے بانی سلسلہ احمدیہ کے ایک صاحبزادے تھے جو آپ کی زندگی میں فوت ہو گئے تھے۔

No. 07

THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDING OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the 20th August, 1974

(Contains Nos. 1—21)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION ISLAMABAD.

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

ایک یہ سوال تھا کہ ''الفضل'' ۳ جولائی، ۱۹۵۲ء میں ہے:

''ہم فتح یاب ہوں گے تم ابوجہل کی طرح پیش ہو گے''۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس پرچہ میں صرف ایسا کوئی فقرہ نہ لفظاً نہ معناً ہمیں ملا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ نے غور سے دیکھا ہے؟ کسی اور پرچہ میں......

مرزا ناصر احمد: ہاں میں نے یہ اُس دن یہ کہا تھا کہ پانچ دس (10) دن کے آگے یا پیچھے کے بھی ہم دیکھ لیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، بعض دفعہ سال کی غلطی ہو جاتی ہے۔ اس تاریخ کا یا قریب سال کا......

مرزا ناصر احمد: سارا ''الفضل'' کا فائل میں اس حوالے کے لئے تلاش کرنا، یہ تو انسان نہیں کرسکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں ــــ یہ دیکھیں جی کہ جہاں ہو جاتا ہے کہ ''۱۹۵۲ء ۱۹۵۱ء یا ۱۹۵۳ء ہو سکتا ہے۔'' بعض دفعہ ''۱۳'' کی جگہ ''۲۳'' ہو جاتا ہے۔ تو یہ تو میں نہیں کہتا کہ سارے کے سارے ایک ایک پرچہ دیکھیں۔ تو آپ کے پاس یہ نہیں ملا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہمیں نہیں مل رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ یہ کوئی یوتھ آرگنائزیشن کی طرف سے بات آئی تھی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کے متعلق نہیں، وہ دوسرا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، وہ دوسرا حوالہ۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس کے متعلق نہیں۔

ضمیمہ ''تحفہ گولڑویہ'' صفحہ ۲۷۔ سوال یہ تھا کہ وہاں یہ ہے کہ:

''تمہیں دوسرے فرقوں کو کلی ترک کرنا پڑے گا''

اس سے یہ پتہ لگتا ہے کہ علیحدہ آپ نے بالکل ملتِ اسلامیہ سے بالکل ممتاز چیز بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تو اگر ہم ضمیمہ ''تحفہ گولڑویہ'' صفحہ ۲۷ کو دیکھیں تو خود اُس جگہ اس کا جواب موجود ہے۔ وہاں کی عبارت یہ ہے:

''جیسا خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا مرتد کے پیچھے نماز پڑھو، بلکہ چاہیئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ ''امامکم منکم'' یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں فرقوں کو، جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں، بکلی ترک کرنا پڑے گا''۔

نماز کی امامت کے سلسلے میں صرف۔

ایک ہے ''انوار الاسلام'' صفحہ ۳۰۔ جو فقرہ یہاں سوال میں پیش کیا گیا تھا، جہاں تک ہمیں یاد ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس کوئی ٹیپ تو ہے ہی نہیں۔ انہوں نے جو نوٹ کیا ہے اس کے مطابق ''ولد الحرام بننے کا شوق ہے'' اس قسم کا فقرہ کہ مسلمانوں کو یہ کہا گیا ہے ''انوار الاسلام'' میں۔ یہ عبارت خود اپنے معانی کو ظاہر کر رہی ہے۔ یہاں یہ لکھا ہوا ہے:

''اب اس سے زیادہ صاف اور کون فیصلہ ہوگا۔۔۔''

''کونسا'' غالباً ہے، لفظ چھوٹا ہوا ہے۔ بہرحال:

''اس سے زیادہ صاف اور کون فیصلہ ہوگا۔ کہ ہم دو (۲) کلموں کے مول میں خود امرتسر میں جا کر دو (۲) ہزار روپیہ دیتے ہیں آتھم کو۔ مسٹر عبداللہ آتھم اگر درحقیقت مجھے کاذب سمجھتا ہے (عبداللہ آتھم کی بات ہو رہی ہے) مسٹر عبداللہ آتھم اگر درحقیقت مجھے کاذب سمجھتا ہے اور جانتا ہے کہ ایک ذرہ بھی اُس نے اسلامی عظمت

"وہ لوگ جو بار بار کہتے ہیں کہ اسلام میں ایک ہی نبی کیوں ہوا، بہت سے نبی ہونے چاہئیں، ان کو چاہئے کہ ختم نبوت کے اس امتیازی نشان کو ذہن میں لاویں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی مہر ہیں۔ خدا نے اپنی مہر کے ذریعہ جس کسی کے نبی ہونے کی تصدیق کی وہی نبی ثابت ہو سکتا ہے۔ باقی رہا یہ اعتراض کہ کیوں خدا کی مہر نے صرف ایک ہی کو نبی قرار دیا۔ سو یہ اعتراض ہم پر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت پر ہے۔ اگر ہماری حکومت خدا پر ہوتی یا اس کی مہر پر ہوتی تو بلاشبہ یہ سوال ہم پر پڑ سکتا تھا۔ خدا اپنی مہر کے ذریعہ بہت سے انبیاء ہونے کی پیش گوئی فرماتا --- خدا اپنی مہر کے ذریعے بہت سے انبیاء ہونے کی پیش گوئی فرماتا --- تو ہمیں اس کو ماننے سے بھی کوئی چارہ نہ تھا۔ اب جب کہ خدائی مہر صرف ایک ہی کو نبی قرار دیتی ہے تو ہم کون ہیں جو کہیں کہ صرف ایک ہی نبی کیوں ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس سوال کا یہی جواب دیا ہے"۔

آگے وہ اقتباس ہے:

"ایک شخص نے سوال کیا کہ "آپ نبی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں"؟ فرمایا "ہاں، کہ تمام اکابر اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں کہ اس اُمت مرحومہ کے درمیان سلسلہ مکالمات الٰہیہ کا ہمیشہ جاری ہے۔۔ اس معنیٰ سے (مکالمات الٰہیہ ـــ اس معنیٰ سے) ہم نبی ہیں۔ ورنہ ہم اپنے آپ کو اُمتی کیوں کہتے؟ (یعنی اُمتی نبی، یعنی اُمتی کا پہلو بھاری ہے۔) ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جو فیضان کسی کو پہنچ سکتا ہے ـــ جو فیضان کسی کو پہنچ سکتا ہے ـــ وہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پہنچ سکتا ہے۔ اس کے سوائے اور کوئی ذریعہ نہیں۔ ایک اصطلاح کے جدید معنیٰ اپنے پاس سے بنا لینا درست نہیں ہے۔ حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ آنے والا مسیح

نبی بھی ہوگا اور اُمتی بھی ہوگا۔ اُمتی تو وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کر کے تمام کمال حاصل کرے ــــ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کر کے تمام کمال حاصل کرے ــــ لیکن جو شخص پہلے ہی نبوت کا درجہ پا چکا ہے وہ اُمتی کس طرح سے بن سکتا ہے۔ وہ تو پہلے ہی سے نبی ہے"۔ سائل نے سوال کیا:

868

"اگر اسلام میں اس قسم کا نبی ہو سکتا ہے تو آپ سے پہلے کون نبی ہوا ہے"۔ حضرت نے فرمایا:

"یہ سوال مجھ پر نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے۔ انہوں نے صرف ایک کا نام نبی رکھا ہے۔ اس سے پہلے کسی آدمی کا نام نبی نہیں رکھا۔ اس سوال کا جواب دینے کا اس واسطے میں ذمہ دار نہیں ہوں"۔

تو اس سے یہ بات ساری ہو گئی ہے۔ "صرف ایک ہی نبی ہوگا" یہ بحث ہی نہیں ہے۔ بحث دوسری ہے وہاں۔

"الفضل" ۱۳، نومبر، ۱۹۴۶ء کہ:

"پارسیوں کی طرح ــــ"

(اپنے وفد کے ایک رکن سے) نکالیں "الفضل"۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: (سیکرٹری سے) کہاں ہے "الفضل"؟

<u>مرزا ناصر احمد</u>: "پارسیوں کی طرح علیحدہ اپنا مطالبہ کر لیا"۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: ۱۳ر نومبر، ۱۹۴۶ء۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: ۱۹۴۶ء یہ ہے، ۱۳ نومبر ۱۹۴۶ء یہ جو ہے، اگر یہ خطبہ سارا پڑھ لیا جاتا تو سوال آنا ہی نہ تھا سامنے۔ میں پہلے مختصر بتا دیتا ہوں۔

ویسے ہماری تاریخ نے ۲۳ رجنوری ۱۹۴۶ء میں اس چیز کو ریکارڈ کیا ہے۔ تاریخ sub-continent نے---کہ اہل حدیث کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ ان کو جداگانہ حق ملنا چاہیئے۔ یہ میں بیچ میں ہی رہنے دیتا ہوں۔

ایک سوال تھا ''الفضل'' ۱۶ر جولائی ۱۹۴۹ء:

''یہ گھبراتے ہیں......''

یہ ہے، اس طرح آگے چلتا ہے۔ اور پھر آخر میں ہے:

''ہم اُس کے مذہب کو کھا جائیں گے''۔

یہ سوال تھا کہ گویا کہ مسلمان فرقوں کو یہ کہا گیا ہے۔ ۱۶ر جولائی ۱۹۴۹ء میں ایسا کوئی مضمون نہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے وعدہ کیا تھا کہ آگے پیچھے دیکھیں گے، جہاں تک ممکن ہوا، ۲۵ر جولائی ۱۹۴۹ء۔ میں ایک مضمون ہے۔ ممکن ہے اس کی وجہ سے ___ یعنی ''۱۶'' کی بجائے ۲۵ر جولائی، ۱۹۶۹ء''۔ اگر اجازت ہو تو اس سوال کرنے پر میں شکریہ بھی ادا کر دوں کیونکہ بڑی اچھی چیز سامنے آئے گی، سب کے۔ یہ اس کے اقتباس ہیں، ۲۵ جولائی والے کے:

''اللہ کی طرف سے جب بھی دُنیا میں کوئی آواز بلند کی جاتی ہے دنیا کے لوگ اس کی ضرور مخالفت کرتے ہیں۔ بغیر مخالفت کے خدائی تحریکیں دنیا میں کبھی جاری نہیں ہوئیں۔ خدائی تحریک جب بھی دنیا میں جاری کی جاتی ہے اس کے متعلق بلاوجہ اور بلاسبب لوگوں میں بغض اور کینہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اتنا بغض اور کینہ کہ اُسے دیکھ کر حیرت آجاتی ہے ایک مسلمان کو......''

اب وہ جو ہے سوال:

''ایک مسلمان کو محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو محبت ہے اس کو الگ کر کے، اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو عقیدت ہے اسے بُھلا کر، اگر صرف صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو دیکھا جائے تو آپ کی ذات انتہائی بے شر، انتہائی بے نقص اور دنیا کیلئے نہایت ایثار اور قربانی کرنے والی معلوم ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

مرزا ناصر احمد: ......اس وقت تک وہ تو تحریک جاری ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس مضمون کا، جو وہ کہہ رہے ہیں ''دشمن'' کہہ رہے ہیں، میں یہ آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ ۱۹۴۹ء میں کون سا حادثہ تھا جو انہوں نے کہا؟ ''دشمن'' کون تھے؟

مرزا ناصر احمد: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن۔ اتنی وضاحت سے یہ اس میں الفاظ آئے ہوئے ہیں۔ اس میں تو کوئی ابہام باقی نہیں رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ کچھ Confusion ہے، کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ:

''میں فنافی الرسول ہوں۔ میں محمدؐ ہوں''

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ تو بالکل......

جناب یحییٰ بختیار: ''تو ہم دشمن سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ......'' اپنی طرف سے ''محمدؐ'' کہہ رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: میں یہ کہتا ہوں کہ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے، اور نہ کہنے والے اپنی طرف سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ تو خلیفہ ثانی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کون اسلام کے دشمن تھے؟ کون آنحضرتؐ پر حملہ کر رہے تھے، جن کی طرف یہ اشارہ ہے؟ آپ کچھ کہہ سکتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: عیسائی۔

جناب یحییٰ بختیار: عیسائی کہاں کر رہے تھے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی instance بتادیجئے آپ کہ کسی عیسائی نے کوئی مضمون لکھا، کوئی تقریر کی، پاکستان میں، دنیا میں، جس کی طرف اشارہ ہو؟

مرزا ناصر احمد: آپ مجھے دو گھنٹہ پڑھنے کی اجازت دیں تو میں ساری گالیاں سنا دوں گا۔ جو عیسائیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! مضمون بالکل صاف آپ کو معلوم ہو رہا ہے۔ مگر میری یہ ڈیوٹی ہے کہ...... مجھے صاف نہیں معلوم ہو رہا ہے......

مرزا ناصر احمد: جی، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... کیونکہ ابھی تک جو ہماری Arguments ہو رہی ہیں، یا جو سوالات پوچھ کے جواب پوچھ رہا ہوں، اس کے مطابق جو میرا Conception ہے اسلام کا، وہ مختلف ہو گیا۔ جو میرا Conception تھا نبی کا، وہ مختلف ہو گیا۔ تو اس لئے میں پوچھ رہا ہوں آپ ''دشمن'' کس کو سمجھتے ہیں؟......

مرزا ناصر احمد: اس context میں......

جناب یحییٰ بختیار: ...... آپ نے کہا ''عیسائی'' تو میں نے کہا ''کوئی عیسائیوں......''

مرزا ناصر احمد: ...... غیر مسلم، اصل میں حملہ آور یہ تھا ہندو اور آریہ خصوصاً ان میں سے، اور عیسائی اور اس وقت دہریہ بھی بیچ میں اس حملے کے شامل ہو گئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ آپ درست فرما رہے ہیں، مرزا صاحب! ۱۹۴۹ء میں پاکستان بن چکا تھا۔ نہ کسی ہندو کی ہمت تھی نہ کسی عیسائی کی کہ آنحضرتؐ کی، پاکستان میں آپؐ کی شان میں کسی قسم کی گستاخی کرتا......

مرزا ناصر احمد: یہ یہ پرابلم ہے آپ کا؟

جناب یحییٰ بختیار: ...... تو اس واسطے میں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں، نہیں، اس کا جواب یہ ہے کہ پاکستان بن چکنے کے بعد بھی جو غیر مسلموں کے ساتھ ہمارا جہاد تھا، وہ اسی طرح جاری تھا جس طرح پاکستان بننے سے پہلے۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ دشمنوں کو کھا جائیں گے؟

مرزا ناصر احمد: اسلام کھا جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ہم ہندوؤں کو کھا جائیں گے؟

<u>مرزا ناصر احمد</u>: اسلام ــــــ اسلام اپنی روحانی برتری سے کھا جائے گا۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ جو فقیروں کا ایک گروہ ہے۔ جو انسان کا گوشت کھاتا ہے، اس طرح کھا جائیں گے۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: نہیں، نہیں، وہ میں نہیں کہہ رہا۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: جی۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: اچھا جی۔

اب اور کوئی جوابات ہیں؟

<u>مرزا ناصر احمد</u>: ہاں ہاں، جوابات بہت ہیں۔

(Pause)

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: مرزا صاحب! یہ جو ۱۹۴۹ء کا خطبہ ہے اس کی ایک کاپی یہاں فائل کرا دیں گے جی؟

<u>مرزا ناصر احمد</u>: میں دیکھتا ہوں، اگر spare ہوگی تو ضرور۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: ہاں، ہاں، بعد میں کرا دیں جی۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: ہاں، ہاں۔

ایک سوال تھا ۱۸۵۷ء کے غدر کے متعلق۔ تو وہ اس میں جو نوٹ ہم نے کہا ہے ــــ اس میں یہ تو صرف لفظ نوٹ ہو سکتے ہیں ــــ:

''چوروں اور قزاقوں کی طرح غدر کرنے والوں نے غدر کیا''

تو اگر آپ پھر آپ...... سوال ہو یہاں تو دہرا دیں۔ میرے پاس جواب ویسے ہے۔ یہ میں پوچھ اس لئے رہا ہوں کہ جو حوالہ دیا گیا تھا اس میں ''چوروں اور قزاقوں کی طرح'' کے الفاظ نہیں ہیں۔ تو ویسے، ویسے میں جواب دے دیتا ہوں۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) مجھے دے دو۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: مرزا صاحب! آپ کے پاس کیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہاں انہوں نے جو لکھا ہے "چوروں اور قزاقوں......"

جناب یحییٰ بختیار: "......اور حرامیوں......"

مرزا ناصر احمد: "......قزاقوں کی طرح، حرامیوں کی طرح"۔

(Pause)

غدر یا later on، تحریک آزادی کے نام سے ایک واقعہ ۱۹۵۸ء میں ہوا، ۱۸۵۸ء میں ...ء، ۵۷ میں ہوا، ۱۸۵۷ میں ہوا۔ یہ واقعہ اس سال سے کہیں پہلے کا ہے جس سال جماعت احمدی کی بنیاد رکھی گئی، اس کے متعلق اس زمانہ کے لوگوں نے جو کچھ لکھا، وہ ہمارے سامنے ہو تب ہم صحیح نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں۔ چنانچہ سنئے۔

سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں رسالہ "اشاعت السنہ" جلد ۶، نمبر ۷، ۲۸۸ صفحے پر اہل حدیث عالم مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے اس میں لکھا ہے ـــــ کہ:

"مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے اصل معنی جہاد کے لحاظ سے ـــــ اصل معنی جہاد کے لحاظ سے بغاوت ۱۸۵۷ کو شرعی جہاد نہیں سمجھا (بلکہ اس کو کیا، سمجھا) بلکہ اس کو بے ایمانی، عہد شکنی، فساد، عناد خیال کر کے اس میں شمولیت اور اس کی معاونت کو معصیت ـــــ گناہ قرار دیا"۔

یہ مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی۔

خواجہ حسن نظامی صاحب معروف ایک ہستی ہیں وہ فرماتے ہیں:

"یہ اقرار کرنا قرین انصاف ہے کہ ہندوستانی فوج والوں اور دیسی باشندوں نے بھی غدر کے شروع میں سفاکی اور بے رحمی کو حد سے بڑھا دیا تھا۔ اور ان کے ستم ایسے ہولناک تھے کہ ہر قسم کی سزا ان کے لئے جائز کہی جا سکتی ہے۔ انہوں نے بے کس عورتوں کو قتل کیا۔ انہوں نے حاملہ عورتوں کو ذبح کرنے سے دریغ نہ کیا۔ انہوں نے دودھ پیتے بچوں کو اچھالا اور سنگینوں کی نوکوں پر روک کر بے زبان

NA-Proceeding-1974....

معصوموں کو چھید ڈالا۔ وہ حاملہ عورتوں کے پیٹ میں تلواریں گھونپ دیتے تھے۔ غرض کوئی ظلم وستم ایسا نہ تھا جو ان کے ہاتھ سے انگریزوں اور ان کے بیوی بچوں پر نہ ٹوٹا ہو۔ ان کے شرمناک افعال نے تمام ہندوستان کو ہمیشہ کیلئے رحم وانصاف کی نظروں میں ذلیل کر دیا۔ میرا سر شرم وندامت سے (یہ حسن نظامی صاحب ہیں) میرا سر شرم وندامت سے اونچا نہیں ہوتا جب میں اپنی قوم کی اس دردناک سفاکی کا حال پڑھتا ہوں جو اس نے دہلی شہر کے اندر 11 مئی ۱۸۵۷ء اور اس کے بعد کے زمانہ میں روا رکھی''۔ 879

''دہلی کی جان کنی'' صفحہ ۲۳، از خواجہ حسن نظامی انہوں نے خود لکھا ہے یہ۔

بہادر شاہ ظفر۔ بہادر شاہ ظفر نے 9 مارچ ۱۸۵۸ء کو دیوان خاص قلعہ دہلی میں عدالت کے سامنے جو تحریری بیان دیا اس میں لکھا کہ:

''میں نے دو پالکیاں روانہ کیں اور حکم دے دیا کہ توپیں بھی بھیج دی جائیں۔ اس کے بعد میں نے سنا پالکیاں پہنچنے بھی نہ پائی تھیں کہ مسٹر فریزیر، قلعہ دار اور لیڈیاں سب کے سب قتل کر دیئے گئے۔ (اس سے) زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ باغی سپاہ دیوان خاص میں گھس آئی، عبادت خانہ میں بھی ہر طرف پھیل گئی اور مجھے چاروں طرف سے گھیر کر پہرہ متعین کر دیا۔ یہ نمک حرام۔ یہ نمک حرام۔ کئی انگریز مرد اور عورت کو گرفتار کر کے لائے۔ ان کو انہوں نے میگزین میں پکڑا تھا اور ان کے قتل کا قصد کرنے لگے۔ آخری وقت اگرچہ میں مفسد بلوائیوں کو حتی المقدور باز رکھنے کی کوشش کرتا رہا مگر انہوں نے میری طرف مطلق التفات نہیں کیا اور ان بیچاروں کو قتل کرنے باہر لے گئے۔

احکام کی نسبت معاملہ کی اصل حالت یہ ہے کہ جس روز سپاہ آئی، انگریزی افسروں کو قتل کیا اور مجھے قید کر لیا، میں ان کے اختیار میں رہا، میرا اپنا کوئی اختیار نہیں تھا۔''

یہ لکھنے والے ہیں ''بہادر شاہ کا مقدمہ'' از خواجہ حسن نظامی۔ اور اس کے اوپر خواجہ حسن نظامی صاحب فرماتے ہیں کہ بہادر شاہ بادشاہ کے اپنے دستخط ہیں۔

سر سید احمد خاں:

''غور کرنا چاہیئے کہ اس زمانہ میں جن لوگوں نے جہاد کا جھنڈا بلند کیا، ایسے خراب اور بدرویہ اور بد اطوار آدمی تھے کہ بجز شراب خوری کے اور تماش بینی اور ناچ اور رنگ دیکھنے کے کچھ وظیفہ ان کا نہ تھا۔ بھلا یہ کیوں کر پیشوا اور مقتدا جہاد ——— بھلا یہ کیوں کر پیشوا اور مقتدا جہاد ——— کے گنے جا سکتے تھے؟ اس ہنگامے میں کوئی بات بھی مذہب کے مطابق نہیں ہوئی ——— اس ہنگامے میں کوئی بات بھی مذہب کے مطابق نہیں ہوئی ——— سب جانتے ہیں کہ سرکاری خزانہ اور اسباب، جو امانت تھا، اس میں خیانت کرنا، ملازمین کو نمک حرامی کرنا مذہب کی رو سے درست نہ تھی۔ صریح ظاہر ہے کہ بے گناہوں کا قتل، علی الخصوص عورتوں اور بچوں اور بڈھوں کا، مذہب کے بموجب گناہ عظیم تھا۔ پھر کیوں کر یہ ہنگامہ غدر جہاد ہو سکتا تھا؟ ہاں، البتہ چند بدذاتوں نے دنیا کی طمع، اپنی منفعت اور اپنے خیالات پورا کرنے اور جاہلوں کے بہکانے کو، اپنے ساتھ جمعیت کو جمع کرنے کو جہاد کا نام دے لیا۔ پھر یہ بات بھی مفسدوں کی حرام زدگیوں میں سے ایک حرم زدگی تھی، نہ واقعہ میں جہاد۔ مگر جب بریلی کی فوج دہلی پہنچی اور دوبارہ فتویٰ ہوا، جو مشہور ہوا اور جس میں جہاد کرنا واجب لکھا ہے، بلاشبہ اصلی نہیں۔ چھاپنے والے اس فتویٰ نے، جو ایک مفسد اور نہایت قدیمی بدذات آدمی تھا ——— اس فتویٰ ——— چھاپنے والے اس فتویٰ نے جو مفسد اور نہایت قدیمی بدذات آدمی تھا ——— جاہلوں کے بہکانے اور ورغلانے کو لوگوں کے نام لکھ کر اور چھاپ کر اس کو رونق دی تھی، بلکہ ایک آدھ مہر ایسے شخص کی چھاپ دی تھی جو قبل غدر مر چکا تھا''۔ یہ ''اسباب بغاوت ہند'' صفحہ ایک ہی ہے۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی لکھتے ہیں:

"عہد و ایمان والوں سے لڑنا ہرگز شرعی جہاد ___ ملکی ہو خواہ مذہبی ___ نہیں ہو سکتا ___ عہد و ایمان والوں سے لڑنا ہرگز شرعی جہاد نہیں ہو سکتا بلکہ عناد و فساد کہلاتا ہے۔ مفسدہ ۱۸۵۷ء میں جو مسلمان شریک ہوئے تھے وہ سخت گنہگار اور بحکم قرآن و حدیث وہ مفسد و باغی کردار تھے...... بدکردار تھے...... مفسد و باغی بدکردار تھے اکثر ان میں عوام کالانعام تھے۔ بعض جو خواص و علماء کہلاتے تھے ___ بعض جو خواص و علما کہلاتے تھے ___ وہ بھی اصل علومِ دین قرآن و حدیث سے بے بہرہ تھے یا نافہم و بے سمجھ"۔

(رسالہ "اشاعت السنہ" جلد 9 نمبر 10 صفحہ ۳۰۹-۳۱۰، ۱۸۸۶ء)

پھر نواب صدیق حسن خاں صاحب جو فرماتے ہیں وہ بھی سنئے۔ نواب صدیق حسن خاں صاحب نے کتاب "ہدایت السائل" اور دوسری متعدد کتابوں میں یہ لکھا ہے:

"ہندوستان کے بلاد دارالسلام ہیں۔ نہ دارالحرب۔ برٹش گورنمنٹ سے ہندوستان کے تمام رؤسا، رعایا کا ہمیشہ کیلئے معاہدہ دوستی ہو چکا ہے۔ لہٰذا ہندوستان کے کسی شخص کا برٹش گورنمنٹ سے جہاد کرنا اور اس معاہدہ کو توڑنا جائز نہیں ہے۔ جو غدر ۱۸۵۷ء میں برٹش گورنمنٹ سے مفسدوں نے سلوک کیا وہ فساد تھا، نہ جہاد۔"

پھر شمس العلماء مولانا ذکاءاللہ خان صاحب فرماتے ہیں:

"جب تک دہلی میں بخت خان نہیں آیا جہاد کے فتویٰ کا چرچہ شہر میں بہت کم تھا۔ یہ کام لچے شہدے مسلمانوں کا تھا کہ وہ "جہاد جہاد" پکارتے پھرتے تھے۔ مگر جب بخت خان، جس کا نام اہلِ شہر نے کم بخت خان رکھا ___ جس کا نام اہلِ شہر نے کم

بخت خان رکھا تھا ـــــ دہلی میں آیا تو اُس نے یہ فتویٰ لکھایا۔ اس نے جامعہ مسجد میں مولویوں کو جمع کر کے جہاد کے فتویٰ پر دستخط و مہریں ان کی کرالیں اور مفتی صدرالدین نے بھی ان کے جبر سے ـــــ اور مفتی صدرالدین نے بھی اُن کے جبر سے ـــــ اپنی جعلی مہر کر دی۔ لیکن مولوی محبوب علی و خواجہ ضیاالدین نے فتویٰ پر مہریں نہیں دیں اور بے باکانہ کہہ دیا کہ شرائط جہاد موافقت مذاہب اسلام موجود نہیں۔ جن مولویوں نے فتویٰ پر مہریں کی تھیں وہ کبھی پہاڑی پر انگریزوں سے لڑنے نہیں گئے۔ مولوی نذیر حسین، جو وہابیوں کے مقتدا اور پیشوا تھے، اُن کے گھر میں تو ایک میم چھپی بیٹھی تھی۔"

یہ "تاریخ عروج عہد سلطنت انگلشیہ در ہند" حصہ کو سوئم، ۶۷۵ اور ۶۷۶۔ یہ مولانا خان بہادر شمس العلماء محمد ذکاءاللہ صاحب کی تحریر ہے۔ اس...... پس...... ہاں، ایک اور رہ گیا۔

شیخ عبدالقادر صاحب، بڑی معروف ہستی ہیں، شیخ عبدالقادر صاحب، بی۔ اے، بیرسٹر ایٹ لاء، سیکرٹری شرافت کمیٹی، سیالکوٹ، اپنے رسالہ "ترکوں کے اپنوں پر فرضی مظالم" میں تسلیم کرتے ہیں کہ:

"۱۸۵۷ء میں ہندوستان میں غدر مچا۔ اس غدر کو فرو کرنے کے لئے انگریزوں کی افواج کو مصر سے گذر کر ہندوستان پہنچنے کی اجازت۔ اس غدر کو فرو کرنے کے لئے انگریزوں کی افواج کو مصر سے گذر کر ہندوستان پہنچنے کی اجازت ـــــ حضور خلیفہ المسلمین سلطان المعظم نے ہی دی تھی۔ جنوبی افریقہ میں جنگ بوئرز ہوئی۔ ترکوں نے انگلستان کا ساتھ دیا۔ ہزار ہا ترکوں نے انگریزی جھنڈے کے نیچے لڑنے مرنے کیلئے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ مساجد میں انگریزوں کی فتح اور نصرت کیلئے دعائیں کی گئیں"۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کونسی کتاب ہے؟

مرزا ناصر احمد: ''سیرت الابدال'' کے صفحہ ۱۹۳ پر کوئی عبارت ہے جس کے متعلق سوال کیا گیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ اگلے سوال کا جواب دے دیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں اسی کا جواب دے دیتا ہوں۔ پھر اور کوئی ضرورت پڑے تو آپ سپلیمنٹری میں کر دیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ''سیرت الابدال'' جو کتاب ہے اس کے صرف سولہ صفحے ہیں۔ تو ان سولہ صفحوں میں سے وہ کون سا ۱۹۳ page تلاش کیا گیا ہے جس پر اعتراض کیا گیا ہے؟ کتاب کے سارے صفحے ہی سولہ ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ کسی دوسرے volume کا ہوگا۔

[At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by Madam Deputy Speaker (Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi.)]

مرزا ناصر احمد: کسی Volume میں بھی...... ہم نے وہ چیک کیا۔ جو اکٹھے چھپی ہیں، کئی کتابیں اکٹھی، اس Volume میں بھی ۱۴۸ پر ختم ہو جاتی ہے، ایک سو چوالیس کے اوپر یہ ختم ہو جاتی ہے یہ کتاب۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ حوالہ ہے ہی نہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ صفحہ ہی کوئی نہیں۔ میں اب آتا ہوں، میں جواب دیتا ہوں اسے۔ ۱۹۳ صفحہ ہی موجود نہیں کسی ایڈیشن میں بھی۔ یعنی جہاں اکٹھی کتابیں چھپی ہیں، یہ ہے۔ اکٹھی جو چھپی ہیں۔ ہمارے ''روحانی خزائن'' کے نام سے، اس میں ۹ تا سے یہ شروع ہوئی ہے کتاب،

اور یہ یہاں ختم ہوگئی ۱۴۴ پر۔ یہ وہ میں نے ...... یہ جلد ۲۰، اس میں بھی نہیں ہے۔ اچھا! یہ ہے وہ ۱۶ صفحے جو کتاب میں ہیں تو اس میں وہ حوالہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں ہے بالکل؟

مرزا ناصر احمد: نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، ہم دیکھ لیں گے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ دیکھ لیں۔

(Pause)

ایک سوال تھا قاضی محمد اکمل صاحب کی ایک نظم کے ایک شعر پر......

جناب یحییٰ بختیار: یہ سوال ختم ہوگیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ پہلا جو ہے ''دافع البلا'' والا وہ ختم ہوگیا؟

جناب یحییٰ بختیار: کونسا؟ نہیں جی، یہ اس پر آپ نے کہا کہ ''نہیں' یہ بات کہی تھی کہ وہ ......اُن کو جماعت سے نکال دیتے''۔ پھر آپ کے سامنے پڑھ کر سنایا گیا، یہ تو ختم ہوگیا تھا، اس کے بعد تو کوئی سوال نہیں تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس میں کچھ حوالے اور ملے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، آپ اس کو آگے elaborate کرتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں نہیں، elaborate......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، کر لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ...... elaborate یہ کر رہے ہیں کہ جس وقت...... یہ ایک تو جو نظم ہے، اس میں یہ شعر بھی موجود ہے:

''غلام احمد مختار ہو کر

یہ رتبہ تو نے پایا ہے جہاں میں''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہو کے، جو بھی آپ کا مقام ہے وہ ہے۔

اسی نظم میں وہ ہے یہ شعر۔

"محمدؐ پھر اُتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں"

"آگے سے بھی بڑھ کر" کا مفہوم غلط فہمی پیدا کر سکتا ہے۔ انہوں نے ۱۳ اگست "الفضل" میں یہ مضمون لکھا کہ:

"میرا یہ ہرگز مطلب نہیں تھا جو میری طرف منسوب کیا جا رہا ہے۔ میں نے تو یہ کہا تھا کہ حدیث کی رُو سے امتِ محمدیہ میں ہر صدی کے سر پر مجدد آتے ہیں اور ان مجددین کا اپنا کچھ نہیں ہوتا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی نور جو ہے وہ ان کے وجودوں میں چمکتا ہے اور آپؐ ہی کا ظہور ہے۔ تو میرا مطلب یہ کہنے کا تھا کہ جو اس سے قبل مجددین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تھا، مسیح موعود میں اس سے زیادہ ظہور ہوا"۔

یہ اُنہوں نے اپنا بیان دیا۔ میں آگے ابھی اُن کا ____ جواب ابھی نہیں ختم ہوا ____ انہوں نے پھر یہ لکھا ہے کہ:

"لیکن اس سے بعض لوگوں کو غلط فہمی پیدا ہوئی اور مجھے بڑی سخت تنبیہ ہوئی اور میں نے جب اپنا کلام کتاب کی شکل میں ۱۹۱۱ء میں شائع کیا تو اس وقت لوگوں کے اس ...... جو میرے پیچھے پڑے ہوئے تھے کہ تم نے کیا حرکت کی ہے......"۔

یہ ہے ان کا دیوان ۱۹۱۱ء کا، پہلی دفعہ یعنی پانچ سال کے بعد چھپا ہے:

"......اس میں یہ شعر میں نے لوگوں کے، جو میرے پیچھے پڑے ہوئے تھے، اُس کی وجہ سے نکال دیا۔ میں اُن کو کہتا رہا، میں قسمیں کھاتا رہا، (اسی میں ملحق ہے) کہ میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ خدا کی قسمیں کھا کے کہتا ہوں کہ میرا مطلب یہ ہے

بانی سلسلہ احمدیہ نے اس کو پڑھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ نہیں کہہ رہا،

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ناں نسخ......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ابھی میں اور کچھ نہیں پوچھنا چاہتا۔ "الفضل" آپ کا اخبار ہے۔ اس میں اکمل یہ کہتا ہے کہ اُن کی موجودگی میں پڑھا اور انہوں نے اس کو پسند کیا۔

That is enough for my point of view.

اگر "الفضل" میرا اخبار ہے یا جماعت اسلامی کا اخبار ہے، تب تو میں کہہ سکتا کہ ٹھیک ہے، غلط بات ہے۔

مرزا ناصر احمد: تو آپ کے اپنے اس اصول کے مطابق، جو آپ نے ابھی کہا، "الفضل" میرا اخبار نہیں، "الفضل" خلیفہ...... جماعت احمدیہ کے کسی خلیفہ کا اخبار نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، "آپ" سے مطلب "جماعت احمدیہ کا اخبار" ہے ان کا۔

مرزا ناصر احمد: جماعت احمدیہ کا بھی اخبار نہیں، جماعت احمدیہ کی ایک تنظیم کا اخبار ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ان کی آواز ہے یہ،......

مرزا ناصر احمد: جی......

جناب یحییٰ بختیار: ......ان کی رائے دیتا ہے، ان کی طرف سے......

مرزا ناصر احمد: ان کی آواز بالکل نہیں ہے، یہ تو بالکل، بالکل نہیں ہے، جماعت کی آواز نہیں ہے "الفضل"۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ بڑا اچھا ہے! آپ اگر یہ کہہ دیں تو بڑی اچھی بات ہے! ہم تو سارے جھگڑے "الفضل" سے کر رہے ہیں یہاں۔

مرزا ناصر احمد: بالکل نہیں جماعت کا۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

۵۵، ۵۷ سال پہلے کی بات ہے، حضرت خلیفۂ ثانی نے اس کو شروع کیا۔ اور اس وقت...... یعنی حضرت خلیفہ ثانی جو بنے۔ انہوں نے اسے شروع کیا۔ یہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے زمانے کی بات ہے۔ نوجوان تھے۔ یہ انہوں نے ایک یہ پرچہ شروع کیا اور اس میں ابتدائی اخراجات اپنے ذاتی لگائے، اور اس کے بعد یہ آپ نے صدر انجمن احمدیہ کے حوالے کر دیا۔ اس وقت "صدر انجمن احمدیہ" "قریباً" جماعتِ احمدیہ" کے ہم معنی تھی۔ لیکن آج کی جب ہم بات کر رہے ہیں تو جماعت احمدیہ وہ جماعت ہے جو دنیا کے قریباً ہر خطے میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور اس اس اخبار کو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کرنا درست نہیں ہے، بلکہ جماعت احمدیہ کی طرف یہ منسوب نہیں ہوتا۔ ایک احمدی ہے، جنرل نگرانی کرتے ہیں، صدر انجمن احمدیہ اس کی جنرل نگرانی کرتی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: کیوں......

مرزا ناصر احمد: ......ایک فرد کا وہ ڈیکلریشن ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کیوں کرتا ہے؟ Investment کی ہے انہوں نے یا......؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، investment کوئی نہیں کی،......

جناب یحییٰ بختیار: تو کس واسطے کر رہا ہے وہ؟

مرزا ناصر احمد: جنرل نگرانی اس واسطے کر رہا ہے کہ وہ زیادہ جو اس قسم کی چیز آ جائے جو جماعت کے مفاد کے حق میں نہ ہو تو وہ اپنے یہ دیکھ لے۔ یہ دیکھیں، مثلاً مثلاً......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: میں ایک مثال دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: میرا سوال simple ہے کہ نگرانی وہی کر سکتا ہے جسے کوئی حق ہو۔ ان کا حق کہاں سے آ گیا نگرانی کا؟ ابھی میں "پاکستان ٹائمز" کی نگرانی نہیں کر سکتا، چاہتا ہوں کروں۔

Mirza Nasir Ahmad: Very unfortunate.

میں جو confusion پیدا کرنے والی بات ہے۔ وہ صرف عدد کی ہے۔ لیکن ایک ہے معجزہ، اور ایک ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی۔ وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ لیکن معجزہ اور چیز ہے، اپنی اہمیت کے لحاظ سے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی، آئندہ کے متعلق، یہ بالکل اور چیز ہے۔ یہ جو ہے چاند اور سورج کا گرہن ہونا، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زبردست پیشین گوئی کا پورا ہونا ہے۔ لیکن چاند، شق قمر کا جو معجزہ ہے، وہ تو اتنا زبردست ہے کہ اس کی کوئی مثال دنیا میں نہیں لا سکتا۔ لیکن مسلمانوں میں سے بعض نے اس کا انکار کر دیا، آج کل کے جو مفسرین ہیں، کہ نہیں، اس معنی میں نہیں تھا، تو یہاں......

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو شعر نہیں ہے، مرزا صاحب! جو کہ خود ہی آ کر کہے کہ اس کا مطلب کیا ہے، یہ تو شعر نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ، یہ حدیث ہے جس کا ذکر اپنے، آپ کے شعر میں ہے۔ یہ جو میں نے پڑھا ہے وہ شعر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں اس واسطے clarify کر رہا تھا۔

مرزا ناصر احمد: جی۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ کہاں ہے؟
ان لسماء دینا آیتین (اٹارنی جنرل سے) یہ دار قطنی کی حدیث ہے:

اِن لسماء دینا آیتین لم تکون ...... خلق السمٰوٰت وَالارض

اس شعر میں ایک پیشن گوئی کا ذکر ہے، وہ شعر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے، اور ایک معجزے کا ذکر ہے، اور وہ دونوں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک معجزہ آپ نے شق القمر کا دکھایا اور ایک پیشن گوئی چاند اور سورج گرہن ہونے کی کی، تو اپنا تو یہاں کچھ بھی نہیں۔ آپ یہاں یہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شق قمر کا ایک عظیم معجزہ دکھایا، اور آپ نے ایک پیش گوئی میرے متعلق کی جن میں چاند اور سورج کے گرہن ہونے

مرزا ناصر احمد: یعنی یہ کہہ سکتے ہیں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جماعت کو دے دیا۔ لیکن جماعت نے جس رنگ میں لیا ہے ناں، میں اس کی بات کر رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ، یہ کافی ہے جی، جماعت کو انہوں نے ...... انہوں نے پیسے Investment کی ہوئی...... جماعت کو......

مرزا ناصر احمد: ...... جماعت کو دے دیا۔ لیکن جماعت نے جو طریقہ اس کا اختیار کیا، وہ یہ ہے جو میں بتا رہا ہوں، کہ ایک شخص ہے، وہ اس کا مینجنگ ڈائریکٹر ہے، ایک وہ ہے۔ جماعت کی رل نگرانی ہے۔ وہ جوان کی جوان کی جو pays ہیں مثلاً......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے، جماعت کو دے دیا......

مرزا ناصر احمد: ......وہ، وہ خود اپنا کرتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... جماعت نے ان کو ایک گفٹ دے دیا کہ یہ آپ کا ہو گیا، ہمارا ابھی کوئی تعلق نہیں ہوگا، ہم تو صرف Supervision کریں گے، مطلب یہ ہوا۔

مرزا ناصر احمد: اصل میں جو ہمارے احمدیوں کا آپس میں جو ہے ناں تعلق، وہ کچھ نرالا سا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہی تو مرزا صاحب! رونا ہے جی۔

مرزا ناصر احمد: اس میں قانون جو ہے وہ سمجھنا مشکل ہے، اس میں قانونی کیفیت مشکل ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: سارا رونا یہی ہے جی۔

اور کوئی سوال ہے جی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، اور ہیں۔

ایک یہ سوال کیا گیا تھا کہ:

”لہٗ الفتح القمر المنیروان لہ وصل القمران المشرکان و تنکرو“

اس کے ...... یعنی چاند، چاند اور سورج کے گرہن ہونے کے دو (۲) نشانوں کا ذکر ہے۔ لیکن اس

کا ذکر ہے۔ اب شق قمر جب دنیا کو ــــ اس کی تفصیل میں نہیں جاتا، اس پر بڑی بحثیں ہو چکی ہیں، بڑی بڑی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ جب دنیا نے چاند کو دو ٹکڑوں میں دیکھا ــــ دنیا نے چاند کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معجزہ کے نتیجہ میں دو ٹکڑوں میں دیکھا۔ اتنا زبردست یہ معجزہ ہے۔ اور اس شعر میں دوسری چیز آپ نے یہ فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخر زمان کے لئے، اپنے ماضی کیلئے یہ ایک نشان بتایا کہ اس کے زمانے میں فلاں فلاں دن جو ہیں اس میں چاند اور سورج گرہن ہوگا۔ تو چاند کا اور سورج کا گرہن ہونا خود معجزہ نہیں، نہ پیشن گوئی ہے۔ لیکن معینہ دنوں اور خاص زمانہ میں پیشن گوئی کے مطابق گرہن ہونا، وہ پیشن گوئی کا پورا ہونا ہے۔ اور شق قمر اس کے مقابلہ میں معجزہ ہے، زبردست معجزہ ہے۔ اس سے ہمیں تو سمجھ نہیں آئی کہ کیا چیز سمجھ نہیں آئی سوال کرنے والوں کو؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس سے صرف یہ بتانا چاہتے تھے مرزا صاحب! کیونکہ ایک چیز جو ہوتی ہے ناں، مرزا صاحب ایک حوالہ بذات خود ہیں، بعض دفعہ misunderstanding بھی تو پیدا کر دیتا ہے۔ مگر کئی حوالے جب اکٹھے پڑھ لیتے ہیں۔ جیسے کسی آدمی کو آپ ایک زخم پہنچا دیں تو minor injury ہو جائے گی، اسی طرح کے سو زخم لگا دیں آپ تو مر جاتا ہے آدمی۔ اب بذات خود چھوٹی چھوٹی injuries ہیں۔ تو جب مرزا صاحب ہم دیکھتے ہیں کہ:

"پہلے سے بھی بڑھ کر اپنی شان میں" اور پھر کہتے ہیں:

"ان کے لئے ایک اور میرے لئے چودھویں کا چاند"۔

پھر ایک اور ایسے ہے کہ:

"رسول کریم کے معجزات تین ہزار تھے، میرے لئے تین لاکھ"۔ ایسی باتیں جب سب پڑھتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ اور علامہ اقبال۔ یہ میں آپ کو صاف بات بتا دوں تا کہ آپ کے دماغ میں چیز clear ہو کہ میں سوال کیوں پوچھ رہا ہوں ــــ علامہ کہتے ہیں کہ:

''جب مجھے معلوم ہوگا کہ یہ آنحضرتؐ سے بھی اپنے آپ کو superior سمجھتے ہیں......''

تو آخر یہی چیزیں تھیں جو عام مسلمانوں کو impression دے رہی ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے نہ صرف نبوت کا دعویٰ کیا، پہلے اُمتی نبی، inferior type نبی، پھر اس کے بعد ایک مقابلے میں کھڑے ہو گئے کہ مجھے ساتھ کھڑا کیا، پھر کہتے ہیں کہ ''میں ان سے Superior ہوگیا''۔ یہ impression ہے جس کی میں clarification چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: جی۔ جس وقت میری باری آئے گی تو میں جواب دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، آپ کی باری ہی چل رہی ہے That is why. میں نے یہ بتایا ہے کہ there should be no misunderstanding.

مرزا ناصر احمد: جی، وہ میں سمجھ گیا۔ بات یہ ہے کہ یہ آپ کا جو ہے استدلال......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ......

مرزا ناصر احمد: ......وزنی ہے۔ لیکن اس کے اندر جو ضعف ہے، وہ یہ ہے کہ سوال کاٹے ہوئے دس، پندرہ، بیس، پچیس، تیس، پچاس ایسے سوال ہو گئے اور یہ سمجھا گیا کہ صرف ان چالیس یا پچاس سوالات کے نتیجہ میں جو عام ایک impression پڑتا ہے وہ پڑ جانا چاہیئے۔ اس کا اصل جواب یہ ہے کہ اگر ان پچاس کے مقابلہ میں پچاس ہزار ایسی عبارتیں اور حوالے ہوں ــــ پچاس کے مقابلہ میں پچاس ہزار ــــ جو اپنے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ادنیٰ خادم اور جو کچھ حاصل کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کرنے والا ہو، تو جب پچاس کے مقابلہ میں پچاس ہزار آئیں گی تو ہر شخص جس نے پچاس پہلے سُن کے ایک impression لیا ہوگا تو اس کا impression بدل جائے گا۔ تو اب پچاس کا تو آپ نے سوال کر دیا، تو پچاس ہزار پیش کرنے کی مجھے اجازت دیں......

جناب یحییٰ بختیار: تو مرزا صاحب......

مرزا ناصر احمد: ......تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کا impression بھی بدل جائے گا۔

مرزا ناصر احمد: میں بڑا ممنون ہوں۔

(Pause)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ''چاند'' اور آپ نے ذکر جو کیا......

مرزا ناصر احمد: اس کے آگے جو شعر ہے، اسی کے آگے......

جناب یحییٰ بختیار: ...... ''چاند اور سورج'' ___ یہ آپ کا جو جھنڈا ہے، اس کے بھی یہی نشان ہیں ___ دو چاند ___ پہلی کا اور چودھویں کا؟ ایک سوال تھا، مجھ سے پوچھا گیا۔ میں نے کہا میں اس وجہ سے پوچھ لیتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: جھنڈے سے ہمارے......

جناب یحییٰ بختیار: پہلی کا اور چودھویں کا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، چودھویں کا......

جناب یحییٰ بختیار: یہی، یہی ہے، یہ آنحضرتؐ کیلئے پہلی کا گرہن ہوا......

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ، نہ،

اناللہ و انا الیہ راجعون......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور ان کیلئے چودھویں کا گرہن؟......نہیں نہیں، یہی اس وقت......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، نہیں، ٹھیک ہے۔ یہ بات نہیں، بلکہ......

جناب یحییٰ بختیار: ......انہوں نے کہا ہے کہ اس کو آپ clarify کریں کہ:

''آنحضرت کیلئے پہلی کا گرہن ہوا تھا، میرے لئے چودھویں کا''۔

پہلی اور چودھویں کا، چودھویں کا......

مرزا ناصر احمد: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ''گرہن ہونے'' کا لفظ ہی استعمال نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: جو بھی کہا گیا ہو جی......

جناب یحییٰ بختیار: مطلب یہ ہے کہ ان کی زندگی کے بعد بھی چلے گا؟ یہ سلسلہ جو ہے ناں، یہ جو ہے یہ مطلب ہے کہ ہو جائے گا، یہ زمانہ چلتا رہے گا؟

مرزا ناصر احمد: امام مہدی اور مسیح کے جو ہیں ناں مقام، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روحانی وہ جو ہے روحانی کمانڈر، جس طرح سپریم کمانڈر کے نیچے بہت سارے ہوتے ہیں ناں کمانڈر، ڈیو وغیرہ کو کر رہے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوزیشن، زمانی لحاظ سے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو بہت سے روحانی فرزند آئے اور انہوں نے آپ کی خدمت کی، اُن میں سے ایک کی ہے۔ لیکن پہلے سلف صالحین کو خدا تعالیٰ نے یہ بتایا، قرآن کریم سے انہوں نے استدلال کیا، کہ مہدی کے سپرد جو کام ہے وہ تین صدیوں پر پھیلا ہوا ہے، صرف اس کی ذات سے تعلق نہیں رکھتا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا تعلق تھا وہ......

مرزا ناصر احمد: ...... قیامت تک......

جناب یحییٰ بختیار: ...... ہیں۔ جی۔ آپ نے کہا۔

کہ "اُنؐ کے زمانے میں عرب سے باہر اسلام نہیں پھیلا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں،......

Mr. Yahya Bakhtiar: I ask a straight question; please give me a straight answer.

اب ان کا جو کام ہے، ان کی حیات تک قائم رکھتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: میں نہیں کہتا وہ۔

جناب یحییٰ بختیار: ......عرب سے باہر نہیں نکلا"......

مرزا ناصر احمد: استغفراللہ۔ میں نے جو بات کی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: میں وہ نہیں کہتا......

(عربی)

سے شروع کیا تھا ــــ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روحانی وجود میں دنیا میں بدر کی شکل میں، صحابہؓ کی زندگیوں میں جو آپؐ کے روحانی اثرات تھے، اس کے ذریعے سے وہ ظاہر ہوا ہے۔ اور اسی طرح آپؐ کی روحانیت جس طرح پہلے، صحابہؓ کے دور میں، صحابہؓ کی زندگیوں میں، بدر بن کر چمکے آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، اُس طرح آخری زمانہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر بن کے، مہدی اور اس کی جماعت ــــ یعنی یہ پیشین گوئی ہے۔ اختلاف ہیں ہزار لیکن ہم یہ ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہدی موعود اور اُن کی جماعت کی زندگیوں، اور ان کی efforts اور قربانیوں میں بدر بن کر چمکیں گے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چمکیں گے۔ اور اسی واسطے یہاں یہ ہے ذکر کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بروزی طور پر مہدی کے ساتھ ہوں گے۔ تو اصل میں وہی دو (۲) بدر ہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، میں اس واسطے کہتا ہوں کہ آپ کی تفسیر ہے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحیٰی بختیار: ......وہ بجا۔ مگر مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی جو تفسیر ہے، اسی بات پہ ہے، وہ آپ نوٹ کرلیں ــــ شاید یہ غلط حوالہ ہو یا نہ ہو مگر جو میرے پاس ہے یہاں......

مرزا ناصر احمد: جی، اس کا صفحہ کا لکھوا دیجئے، کیونکہ آگے پیچھے دیکھ کر پتہ لگتا ہے جی۔

جناب یحیٰی بختیار: ''الفضل'' سے یہ ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ''الفضل'' ۔ کون سا؟

جناب یحیٰی بختیار: یکم جنوری ۱۹۱۶ء، جلد ۳، نمبر ۷۶۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... کہ "یہ ایک چودہویں کا چاند آخری زمانہ میں ہوا" کیا یہ مرزا صاحب کا زمانہ آخری زمانہ تھا یا اس کے بعد کوئی اور زمانہ بھی آ رہا ہے؟ ایک تو اس پر آپ کچھ clarify کریں۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: دوسری یہ کہ آپ کہتے ہیں کہ "چودہویں کا چاند بنا"۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت ختم ہو گئی، انگریز آ کے بیٹھ گیا، مڈل ایسٹ میں مسلمانوں کی حکومتیں ختم ہو گئیں، آپ کہتے ہیں کہ "یہ پورا بدر بن گئے" اس کو بھی ذرا آپ explain کر دیں کہ کتنا اسلام مرزا صاحب کے زمانہ میں پھیلا۔

مرزا ناصر احمد: یہ جو پہلا ہی بدر بنا ناں، پہلا بدر، اس کی وسعت بھی تین صدیوں پر ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "سب سے اچھی صدی میری پہلی صدی، اُس کے بعد دوسری صدی، اُس کے بعد تیسری صدی، اور اس کے بعد بادشاہت ہو جائے گی، اور اسلام کی جو شان و شوکت روحانی ہے، اس میں فرق پڑ جائے گا"۔ تو جس طرح وہاں تین (۳) صدیوں میں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا بدری ظہور تین (۳) صدیوں میں پھیل کر ہوا، اُسی طرح تین صدیوں میں پھیل کر اس زمانے میں، جس کو پہلوں نے بھی آخری زمانہ کہا ہے، یہ ظہور ہوگا۔

ابتدائی جو اُس کے دور ہیں، اُس کی وجہ سے ہمیں کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تین (۳) سو سال اگر آخری زمانہ ہے تو ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک۔

مرزا ناصر احمد: اور اس میں جو بنیادی ......

جناب یحییٰ بختیار: یہ مجدد یہاں وہ ایک صدی کیلئے آتے ہیں؟ آپ نے یہ بھی کہا کہ "چودہویں صدی میں یہ آئے۔"

نہیں"......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں،......

جناب یحییٰ بختیار: ......ویسے تو یزید کے زمانے میں بھی اسلام پھیلتا رہا، ہمیں اس سے کوئی تعلق نہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں، اصل زمانہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ صبح اگر میں نے اپنی...... وضاحت نہیں کر سکا تو میں معافی مانگتا ہوں۔ تو اصل زمانہ بعثتِ نبوی سے، صلی اللہ علیہ وسلم، قیامت تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے۔ لیکن جو بیچ میں مختلف آپ کے روحانی فرزند، مجدد دین وغیرہ آئے ___ ہمارا محاورہ ہے ___ کوئی چیز اُن کی طرف نہیں جاتی ___ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:

"میری تمام تر خوشی اسی میں ہے اور میری بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم ہو۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ میری نسبت جس قدر تعریفی کلمات پہلی پیشین گوئیوں میں اور تمجیدی باتیں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں، یہ بھی درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف راجع ہیں اس لئے کہ میں آپ ہی کا غلام ہوں اور آپ ہی کے مشکوٰۃ نبوت سے نور حاصل کرنے والا ہوں اور مستقل طور پر ہمارا کچھ نہیں"۔

اصلی وہی ہے جو چل رہا ہے۔ اور غلبہ دین کے متعلق مہدی اور مسیح موعود کے وقت کے متعلق سارے پہلوں نے یہ لکھا ہے، تفسیر میں بھی اور دوسری ہماری جو مذہبی کتب ہیں ان میں، جو قرآن کریم میں آیا ہے:

(عربی)

930

مرزا ناصر احمد: عیسائیوں سے بڑی سخت جنگ آج بھی ہو رہی ہے ہماری، ویسٹ افریقہ میں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، عیسائیوں سے تو آپ ہمیشہ جنگ کرتے رہے ہیں، میں اس کی بات نہیں کرتا۔ میں کہہ رہا ہوں کہ ۱۹۴۹ء میں جو ہے......

مرزا ناصر احمد: ۱۹۴۹ میں بھی جنگ تھی، ابھی ختم تو نہیں ہوئی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں، میں پاکستان میں پوچھ رہا تھا، آپ کہتے ہیں باہر ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، میں...... یہ خطبہ تو ساری دنیا سے تعلق رکھتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی۔

اور کوئی جواب ہے، مرزا صاحب؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، اور ہے۔ ابھی تو بہت سے رہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں ایک کمیٹی کے ممبر کہہ رہے ہیں مجھے کہ ابھی آپ جلدی ختم کریں، ایک دن میں۔ تو میرے لئے مشکل یہ ہے۔ پھر انہوں نے ساتھ Debate بھی کرنی ہوگی اس پر۔ پھر لاہور گروپ آتا ہے۔ تو اسلئے میں آپ سے بار بار کہہ رہا ہوں کہ آپ ذرا مختصر کر سکیں اس پر......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یعنی اگر آپ آج ختم کرنا چاہتے ہیں تو میری طرف سے......

جناب یحییٰ بختیار: میرے بس کی بات نہیں ہے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: میرے بس کی بات نہیں ہے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......نہ میں چاہتا ہوں کہ میرے جو سوالات ہیں، مجھ سے پوچھے گئے ہیں......

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......مگر اس کا جو inference ہوگا کہ اگر تھا___ یہ presume کیا جاتا ہے کہ احمدیت کے بارے میں جتنی بھی important چیزیں ہیں وہ آپ کے علم میں ضرور ہوں گی۔

مرزا ناصر احمد: یہ inference جو ہے، میرے نزدیک درست نہیں، اس لئے کہ میرا یہ دعویٰ نہیں کہ وہ لاکھوں صفحوں کی کتب جو......جس کا......جس کی اشاعت قریباً 90 سال پر پھیلی ہوئی ہے، میں اس کا حافظ ہوں، اور ہر حوالہ مجھے یاد ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ کو چھوٹی سی مثال دیتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: لیکن میں___ میری ابھی بات ختم نہیں ہوئی___ لیکن جب میں یہ کہتا ہوں کہ ''میرے علم میں نہیں ہے'' تو آپ کو یقین رکھنا چاہیئے کہ میرے علم میں نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مجھے یقین ہے۔ مگر ایک دو دفعہ ایسی باتیں ہوئی ہیں جس سے اسمبلی کے ممبران کو یہ شک ہوتا ہے کہ جو جواب آپ کے حق میں ہوتا ہے، اس کے حوالے آپ ضرور لے آتے ہیں، پورا جواب دیتے ہیں۔ جو جواب آپ کے حق میں نہیں ہوتا، آپ ان کو ٹالتے ہیں۔ معاف کیجئے، میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ میں نے آپ سے ایک سوال پوچھا کہ: ''کیا، یہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے یہ بات کہی یا مرزا غلام احمد صاحب نے یہ بات کہی؟'' آپ نے کہا: ''نہ میں تردید کرتا ہوں اور نہ میں تائید کرتا ہوں''......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......پھر میں نے آپ کو حوالہ پڑھ کے......

مرزا ناصر احمد: میں نے ہاں کہا: ''جب تک میں نہ دیکھ لوں''۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، ہاں، میں......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: پورا اسٹڈی نہیں، پورا مشورہ کیا۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: ...... پوائنٹ پر سٹڈی نہیں کر سکتے......

<u>مرزا ناصر احمد</u>: نہیں نہیں،......

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: ...... یا نہیں کرتے؟

<u>مرزا ناصر احمد</u>: دیکھیں ناں، جو چیز میں صاف کہتا ہوں اس کو بھی آپ محل اعتراض بنالیں......

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: نہیں، کوئی imputation نہیں ہے، مرزا صاحب! imputation نہیں ہے آپ کی integrity نہ کریکٹر پر۔ میں ...... صرف یہ clarification ضرور ہونی چاہیئے تاکہ آپ کے دماغ میں یہ خیال نہ ہو......

<u>مرزا ناصر احمد</u>: جس کا مجھے...... ہاں، بالکل صحیح ہے۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: ...... کہ اٹارنی جنرل نے مجھے دھوکہ دے کے سوال دلوایا۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: نہیں، یہ ٹھیک ہے۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: نہیں، یہ......

<u>مرزا ناصر احمد</u>: ۱۹۰۶ء کا وہ جو تھا مسئلہ، وہ یہ تھا کہ ۱۹۰۶ء میں ایک نظم چھپی۔ ۱۹۱۱ء میں دیوان چھپا جس میں وہ شعر نہیں تھا۔ اور ۱۹۳۷ء...... ہیں؟...... ۱۹۳۴ء میں اس کا ایک...... اس کے متعلق چھپا۔ پھر ۱۹۴۴...... ۱۹۳۵ء...... پھر ۱۹۴۴ء میں چھپا۔ پھر وہ...... ہاں، ہاں، وہ سارا چھپا۔ میں نے یہ ہا، پہلے دن، اگر ہم نے صحیح سمجھا ہے ___ میں بھی انسان ہوں، یہ نہ سمجھیں کہ میں اپنے آپ کو کوئی سپر مین سمجھتا ہوں ___ جو میں نے، ہم نے سمجھ لیا تھا پہلے دن، وہ یہ تھا "بدر" ۱۹۰۶ء میں یہ چھپا کہ "یہ سنایا گیا اور جزاک اللہ، کہی گئی"۔ لیکن "بدر" میں یہ ہے ہی نہیں کوئی، صرف نظم ہے۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: یعنی نظم ہے، بالکل، وہ میں نے آپ کو پہلے ہی بتایا تھا۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: ہاں، ہاں، وہ تو اس دن ہو گیا معاملہ۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی میں نے تو یہ کہا، مرزا صاحب! ہماری presumption یہ ہے ـــــــ اور یہ presumption بالکل صحیح ہوگی، unless you rebut it کہ مرزا صاحب نے "بدر" ضرور پڑھا ہوگا اور اس میں یہ نظم انہوں نے ضرور پڑھی ہوگی۔ اگر ان کی موجودگی میں نہیں ہوا تو پھر یہ ہوا تھا کہ کیا مرزا صاحب نے کسی اور "بدر" کے پرچہ میں اس کو contradict کرایا اور اس کے خلاف کوئی ایکشن لیا؟ یہ Inferences کمیٹی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ ٹھیک ہے تو میں نے اس پر یہ جو وثوق کے ساتھ کہا، اور اب بھی کہتا ہوں، کہ اس معاملہ کے متعلق ایک اور چیز ہے، جس کو میں یہاں ذکر نہیں کروں گا۔ وہ میری کچھ ہو جائے گی ذوقی سی۔ سمجھ لیں کچھ۔ علیحدہ میں اگر کہیں تو میں کچھ بتا دوں گا۔ ہم نے ......یہ وقت ہمیں تو لوگوں سے پوچھا ـــــــ ہمارے علماء جو ہیں ناں، وہ مناظرے کرتے رہے ہیں ـــــــ

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ان سے دریافت کیا، تلاش کیا، پوچھ پوچھ کے، ہم نے وہ بھی نکالے ہیں حوالے، اور اس وقت تک تو پوری دیانتدارانہ تحقیق کے بعد میں اس نتیجہ پہ پہنچا ہوں ـــــــ اور اس کو پھر دہراتا ہوں ـــــــ کہ یہ ہمارے کسی لٹریچر میں......ان مشوروں اور علماء سے، جو اس میں پچاس سال سے مناظرہ کر رہے ہیں، اور اس کے اوپر بڑے اعتراض ہوئے ہیں پہلے، یہ کوئی نیا اعتراض نہیں، فرسودہ اعتراض ہے۔ تو اس کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ "ہم نے اپنے اپنے وقتوں میں جب بھی کی، کسی جگہ بھی یہ نہیں آتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سنائی گئی اور آپ نے جزاک اللہ کہا"۔ ۳۸ سال کے بعد وہ نظم لکھنے والا کہتا ہے ـــــــ یہ میں نے آج صبح یہاں بیان دیا تھا اور اس پر میں قائم ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، وہ تو ٹھیک ہے، آپ نے صبح کہہ دیا تھا کہ وہ جھوٹ بولتا ہے، ہم نے accept کر لیا کہ ان کی موجودگی میں نہیں پڑھا گیا۔ مگر ابھی کیونکہ آپ نے تذکرہ کر دیا،

مرزا ناصر احمد: ...... کہ ان کی موجودگی میں ......

جناب یحییٰ بختیار: ...... آپ کہتے ہیں کہ وہ جھوٹا ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر اس نے مجددوں کے ساتھ مقابلہ نہیں کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہے تو وہ جھوٹا ہے اور کافر ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں ......

مرزا ناصر احمد: ...... لیکن وہ قسمیں کھا کے یہ کہہ رہا ہے......

946

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ......

مرزا ناصر احمد: میری بات تو ختم ہو لینے دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، interrupt نہیں، نہیں، میں آپ سے ...... میری تو صرف ایک گزارش تھی کہ "ان کی موجودگی میں" وہ کہتا ہے کہ "میں نے پڑھا" آپ نے کہا کہ "جھوٹا ہے۔" اگر یہ، اس بات سے جھوٹا نہیں کہتے اس کو، بلکہ interpretation پر کہہ رہے ہیں تو اور بات ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں interpretation پر کہہ رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ clarify ہو جائے ناں جی۔ میں تو یہ سمجھا کہ آپ کہتے ہیں کہ وہ جھوٹا ہے، ان کی موجودگی میں نہیں پڑھا گیا یہ۔

مرزا ناصر احمد: اس معنی میں بھی جھوٹا ہے بالکل کہ پڑھا گیا، اس لیے کہ ہمارے ہاں کہیں پورا ریکارڈ نہیں ہے......

جناب یحییٰ بختیار: تو وہ بھی جھوٹا ہو گیا۔ اس زمانے میں؟

مرزا ناصر احمد: ...... اور ...... لیکن اگر وہ مجددین پہلے جو ہیں ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، خیر وہ تو اور بات ہے، آپ نے explain کر دیا۔

مرزا ناصر احمد: ......اس کی interpretation......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ تو اور بات ہے۔

مرزا ناصر احمد: ......تو وہ ٹھیک ہے۔

(Pause)

یہ آخری جو ہے، آخری کے لحاظ سے وہ ۱۹۶۳ء کا ہے۔ اور اس میں انہوں نے پھر اسی کو کہا ہے کہ ظہور ہر صدی...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہر صدی کے سر پر مجددین کے رنگ میں ہوتا رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: لیکن...... ٹھیک ہے، یہ بھی آپ فائل کر دیں، چونکہ پھر تینوں اکٹھے رہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ سارے کر رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا۔

مرزا ناصر احمد: اور پھر یہ ہے کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو تحریریں، میں نے کہا تھا، پچاس ہزار دوں گا، تیس چالیس کے مقابلے میں، تو پچاس ہزار کے لیے تو میں مناسب نہیں سمجھتا کہ وقت لوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے تو ایک جگہ پڑھا کہ پچاس الماریاں تو صرف انگریزوں کی تعریف میں انہوں نے لکھیں۔ تو وہ آپ کے پاس ضرور ہوں گی یہ؟

مرزا ناصر احمد: بالکل، وہ میں جہاد کے متعلق کہہ چکا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، وہ......

مرزا ناصر احمد: اگر آپ نے پہلوں کے حوالے پھر سننے ہیں تو میں دوہرا دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ میں پھر اس پر آؤں گا۔

مرزا ناصر احمد: اگر آپ سوال کرتے ہیں تو میں دوہرا دیتا ہوں جواب کو۔

جناب یحییٰ بختیار: کون سا جی؟

مرزا ناصر احمد: یہی انگریزوں کے متعلق۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ تو میں بعد میں سوال پوچھوں گا آپ سے۔ یہ سوال میں پوچھوں گا کیونکہ ہر ایک پوائنٹ پر clarification ضروری ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: میرے پاس سوال آیا تھا ''پچاس الماریوں'' کا تو اس واسطے ذکر کیا اس میں۔

مرزا ناصر احمد: جی۔ الماریوں کا سائز بھی آیا ہوا ہے۔ اس سوال میں؟

جناب یحییٰ بختیار: مجھے نہیں پتہ جی اس کا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، سوال میں، میں پوچھ رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو آپ بتائیں گے ناں جی، آپ کے پاس……

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں کیوں بتاؤں گا؟

جناب یحییٰ بختیار: یعنی آپ کو علم ہوگا کیونکہ گھر میں آپ کے پڑی ہوں گی۔

مرزا ناصر احمد: اچھا جی۔

یہ جنہوں نے……

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ابھی اس کی کیا ضرورت ہے، مرزا صاحب؟

مرزا ناصر احمد: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو یہ دعویٰ ہے کہ ''میں نے سب کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم……''

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ میں چیئرمین صاحب سے request کروں گا کہ ___ پتہ نہیں یہ رول کے مطابق ہے یا نہیں۔ کہ لاہور سے جو پارٹی آئی ہے، انہوں نے اپنا ایک statement فائل کیا ہے۔ اس میں بعض چیزیں ایسی ہیں۔ جن کی میں آپ سے clarification چاہتا ہوں۔

…ہیں کہ:

''مرزا صاحب نے کبھی بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔''

جناب چیئرمین: ہاں، تو اس کے ساتھ ضمیمہ جات جو ہیں وہ بھی دیتے ہیں یا نہیں؟ نہیں،

this is reference of the book.

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ایک ضمیمہ تھا، میں نے کہا جو main body میں دیکھیں گے کہ کیا اشارہ ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار:...... وہ اس clause کو clarify کرنے کے لئے۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ تو کتابوں کی ہیں لسٹیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ نے سب حوالے پورے کر لئے جی، کہ، ہیں کچھ؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں جی۔ انہوں نے نوٹ کئے ہوئے تھے، لیکن جب جا کے دیکھا تو کافی تھے، دو سو کے قریب۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں بتا رہا ہوں، پندرہ بیس ہوں گے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

''مکتوبات احمدیہ'' کے ایک اقتباس پر بنیاد رکھی گئی تھی ایک سوال کی ہمیں ''مکتوبات احمدیہ'' میں ایسا کوئی حوالہ نہیں ملا سکا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کونسا سوال تھا جی؟

مرزا ناصر احمد: یہ ''مکتوبات احمدیہ'' ____ مسیح محمدی، مسیح موسوی ____ اس قسم کی کوئی عبارت تھی (اپنے وفد کے ایک رکن کی طرف اشارہ کر کے) انہوں نے بڑا مختصر نوٹ کیا ہے۔ تو یہاں اگر آپ۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ نوٹ آپ کو یاد ہے؟ تا کہ میں اس سے سوال نکال سکوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ مسیح محمدی اور مسیح ناصری کا مقابلہ ایسے رنگ میں جس کی وجہ سے کوئی اعتراض وہاں پیدا ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ مجھے نہیں پتہ کہ کون سا تھا۔ اگر آپ مجھے اس کا تھوڑا سا مضمون بتا دیں..... نہیں، وہ تو ہو چکا۔

مرزا ناصر احمد: ''مکتوبات احمدیہ'' میں۔

جناب یحییٰ بختیار: فقرہ کیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: یہ، ان کو خود یاد نہیں رہا جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ بیچ میں دس دن گزر گئے ناں۔ جی، اس لیے تو......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... مجھے بھی...... میں نے نوٹ کیا ہے کہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ پھر آپ دیکھ لیں، بیچ میں سے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں۔ آپ کا referance کیا تھا؟ یہ دیا ہم نے آپ کو؟

مرزا ناصر احمد: ''مکتوبات احمدیہ'' صفحہ ۲۴۔

(Pause)

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہے جی۔

''مسیح علیہ السلام کا چال چلن کیا تھا کہ کھاؤ پیو، نہ عابد نہ زاہد نہ حق پرست، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا''۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو ہو چکا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''مکتوب احمدیہ'' کے صفحہ ۲۱ اور ۲۴ پر یہی تو ہے۔ اور اس کے علاوہ کون سا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ تو ہو چکا ہے۔

(Pause)

Mr. Chairman: Mr. Attorney-General, can we get the reply to Hawalajat (حوالہ جات) filed?

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir?

Mr. Chairman: Can we get the reply to Hawalajat filed with the evidence?

Mr. Yahya Bakhtiar: With ...... ?

Mr. Chairman: With the evidence? These may not be read in order to save the time.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, I requested Mirza Sahib that wherever he feels it necessary............

جناب چیئرمین: ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ......he will explain it briefly and then file it that ......otherwise he will read it out......

Mr. Chairman: If, if the reply......

Mr. Yahya Bakhtiar: ......read the Hawalajat.

Mr. Chairman:...... of the Hawalajat is prepared in a written form, it can be filed. It may be read as part of the evidence.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, when you were out of the Hall for a little while,......

جناب چیئرمین: جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ......I requested Mirza Sahib......

جناب چیئرمین: جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ...... that the Committee is setting very anxious......

Mr. Chairman: It will.....

Mr. Yahya Bakhtiar: ...... therefore, he said he will file the main

Mr. Yahya Bakhtiar: ...... and then file.

Mr. Chairman: But if all the ......

Mr. Yahya Bakhtiar: Wherever he thinks, you know, that it......

Mr. Chairman: But, Mr. Attorney-General, if all the time is consumed in reading the Hawalajat then......

جناب یحیٰ بختیار: مہربانی؟

Mr. Chairman: If all the time is consumed in reading the Hawalajat then......

Mr. Yahya Bakhtiar: No, Sir, the thing is that we ask certain questions......

Mr. Chairman: ...... then, then......

Mr. Yahya Bakhtiar: ......and to those questions, after verification, he is giving reply. Most of them have been over now. I think, one or two are left.

Mirza Nasir Ahmad: ہاں if you ......

جناب یحیٰ بختیار: ہاں، نہیں، نہیں certaily......

Mr. Chairman: Because, for all Hawalajat, there were two questions: one, that the particular statement, which was made, is admitted? If not admitted, then no second question. If made, then explanation by the witness that it was given in such and such context.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I pointed out to Mirza Sahib before that if I am charged with an offence and I am taken to court and the Majistrate asked me, I say: "Others have also committed the some offence". Now, if Mirza Sahib goes on giving Sir. Syed's Hawalajat and other Hawalajat because Mirza Sahib said the same

thing_____I mean that may be relevant from his poi
view_____but it will not justify this, nor will it expalin it, be
Mirza Sahib, according to them, held a very different position.

thing_____I mean that may be relevant from his point of view_____but it will not justify this, nor will it expalin it, because Mirza Sahib, according to them, held a very different position.

مرزا ناصر احمد: یہ criminal offence کے متعلق تو درست ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ نہیں......

Mirza Nasir Ahmad: ......But, I think, I have not committed any criminal offence.

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، no insinuation. I have just given an example, and I brought myself in. I don't want to insinuate and hurt your feelings. I was giving an example that, for anything, you cannot say that "because others have done". That will not jutisy, that will not expalin it.

Mr. Chairman: That is a question of argument.

Mr. Yahya Bakhtiar: I say I have pointed out onething......

Mr. Chairman: ...... we are talking of the procedure.

Mr. Yahya Bakhtiar: Mirza Sahib says, no that was the background, this was the history, from his point of view......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ایک ماحول جو ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ٹھیک ہے جی، میں نے کہا......

مرزا ناصر احمد: زمانے کا ایک ماحول جو ہے، پچاس،......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،......

مرزا ناصر احمد: ......ایک، سوا صدی پہلے کی اگر بات کریں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ......تو اس صدی کے ماحول کے بغیر......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے کہا آپ اس کی ہسٹاریکل بیک گراؤنڈ ضروری سمجھتے تھے......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو میں نے کہا، ٹھیک ہے، پڑھ لیں۔

Mr. Chairman: No, my only idea was to save the time of the House ······

Mr. Yahya Bakhtiar: I know.

Mr. Chairman: ······we do not want to tax the patience of the honourable members, the witness and everybody concerned.

Mr. Yahya Bakhtiar: I am aware of the valuable time of the House valuable time of Mirza Sahib, and I am also getting tired, but this is a very important thing······

Mr. Chairman: If, if, if we can minimise······

Mr. Yahya Bakhtiar: ······ I want every clarification so that the committee should come to a very fair decision.

Mr. Chairman: My only, my only point was that if the written reply to Hawalajat can be filed, it will be read in evidence, and the copies will be cyclostyled and given to all the members. That is my point.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, that we doing, Sir. But if, alongwith the reply, he can give a brief clarification, I think that is better, because this is not evidence, and it is not interrogatory.

Mr. Chairman: No. But if the witness says that this reply······

Mr. Yahya Bakhtiar: No, if it is a written reply······

Mr. Chairman: Yes, it is a written reply.

Mr. Yahya Bakhtiar: ······it will be pointed out. That it will be explained.

Mr. Chairman: That will be a part of evidence.

Mr. Yahya Bakhtiar: The time was consumed mostly because of other Hawalajat_____what other Muslims have said about……

مرزا ناصر احمد: ……غدر۔

جناب یحیٰی بختیار: ہاں۔

Mr. Chairman: ہاں, Yes. If now we are able to cut it short……

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes, I, I, I……

Mr. Chairman: ……it may be beneficial to all of us_____to the honourable members, to the witness to everyone of us.

Dr. Mohammad Shafi: Sir, may I say a word?

Mr. Chairman: No. After this.

(Pause)

جناب یحیٰی بختیار: Next جواب پڑھ لیجئے۔

(Pause)

مرزا ناصر احمد: یہ ایک سیاسی سوال تھا: "اکھنڈ ہندوستان کی ہم تائید کرتے رہے ہیں"۔ یہ ہے آپ کے…… یاد ہو گیا؟

جناب یحیٰی بختیار: مرزا صاحب! مجھے یاد نہیں۔ اس پر میں نے بعد میں تین سوال اور پوچھنے تھے، میں نے لکھے ہوئے ہیں……

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحیٰی بختیار: ……ان میں سے شاید میں نے کوئی اور پوچھا ہو۔ لیکن چار سوال مجھے لکھ کے آئے تھے۔ یہ جو پولیٹیکل سائیڈ تھی……

مرزا ناصر احمد: ان کے ساتھ ملا کے آپ کا مطلب ہے، ان کو بھی ساتھ ملا لیا جائے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: آپ کا مطلب ہے کہ ان کو بھی ساتھ ملا لیا جائے تاکہ وہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے علیحدہ علیحدہ وقت ضائع نہ کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، پھر اس کے لئے تفصیل جواب دینا پڑے گا۔

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔ پوچھ لیجئے۔

جناب یحییٰ بختیار: اب ختم ہو گیا جی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں،۔۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ question put کریں، آپ question سٹارٹ کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ایک اور جواب رہ گیا جی، جو پہلے پوچھے گئے ہیں۔

Mr. Chairman: And, for my enquiry, the member of the delegation can consult each other and can adopt whatever course they choose.

مرزا ناصر احمد: یہ وہ ایک فوٹو سٹیٹ کاپی رسالہ "درود شریف" کے متعلق یہاں دی گئی تھی۔ میرا خیال ہے فوٹو سٹیٹ کاپی تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: دو فوٹو سٹیٹ۔ ایک یہ تھی۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ایک یہ تھا، ایک اور تھا، ایک وہ تھا۔ وہ دونوں ایسے ہیں جن کا ہے یہ نہیں...... یہ جو چھپا ہے، وہ بھی غلط۔ یعنی ہے ہی نہیں وہ صفحہ اور جو مضمون ہے وہ بھی غلط ہماری ...... ہمارے پاس کئی ایڈیشن ہیں اس رسالے کے، اور سارے ہم نے دیکھے ہیں، اور اس میں کہیں یہ عبارت نہیں جو اس دن یہاں اس دن پڑھ کے سنائی گئی۔ فوٹو سٹیٹ کاپی، اس ــــــ جو

پڑھ کے سنایا گیا ___ اس میں تھا کہ ___ یہ ایک اندرونی شہادت ہوتی ہے جو اس کے خلاف ہے ___ اس میں یہ ہے کہ حافظ محمد صاحب کے پیچھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نماز پڑھنے کا کوئی ثبوت ___ انہوں نے کہا ہے کہ پڑھی ___ اور کوئی ثبوت سلسلہ احمدیہ کے مطبوعہ لٹریچر سے نہیں ملتا۔ حافظ محمد صاحب ایک نامعلوم شخصیت ہے جس کا تحریک احمدیت میں کوئی ذکر تک نہیں ملتا۔ جن احباب کے پیچھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز پڑھی ہے اور جن کا ذکر سلسلہ کے لٹریچر میں موجود ہے، وہ حسب ذیل ہیں:۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ سوال آپ سے نہیں پوچھا۔

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ سوال نہیں پوچھا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ پوچھا۔ وہ جو پڑھا تھا ناں پورا، یعنی درود کے متعلق، لیکن۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ......اس ساری عبارت میں یہ بھی ذکر تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ جو صرف درود کا پارٹ تھا۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، لیکن یہ ذکر تھا کہ حافظ محمد صاحب نے یہ روایت کی ہے۔ اب جماعت اس نام کو ہی نہیں جانتی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو آپ کے پاس ایسا کوئی درود ہے ہی نہیں، چھپا ہی نہیں؟ جو کتاب چھپی ہوئی ہے وہ دکھا دیں گے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ اگر دکھا دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ لے آئیں گے۔

مرزا ناصر احمد: اور میرا خیال ہے کہ وہ مشکل سے ملے گی کیونکہ ہے ہی کوئی نہیں۔

Mr. Chairman : When, I think, the denial comes, there is no need of explanation.

جناب یحییٰ بختیار: ہاں ...... if

Mr. Chairman : When, when a fact is denied that it never existed.........

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں یہ۔۔۔۔

Mr. Chairman : There is no need of explanation.

مرزا ناصر احمد: جی، میں یہ deny کرتا ہوں کہ ہمارے پاس جتنے ایڈیشن ہیں، ان میں کہیں بھی اس کا ذکر نہیں، اس درود کا۔ نمبر ایک۔ میں یہ deny کرتا ہوں کہ ____ میں احمدیت کی گود میں پلا ہوں ____ میں نے ساری عمر میں کبھی ایک دفعہ بھی اس درود کے الفاظ، درود کے، نہیں سنے یہ میں deny کر رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے پہلے بھی کہا you don't believe of it وہ تو آ چکا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ بس پھر اس کو چھوڑتے ہیں۔

Mr. Chairman: This is sufficient. Now we go on to the next.

(Pause)

مرزا ناصر احمد: اچھا، رسالہ "ختم نبوت" از مودودی صاحب۔ اور اس کے جواب پر دوبارہ غور کرنے کا آپ نے کہا تھا وہ کر لیں۔۔۔۔

(اپنے وفد کے ایک رکن سے) ہیں؟ اچھا، وہ بھی۔ "یہ بھی جواب ہو گیا" تو یہاں لکھ نہیں رہا۔ اچھا، یہ ہے۔

(اٹارنی جنرل سے) ''جماعت الگ بنانا'' ______ "Ahmad, a Massenger of

later days"........

جناب یحییٰ بختیار: وہ page پر کیا کچھ تھا؟

مرزا ناصر احمد: وہ بھی یہاں فوٹوسٹیٹ ایک کاپی یہاں پیش کی گئی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کا خطاب نہیں ہوا؟

مرزا ناصر احمد: میں بتاتا ہوں۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) اس کتاب کا کیا نام ہے؟

(...نی جنرل سے) ''سیرت مسیح موعود'' کے نام سے ایک کتاب چھپی ہے۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کا ترجمہ ہوا ہے اردو میں۔

مرزا ناصر احمد: اردو میں وہ الفاظ یہ نہیں جو وہ انگریزی ترجمہ جو محمد ہاشم صاحب بنگالی نے کیا، ابولہاشم صاحب، ابوالہاشم صاحب بنگالی......۱۹۲۴ء کی یہ کتاب نہیں، یہ ۱۹۱۶ء، ۱۹۱۷ء کی کتاب ہے یہ اس وقت کی کتاب نہیں آپ کے ذہن میں تھا، یعنی۔۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ اور ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ ۱۹۲۴ء والی ______ "Ahmadayyat or the True Islam"

جناب یحییٰ بختیار: وہ لیکچر اور تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ لیکچر اور ہے۔ یہ وہ نہیں ہے۔ اس کا جو اردو کے الفاظ ہیں۔۔۔۔

(Pause)

دیکھیں ناں، کتنا فرق ہے۔ یہ جو اردو کے الفاظ ہیں یہ self -explanatary ہیں۔ اس میں ہے:

''۱۹۰۱ء میں مردم شماری ہونے والی تھی۔ اس لئے ۱۹۰۱ء کے آواخر میں آپ نے اپنی جماعت کے نام ایک اعلان شائع کیا کہ ہماری جماعت کے لوگ کاغذات مردم شماری میں اپنے آپ کو ''احمدی مسلمان'' لکھوائیں ______ ''احمدی مسلمان'' لکھوائیں ______ گویا اس سال آپ نے اپنی جماعت کو ''احمدی''

کے نام سے مخصوص کر کے دوسرے مسلمانوں سے۔۔۔۔ دوسرے مسلمانوں سے

۔۔۔۔ ممتاز کر دیا۔"

ایک امتیاز ان میں پیدا کیا کہ "احمدی مسلمان" لکھواؤ تم۔ اب اس کا اگر غلط ترجمہ کہیں ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ترجمہ نہیں جی، وہ بھی مطلب ہی ہے اس کا کہ "as Separate entity."

مرزا ناصر احمد: "ممتاز کر دیا"۔

جناب یحییٰ بختیار: "ممتاز" مطلب ہے، اوپر ہو یا نیچے ہو،۔۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ، نہ، نہ، اوہو! اوہو!۔۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... مختلف ہو گیا ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: امتیاز پیدا کیا، جس طرح یہ اپنے بریلوی اور اہل حدیث۔۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ...... اور یہ ہیں۔۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک اور فرقہ بن گیا۔

مرزا ناصر احمد: مسلمانوں میں ایک اور فرقہ۔

جناب یحییٰ بختیار: باقی کی census میں تو یہ ہم نے دیکھا ہے کہ شیعہ سنی کا آ تا رہا ہے، مگر بریلوی مریلوی کا ابھی تک نہیں آیا۔

مرزا ناصر احمد: اگلی Census میں شاید آ جائے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ میں نہیں کہہ سکتا۔ پہلے یہ ہوتا تھا کہ general way میں، اتنے شیعہ، اتنے سنی۔ باقی یہ جو ہیں۔۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: تو شیعہ سنی کا بھی آخر...... میں، میں ــــ ویسے اعتراض نہیں ــــ میں ویسے میں اپنی ـ ـ ـ ـ

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں بات کر رہا ہوں ـ ـ ـ

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ وہ جو اپنی رپورٹ لکھتے ہیں، Census میں علیحدہ لکھواتے تھے ـ ـ ـ

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ یہ شیعہ مسلمان اتنے ہیں ـ ـ ـ ـ

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ اپنی رپورٹ میں لکھتے تھے کہ شیعہ اتنے ہیں اندازاً اور سنی اتنے ہیں۔ مگر یہ کہ شیعہ نے کبھی اپنے آپ کو علیحدہ نہیں لکھوایا کہ "میں شیعہ ہوں" نہ کوئی instructions دی ہیں، نہ سنیوں نے، نہ بریلویوں نے، نہ دیوبندیوں نے۔ یہ، یہ پوائنٹ جو تھا، میں اس کی clarification چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، اگر انہوں نے لکھوایا نہیں تو census کے نتائج میں "شیعہ اتنے ہیں" کیسے آگیا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ اپنا..........رپورٹ میں دے رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: رپورٹ میں دے رہے ہیں کہ The Shias are estimated to be so many out of them."

Mirza Nasir Ahmad: In the census report?

جناب یحییٰ بختیار: ......قادیان کی طرف سے officially پبلش ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اس میں کوئی heading نہیں ہے۔ Heading ترجمہ کرنے والے نے اپنے لگا دیئے ــــ ابوالہاشم بنگالی نے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ان کو heading لگانے کا شاید ہوگا، شوق ہوگا۔

(Pause)

جناب یحییٰ بختیار: یہ اس کا وہ جو ہے، ۱۹۲۴ء کا ایڈیشن تھا، میرے خیال میں۔

مرزا ناصر احمد: اردو میں تو کہیں بھی نہیں ــــ وہ تو ایک ہی چل رہا ہے ناں ــــ نہ عنوان ہیں۔ عنوان بھی مترجم نے لگائے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ ہے: "Ahmad, Messenger of the Later Days" Part I, by Mirza Bashir-ud-din Mahmud Ahmad, reproduced from the "Review of Religions" volume........"

اس کے دیئے ہوئے ہیں:

" ...... Published by Sadar Anjuman-i-Ahmadiyya, Qadian, Punjal, India."

I don't consider to be more outhoritative document. They never said this is wrong.

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس کے جو عنوان لگے ہیں وہ اصل کتاب میں نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ان کو، غلط ہیں اگر تو ان کو ٹھیک کرنا چاہیئے تھا کہ یہ ہم مسلمانوں سے

مرزا ناصر احمد: اس سے پہلے آپ نے یاددہانی۔۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ......اب کردیں گے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: "Ahmadis to form........"

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ میں سمجھ گیا، وہ تو میں نے دیکھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں "Separate Community from the outside Musalmans."

میں سمجھا وہ جو دوائرے آپ نے بنائے ہوئے ہیں، وہ "outside Musalmans" ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ہاں، وہ تو جو کتاب ہے اصل ہمارے سامنے، اس سے مختلف یہ ترجمہ کیسے ہوتا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، وہ تو ٹھیک ہے، آپ جو کہہ رہے ہیں وہ ٹھیک کہ یہ جو کتاب ایسے غلط طریقے سے، آپ کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ پبلش ہوئی ہے، اور آپ کی اتھارٹی کے نیچے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ ٹھیک ہے۔ لیکن یہ ترجمہ کرنے والے ابوالہاشم صاحب بنگالی ہیں، اور اصل کتاب میں کوئی عنوان نہیں ہے، ہے ہی نہیں عنوان۔

جناب یحییٰ بختیار: باقی نیچے کے مضمون کا ترجمہ ٹھیک ہے؟

مرزا ناصر احمد: ممتاز کرنے والا؟

Mr. Chairman: When the original is available, translation has no value.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, Sir, even the translation is published under their authority.

آپ نے وہ جو ''جہنمی'' کا تھا وہ آج آپ نے جواب دیا۔ ''وہ جہنمی ہے'' اسی کے ساتھ ایک حوالہ تھا:

''جو شخص میرا مخالف ہے وہ عیسائی یہودی مشرک اور جہنمی ہے''۔

''نزول مسیح'' میں سے صفحہ ۴، ''تذکرہ'' ......

مرزا ناصر احمد: یہ اس کا حوالہ...... وہ دے دیا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: جواب دے دیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، جواب دیا جا چکا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا۔ اور پھر ایک تھا جی کہ:

''کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا اور میری دعوت کی تصدیق کی مگر کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا''۔

آپ نے کہا کہ یہ اس کا مطلب اور ہے، عربی میں ''کنجریوں اور بدکاروں'' کا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور آپ اس کو explain کریں گے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو ایک تو یہ چیز ہے کہ حوالہ ہے اس قسم کا......

مرزا ناصر احمد: اس معنوں میں نہیں ہے ___ ''نہیں مانیں گے'' ___ نہیں مستقبل کے متعلق، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! پہلی بات یہ ہے کہ یہ حوالہ ہے یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ان الفاظ میں نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر...... جن الفاظ میں ہے پہلے آپ وہ سنا دیجئے، پھر اس کے بعد......

یہ "آئینہ کمالات اسلام" ۱۸۹۳ء میں ہے۔ اس میں آپ نے بہت سی کتب کا حوالہ دیا اور اس کے بعد یہ فرمایا ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ نے ان کتب میں حُسن اسلام کے بیان کی مجھے توفیق عطا کی اور ہر مسلمان محبت و مؤدت کی آنکھ سے ان کتب کی طرف دیکھے گا اور اُن سے فائدہ اُٹھائے گا اور مجھے قبول کرے گا اور میری دعوت کی تصدیق کرے گا، سوائے ان لوگوں کے جو ہدایت سے دور نہیں، جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگادی وہ اسے قبول نہیں کریں گے"۔

اس مضمون کو دوسری جگہ آپ نے اس طرح بیان کیا ہے کہ:

"مجھے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے بھیجا ہے اور مجھے بشارت دی گئی ہے کہ تمام نوع انسانی اسلام کو قبول کرے گی اور صرف وہی باقی رہ جائیں گے جن کی حالت چوہڑوں چماروں کی طرح ہوگی"۔

اور بھی بعض جگہ آیا ہے۔

تو ایک مؤلف کے حوالوں کے سمجھنے کیلئے ضروری ہے کہ اس قسم کے جو اس نے مضمون بیان کیے ہوں ان سب کو اپنے سامنے رکھا جائے۔

یہ جو عربی کا صیغہ ہے، یہ حال اور مستقبل ہر دو کیلئے استعمال ہوتا ہے ___ حال اور مستقبل ہر دو کیلئے۔ اور دوسرا، حوالے ہمیں یہ بتا رہے ہیں کہ یہاں مستقبل کے لئے ہے، حال کے لئے نہیں۔ معنی یہ نہیں کہ "قبول کرتے ہیں"۔ جب یہ لکھا گیا تھا اس کے بعد لاکھوں آدمیوں نے قبول کرلیا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ "ساری دُنیا اسلام کو قبول کرے گی"۔ اور جب میں نے کہا "قبول کرلیا لاکھوں نے" تو میری مراد غیر مسلموں کا اسلام قبول کرنا ہے۔ ہماری تبلیغ جو ہو رہی ہے اس وقت افریقہ میں اور یورپ میں اور امریکہ میں، اس کے بعد لاکھوں نے قبول کیا اسلام

کو، اور بت پرستوں نے اپنے بُت جلائے۔ ہمیں تصویریں آتی رہتی ہیں، وقفے وقفے کے بعد، ان لوگوں کی جو بُت جلاتے ہیں۔ تو یہاں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں یہ مقدر کر رکھا ہے کہ تمام نوع انسانی اسلام کو قبول کر لے گی اور صرف وہ باقی رہ جائیں گے جن کی حالت چوہڑوں چماروں کی طرح ہوگی۔ اور ''ذریۃ البغایا''— ایسے گمراہ— آگے اس کی تشریح کی ہے:

''ایسے گمراہ جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی''

صرف وہ اسلام کو قبول کرنے سے پیچھے رہ جائیں گے، باقی سارے قبول کر لیں گے۔ مستقبل کی بات ہے، حال کو کیوں لگائی جاتی ہے؟

(Pause)

جناب یحییٰ بختیار: ''بغایا'' کا مطلب ''گمراہ'' آپ نے کہا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، ''سرکش''۔ خود حضرت مسیح موعود نے اس کے معنی ''سرکش'' کئے ہیں۔

(Pause)

جناب یحییٰ بختیار: یہاں یہ......

مرزا ناصر احمد: یہ ''الحکم'' میں اس کے معنی — جو آپ نے دیکھنا شروع کر دیا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مجھے بتایا گیا ہے جی کہ یہاں جو بھی، جہاں بھی ''بغایہ'' کا وہ آیا ہے مطلب — ''زنانِ فاسقہ، زنانِ بازاری، ......می آئند زنانِ فاحشہ، زنانِ فاحشہ''۔

مرزا ناصر احمد: کس کے معنی ہیں؟ ذریۃ البغایہ'' کے؟

جناب یحییٰ بختیار: ''بغایہ'' کے جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ، یہ کہاں سے آپ پڑھتے جا رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: وہ پرنٹ ہے، (اپنے وفد کے ایک رکن سے) کہیں اور بھی ہے؟ (اٹارنی جنرل سے) دو تین جگہ تھا "سرکش"۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں تو سب "بدکار عورت" ہی چل رہا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔ میں پرنٹ ہی بتا رہا ہوں آپ کو۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو اس طرح وہ، وہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔

(Pause)

"الحکم" جلد گیارہ، نمبر سات۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا صاحب! یہ جو آپ نے کہا ہے کہ: "کل مسلمانوں نے قبول کر لیا"......

مرزا ناصر احمد: نہ،......

جناب یحییٰ بختیار: ...... یہ ہے مطلب، کہ نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں "کل دنیا قبول کرلے گی"۔

جناب یحییٰ بختیار: Future کی بات کر رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، future کی بات کر رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا۔

مرزا ناصر احمد: ساری دنیا...... دوسری جگہ بڑی وضاحت سے اُردو کے بھی حوالے ہیں، دوسرے بھی ہیں، ان ساروں کو سامنے رکھ کے پھر ترجمہ اس عربی کا ہو سکتا ہے۔ اور جو عربی کا یہاں صیغہ ہے وہ مستقبل کو بھی...... کے معنی کو جائز قرار دیتا ہے، اور ہمارے نزدیک یہی معنی ہیں اس کے......

جناب یحییٰ بختیار: تو...... ہمارا دیجئے پھر۔

جناب یحییٰ بختیار: میں تو، مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں ...... میری بات تو سن لیجئے۔ تو اس واسطے ہو سکتا ہے کہ میرے ذہن میں نہ حاضر نہ رہا ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مجھے......

مرزا ناصر احمد: میں صرف یہ بات کر رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... کمیٹی کے ممبروں نے سوال بھیجے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ کیونکہ میں ڈھونڈ نہیں سکتا ہوں، اس لئے ان کی تائید کروالیتا ہوں، یہ نہ ہو میرا حافظہ جو ہے وہ کام نہ دے اور مجھ پر کل اعتراض آجائے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ نہیں، یہ انشاءاللہ نہیں ہوگا۔ ایسی بات کہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ تسلی میں اپنی کرنا چاہتا ہوں۔

(Pause)

Mirza Nasir Ahmad: Mr. Chairman, Sir, I am feeling tired.

Mr. Chairman: Can the witness come after 10 minutes of recess, or 15 minutes of recess?

جناب یحییٰ بختیار: میری یہ request تھی کہ...... کمیٹی والے کہتے ہیں کہ جلدی ختم کریں کہ دیر ہو رہی ہے۔

Mr. Chairman: We want to. This is......

Mirza Nasir Ahmad: We meet tomorrow at 10.00 a.m.?

Mr. Yahya Bakhtiar: Tomorrow, there is a meeting, Speaker is going______Cabinet.

Mr. Chairman: If, if we......either we......if......no, we have to give allowance to the witness......

Mr. Chairman: The honourable members may keep sitting.

(Pause)

مرزا ناصر احمد: السلام علیکم۔

جناب چیئرمین: وعلیکم۔

(The Delegation left the Chamber)

Mr. Chairman: The Reporters can leave also; they are free. No tape.

Tomorrow, at 5.30 p.m.

Thank you very much.

[The Special Committee of the whole house subsequently adjourned to meet at half past five of the clock, in the afternoon, on Wednesday, the 21st August, 1974.]

[The Special Committee adjourned to meet at half past five of the clock in the afternoon, on Friday, the 21st August, 1974.]

PCPPI-1095(10) NA.-13-2-2011-450.

No. 8

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Wednesday, the 21st August, 1974

(Contain Nos. 1—21)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD.
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD.

LETTERS FROM QADIANI GROUPS *RE:* SUPPLY OF TAPES AND ADVANCE NOTICES OF QUESTIONS IN CROSS-EXAMINATION

Mr. Chairman : Before they are called, two letters have been addressed to the secretary, National Assembly, by Mirza Mansur Ahmed, Nazir-e-Aala, Sadar Anjumane, Ahmadiyya Pakistan, Rabwah. One for the supply of the tape, and the other. I will read it.

Of the tape, that. I have refused in any Chamber. At present it cannot be granted to any person because our proceedings are confidential.

The House agrees with me?

Members : Yes.

Mr. Mohammad Haneef Khan : Sir, you used the words 'at present'. I think, not at present, the tape of the Assembly commit be granted at any time.

Mr. Chairman : At any time. The order is that this time this request commit be Conceded.

Prof Ghafoor Ahmad : Even proceedings should not be given. Not only the tapes.

Mr. Chairman : The proceedings shall be given only to the honourable members, which are ready, which yesterday. I said that they can collect the proceedings.

The Second letter, the operation portion. I need in the House :

> "in any opinion, to facilitate the matter and the assist the Committee in reaching a just conclusion, which the Committee so earnestly desires and also in order to be fair to the parties concerned, it would be advisable if the written questions and given in advance and their answers submitted in writing. As a result of our experience in the first session in the Committee, we sincerely believe that had this procedure been adopted earlier, it would have

saved a lot of valuable time of the House. After all, it is not a criminal proceedings or an ordinary legal cross examination of a accused, a individual or a party. The Committee is studying a many serious matter involving religious beliefs of millions of people if in a grave moment and only in the history of Pakistan but also in the history of Islam. I would, therefore, be grateful if you please convey our request to the Steering Committee. I am sure, the Committee, realizing the gravity and the seriousness of the issue, would grant our request."

I would live to hear the Attorney-General.

Mr. Yahya Bakhtiar : (Attorney-General of Pakistan). Sir, the Delegation has come to the Assembly at then own request. They wanted to be heard. If they wanted to be heard, then they will be present have and we will and question to elaborate certain points. Now, it is impassible to send questions in advance because, whenever we ask a question there are five, six, ten supplementaries for clarification. That would mean that whatever supplementary question I ask, that have to be given to then in writing. You will give time after that and they will submit written reply. If the written replies were to be taken form then, then they world not have come at all. We could have sent a number of questions as interrogatory, which they could have answered from Rabwah. But the point was than that they should clarify the position. And it is not possible it is physically impossible. Point as far as the hearing in concerned, Sir, I am the first person to give them as much time as they wanted.

Now we are at the fag end of this examination. Whenever they wanted more to answer any question, they have bee given the time by you and by the house. There was a break of Days. About fifteen questions they prepared, and answered those yesterday. So, I think, this is not a reasonable question nor is it practicable.

Mr. Chairman : Now, I think, most of the questions are over and the supplementaries are going on.

Mr. Yahya Bakhtiar: Only on three subjects. And, about every subject, I tell them in advance. That about Akhand Bharat, I am going to ask a few questions; about 'their Separatism' I am

مرزا ناصر احمد: ...... 1916ء کا ہے۔ وہ اگر ...... میں اس واسطے صرف تکلیف دے رہا ہوں کہ پوری طرح یاد نہیں ناں رہتا۔ جو مجھے یاد ہے وہ یہ ہے کہ 1916 میں حضرت خلیفہ ثانی نے جو تفسیر کی ہے یا جو مطلب بیان کیا ہے "خطبہ الہامیہ" کی اس عبادت کا، وہ اس سے مختلف ہے یا اس کے مطابق ہے جو میں نے کل بیان کیا تھا؟ تو اس اخبار میں حضرت خلیفہ ثانی کا کوئی بیان نہیں، کوئی خطبہ یا تحریر نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ کسی کتاب میں بھی ہے، وہ پھر میں آپ کو لا دوں گا، بعد میں۔

اور تو کوئی نہیں؟

مرزا ناصر احمد: اس کے علاوہ؟

جناب یحییٰ بختیار: کسی اور پرچے میں نہیں ہے کسی اور تاریخ میں؟ کوئی ایسا آئیڈیا نہیں ہے آپ کا؟

مرزا ناصر احمد: یہ بڑے ادب کے ساتھ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کل جو مجھ پر الزام لگایا گیا۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں نے کوئی الزام نہیں لگایا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میری بات تو سن لیں۔ اس لئے جو سوالوں کے متعلق حوالے چاہئیں اسے معزز اراکین، جو چاہیں، خود تلاش کریں، اور ہمیں آپ صرف یہ پوچھیں "یہ حوالہ ہے، اس کا مطلب کیا ہے؟" ہماری طرف سے...... ہم پر یہ بوجھ نہ ڈالیں کہ آپ کے لئے ہم حوالے تلاش کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے۔ میں ابھی یہی کروں گا کہ اگر آپ کہیں کہ اس حوالے کا آپ کو علم نہیں ہے تو کافی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، secret ہیں۔

ڈاکٹر محمد شفیع: وہ دروازہ کھلا رہتا ہے، اور وہاں کوئی سنتا رہتا ہے، constantly۔

جناب چیئرمین: سیکرٹری سے یہ چیک کر کے بتائیں who is the person
Messenger clerks ہیں۔ He is either یہ غلط طریقہ ہے۔

Malik Muhammad Akhtar: Wanted to say something اچھا

Yes, they may be called.

ملک محمد اختر: لگے آں، دیکھو کتھے پہنچاؤندے نہیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب دیر سے آئے ہیں آج، کافی دیر سے۔

بلائیں، بلائیں۔

سارجنٹ ایٹ آرمز کو کہیں کہ یہاں، وہاں، ان دروازوں پر، ان دروازوں پر، کسی دروازے پر بھی نہیں ہونا چاہیے۔

(The Delegation entered the Chamber.)

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney-General.

CROSS-EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں؟ کوئی بات رہ گئی ہو؟

مرزا ناصر احمد (گواہ سربراہ جماعت احمدیہ ربوہ): ایک تو کل آپ نے فرمایا تھا وہ کونسا اختیار ہے۔۔۔

یہ "الفضل" کے متعلق کچھ چیک کرنا تھا۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: صرف جو حوالہ آپ کہیں کہ ''فلاں کتاب میں ہے'' اسی تاریخ کے متعلق میں بات کروں گا، ایک دن پہلے اور ایک دن بعد کی بھی بات نہیں کروں گا۔آپ۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے۔ مرزا صاحب! بات یہ ہے، یہ جو حوالہ جات ہیں، کچھ اخباروں میں، کچھ رسالوں میں، کچھ کتابوں میں re-produce کر کے کتابت کی غلطی ہو جاتی ہے، اور ممبر صاحب کہیں سے اٹھا کے مجھ سے سوال پوچھتے ہیں، تو وہ میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ بعض دفعہ کی تاریخ میں فرق دس دن کا۔ "21" کی جگہ "31" ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات سال کا فرق ہو جاتا ہے "51" کی جگہ ......تو ایسا ہو جاتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: تو جو پوچھنے والے ہیں، وہ ذرا محنت کرلیا کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، پھر وہ ان کے پاس نہیں ''الفضل'' آپ کے پاس ہے، ساری فائل، اور باقی ممبروں کے پاس ایسی فائل ہے ہی نہیں۔ اور زیادہ حوالہ جات ''الفضل'' کے ہیں۔ تو یہ ہمیں مشکل ہوتی ہے۔ باقی یہ ٹھیک ہے، اگر آپ کو نہیں مل رہا تو۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے تو صرف یہ عرض کی ہے کہ میں نے اپنی طرف سے نہایت دیانتداری کے ساتھ خود ہی اس بات کو تسلیم کرلیا تھا کہ ہم تلاش کریں گے۔ لیکن اس کا بدلہ مجھے یہ دیا گیا کہ بڑا نامناسب ایک اعتراض مجھ پر کر دیا گیا۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! مرزا صاحب!۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ......تو اس واسطے میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جو بوجھ آپ کا ہے وہ آپ اٹھائیں، جو ہمارا ہے وہ ہم اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

مرزا ناصر احمد: یہ فقرہ میں نے پورا سنا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں پھر repeat کرتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: یعنی احمدی کسی احمدی لڑکی کی۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ......شادی کس مسلمان سے یا غیر احمدی سے۔۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، کسی احمدی لڑکی کی شادی کسی دوسرے فرقے سے تعلق رکھنے والے سے نہیں کی جاتی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''ہم اجازت نہیں دیتے''۔۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: لفظی چیز ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......آپ نے وجہ اس کی یہ بتائی۔ میں نے پھر کہا کہ ''آپ کا عقیدہ ہے، کیا آپ نے اس پر کوئی آرڈر پاس کیا ہوا ہے؟ جو کہ عقیدہ کہیں، رول کہیں'' تو آپ نے کہا کہ ''نہیں، ہمارا تجربہ ایسا ہے کہ جس کی بنا پر وہ خوش نہیں رہتے''۔ اور پھر آپ نے مزید فرمایا کہ آپ کسی مسلمان سے یہ توقع نہیں رکھتے کہ شرع کے مطابق وہ اپنی بیوی کے حقوق پورے کرے گا جو ایک احمدی کر سکتا ہے۔ میں آپ کو repeat کرا رہا ہوں تاکہ غلط فہمی نہ رہے تو اس پر بھی زیادہ مزید بحث کی ضرورت نہیں، سوائے اس کے کہ ایک حوالہ دکھاؤں گا جس کے مطابق، میری رائے میں، یہ کوئی پالیسی نہیں ہے، یہ کوئی آپ اس وجہ سے نہیں کر رہے کہ کیونکہ آپ کا تجربہ تلخ ہے، بلکہ آپ کا آرڈر ہے، ایک قسم کا عقیدہ ہے، رول ہے، اس کی طرف توجہ دلاؤں گا، اور یہ بہت عرصے سے ہے یہ اس پر بھی۔ تاکہ جب deal کریں اس سے۔ اس aspect پر ضرور کچھ کہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، میں پھر اس سے بھی زیادہ عرصے سے جو وہی چیز ہے اس کا جواب میں بتادوں گا، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ میں کہہ رہا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار : ہاں وہی میں کہہ رہا ہوں، آپ نے فرمایا کہ "ان دنوں پارٹیشن کی باتیں ہو رہی تھیں کہ کونسا ڈسٹرکٹ آئے گا کونسا ڈسٹرکٹ جائے گا۔ گورداسپور میں 51% پاپولیشن تھی مسلمانوں کی، جس میں بہت زیادہ تعداد احمدیوں کی تھی اور سوال یہ تھا کہ یہ یہاں جائے گا یا وہاں جائے، احمدی کیا رول play کریں گے۔ ان حالات میں یہ خطبہ دیا گیا۔ پھر دہلی کا سفر ہوا اور وہ مسلم لیگ کی تائید سے وہ مطالبہ پیش کیا گیا"۔

ایک تو مرزا صاحب! اس چیز کا کوئی ذکر نہیں کہ پارٹیشن کی بات ہو رہی تھی، ڈسٹرکٹ کی بات ہو رہی تھی کہ پاپولیشن 51% ہے یا 49% تھی، جس سے پتہ لگے کہ یہ بیک گراؤنڈ تھا۔ میں آپ کو۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، Interim گورنمنٹ، وہ اسی کا تو ذکر ہو رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میرا خیال تھا کہ آپ اس میں کہتے ہیں کہ اس مضمون میں یہ چیز موجود ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، مضمون نہیں جی، میں پس منظر بتا رہا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار : ہاں، وہ ٹھیک ہے، پس منظر ہو گا۔ میرا اپنا یہ خیال ہے کہ پس منظر نہیں تھا، یہ بعد کی بات تھی، نومبر 49 میں، مسلم لیگ اسی وقت شامل ہوئی تھی Interim گورنمنٹ میں، مگر گورنمنٹ کا ارادہ۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نومبر، 49 نہیں۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار : نہیں، نہیں، 46۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار : ...... مگر گورنمنٹ کا اس وقت کا ارادہ، صاف معلوم نہیں تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے اس وقت یہی کوشش کی کہ اگر انگریز کوئی فیصلہ مسلمانوں کے خلاف، مسلم لیگ کے خلاف دے گا تو وہ اسے اپنے خلاف

مرزا ناصر احمد: ...... قانون یہ ہے کہ مندرجات اخبار کا مسئول سوائے ایڈیٹر کے یا اگر وہ گروپ ہو تو ان کے اگر لکھا ہوا ہو اور پرنٹنگ پریس کے، اور کوئی نہیں۔ اس واسطے اخبار میں جو کچھ لکھا جائے، اس کے متعلق آپ صرف اتنا پوچھ سکتے ہیں مجھ سے کہ میں اس کی ذمہ داری لینے کو تیار ہوں کہ نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو مرزا صاحب! بات یہ ہے کہ آپ repudiate کر سکتے ہیں میں یہ نہیں کہہ رہا۔ مگر یہ ہے کہ اخبار ایسا ہے جو کہ آپ کے نقطہ نظر کو پیش کرتا ہے، جیسا، ... نے کہا، کہ ''ڈان'' تھا لوگ سمجھتے ہیں کہ لیگ کا نقطہ نظر ہے، مگر league was not bound by it. اس طرح آپ bound نہیں ہیں جب تک کہ آپ خود نہ لکھیں اخبار پر کہ ''یہ ساری جماعت کی آواز ہے'' "this is our organ, official organ" بعض لکھتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، بعض لکھ دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے نہیں لکھا ہوا تو ٹھیک ہے وہ، میں سمجھتا ہوں اس کو۔ مگر یہ کہ بہرحال یہ آپ کی پارٹی کا اخبار سمجھا جاتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں اگر کوئی حوالہ ہے تو وہ پڑھ دیں، میں آپ کو بتا دوں گا کہ میں اس کو own کرتا ہوں یا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جی کچھ حوالے ہیں جن پر منیر کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں لکھا تھا کہ:

''پاکستان سے کچھ پہلے احمدی جماعت کی طرف سے ایسی تحریریں و بیانات شائع ہوئے۔۔۔۔''

مرزا ناصر احمد: اس کا page کیا جی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی:

''آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے رب! میرے اہل ملک کو تو سمجھ دے، اور اول تو یہ ملک بنے نہیں، اور اگر بنے تو اس طرح بنے کہ پھر مل جانے کے راستے کھلے رہیں۔''

Now, Sir, I........

مرزا ناصر احمد: جب تک میں یہ دیکھوں نہ، میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: This is an address ofter 3rd June when Pakistan was accepted. Muslim League had achieved a victory, you are not sharing that victory; yon are not sharing that hope You say:

''اللہ کرے کہ پھر مل جائے''۔ So, you have to clarify this that you are not keeping yourself as a part of the Muslim nation.

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ آپ کا جو استدلال ہے، میرے نزدیک غلط ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ یہ impression میرا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ میرے نزدیک غلط ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس واسطے میں clarify کر رہا ہوں۔ تو مرزا صاحب! آپ یہ حوالے دیکھ کر میرے خیال میں پھر اس کا جواب دے دیں۔ اس واسطے میں نے آپ کو یہ پیش کر دیئے ہیں۔ میں پڑھ۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: یہ ایک جواب تو ویسے تیار ہے۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر وہ پارٹ۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ......اصولی۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر وہ پارٹ ہو جائیگا۔

rael because you said this.........."

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں، جماعت احمدیہ ہے وہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar :

Ahmadiyya Mission in Israel is situated in Haifa at Mount Karmal we have a mosque there, a Mission House, a library, a Book Depot, a school. The Mission also brings out a Monthly entitled All-Bushra' which is sent out to thirteen different countries accessable through the medium of Arabic many works of prophet Messiah have been translated into Arabic through this Mission."

پھر اس میں آگے کہتے ہیں:

"Some time ago, our missionary had an interview with the mayor of Haifa, when, during the discussion on many points he offered to build us a school at kababeer a village near Haifa, where we have a strong and well established Ahmadiyya Community of Palestinian Arabs. He also promised that he would come to see our Mission at Kababeer which he did later, accompanied by our notables from Haifa. He was duly received by the members of the community and by the students of our school. A meeting had been to welcome the guests. Before his return, he entered his impressions in the Visitors' Book.

Another small incident, which would give readers some idea of the position the Mission in Israel occupies, is that in 1956 when our missionary, Chaudhry Mohammad Sharif, returned to Headquarters............"

مرزا ناصر احمد: یہ سن کونسا ہے؟۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ پبلی کیشن ہے 65ء کی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، یہ آپ نے جو ابھی پڑھا۔

جناب یحییٰ بختیار: پاکستانی نیشنلٹی بھی ہے؟ وہ بھی ہے یا پاکستان کی نہیں ہے ان کے پاس؟

مرزا ناصر احمد: یہ مجھے علم نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کے علم میں نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: لیکن غیر ملکی نیشنلٹی ہے، ان کے پاس ہے۔ پاکستان کے معاہدے کے مطابق بعض ملکوں کے ساتھ dual nationality.........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں تو۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں، آپ کو اصل۔۔۔۔dual nationality بعد میں نہیں آئی...... I donot know about him

Mr. Yahya Bakhtiar: I just wanted to know, because when he returned, you know.

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ تو ہمارے پاس امریکن نیشنل آتے ہیں، سارے آتے ہیں، they come to the Headquarters.

Mr. Yahya Bakhtiar: I am a lawyer, I use every world in the legal sense. You return home." You didnot say: "when he comes here" "home". He returned to Pakistan. I wanted to know.........

Mirza Nasir Ahmad: One who writes articles or these reports........

Mr. Yahya Bakhtiar : May be.........

Mirza Nasir Ahmad:........doesn't use the English words in the legal terms.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, either he could say that "be returned to the Headquarters", or he could have said that: "he came to the Headquarters." But he says: "when he returned" [illegible]hry

Mohammad Sharif is obviously a Pakistan persons. He may have got a nationality, as you say; that is possible.

مرزا ناصر احمد: ہمارے پاس جو اس علاقہ کے، ہندوستان کے رہنے والے، ہزاروں غیر ملکوں میں آباد ہیں.....

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ ہو سکتا ہے.....

مرزا ناصر احمد: ...... یہ غیر ملکی نیشنل کی حیثیت سے وہاں جاتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو ٹھیک ہے انہوں نے برٹش نیشنلٹی ہو سکتی ہے، کسی اور کی ہے۔ یہ تو میں نہیں کہہ رہا مگر میں یہ پوچھتا ہوں کہ کس نیشنلٹی کے پاسپورٹ پر گئے ہیں یہ؟ آپ نے کہا کہ غیر ملکی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، غیر ملکی۔ پاکستان کا تو وہ جا ہی نہیں سکتا کوئی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کی تو نیشنلٹی پاکستانی ہے ناں جی؟

مرزا ناصر احمد: الحمد للہ۔

جناب یحییٰ بختیار: تو جب اس نے آپ کو رپورٹ کیا کہ اسرائیل کے پریذیڈنٹ نے یہ یہ باتیں کیں، وہ آپ نے بھی.....

مرزا ناصر احمد: نہیں، مجھے یہ رپورٹ نہیں کی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کی جماعت کے.....

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہاں جو دفتر ہے، اس میں آ کر اس نے رپورٹ دی تھی.....

جناب یحییٰ بختیار: ...... کہ یہ جو اسرائیل نے جو کچھ باتیں کی ہیں، جو وہاں ریڈیو پر بھی آیا اتنا زیادہ، اپنی گورنمنٹ کو بھی کچھ بتا دیجئے کہ اسرائیل کیا سوچتے ہیں آپ نے کوئی انفارمیشن دی، یا ضروری نہیں سمجھا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں میرے سامنے تو...... ہاں، ہاں، میں بتا رہا ہوں۔ ویسے یہ ہے کہ جو چیزیں اس وقت آپ نے سامنے رکھی ہیں، وہ سارے، مختلف مسلمانوں کی تنظیموں کے ساتھ ان کی حکومت کا یہی سلوک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں insinuate کر رہا ہوں۔ اس سے لوگوں پر impression پڑتا ہے کہ کتنا strongly لوگ feel کر رہے ہیں، اس لئے تو میں کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ impression دور کرنے کی میں کوشش کر رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر میں چلا جاؤں اسرائیل......

مرزا ناصر احمد: میں سمجھتا ہوں۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر میں چلا جاؤں کسی طرح اسرائیل —— صاف بات کرتا ہوں —— دشمن کی حیثیت سے، دوست کی حیثیت سے، کسی حیثیت سے، اور مجھے وہاں کا کوئی بڑا آدمی بلائے بات کرے، میں پہلا فرض سمجھوں گا کہ حکومت میں جو بھی مجھے بڑا افسر مل سکے اس کو بتاؤں "بھئی! وہ ہمارے دشمن ہیں، وہ اس لائن پر سوچ رہے ہیں، ان سے یہ یہ باتیں ہوئیں" میں سمجھتا ہوں کہ یہ ضروری نہیں ہے obligation نہیں ہے، لازم نہیں ہے یہ۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں بتاؤں آپ کو، ذرا آگے ذرا تھوڑا سا digression میں 70ء میں ویسٹ افریقہ کے دورے پر گیا، خود اور دو ملکوں میں مجھے پیغام ملا، اسرائیلی سفیر کا، کہ "میں ملنا چاہتا ہوں۔" میں نے کہا کہ "میں نہیں ملنا چاہتا تم سے"۔

مرزا ناصر احمد: یہ ایک وضاحت اور ہے۔ یہ ہمارا وہاں...... ہماری جماعت، اس علاقہ میں، جو اب اسرائیل کہلاتا ہے، اسرائیل کے وجود میں آنے سے کہیں پہلے کی بنی ہوئی ہے۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ٹھیک ہے، وہ میں نہیں کہہ رہا۔

مرزا ناصر احمد: ......اور 1924، 1928ء میں جماعت وہاں بنی۔1928 میں۔۔۔۔ یہ کیا بسیر...... جو ہے جس کا نام یہاں آیا ہے۔ وہاں ایک سینٹر بنا جماعت کا۔ 1928ء ۔ وہاں کے تمام دوسرے فرقوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کے ساتھ نہایت برادرانہ تعلقات ہیں، اب بھی برادرانہ تعلقات ہیں۔ پوچھنا تو یہ چاہیئے کہ جو وہاں دوسرے مسلمان ہیں، 95 فیصد، ان کے حقوق کے لئے اگر کچھ کیا جاسکے، کسی باعث بھی ہمارے تو ان کے ساتھ تعلقات نہیں ہیں ڈپلومیٹک۔ ان کی خبرگیری کرنی چاہیئے۔ تو اس طرف ہم توجہ نہ دیں، اور وہ جو پیار کے آپس میں تعلقات ہیں، ان کو جائے اعتراض بنا لیں تو وہ کچھ اچھا نہیں لگتا اگر ان کو پتہ لگے، جو ہمارے احمدی نہیں، 95 فیصد، وہ بھی اس کو پسند نہیں کریں گے، یہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں، کیونکہ بہت اچھے تعلقات ہیں ان لوگوں کے ساتھ۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھے تعلقات تو ہیں جی، مگر میں۔ تو کہتا ہوں اگر clarification ہو جائے تو ٹھیک ہے نا جی، وہ۔۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہیں جی، میں تو بڑا ممنون ہوں آپ کا، خواہ کوئی غلط سمجھے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......شک رہتا ہے۔ میں تو اس واسطے پوچھتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں ممنون ہوں آپ کا۔ ہر چیز جو ہے وہ سامنے آجانی چاہیئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں وہ میں سمجھ گیا، ٹھیک ہے جب آپ اوریجنل سے دیکھیں گے، اردو میں،۔۔۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں (اپنے وفد کے ایک رکن سے) رکھو سامنے۔

جناب یحییٰ بختیار: پیشتر اس کے کہ۔ مرزا صاحب! میں پھر بات بھول جاتا ہوں۔ یہاں ایک اور چیز بھی میری نظر میں تھی کہ میں نے کہا کہ وہ عام طور پر لکھ دیتے ہیں کہ "یہ ہمارا آفیشل آرگن ہے" یہ یہاں ایک ہے:

"خاکسار منیجر 'الفضل' قادیاں، ضلع گورداسپور، سلسلہ عالیہ احمدیہ کا آرگن"

"اخبار الفضل ہی بفضل خدا ایک ایسا پرچہ ہے جس کو جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن کہا جا سکتا ہے۔"

یہ بھی آپ دیکھ لیجیے۔

مرزا ناصر احمد: "کہا جا سکتا ہے۔" "کہا جاتا ہے" نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں Whatever it mean, that the committee will judge.

مرزا ناصر احمد: اگر یہ ہوتا ناں کہ "کہا جاتا ہے" بڑا وزن ہو جاتا آپ کی بات میں۔ لیکن یہاں "کہا جا سکتا ہے"

جناب یحییٰ بختیار: وہ میں تو توجہ دلا رہا ہوں، باقی وہ تو کمیٹی دیکھے گی کہ کیا مطلب ہے اس کا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: Page 58، جو میرا پرچہ ہے۔ آپ کا کچھ اور ہو۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، دیکھ لیتے ہیں۔ ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ ہے:

"اس سال آپ نے اپنی جماعت کے شیرازہ کو مضبوط کرنے۔۔۔۔"

جناب یحییٰ بختیار: ہاں یہ میں پڑھ دیتا ہوں، آپ دیکھیں پھر ٹرانسلیشن اس کا۔

"The same year......"

'that is, 1898 کیونکہ اس سے پہلے جو مضمون چل رہا ہے۔۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar:

"the same year, with a view to strengthen the bonds of the community and to preserve its distinctive features, he promulgated rules regarding marriage and social relations and forbade the Ahmadis to give their daughters in marriage to Non-Ahmadis."

ابھی اردو میں ترجمہ کیا ہے، وہ آپ دیکھ لیں جی یہ کوئی خوش، ناخوش کی بات نہیں تھی کہ وہ تجربے کی بات ہو۔ وہ آرڈر ہے۔

مرزا ناصر احمد: ناں، تا رُول ہے ہی کوئی نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Injunctions.

Mirza Nasir Ahmad: No, no "تحریک کی"

جناب یحییٰ بختیار: وہ جو بھی آپ اردو میں پڑھیں وہ سنا دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں:

"اس سال آپ نے اپنی جماعت کے شیرازہ کو مضبوط کرنے اور خصوصیات سلسلہ کو قائم رکھنے کے لئے جماعت کے تعلقات ازدواج اور نظام معاشرت کی تحریک کی اور جماعت کو ہدایت فرمائی کہ احمدی اپنی لڑکیاں غیر احمدی لوگوں کو نہ دیا کریں"

"اپنی جماعت کے شیرازہ کو مضبوط کرنے" کا فقرہ یہ بتاتا ہے کہ یہ شرعی حکم نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ "انہوں نے ہدایت کی" ڈائریکشن بھیجی۔

مرزا ناصر احمد: ڈائریکشن دی؟ لیکن آپ ذرا ۔۔۔ نہیں، میں وضاحت کر دوں، دوسرے فرقوں نے بھی اس قسم کی بات کی لیکن ایک فرق کے ساتھ انہوں نے کہا: "محروم الارث" یعنی جو بچے ہیں وہ وارث نہیں ہوں گے۔ اور جماعت احمدیہ کی کوئی ہدایت ایسی نہیں ہے، بلکہ جو بچی باہر بیاہی جاتی ہے کسی جگہ بھی، اور ان کی اولاد جو ہوتی ہے۔ وہ اپنے احمدی بزرگوں کی وارث ہوتی ہے۔ تو یہ شرعی حکم نہیں ہے۔ یعنی ورثہ اسی طرح...... یعنی ورثہ...... حقوق ورثہ قائم رہنا یہ بتاتا ہے کہ یہ حکم شرعی نہیں ہے۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں مرزا صاحب! یہ بتانا چاہتا تھا۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ...... جیسا کہ دوسرے فرقوں کا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں جو عرض کرنا چاہتا تھا وہ یہ ہے کہ ایک ہدایت آئی، مرزا صاحب کی طرف سے، ڈائریکشن آئی، اس کی وجہ سے یہ ہوا۔ یہ نہیں کہ آپ کا تجربہ تھا کہ مسلمان جو ہیں وہ لڑکیوں سے، اچھا سلوک نہیں کرتے، ناخوش رکھتے ہیں ــــ وہ میں distinction لانا چاہتا تھا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ تو ہے اس میں، جو میں نے بات کی تھی وہ۔۔۔۔ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کہتے ہیں کہ "اپنی distinction رکھنے کے لئے، اپنی کمیونٹی کو مضبوط کرنے کے لئے"۔

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ جماعت کے شیرازہ کو مضبوط کرنے۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ اس لئے نہیں کہ وہ وہاں خوش نہیں رہتیں۔

نہیں دیتے۔ مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو د... ...یتے ہو۔ کیا اس لئے دیتے ہوں کہ تمہاری قوم کا ہوتا ہے؟ مگر جس دن سے کہ تم احمدی ہوئے تمہاری قوم احمدیت ہوگئی۔۔۔۔۔۔"

مرزا ناصر احمد: اس کا تو جواب دے چکے ہم۔

جناب یحییٰ بختیار: بس ٹھیک ہے جی۔

مرزا صاحب! بعض دفعہ...... آج میں کچھ ...... پہلے main subject پر نہیں آ رہا، جو چھوٹی چھوٹی چیزیں رہ گئی ہیں...... آپ فرماتے ہیں کہ...... میں نے کئی حوالے پڑھے کہ "دشمن یہ کہتا ہے" "مخالف یہ کہتا ہے"۔ تو پوزیشن clear نہیں ہوتی۔ impression یہ ہوتا ہے کہ "دشمن" سے نہ صرف عیسائی کی طرف اشارہ ہے، بلکہ ان مسلمانوں کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جو مرزا صاحب کے خلاف تھے یا جو ان کو نبی نہیں مانتے۔ آپ نے کہا کہ "نہیں، یہاں جو ہے عیسائیوں کی طرف ہے" یہاں جو بھی حوالے میں نے پڑھے آپ نے یہی کہا۔ تو میں صرف یہ کچھ آپ کی توجہ اس کتاب کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ اس کی کچھ clarification آپ کی طرف سے ہو جائے کہ آپ نے جتنے حوالے پڑھے، ان کے مخاطب غیر مسلم عیسائی وغیرہ تھے۔ میں نے بھی کہا تھا لیکن یہ جو ہے تاں "دشمن" یا "مخالف" یہ دونوں کو مخاطب کر کے کہا جا سکتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، غیر مسلم جو ہیں، ان کی دشمنی جہاں ہوگی، وہ مخاطب ہوں گے۔ ساری دنیا کے عیسائی جو ہیں، وہ مسلم نہیں، لیکن اسلام کے اوپر حملہ آور بھی نہیں۔ تو جب عیسائیوں سے متعلق کیا جائے گا کہ "دشمن" تو عیسائی مذہب کے صرف وہ افراد مراد ہوں گے جو اسلام پر حملہ آور ہوئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں بعض علماء، میں یہ کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، بعض علماء تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: بعض علماء۔ بعض علماء۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: اور اس طرح جو دوسرے مذاہب میں، ان میں سے بھی شاید ان کا دو فیصد تین فیصد حملہ آور ہو اسلام کے اوپر لیکن جو اصل حوالہ ہے، جو مضمون ہے کسی کتاب میں آیا، وہ خود بتاتا ہے کہ "مخالف" جو کہا جاتا ہے، وہ کس کو کہا جاتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، بعض دفعہ، بعض دفعہ تو clear ہوتا ہے، مرزا صاحب! اور بعض دفعہ نہیں ہوتا۔ جیسے کل آپ نے۔۔۔

مرزا ناصر احمد: جو clear نہ ہو، وہ مجھ سے پوچھ لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... اس واسطے کل میں نے آپ سے عرض کیا کہ:

"دشمن یہ سمجھتا ہے۔ دشمن یہ سمجھتا ہے۔ کہ ہم اس کے مذہب کو کھا جائیں گے"۔

مرزا ناصر احمد: وہ میں نے بڑا کھول کے بتایا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے بتا دیا، میری تسلی نہیں ہوئی، اس واسطے کمیٹی کے ممبروں کی خدا جانے تسلی ہوئی یا نہیں۔ مگر میری ڈیوٹی تھی کہ میں آپ کو ان کی...... جو "دشمن" "مخالف" کہتے ہیں، اس کا ضروری مطلب نہیں کہ عیسائی ہو۔ مسلمان بھی ہو سکتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہاں تو بڑا واضح تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہاں نہ سہی، مرزا صاحب! میں generally کہہ رہا ہوں کہ آپ کی مخالفت کی انہوں نے، کرتے رہے ہیں۔ اس لئے "مخالف" سے مطلب صرف عیسائی نہیں ہوتا۔

The Honourable members may keep sitting.

(The Delegation left the Chamber).

Mr. Chairman: The House is adjourned to meet at 7.30.

Thank you very much.

The Special Committee. adjourned for Maghrib Prayers to meet at 7.30 p.m.

The Special Committee. re-assembled after Maghrib Prayers, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

TIME FOR CROSS-EXAMINATION

سید عباس حسین گردیزی: ایک چھوٹی سی گزارش ہے، جناب! عرض یہ ہے کہ چند ممبران کی طرف سے یہ کن رہے ہیں کہ وہ چاہتے ہیں کہ بحث جلدی ختم ہو عرض یہ ہے کہ بہت اہم ریکارڈ بن رہا ہے ---۔

جناب چیئرمین: (سیکرٹری ہے) ان کو بلوالیں، باہر بٹھا دیں۔

سید عباس حسین گردیزی: ...... یہ ایک قومی ریکارڈ ہے اور بین الاقوامی ریکارڈ ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس میں پوری وضاحت ہو کہ آئندہ لوگوں نے اس کو پڑھنا ہے۔ اس لئے اس میں ہمیں جلدی نہیں کرنی چاہیے۔

ATTENDANCE IN THE COMMITTEE

سید عباس حسین گردیزی: دوسرے ممبر صاحبان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ان کو بروقت یہاں آنا چاہیئے۔ ساری قوم ہمیں دیکھ رہی ہے کہ ہم کیا کچھ کر رہے ہیں۔

سید عباس حسین گردیزی: جناب کی وساطت ... سے میں ممبر صاحبان کی خدمت میں باادب گزارش ـــــ

جناب محمد افضل رندھاوا: جناب والا! جو حاضر ہیں ان کو سنانے ہے؟ جو غیر حاضر ہیں، ان کو چٹھیاں لکھیں۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب ا 9 بجے کے بعد ایک ایک کر کے کھسکنا شروع ہو جاتے ہیں۔ بستہ ہاتھ میں لیا اور وہاں سے کھسک گئے۔ اور یہاں بیٹھے رہتے ہی پندرہ۔

In Budget one day we started with six members.

یہ تو کوئی بات نہیں ہے ناں جی۔

پروفیسر غفور صاحب! لاء منسٹر صاحب آگئے ہیں، میرے چیمبر میں ہیں، یہاں بھی آ جائیں گے۔ آپ ان کے ساتھ پھر ڈسکشن کر لیں۔ میں نے کہا وہ ابھی آ جاتے ہیں۔ چوہدری صاحب بیٹھے تھے، وہ کچھ باتیں کر رہے تھے اس کے متعلق۔ سارا۔ جیسے بھی ہو ہاں تو Now I am going to call them

They may be called.

(The Delegation entered Chamber.)

CROSS EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

Mirza Nasir Ahmad: With the permission of the Chair,

ایک تھوڑی سی وضاحت ہو جائے تو اچھا ہے۔

جو پیچھے فلسطین کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ جب 56ء میں چوہدری محمد شریف واپس آئے تو اس وقت کوئی رپورٹ کی گئی۔ تو میں صرف یہ ریکارڈ کرانا چاہتا ہوں کہ ہمارا انتخاب 65ء میں ہوا تھا اور اس وقت، مجھے یہ بھی یاد نہیں...... ہم نے سوچا ـــــ

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو میں نے آپ کو کہہ دیا کہ ہم آپ سے نہیں اس پر کرتے۔ آپ کو یاد ہوگا، آپ نے کہا کہ آپ انچارج نہیں تھے۔ ممکن ہے آپ خود ہی یورپ میں ہوں، آپ اس جگہ نہ ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں یورپ میں تو نہیں تھا لیکن میرا تعلق کوئی نہیں تھا اس سے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ میں نے کہا، کیونکہ۔۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ کتاب ہے 1965 کی وہ آئے ہیں 1956ء میں، وہ تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

مرزا ناصر احمد: وہ فلسطین کے متعلق میرا نوٹ ہے، وہ ہم نے بڑا کام کیا ہے، فلسطین مسلمانوں کے ساتھ مل کے، اسرائیل کے وجود کے قیام کے خلاف۔ وہ میں اپنے وقت کے اوپر بتاؤں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو ہمیں کوئی dispute نہیں ہے اس پر۔ میں تو صرف وہ چیز، جو لوگوں کے سوال پوچھے جاتے ہیں، وہ آپ سے پوچھ رہا ہوں۔

میں آپ سے عرض کر رہا تھا کہ ''مخالف'' جب بار بار لفظ آتا ہے تو اس پر یہ کہ مسلمان بھی اس میں شامل ہیں۔ اور اس کے بارے میں بتایا تھا کہ ہر جگہ جہاں مراز صاحب جاتے رہے ہیں، دہلی میں، امرتسر میں، لاہور میں، سیالکوٹ میں، تو بار بار ذکر آتا ہے کہ مسلمانوں نے مخالفت کی۔ باقی بھی کرتے ہوں گے۔ اور علماء بھی تھے ان میں سے کچھ اور تھے۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: یہ کہیں نہیں آتا کہ سارے مسلمانوں نے کی۔۔۔

''مخالف'' میں کہہ رہا ہوں کہ ہر قسم کے لوگ آ سکتے ہیں، صرف یہ نہیں کہ عیسائی ہی تھے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں یہ تو میں نے کہہ دیا، مان لی بات ہر مذہب اور اسلام کے ہر فرقے کا دو تین فیصدی ایسا ہے جو آیا ہے مخالفت میں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ جب امرتسر بھی جاتے ہیں تو اس کا بھی ذکر ہے کہ وہاں کے جو مولوی تھے وہ بہت آئے تھے وہاں۔ میں نہیں کہتا سارے مولوی تھے، مگر جو ہال میں وہاں تھے وہ مخالفت کر رہے تھے، ان کو بھی "Opponent" بتایا گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: یوں تو ساری تاریخ شیعہ سنی فسادات اور ان فسادات سے بھری پڑی ہے، ہماری تاریخ۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ مرزا صاحب! لاہور وغیرہ کی جو میٹنگ تھی ناں، اس پے۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے، اس میں تو کوئی انکار نہیں ہے ساری تاریخ بھری پڑی ہے ہماری، ان فسادات سے۔

(Interruption)

Mr. Chairman: I will request Sardar Aleem to resume his seat.

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ آپ کی جماعت کی رائے ہے کہ قرآن کریم اور الہامات مسیح موعود دونوں خدائی تعالیٰ کے کلام ہیں، دونوں میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا، اس لئے مقدم رکھنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا، دونوں کا status ایک جیسا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ جو فقرہ ہے، اس میں دو سوال ہیں، اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں تجزیہ کر دوں؟

اصولی حقیقت عالمین کی، ساری خلق کی، اس ساری universe کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے جو دو چیزیں صادر ہوتی ہیں، نکلتی ہیں، ان میں تضاد ہو ہی نہیں سکتا۔ ایک یہ دوسری یہاں یہ ہے کہ آیا کس قسم کا الہام؟ تو ہمارا یہ عقیدہ ہے میں اپنا بتاؤں گا۔۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں وہی پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ......ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ہر الہام تابع ہے نبی اکرم کے الہامات کے، اور تفسیری ہے، زیادتی نہیں کرتا کچھ بھی، شریعت محمدیہ اور اسلامی جو ہدایت دی گئی ہے، اس پر ایک لفظ کی زیادتی نہیں، بلکہ تفسیر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مگر وہ جو ان کا status ہے، ایک ہی جیسا ہے؟ کیونکہ دونوں آپ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام صادق تھے، اور اس واسطے ہم نے آپ کو مانا اور آپ نے جب یہ کہا کہ ''یہ الہام مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا'' تو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا۔۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: تو وہ ایسے ہی ہوا جیسے قرآن کا ہوا؟

مرزا ناصر احمد: ......اور......دیکھیں ناں، وہ آپ، جو میں فقرہ کہوں، اس کا انتظار کر لیں، میرے جواب کا انتظار کر لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں اس پر غلطی نہیں کر رہا، چونکہ آپ نے پہلے کہا تھا کہ وہ امتی نبی ہیں، وہ میں نہیں کہہ رہا۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد:

وما ینطق عن الھویٰ

قرآن کریم کہتا ہے۔

ان ھو الا وحی یوحیٰ

جو واقع میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، وہ جو ارشاد ہے، وہ اپنے نطق کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی تائید کے مطابق آپ کا وہ ارشاد ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو خدا تعالیٰ کا ارشاد مرزا صاحب کو ہوا، وہ حدیث سے بلند مرتبہ ہے اس کا یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہر۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ دیکھیں ناں،۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں سمجھ گیا، جواب دینے لگا ہوں۔ ہر حدیث صحیح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام سے اس لئے بالا ہے کہ اس کا تعلق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: حدیث آپ سمجھتے ہیں کہ بالا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہر حدیث صحیحہ، جو بھی صحیح حدیث ہے، اس کو ہم بہرحال حضرت مسیح موعود کی تفسیر سے، خواہ وہ الہامی ہو یا غیر الہامی، اس سے بالا سمجھتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں میں آپ کو ایک حوالہ پڑھ کر سناتا ہوں، آپ چیک کر لیں، یہ مرزا بشیرالدین محمود صاحب کا ہے "الفضل" 25 اپریل 1915ء ہے:

"حدیث تو بیسیوں راویوں کے پھیر سے ہمیں ملی ہے اور الہام براہ راست ہے۔ اسلئے الہام مقدم ہے۔"

یہاں تو یہ clear ہے۔ آگے فرماتے ہیں:

''مسیح موعود ہے جو باتیں ہم نے سنی ہیں، وہ حدیث کی روایات سے معتبر ہیں۔ حدیث ہم نے آنحضرت کے منہ سے نہیں سنی؟

(الہام) 'Not only Ilham' بلکہ باتیں جو ہیں۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ ...... آپ جب بات ختم کر لیں گے، میں وضاحت کر دیتا ہوں، ابھی وضاحت کر دیتا ہوں۔ امام بخاری، اللہ تعالیٰ ان پر رحمتیں نازل کرے، چھ لاکھ احادیث ان کے پاس مختلف روایتوں سے پہنچیں، اور ان میں سے انہوں نے پانچ لاکھ چورانوے ہزار کے قریب رد کر دیں، اور صرف چھ ہزار روایات لے لیں۔ تو یہاں جو اصل گھنڈی ہے، وہ راویوں کا ہے، حدیث صحیحہ کا نہیں سوال۔ مختلف راویوں سے حضرت امام بخاری کے پاس کم و بیش چھ لاکھ پہنچیں احادیث اور انہوں نے 5 لاکھ 94 ہزار احادیث کے متعلق یہ فتویٰ دیا کہ یہ قابل قبول نہیں تو یہ اس لئے نہیں انہوں نے کہا کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ''یہ کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور میں قبول نہیں کرتا'' بلکہ اس واسطے کہ انہوں نے کہا کہ ''جن مختلف راویوں کے ذریعے سے مجھ تک پہنچیں ان میں سے بعض ایسے کمزور ہیں کہ میں ان کی یہ بات ماننے کے لئے نہیں تیار اپنے آپ کو پاتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی یہ بات کہی ہوگی''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں آپ کا مطلب سمجھ گیا، میں یہی ...... آپ اس کی وجہ بتا رہے ہیں، کمزوری کی، کہ حدیث کیونکہ کمزور ہے، اور مرزا صاحب کی باتیں کیوں ان سے قوی ہی، آپ نے وجہ بتائی۔ میں نے کہا یہ عقیدہ آپ کا ہے؟ تو یہ آپ clear کریں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں ...... او ہو ...... اوہ! بالکل نہیں یہ عقیدہ اس واسطے میں نے شروع میں ''حدیث صحیحہ'' کیا۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: حدیث سے نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار:

''......حدیث کی روایات سے معتبر ہیں۔ حدیث ہم نے آنحضرتؐ کے منہ سے نہیں سنی۔''

میرا پوائنٹ یہ ہے، مرزا صاحب! کہ حدیث، خواہ وہ سوگنا بھی آپ کہیں کہ صحیح ہے، وہ مرزا صاحب کے کلام سے اوپر نہیں کیونکہ کسی نے وہ نہیں سنی، خواہ سو 100 امام بخاری کہیں۔ اس لئے مرزا صاحب کا کلام جو ہے، ان کی باتیں جو ہیں، وہ ان پر مقدم ہیں۔ ...رہے ہیں۔ اس کو آپ clarify کریں۔

مرزا ناصر احمد: اس عبارت سے، اس عبارت سے ایسا مطلب آپ لے رہے ہیں جو ہمارا آٹھویں کا بچہ بھی نہیں لے سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں تو بے وقوف ہوں جی، موٹے دماغ کا آدمی ہوں، یسوع کی طرح پر، مگر میں آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ یہاں جو ہے۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، جب ہمارے، ہمارے مذہب کا ہو سوال، تو میں ہی بتاؤں گا ناں آپ کو۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ٹھیک ہے، جبھی تو آپ سے پوچھ رہا ہوں، مرزا صاحب!

مرزا ناصر احمد: جب میں بتاتا ہوں تو آپ قبول نہیں کرتے۔ بس وہ ختم ہو گیا میرا۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں، میں قبول نہیں کرتا ہوں، میں اسی واسطے clarification لے رہا ہوں، ورنہ کمیٹی تو اس کو پڑھ کے اپنے نتیجے پر پہنچ سکتی تھی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ ٹھیک ہے، بڑی مہربانی۔

مرزا ناصر احمد: ہمارا مذہب یہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ مطلب نہیں تو آپ clarify کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: ہمارا یہ مذہب نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ مثلاً حدیث ہے کہ وہ بعض دفعہ سات راویوں کے بیچ میں سے گزر کر پہنچتی ہے امام بخاری کے پاس___ جو صاحب الکتب ہے احادیث کی کتب میں سے۔ اور اس میں بعض دفعہ..... قریباً ڈیڑھ، دو سو سال کے بعد انہوں نے یہ کتاب لکھی۔ اور بہت سے راویوں میں سے ایک سے دوسرے نے روایت کی۔ اس طرح یہ سلسلہ گیا۔ تو روایت جو ہے، روایت کے لحاظ سے کئی راوی ایسے ہیں جن کو مسلم نے قبول کر لیا اور امام بخاری نے قبول نہیں کیا۔ کئی ایک راوی ایسے ہیں جو امام بخاری نے قبول کر لئے اور بعد میں آنے والے اولیاء اللہ نے قبول نہیں کیے کئی راوی ایسے ہیں جو امام بخاری نے رد کر دیئے اور بعد میں آنے والے ہمارے اولیاء نے ان کو قبول کر لیا۔ تو یہ ہے حقیقت احادیث کی اور روایت کی وجہ سے جو جوش..... جس حدیث کو ہم، ہمارے بزرگ ہم..... اس وقت میں تو کہوں گا کہ جس کو ہمارے مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اور خلفاء نے بعد کے، اور میں نے، یہ قبول کر لیا کہ اس کی روایت درست ہے، اس کا مقابلہ ہی کوئی نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کے ساتھ۔ یعنی یہ میرا مذہب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ تو ٹھیک آپ فرما رہے ہیں، میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ یہاں انہوں نے distinction کی ہے۔۔۔

مرزا ناصر احمد: وہ ''روایت'' کے اوپر زور دے کر کی ہے۔

جناب یحیٰ بختیار: ......روایت کی وجہ سے۔۔۔ کیونکہ روایت ہے۔۔۔ روایت کی وجہ سے وہ اتنی مستند نہیں ہو سکتی جو کہ آدمی ڈائریکٹ بات سنے۔ اگر ہم میں سے کوئی کہے کہ "تم نے ڈائریکٹ سنی" تو naturally وہ۔۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: یہ کونسا ہے؟ اس کے اندر ہی جواب ہوگا۔

جناب یحیٰ بختیار: میں نے بتا دیا ہے۔۔۔ 25 اپریل کا۔۔۔ جو مجھے لکھ کر دیا گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ اسی کتاب کا ہے؟

جناب یحیٰ بختیار: نہیں، میں نے "الفضل" کا حوالہ دیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اچھا "الفضل" کا۔ تو شاید اس کے آگے پیچھے کوئی جواب ہو۔

جناب یحیٰ بختیار: اسی واسطے، مرزا صاحب! آپ دیکھ لیں۔ میں تو ایسی ڈیوٹی کر رہا ہوں، آپ ناراض ہو رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں بالکل نہیں ناراض، میں تو آپ کا خادم ہوں۔

جناب یحیٰ بختیار: خادم تو میں ہوں جی، اسمبلی کا، جیسے وہ حکم دیتے ہیں، میں اس کی تعمیل کرتا ہوں۔

مرزا صاحب! آپ نے اپنے خطبے میں، جو 21 جون کا میرے خیال میں "محضر نامہ" میں بھی ہے اس میں اور فرمایا ہے۔۔۔۔ میں یہ آپ کا page 12 پڑھ رہا ہوں:

"This constitution gives him......"

یہ آرٹیکل جو ہے ناں 20(اے)، کو interpret کر رہے ہیں۔ اس میں آپ فرماتے ہیں:

"This constitution gives him the right to announce whether he is a Muslim......."

میں اوپر سے پڑھ رہا ہوں تا کہ آپ کو یاد رہے After quoting

"every citizen shall have the right to profess, practice and propagate his religion."

اس سے آگے آپ تفسیر کر رہے ہیں اس کی کہ:

"In other words, this constitution, which is........"

اس سے آگے ہے جو کہ:

"Every religions denomination and every sect thereof shall have the right establish maintain and manage his religious institutions."...........

Mirza Nasir Ahmad: Ok, this is a clause in the Constitution.

جناب یحییٰ بختیار: جو آرٹیکل 20th ہے Constitution کا اس میں، آپ فرماتے ہیں، کہ:

In other words, this constitution, which is a source of pride for us, guarantees to every citizen of Pakistan his religion, that is to say, the religion which he, and not Mr. Bhutto or Mufte Mahmood or Mr. Moudoodi, chooses for himself. Whatever religion a citizen chooses, that is his religion and he can announce it. This constitution gives him the right to announce can he is a Muslim or not, and, if he announce, that he is a Muslim, then this constitution of which the People's Party is proud, and of which we are also proud because of this article, guarantees to every citizen to announce that, being a Muslim, he is a Wahabi or an Ahle-Hadith or an Ahle Quran or Barailve or Ahmadi."

تو اس سے یہ impression پڑتا ہے، جو میں سمجھتا ہوں، کہ آپ بھی اپنے آپ کو باقی مسلمانوں کا ایک فرقہ تصور کرتے ہیں۔ کیا یہ ہمیشہ آپ کا یہی attitude تھا کہ آپ ایک فرقہ ہیں، یا آپ کا خیال تھا کہ آپ ہی اسلام ہیں اور آپ ہی اصلی اسلام ہیں، اور باقی کوئی نہیں، فرقہ ورقہ نہیں آپ؟

> although the Ahmadyyia Movement believes firmly in the Holy Quran and is a Movement of Muslims, it can not be ranked merely as one of the such of Islam..........."

I go further please :

> "........On the contrary, it claims that it alone represents to the world the real Islam that was revealed over 1300 years ago, and that its special mission is to enrich mankind with the unlimited spiritual treasures contained in the Holy Quran.

یہ میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ جو آپ کر رہے ہیں-----

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس میں-----

Mr. Yahya Bakhtiar: You dont consider yourself as merely sect of Islam.

مرزا ناصر احمد: یہ آپ نے پڑھ دیا، اس پر جو سوال ہے وہ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے آپ سے عرض کی کہ آپ کہتے ہیں کہ you are a sect of Islam and you should be treated as Wahabis and others.

میں نے کہا جی کہ یہ آپ کا سٹینڈ نہیں رہا ہے پہلے۔ پہلے آپ کا یہ سٹینڈ رہا ہے کہ:

"We are not a sect of Islam We should not be ranked as one of the sects of Islam; we are the real Islam."

مرزا ناصر احمد: ہر فرقے کا یہی مذہب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ میں آپ سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ میں...... اب مرزا صاحب! میں----- مرزا صاحب آپ نے، اس دن (وقفہ) آپ نے فرمایا تھا جی کہ "مسیح موعود نبی بھی تھے۔" اسی capacity میں، اس پر کچھ question تھے۔ میں بعد میں پوچھ لوں گا۔ لاہور پارٹی کے۔ آپ اگر کچھ کہنا چاہتے ہیں؟ مگر مجھے ایک چیز clear نہیں ہے کہ حضرت مسیح، عیسیٰ علیہ اسلام کو، ان کو آپ شرعی نبی سمجھتے ہیں یا امتی نبی؟

مرزا ناصر احمد: مسیح ناصری؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کوئی بھی امتی نبی نہیں آسکتا تھا نہ آیا، اس لئے کہ۔۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی حضرت موسیٰؑ کی امت سے۔ میرا مطلب وہ ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں میں بھی وہی کہہ رہا ہوں، وہی کہہ رہا ہوں، آنحضرتؐ کی نسبت سے نہیں، حضرت موسیٰؑ کی نسبت سے، یا دوسرے نبی جو تھے، جن، جن علاقوں کے تھے، ان کی نسبت سے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نہ کوئی امتی نبی ہوا نہ آسکتا تھا، اس لئے کہ اس وقت جو شرائع لے کر آئے تھے وہ کامل نہیں تھیں اور کامل اتباع کے نتیجے میں اور فنا فی الرسول کے نتیجے میں یہ نعمت نہیں (ناقابل فہم) مل سکتی۔ ہمارا ایمان یہ ہے۔ تو امتی نبی صرف نبی اکرمؐ کا ہو سکتا ہے، جو اپنی عظمت اور شان میں سب سے اونچے چلے گئے اور ایک کامل، مکمل ہدایت اور شریعت قرآن پاک کی شکل میں نوع انسانی کو آپ نے دے دی۔ اس سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔۔۔۔ اگر آپ کہیں تو ذرا explain کر دوں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اس کا status clarify کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

حضرت موسیٰؑ ایک شرعی نبی تھے۔ ان کے بعد بنی اسرائیل میں جو انبیاء آئے ہیں، باوجود اس کے کہ وہ حضرت موسیٰؑ کی شریعت کے تابع تھے، لیکن کچھ تھوڑا تھوڑا فرق کر رہے تھے ساتھ، کامل اتباع نہیں ان کے اندر نظر آتی۔ حضرت محمدؐ کے بعد، ہمارا عقیدہ یہ

ہے، کہ ایک شوشہ بھی قرآن پاک کا منسوخ نہیں ہو سکتا۔ لیکن حضرت عیسیٰؑ نے یہ کہا: حضرت موسیٰؑ کی شریعت یہ کہتی تھی کہ آنکھ کے بدلے آنکھ۔ یہ شریعت کا حکم ہے، توریت کا۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ اگر ایک گال پر کوئی تھپڑ لگاتا ہے تو دوسری بھی آگے کر دو یعنی انہوں نے انتقام پر زور دیا اور حضرت عیسیٰؑ نے معافی پر زور دیا۔ لیکن، on the whole شریعت موسوی کی پابندی کرنے والے تھے۔ اور امتی نبی کے لئے ضروری ہے کہ ایک ایک لفظ، ایک ایک شوشے میں اپنے متبوع نبی، صاحب شریعت نبی کی کامل اتباع کرنے والا ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی حضرت عیسیٰ بھی شرعی نبی نہیں تھے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ میں پوچھ رہا تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں، شرعی نبی نہیں تھے ہمارے نزدیک۔

جناب یحییٰ بختیار: ''امتی'' تو میں اس sense میں کہہ رہا تھا کہ حضرت موسیٰ کی امت سے تھے وہ، یہودی تھے وہ بھی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: لیکن جو ہماری اصطلاح ہے ''امتی نبی'' وہ اس کے مطابق نہیں تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ ان کو ''غیر شرعی'' کہیں گے؟

مرزا ناصر احمد: ''غیر شرعی تابع نبی'' لیکن آپ کی نبوت امتی نبوت نہیں ہے، کامل اتباع کے نتیجہ میں نہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس واسطے کہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مسیح موعود جن کو ہم کہتے ہیں، ان کے status مقام میں فرق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام ہے کامل، absolute اتباع کا۔ لیکن حضرت مسیح کا مقام نہیں۔ اس واسطے دونوں کا فرق پڑ گیا ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں اس واسطے عرض کر رہا تھا کہ اس واسطے نہیں فرق کہ وہ بھی غیر شرعی تھے، یہ بھی غیر شرعی ہیں۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: غیر شرعی ہونے کے لحاظ سے وہ ہزاروں انبیاء جو بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد آئے، بشمولیت حضرت عیسیٰ، وہ غیر شرعی تھے، اور حضرت مسیح موعود بھی غیر شرعی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کا relationship ان کا تعلق۔۔۔۔۔

Mirza Nasir Ahmad: Only to that point.

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ یہ۔۔۔۔۔۔

Mirza Nasir Ahmad: Only to that extent.

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ یہ پوائنٹ جو ہے کہ اگر۔۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ، ہاں۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... ابھی یہاں جو ہے، ایسا ہی حوالہ مجھے نظر آیا ہے۔ اس لئے میں آپ سے وہ "In short, prophets are of two kinds........" جیسے میں نے کہا ناں، شرعی طور پر۔ Page 28 سے پڑھ رہا ہوں جی:

"...... those who are law-bearers like Moses..........."

Mirza Nasir Ahmad: Page 28?

ہم نے جو یہ اعلان کیا تھا کہ قیامت تک کے لئے یہ کامل اور مکمل شریعت اور ہدایت ہے، قرآن کریم کی شکل میں، ہمارا یہ دعویٰ صحیح نہیں ہو سکتا تھا جب تک کہ قرآن کریم کے بعض اسرار روحانی اور معارف دقیقہ ایسے نہ ہوں جو زمانہ کی ضرورتوں کے مطابق خدا تعالیٰ کے محبوب بندے خدا تعالیٰ سے قرآن کریم کے ــــــ امت محمدیہ کے اندر ــــــ خدا تعالیٰ سے قرآن کریم کے معانی اور تفسیر سیکھ کر اس وقت کے لوگوں کو، اُس جگہ کے، اس علاقے کے لوگوں کو بتائیں:

جب تک قرآن کریم کتاب مکنون نہ ہو، اس وقت تک یہ دعویٰ غلط ہو گا کہ یہ اس خدا کی طرف سے یہ جو تمام عالمین کا the whole Universe for all times to come. قیامت تک کے لئے ہے۔ اس کا یہ تو بڑا وسیع مضمون ہے، وہ تو سارا میں بیان نہیں کر سکتا، کچھ تھوڑے سے اشارے کر دیتا ہوں۔

اگر آپ ہمارے ''محضر نامہ'' کے۔۔۔۔۔ ہمارے ''محضر نامہ'' میں ایک رسالہ ہے، اس کا نام ہے: ''مقربان الٰہی کی سرخروئی ــــــ روح کا فرگری کے ابتلاء میں'' اس میں، بطور مثال کے، صدیوں میں سے انتخاب کر کے، مختلف 55 مشہور بزرگان امت کے کچھ واقعات مختصر لکھے ہیں۔ جب ان کی سیرت پر ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ مثلاً جب سید عبدالقادر جیلانیؒ صاحب نے تطہر اور تجدید کا کام شروع کیا تو اس وقت کے علماء نے ان پہ یہ کہہ کر کفر کا فتویٰ لگایا کہ ''کہ آپ وہ باتیں کرتے ہیں جو آپ سے پہلے سلف صالحین نے نہیں کیں''۔ کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اس چھپی ہوئی کتاب، چھپا ہوا خزانہ، جس کا وہاں ذکر ہے، اس کتاب مکنون کے کچھ حصے اس زمانے کے مطابق سکھائے۔ لیکن علمائے ظاہر نے پہلی کتب کو دیکھا اور ان کے اوپر الزام لگا دیا۔ اور سو

اب آپ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کتاب مکنون سے وہ کونسے خفیہ، پوشیدہ خزانے نکالے۔ میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ اس ایگریکلچر...... ایگریرین ایوریلوشن جو کہلاتا ہے، اور انڈسٹریل ایوریلوشن کے نتیجے میں جو سوشلزم اور کیمونزم کی شکل میں کسی جگہ کوئی، یعنی انسان کا ایک طبقہ مانتا ہے ان کو Blessing ، انسان کا دوسرا طبقہ اس سے agree نہیں کرتا ـــــ اس جھگڑے میں ہم نہیں پڑتے ـــــ ان مسائل کو حل کرنے کے لئے قرآن کریم سے علوم نکالے، اور اس میں خود ذاتی گواہ ہوں ـــــ گو میں اپنی ذات کے متعلق بات کرنا پسند نہیں کرتا مگر اس وقت مجبور ہوں ـــــ کہ میں پچھلے سال 73ء میں یورپ میں گیا، اور میں نے continent پر چار جگہ کم از کم پریس کانفرنس کی، اور وہاں میں نے اس مسئلہ پر ان کو بتایا کہ کیمونزم جو حل انسان کے آج کے مسائل کا پیش کر رہا ہے، اس سے کہیں زیادہ بہتر، اس سے کہیں زیادہ اچھا، اس سے کہیں زیادہ انسان کو satisfy کرنے والا حل قرآن کریم میں موجود ہے۔ تو جو شخص یہ کہتا ہے کہ کونسے مخفی خزانے تھے جو اس age میں جماعت احمدیہ کے ذریعے ظاہر ہوئے وہ، ان کو میں یہ کہوں گا کہ ـــــ میرا یہ دعویٰ نہیں کہ پہلی کتب ساری پہ میرا عبور ہے ـــــ اگر کسی صاحب کا یہ عبور ہو کہ وہ آج کے مسائل کا حل کرنے کے لئے پہلی کتب میں سے مواد نکال دے تو ہم سمجھیں گے، ٹھیک ہے، وہ سارا خزانہ پہلے آ گیا، نئے کی ضرورت نہیں ہے۔ تو ایک ہی وقت میں قرآن کا یہ دعویٰ کہ "میں کتاب مبین ہوں" اور ایک ہی وقت میں، اسی سانس میں، یہ دعویٰ کہ بڑا متضاد ہے کہ "کتاب مکنون ہوں" اس آیت کی جو تفسیر ہے:

یہ تفسیر جو ابھی میں نے آپ کو بتائی ہے، اس وسعت کے ساتھ، اس پھیلاؤ کے [illegible] نہیں خیال کہ پہلے آتی ہے۔ لیکن یہ علم تھا ان کو کہ ہر زمانے کے مسائل مختلف،

جناب یحییٰ بختیار: اور آئندہ بھی کر سکتے ہیں نا، ؟؟؟

مرزا ناصر احمد: اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: آئندہ بھی کر سکتے ہیں ۔۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، آئندہ بھی کر سکتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... تو اس کے لئے نبی کے آنے کی ضرورت تو نہیں کہ بات نبی لے گا یہ؟

مرزا ناصر احمد: اس کے لئے اس شخص کے آنے کی ضرورت تھی جس کے آنے پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر لگائی تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو، مرزا صاحب! میں پوچھ چکا ہوں۔ آپ نے کہا کہ بس، ان کے بعد اور کوئی نبی نہیں آئے گا، مرزا صاحب۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: میں نے یہ نہیں کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی امکانی دنیا کی بات میں نہیں کر رہا۔ جو ہماری ہدایت ہے، قرآن شریف کی، اس کی interpretation کے مطابق۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں نے یہ کہا تھا یہ ٹھیک ہے، اب آپ نے میری طرف سے صحیح بات کی میں نے یہ کہا تھا کہ امکانی بات کو چھوڑ دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں نہیں، وہ چھوڑ دیتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: وہ چھوڑ دی۔ میں نے یہ کہا تھا کہ امت محمدیہ میں صرف وہ نبی بن سکتا ہے جس کی نبی اکرم صلی علیہ وسلم نے بشارت دی ہو، اور ہمارے علم میں صرف ایک کی بشارت ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ان سے پہلے کوئی نہیں آیا، مرزا صاحب سے، اور بعد میں کوئی آ

جا

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اس واسطے میں نے عرض کیا کہ مرزا صاحب کے علاوہ اور کوئی نہیں۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: جو میں کہہ چکا ہوں وہ کافی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور کوئی نہیں آئیں گے؟

مرزا ناصر احمد: میں جو کہہ چکا ہوں وہ کافی ہے۔ جو میں نے جواب دیئے، میرے نزدیک وہ کافی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو میں وہی جواب پوچھ رہا ہوں، مرزا صاحب!

مرزا ناصر احمد: میں یہ جواب دے چکا ہوں کہ ہمارے علم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور کے آنے کی خبر نہیں دی۔ یہ میرا جواب ہے۔ بس ختم ہوئی بات۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا غلام احمد صاحب کے علاوہ۔

یہاں یہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کہتے ہیں۔ at page 10:-

"We hold the belief that this succession of Prophets will continue in the future as it has done in the past for reason repudiates any permanent cessation of it........"

مرزا ناصر احمد: امکانی بحث ہے یہ۔

جناب یحییٰ بختیار: بس، وہ پھر آپ۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: میں نے، ہاں، میں نے، اس کی interpretation میں نے کرنی ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar :

"....... If mankind is to continue to pass through ages of spiritual darkness, ages in which men will wander away from their Maker............."

مرزا ناصر احمد: یہ بہت لمبی بحث پہلے بھی ہو چکی ہے۔ وہ اگر کوئی اور سوال ہوں تو ان کا زیادہ اچھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا تھا، مرزا صاحب! کہ ہزاروں نبی آئیں گے اور۔۔۔

مرزا ناصر احمد: امکانی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا ''امکانی'' یہاں تو کہتے ہیں:

We hold the belief "..........

مرزا ناصر احمد: امکانی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: This is a question of faith, belief امکانی اور بات ہے، جو قرآن کے مطابق، روشنی میں، میں تو یہ سمجھتا ہوں وہ یہ نہیں کہتے کہ...... اللہ میاں ساری دنیا کو ختم کر سکتا ہے، تو اس کے بعد تو interpretation کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ یہ امکان ہو سکتا ہے کہ یہ زمین ہی ختم، اس کے بعد قرآن کی interpretation بھی ختم وہ رب العالمین ہے۔ کئی دنیائیں اور ہیں۔ وہ بات، امکانی بات میں نہیں کر سکتا۔ اللہ میاں کے بس کی بات ہے کہ قرآن کو منسوخ کر کے نیا شرعی نبی لے آئے، وہ امکانی بات ہے۔ مگر جو اللہ میاں کا جو موجودہ قانونی ہے، اس کی interpretation کے مطابق یہ بات ہو رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ ''وہی ایک کی بشارت ہے'' اور یہاں یہ کہہ رہے ہیں کہ ''اور بھی آئیں گے'' میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ...... یہ مطلب کچھ اور ہے ان کا:

> "We hold the belief that this succession of Prophets will continue in the future as it has done in the past for reason repudiates any permanent cessation of it. If mankind is to continue to pass through ages of spiritual darkness, ages

میرے پاس ـــــ میں چاہتا ہوں کہ اس پر بہت ہی کم وقت لگے تو بہتر ہوگا۔ وہ جہاد کے متعلق آپ کا کیا عقیدہ ہے؟ وہ آپ briefly بتادیں، بجائے اس کے کہ میں آپ سے سوال پوچھوں کہ جی، جہاد بالسیف منسوخ ہوگیا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں ایک فقرے میں بتا دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس واسطے کہ وہاں وہ کہتے ہیں کہ جہاں تلوار کا منسوخ ہو گیا ہے، یہ ہوا۔ آپ کا جو ویو پوائنٹ ہے۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جہاد جو ہے اپنی شرائط کے ساتھ واجب ہو جاتا ہے۔ جو شرائط جہاد ہمارے لٹریچر میں پہلے آئی ہوئی ہیں، علماء نے بحث کی ہے، اگر وہ شرائط موجود، ہوں تو جہاد فرض ہے۔ اور اگر وہ شرائط موجود نہ ہوں تو جہاد جائز ہی نہیں۔ اور یہ فقرہ میرے بتانے کے لئے کافی ہے۔ ہم جہاد کو، جو قرآن کریم نے اپنے رنگ میں ـــــ عظیم کتاب ہے ـــــ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ کے جو ارشادات ہیں ...... کوئی دنیا کا شخص اسے منسوخ نہیں کرسکتا، التواء کرسکتا ہے، یہ کہہ کے کہ آج کے دن یا آج کے زمانے میں جہاد کی شرائط نہیں پائی جاتیں، اس لئے جہاد نہیں ہوگا۔ اور اس وجہ سے علمائے امت نے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث جو جہاد کے متعلق آتی ہے:

اس کے یہی معنیٰ کئے ہیں کہ مہدی کے زمانہ میں جہاد کی شرائط جو ہیں، وہ نہیں پوری ہونگی۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ جو انگریز کا زمانہ تھا، اس میں آپ سمجھتے تھے کہ یہ ملتوی ہوگیا، منسوخ نہیں ہوا۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ عام ہے۔ اور اصل جو مسئلہ ہے وہ یہ ہے ـــــ یہ تو اس مسئلہ کا اطلاق ہر زمانے میں ہے ناں ـــــ مسئلہ یہ ہے، متفق علیہ ـــــ شرائط میں ممکن ہے کوئی تھوڑا بہت فرق ہو ـــــ کہ جب تک شرائط جہاد پوری نہ ہوں جہاد فرض نہیں، اور جب جہاد کی شرائط ہوں گو اس وقت جہاد سے پیچھے رہنا گناہ ہے۔ یہی ہمارا مسئلہ ہے۔

(At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by Madam Deputy Speaker (Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi)

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، یہ ایک آپ نے clarify کر دیا۔ اس میں ایک اور پوائنٹ ہے۔ ایک تو شرائط موجود نہیں، اس لئے جہاد جائز نہیں۔ دوسرا، شرائط موجود ہیں، جہاد جائز ہے، مگر method تلوار کا نہیں قلم کا ہو، یہ بھی آپ کا ہے کوئی؟ اس پر ـــــ

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ سوال یہ ہے کہ اسلامی لٹریچر میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں تین جہادوں کا ذکر ہے۔ ایک کو ہمارا لٹریچر کہتا ہے "جہاد اکبر" اور اس کا مفہوم یہ لیا جاتا ہے: "اپنے نفس کے خلاف جہاد، محاسبہ نفس، self criticism اصلاح نفس کی خاطر" اس کو اسلامی اصطلاح میں "جہاد اکبر" کہتے ہیں۔

اور ایک اسلامی اور قرآن کریم کی اصطلاح میں آتا ہے "جہاد کبیر" اور وہ قرآن عظیم اور اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کا نام، اور قرآن کریم میں آیا ہے:

قرآن کریم کو لے کر دنیا میں اس کی اشاعت کا جو کام ہے وہ قرآنی اصطلاح میں "جہاد کبیر" کہلاتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: انگریز کے زمانے میں اس وقت کے تمام کی رائے کے مطابق جہاد صغیر کے حالات نہیں تھے۔ مگر ہر زمانے میں جہاد کبیر کے حالات رہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی اگر مسلمانوں کا ملک ہو، مسلمانوں کی حکومت ہو ـــــ یہ تو انگریز کی حکومت تھی ـــــ ادھر بھی جہاد کبیر چلتا رہتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: قرآن کریم کو، سنت کو قائم کرنا، اور اصلاح امت، جو اس ملک میں رہ رہی ہو، اس کی کوشش کرتے رہنا اور بیدار رہنا، کوئی وسوسہ، کوئی بدعت بیچ میں نہ آ جائے ... یہ جہاد کبیر ہے، یہ چلتا رہتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو میں سمجھ گیا ہوں۔ یہ میرا impression ہے کہ مرزا صاحب نے تلوار کو قلم سے substitute کیا۔

Mirza Nasir Ahmad: No, no,............

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو ناں۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں یہ نہیں ہے۔ یہ کیا کہ قلم کے جہاد کی نہیں ہیں وہ شرائط یہاں موجود، لیکن جہاد کبیر کی اس زمانہ میں خاص کر ضرورت ہے، کیونکہ غیر مذاہب حملہ آور ہو رہے تھے۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، وہ تو میں سمجھ گیا ہوں۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ۔۔۔۔یعنی یہ بڑی وضاحت سے ہے کہ اگر شرائط پوری ہوں گی تو احمدی لڑیں گے جا کر، باقی مسلمانوں کے ساتھ مل کے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس پر بہت سارے سوال ہیں جی، میرے پاس۔ پھر میں ان میں سے ایک دو ذرا دیکھ لے، تا کہ ٹائم ضائع نہ ہو۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، مجھے تو آپ ریسٹ دے دیتے ہیں، شکریہ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو ٹھیک ہے۔ میں بتا ہوں کہ ایک آپ، یہ جو ہے نا، اس کا آپ اگر تھوڑا سا explain کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: جی اس کے explanation کئی ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہاں "جہاد" سے شرعی اسلامی جہاد مراد نہیں، بلکہ جہاد کی وہ غلط conception ہے جو اس زمانہ میں پائی جاتی تھی۔ اور یہاں یہ فرمایا ہے کہ "جوں جوں میں اس مسئلے کو واضح کرتا ں گا کہ اسلام کے نزدیک یہ جہاد ہے اور تمہارا موجودہ تصور جہاد درست نہیں ہے، تو جو موجودہ غلط تصور ہے اس کے معتقدین کی تعداد بڑھنے سے وہ دوسروں کی تعداد کم ہوتی چلی جائے گی" اور دوسرے وہ جو ہے شرائط کے متعلق، وہ بھی اس کے ساتھ آئیگا کہ اگر یقین لوگوں کے نزدیک شرائط جہاد ہیں ـــــ یہ کوئی ایسا بھی ہو سکتا ہے ـــــ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی وضاحت سے یہ تحریر فرمایا ہے کہ جب بھی جہاد کی شرائط موجود ہوں، لڑنا پڑے گا۔ یہ فرض ہے مسلمان احمدی کا۔ سارے فرقوں کا یہ common مسئلہ ہے، کوئی علیحدہ تو نہیں۔

مثلاً ایک میں چھوٹا سا حوالہ میں پڑھ دیتا ہوں اس کے مقابلے میں، ان دونوں کو ملا کر...... یہ "نورالحق" حصہ دوم، میں ہے:

"...... بلکہ صرف ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم فرماتا ہے جو خدا تعالیٰ کے بندوں کو ایمان لانے سے روکیں اور اس بات سے روکیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر کاربند ہوں اور اس کی عبادت کریں، اور ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے جو مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں اور مومنوں کو ان کے گھروں اور وطنوں سے نکالتے ہیں اور خلق اللہ کی جبراً اپنے دین میں داخل کرتے ہیں اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو مسلمان

ہونے سے روکتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا تعالیٰ کا غضب ہے اور مومنوں پر واجب ہے جو ان سے لڑیں اگر وہ باز نہ آویں۔“

تو یہاں جہاد کی ان شرائط کے پورا ہونے کے ساتھ جہاد کے وجوب کا فتویٰ دے دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں جو پوزیشن clarify کرانا چاہتا تھا، ایک تو آپ نے فرمایا کہ جہاد کی بعض شرائط ہوتی ہیں، اگر وہ شرائط موجود ہوں تو جہاد ہو جاتا ہے، ورنہ جائز نہیں۔ پھر دوسرا ساتھ یہ سوال آ جاتا ہے کہ چونکہ وہ مسیح موعود ہیں، مہدی آخرالزمان ہیں، ان کے آنے کی وجہ سے جہاد بالکل ہی ختم ہے اب یہ کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ حالات ہو یا نہ ہوں یہ میں اس وقت پوزیشن۔۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں نہیں، یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ پوزیشن نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں یہ پوزیشن نہیں ہے، بالکل نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار:

”……جیسا کہ حدیثوں میں پہلے لکھا گیا تھا کہ جب مسیح آئیگا تو دین کے لئے لڑنا حرام کیا جائیگا۔۔۔۔۔“

مرزا ناصر احمد: کوئی شرائط پوری نہیں ہوں گی اور۔۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار:

”……سو آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا۔“ تو یہ تو ملتوی نہیں ہوا۔

مرزا ناصر احمد: وہ دوسری جگہ ملتوی کرنے کا لکھا ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ میں کہہ رہا ہوں کہ دونوں کے لئے۔۔۔۔۔

اس لئے ____ یعنی ہمارے اپنے ایمان کے مطابق، میں اپنی بات کر رہا ہوں ____ اور مہدی کی زندگی میں، یہ clash ہی نہیں ہوا کہ فتویٰ دیا ہو، ملت نے، کہ جہاد کی شرائط پوری ہوگئیں، اور بزرگان دین جہاد کے لئے میدان میں چلے گئے، اور جماعت احمدیہ پیچھے رہ گئی۔ اب یہ تو تاریخ بن گئی ناں۔ ۱۹۰۸ء میں بانی سلسلہ احمدیہ کا وصال ہو گیا۔ آپ کے دعویٰ سے لیکر آپ کے وصال تک احادیث کے مطابق امن کا زمانہ تھا، نہ کہ جنگ کا، اور جہاد کبیر کا زمانہ تھا، نہ کہ جہاد صغیر کا۔ اور اس کی طرف میں نے ابھی ایک حوالہ پڑھا۔ دس پندرہ حوالے ہونگے جو روشنی ڈالتے ہیں۔ اور اس عرصے میں ____ ایک پوائنٹ ہے میرا۔ محدود کر دیا ناں میں نے زمانہ ____ دعویٰ سے لیکر آپ کے وصال تک ہندوستان کے علماء نے یہ فتویٰ دیا ہی نہیں کہ جہاد کا زمانہ ہے، اور نہ ہندوستان میں علماء کے گروہ دوسروں کے ساتھ مل کر جہاد کے میدان میں نکلے، بلکہ سب نے امن کا زمانہ کہا، امن کا زمانہ کہا۔

اور جہاں تک انگلستان کی سلطنت کا سوال ہے، آپ کو الہام بتایا گیا کہ ۸ سال کے بعد ____ ۸ سال تک ان کا رعب ہے اس کے بعد یہ سلطنت برطانیہ پر زوال آ جائے گا، زوال شروع ہو جائے گا۔ اور اس زوال کی ابتداء ملکہ وکٹوریا کے مرنے کے ساتھ ہوئی ہے۔ یعنی وہ آٹھ سال پورے ہو گئے ہیں، الہام کے مطابق اور اس کے بعد سے آج تک وہ کہاں ہے، وہ برٹش ایمپائر، جس کے اوپر سورج کبھی غروب نہیں ہوتا تھا؟ آج وہ برٹش ایمپائر ہے جو سورج کی کرنوں کو ڈھونڈنے کے لئے دنیا میں پھر رہے ہیں۔

تو میرا مطلب یہ ہے کہ دعویٰ سے لے کر آپ کی وفات تک علماء نے کہا بھی ہندوستان میں جہاد کا فتویٰ نہیں دیا، نہ علماء صاحبان ____ جس طرح ہمارے پرانے بزرگ میدان جہاد میں جایا کرتے تھے ____ لڑنے کے لئے اکھٹے ہو کر لڑائی کے لئے گئے۔

اس کے بعد کا زمانہ ایک آتا ہے ____ میں آگے چلتا ہوں ____ کیونکہ وہ بھی شاہد ممکن ہے، پرانے سوال ہیں ہمارے اوپر ہوئے ہوئے کوئی پچاس سال سے چلا آ رہا ہے، کوئی تیس سال سے۔ بہرحال جنگ ہوئی۔ اس جنگ کو، ہمارے نزدیک، یہ جو جنگ لڑی گئی، یہ دنیا کی جنگ تھی، مسلمانوں کی حکومتوں کی جنگ نہیں تھی، لیکن مسلمان کروڑوں کی تعداد میں اس سے متاثر ہو گئے۔

اس وقت ایک چیز ہمارے سامنے آئی اور وہ یہ تھی کہ ہمارے خلیفہ المسلمین ____ یعنی یہ درست ہے، آج میں مانتا ہوں کہ چونکہ، ہمارے نزدیک، مہدی آگئے تھے، اس واسطے "خلیفہ المسلمین" ہم ان کو نہیں سمجھتے لیکن جماعت احمدیہ، جس کی تعداد اس وقت بڑی تھوڑی تھی، اس کے علاوہ تمام دنیا کے مسلمان خلافت عثمانیہ ترکیہ کو "خلیفہ المسلمین" ان کو کہتے تھے، اور وہ خلافت کے تھے ____ اور ہمارے خود ہندوستان میں خلافت موومنٹ چلی اس جنگ میں وہ ملوث ہو گئے۔ اس لئے انہوں نے، Allies کے خلاف جو محاذ تھا، اس کا ساتھ دیا۔

اس وقت ساری دنیا کا پریشر شریف مکہ پر بڑا کہ خلیفہ المسلمین انگریزوں سے برسرپیکار ہے اور اس کو تم جہاد ____ "Holy War" اس کا ترجمہ یہ کیا جاتا ہے، پتہ نہیں درست یا غلط ____ بہرحال مجھے جہاد سے تعلق ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ اس کو جہاد قرار دو، Holy war قرار دو۔ شریف مکہ ____ اس وقت First world war کی میں بات کرتا ہوں ____ وہ ان کے لئے dilemma تھا۔ اگر وہ اسے جہاد قرار دے، Holy war قرار دے، تو انگریز جس سے وہ پیسے بھی لے رہے تھے اور بندوقیں اور ایمونیشن بھی لے رہے تھے اپنی حکومت کو قائم کرنے کے لئے، وہ ناراض ہوتا تھا اور ان [illegible] بند ہوتے تھے اور وظیفہ بھی بند ہوتا تھا اور بندوقوں کی سپلائی بھی بند ہوتی

تھی۔ اور اگر وہ اسے جہاد قرار نہ دیں تو سارے دنیا کے مسلمان ناراض ہوتے تھے۔ بڑا پریشر پڑا ہوا تھا۔

میں نے بتایا کہ یہاں بھی ایک خلافت موومنٹ چلی، چنانچہ انہوں نے اس وقت یہ dilemma دیکھ کے ابن سعود کے پاس اپنا ایک معتمد بھیجا ـــــ یہ تاریخ کا ایک ورق ہے ثبوت کتابیں ہیں ہمارے پاس ـــــ اور ابن سعود، جو بھی ان کے خاندان کے تھے اس وقت نجد کے حاکم ـــــ یہ تو جہاد کے ہیں، وہ نجد کے تھے ـــــ ان کو، معتمد کو ''صاف بات کرد جا کے۔ اگر میں اسے جہاد قرار دیتا ہوں خلیفہ المسلمین کی جنگ ہے، درست ہے ـــــ تو میرے پیسے بھی مارے جاتے ہیں اور میری سپلائی آرمز کی جو ہے وہ بھی بند ہوتی ہے۔ اور اگر میں جہاد قرار نہیں دیتا تو مسلمان میرے پیچھے پڑ جائیں گے، حج کے اوپر میرے تکے بوٹی کریں گے، وغیرہ، وغیرہ میں بڑی پریشانی میں ہوں۔ تم بتاؤ کیا مشورہ ہے؟''

ابن سعود کا خاندان اس وقت انگریز کے پیسے، بھی لے رہا تھا اور بندوق بھی لے رہا تھا۔ جس dilemma اور مصیبت میں یہ تھے اسی dilemma اور مصیبت میں ابن سعود کا خاندان نجد میں تھا۔ چنانچہ انہوں نے اس معتمد سے مشورہ کر کے شریف مکہ کو پیغام بھیجا کہ ''تم اسے جہاد بالکل نہ قرار دینا اور میں تمہارے ساتھ ہوں'' اور اس وقت انہوں نے یہ فتویٰ جہاد کے خلاف اس جنگ میں اس وجہ سے دیا کہ ـــــ تاریخ یہ ریکارڈ کرتی ہے ـــــ کہ نجد کی، ابن سعود کے خاندان کی ٹوٹل انکم، کل آمدن حکومت کی ایک لاکھ پونڈ سٹرلنگ تھا، اور انگریز نے ان کو ماہانہ دیا، پانچ ہزار، اور ساٹھ ہزار پونڈ سٹرلنگ، In goldcoins یہ ان کو دیا، جس کا مطلب ہے کہ ان کی ٹوٹل آمدن کا ساٹھ فیصد، اور تین برین گنیں ـــــ چھوٹی سی ان کی فوج تھی ـــــ اور تین ہزار بندوقیں۔ ایک وقت

جناب یحییٰ بختیار: نہیں وہ آپ...... میں تو صرف یہ سوال جو میرے سامنے ہیں کہ جہاد۔ آپ نے فرمایا ہے کہ آپ کا عقیدہ یہ ہے کہ جب وہ شرائط موجود ہوں تو فرض، ورنہ وہ جائز نہیں تو دوسرا یہ مسئلہ سامنے آجاتا ہے کہ مسیح موعود کے زمانے میں، جب وہ واپس آئیں گے تو یہ:

"حدیثوں میں لکھا گیا ہے کہ جب مسیح آئے گا تو دین کی وجہ سے لڑنا حرام کیا جائے گا"۔-----

مرزا ناصر احمد: 1093

(عربی)

جناب یحییٰ بختیار:

"......آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا"

اس کا تو شرائط سے کوئی تعلق نہیں ہے، اس کا شرائط سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کیونکہ مسیح آچکا ہے-----

مرزا ناصر احمد: دیکھیں ناں، حدیث چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے-----

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہی میں کہہ رہا ہوں ناں جی،

مرزا ناصر احمد: نہیں، میرا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کے سوائے یہ معنی، اس معنی کے اور کوئی معنی ہو ہی نہیں سکتے کہ مسیح کے زمانے میں ایک عرصے تک جہاد کی شرائط پوری نہیں ہوں گی۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ حرام ہو گیا، اس وجہ سے-----

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... کہ مسیح آگئے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ، میں، کہتا ہوں، تھیں۔

مرزا ناصر احمد: ویسے، یہ دیکھیں ناں، ایک اور حوالہ بھی ہے کہ جب تک یہ شرائط رہیں اس وقت تک بند رہے گا، اور جب تک کہ خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کردے اور پھر جہاد جو ہے وہ ہو جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ آپ نے فرمایا میں نے وہ، وہ ''محضر نامہ'' میں ہے۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، میں کہتا ہوں، وہ ''محضر نامہ'' میں یہ نہیں ہے جو میں آپ کو پڑھ کر سنا رہا تھا، اس لئے کیونکہ اس کی clarification ضروری ہو جاتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: اس لئے کہ تو وہ سارے ہم نے حوالے دیئے تو۔۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ جو ہے، مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ پوچھوں آپ سے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ ٹھیک ہے، پوچھیں آپ۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر مجھ سے جی، دو سوال اور پوچھے گئے ہیں کہ: کیا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی نے ہندوستان کو دارالحرب نہیں قرار دیا تھا؟

ایک اور سوال ہے، ساتھ ہی:

جس جہاد کو انگریزوں نے Wahabi Revolt کیا ہے، اس میں علماء شریک تھے یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ کیا ہے؟ یہ تاریخی ہے؟ بڑا دلچسپ سوال: جس جہاد کو۔۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... انگریزوں نے Wahabi Revolt۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: کس زمانے کے متعلق بات ہے یہ؟

مرزا ناصر احمد: اچھا! فرسٹ ورلڈ وار سے پہلے کی بات ہے۔ کس زمانے کی بات ہے؟ میں نے یہی کہا تھا کہ پیریڈ۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ میں verify کروں گا ڈیٹس وغیرہ، تا کہ اس میں پھر بعد میں ذرا شک پیدا نہ ہو۔

Mr. Chairman : There were two questions : one has been answered, the other has been deferred. And first reply has come. The Attorney-General put two supplementaries what was the other?

Mr. Yahya Bakhtiar: The other question was:

''شاہ عبدالعزیز دہلوی صاحب نے ہندوستان کو دارالحرب نہیں قرار دیا تھا''؟

مرزا ناصر احمد: نہیں یہ تو کوئی حوالہ ہو تب ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر آپ کہتے ہیں کہ نہیں کہا تھا یا آپ کو نہیں معلوم۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ...... تو پھر وہ مبہم رہ جائے گا۔ ہمیں بتایا جائے کہ شاہ عبدالعزیز صاحب نے اس کو قرار دیا تھا یا نہیں دیا تھا، تو تب پھر میں جواب دے سکتا ہوں۔ لیکن یہ کہ: ''کیا فلاں شخص نے یہ کہا تھا یا نہیں کہا تھا؟'' یہ سوال تو نہیں ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں ایسے سمجھ لیجئے کہ: ''شاہ عبدالعزیز صاحب نے ہندوستان کو دارالحرب قرار دیا تھا یا نہیں؟''

مرزا ناصر احمد: اس کا حوالہ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: کوئی بھی نہیں۔ میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ میں نے ان کے حوالے بند کرا دیئے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: بس ٹھیک ہے۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ......آپ سے سوال پوچھتے ہیں، آپ کہیں کہ ''مجھے علم نہیں ہے اس کا'' ''کہا تھا'' یا ''نہیں تھا کہا''

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، بس وہ کافی ہے ــــــ "قطعاً موقوف" کا مطلب ہے "ملتوی"۔

مرزا ناصر احمد: "موقوف" کا مطلب ہی "ملتوی" ہے۔ میں سمجھا تھا "منسوخ" ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں،......۔

مرزا ناصر احمد: "موقوف" ــــــ ایک وقفے تک کے لئے پیچھے ڈال دیا گیا۔

مرزا ناصر احمد: جی، میں پڑھتا ہوں، تاکہ پھر نہ ہو وہ:

"مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔"

مرزا ناصر احمد: ہاں "موقوف کر دیا گیا" ــــــ "موقوف" کے معنی ہی التواء کے ہیں، وقفہ ڈالنے کے۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی آگے ہے جی:

"آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا ہے خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔" موقوف" نہیں، لفظ "بند" ہے ــــــ "بند کیا گیا" ہے۔

مرزا ناصر احمد: شاید شرائط نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو گیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں پڑھ کے سنا دیتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، سنا دیجئے، سنا دیجئے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ تو آپ...... میں جانتا ہوں جو وہ کہیں گے جواب میں (ہنسی)

"آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا ہے خدا کے حکم سے بند کیا گیا۔"

مرزا ناصر احمد: یہ فقرہ میں نے سنا نہیں "آج سے انسانی جہاد"؟

جناب یحییٰ بختیار: "انسانی جہاد"

جناب یحییٰ بختیار: یہ جب مسیح آئیں گے تو بالکل ختم ہو جائیگا جہاد؟

مرزا ناصر احمد: جب مسیح آئیں گے تو جہاد کی شرائط نہیں ہوں گی موجود۔ اور جب شرائط ہو جائیں گی تو وہی مہدی کہے گا کہ جب شرائط پوری ہو جائیں، جہاد کرو، ہر مومن کا فرض ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر وہاں "تحفہ گولڑویہ" میں بھی یہی ہے صفحہ 30 کہ:

"بس آج سے دین کے لئے لڑنا مسلمانوں کے لئے حرام ہے۔"

مرزا ناصر احمد: "آج سے"

1102

جناب یحییٰ بختیار: میں اس واسطے درجہ بدرجہ ۔۔۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ "ملتوی ہو گیا" پھر "قطعاً موقوف ہو گیا" پھر "بند ہو گیا" پھر "حرام ہو گیا" اور آپ کہتے ہیں کہ سب کا مطلب "ملتوی" ہے ۔۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: جو جہاد کی شرائط...... جب جہاد کی شرائط نہ ہوں ۔۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... یہاں "آج سے" کہہ رہے ہیں!

مرزا ناصر احمد: نہیں، ہاں، ہاں، جہاد کی شرائط کے فقدان کے وقت جہاد حرام ہے، ہمیشہ کے لئے، نہیں ہمیشہ کے لئے جہاد کی شرائط کے فقدان کے وقت جہاد حرام ہے ہمیشہ کے لئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! وہ تو ایک established پوزیشن ہے ۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: وہی ہے ہماری پوزیشن۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ آنحضرتؐ کے زمانے میں بھی اگر شرائط نہ ہوں تو نہیں

مرزا ناصر احمد: بالکل، اس واسطے کہ حدیث نے یہ کہا۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ......مگر مسیح موعود کی وجہ سے تو کچھ اور change بھی آ گیا ہے ناں، کہ وہ آگیا تو جیسے وہ ہوگیا، یہ۔۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ابھی میں وضاحت کر دیتا ہوں ـــــ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں حکم یہی تھا کہ جہاد کی شرائط ہوں تو جہاد کیا جائے۔ اور آنحضرت صلعم کے زمانے میں جہاد کی شرائط تھیں اور جہاد کیا [illegible]ر مہدی کے زمانے میں بھی وہی حکم ہے کہ جہاد کی شرائط ہوں تو جہاد کیا جائے۔ جہاد کی شرائط نہیں تھیں اس لئے جہاد جو تھا وہ اس وقت تک کہ جہاد کی شرائط پوری ہوں، حرام ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی میں، جو مدنی زندگی سے زیادہ لمبی ہے، جہاد کی شرائط نہیں تھیں اور جہاد نہیں کیا گیا ـــــ 13 سال تک۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر تو پوائنٹ بڑا clear ہو جاتا ہے ناں جی۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ جہاد شرائط سے ہے، مسیح کے آنے سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

مرزا ناصر احمد: مسیح کے آنے سے صرف اتنا تعلق ہے کہ پیشگوئی کی گئی تھی، احادیث میں، کہ اس کے زمانے میں شرائط جہاد نہیں ہوں گی۔ صرف اتنا تعق ہے، اور نہیں۔ جہاں تک کہ فی ذاتہ جہاد کا مسئلہ ہے، اس کا مسیح کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی جب ان کی زندگی ختم ہو جائیگی اس کے بعد پھر شروع ہو جائیگا سلسلہ؟

No. 9

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS

OF

THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Thursday, the 22nd August, 1974

(Contains Nos. 1—27)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD

جناب یحییٰ بختیار: ...... کہ شرائط نہیں ......

مرزا ناصر احمد: ...... کہ شرائط نہ ہوں ......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور نہ ہونگی۔

مرزا ناصر احمد: اگر شرائط نہ ہوں اور جہاد کیا جائے تو وہ ایک حرام فعل ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: حرام ہوتا ہے تو اس لئے ان کی زندگی میں یہ حرام ہے کیونکہ شرائط نہیں ہونگی اور نہ ہوسکتی ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ان کے دعویٰ میں ______ پیدائش کے وقت نہیں ______ ؛ مسیحیت اور وصال کے درمیان کے زمانے میں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ limited period ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اس پر مجھے یہ بھی یاد آ گیا کہ ایک سوال ہے، یہاں آپ سے پوچھ لیتا ہوں، کہ مرزا صاحب نے دعوائے مسیحیت کب کیا؟

مرزا ناصر احمد: 1891ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: 1891ء؟

Mirza Nasir Ahmad: Eighteen ninety-one

جناب یحییٰ بختیار: اور اس سے پہلے انہوں نے جو کوئی دعویٰ کیا، مجدد یا محدث کا claim کیا؟

مرزا ناصر احمد: اس سے پہلے، دو سال پہلے، eighteen eighty-nine بیعت کا سال ہے، یعنی جب جماعت بنائی، لیکن اس وقت دعویٰ کوئی نہیں تھا اور جو بیعت کی غرض تھی وہ یہی کہ "میں چاہتا ہوں کہ میرے ساتھ تعلق رکھ کے لوگ کچھ سچے اور پکے مسلمان بن جائیں اور خدمت اسلام کا ان سے کام لیا جا سکے"۔

جناب یحییٰ بختیار: اور امتی نبی کا دعویٰ کس date کو ہوا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ جو مسیحیت ہے نا، مسیح کے متعلق نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ وہ امتی نبی ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں کہتا ہوں مرزا صاحب نے کب پہلے کہا کہ ''میں امتی نبی ہوں''؟

مرزا ناصر احمد: وہی 91ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہی 1891ء میں دونوں باتیں ـــــ اسی ......

مرزا ناصر احمد: وہی، میں نے کہا تھا، اُسی سے استدلال ہوتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس سے لیکر ان کی وفات تک اٹھارہ سو...... 1908ء تک......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... اس پریڈ میں جو ہے جہاد آپ کے نقطہ نظر سے شرائط اس کی نہیں ہوسکتی تھیں؟

مرزا ناصر احمد: شرائط نہ ہوسکتی تھیں، نہ ہندوستان میں ہوئیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہ ہوئیں؟

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ۔

جناب یحییٰ بختیار: اور باقی دنیا میں بھی نہیں ہوئیں؟ صرف آج کی دنیا میں ہوئیں؟

مرزا ناصر احمد: باقی دنیا میں تو دنیا کی تاریخ دیکھیں گے تو فیصلہ کریں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے تو کل یہی عرض کیا تھا، مرزا صاحب! کہ ایک اور شخص نے دعویٰ کیا کہ وہ مہدی ہے۔ اُس نے جہاد کا اعلان بھی کیا۔ اب یہ میں کہتا ہوں کہ اسی پیریڈ میں ہے......

جناب یحییٰ بختیار: میں نے تو بہت کچھ سیکھا ہے، مجھے تو کسی چیز کا علم ہی نہیں تھا اس کا۔ تو مرزا صاحب! پھر اس کا مطلب یہ ہو گیا کہ یہ شرائط جہاد کے بارے میں......

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) شرائط نکالو۔

جناب یحییٰ بختیار: ......مرزا صاحب کی وفات کے بعد......

مرزا ناصر احمد: ہو سکتی ہیں اور پھر جو شرائط ہیں، ابھی ہم فلسفانہ بات کر رہے ہیں تو ہمیں یہ بھی تو دیکھنا چاہیئے کہ شرائط، کے متعلق ہمارے دوسرے بھائیوں کا کیا فتویٰ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، یہ تو......اس میں تو کوئی، جہاں تک مجھے......

مرزا ناصر احمد: میں ایک منٹ میں بتا دیتا ہوں، یعنی لمبا نہیں، ایک منٹ میں۔ یہ ہے اہل حدیث کا فتویٰ ____ آپس میں اختلاف ہو سکتے ہیں ____ میں نے صرف مثال کے طور پر ایک لے لیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ چار شرائط ہیں۔ اول یہ کہ امت مسلمہ کا......اول یہ شرط ہے کہ امت مسلمہ کا ایک امام اکبر ہو ____ یہ شرط ہے جہاد کی ____ امت مسلمہ میں ایک خلیفہ جو ساری دنیا کے مسلمان اس کو اپنا امام مانتے ہوں۔ پہلی شرط یہ ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ جس قسم کی بھی جنگ ہو اس کے لئے مناسب ہتھیار مہیا ہو سکیں اور ہوں۔ یہ شرط "فتاویٰ نظیریہ" میں ہے۔ مثلاً آج کی ایٹمی جنگوں میں ایٹمی ہتھیار ہونے چاہئیں، اس فتویٰ کی رو سے۔ اسباب لڑائی کا مثل ہتھیار وغیرہ کے مہیا ہو۔ میں یہ ایک ایک فقرہ لے رہا ہوں۔ اس کی اگر نہ سمجھ آئے تو میں کر دوں گا ____ دوسرا یہ کہ اسلامی دینی جہاد کے لئے ایک base ہونی چاہیئے دینی کوئی ملک ہو جہاں سے سارا جہاد جو دنیا کا ہے اس کو کنٹرول کیا جا سکے، رسد مہیا کی جا سکے، ہتھیار مہیا کئے جا سکیں۔ آدمی مہیا کئے جا سکیں۔ تیسری شرط ہے ____ base کا ہونا۔ اور چوتھی شرط ہے کہ مسلمانوں کا لشکر اتنا ہو کہ کفار کے مقابلہ میں مقابلہ کر سکتا ہو، یعنی

(یہ وہ زمانہ ہے جس میں کوئی حکومت مسلمانوں پر مسلمان ہونے کی وجہ سے ______ ویسے تو بڑی ظالم حکومتیں تھیں ______ لیکن یہ وہ زمانہ ہے جس میں کوئی ملک ایسا نہیں جس میں مسلمان پر اس کے اسلام کی وجہ سے ظلم کیا جاتا ہو)

(اور نہ کوئی حاکم پایا جاتا ہے جو اسلام، جو اس کا دین ہے، اس کی وجہ سے اس کے خلاف کچھ احکام جاری کر رہا ہو۔)

(اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے شرائط کے نہ پورا ہونے کی وجہ سے اس زمانے میں اپنے حکم کو دوسرا رنگ دیا ہے۔)

1118

اس زمانے میں ______ بڑی واضح ہے یہ عبارت ______ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اس زمانے کے متعلق پھر آپ ایک نظم میں لکھتے ہیں:

''فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ
عیسیٰ مسیح ہی جنگوں کا کردے گا التوا''

ویسے وہ ''حرام'' کا لفظ وہ پہلے میں ہے، اور بڑی وضاحت سے وہ ''حرام'' کے معنی ہمیں بتا رہا ہے۔

پھر آپ اپنی ایک دوسری کتاب میں تحریر فرماتے ہیں:

''صحیح بخاری کی......

بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔ صحیح بخاری کی اس حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے:

یعنی مسیح جب آئے گا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کر دے گا۔ تو میں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہیں وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں، دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی ذہن کو ترقی دیں اور دردمندوں

بھیڑوں اور بکریوں کی طرح سر کٹا دیں اور اسلام کی سچائی پر اپنے خون سے مہر کر دیں۔ اور خدا کی توحید کو پھیلانے کیلئے ایسے عاشق ہوں کہ درویشانہ طور پر تختی اٹھا کر افریقہ کے ریگستان تک پہنچتے ہیں اور اس ملک میں اسلام کو پھیلا دیں اور پھر ہر ایک قسم کی صعوبتیں اٹھا کر چین تک پہنچیں، نہ جنگ کے طور پر بلکہ درویشانہ طور پر اس ملک میں پہنچ کر دعوت اسلام کریں، جس کا نتیجہ یہ ہو کہ ان کے بابرکت واسطے کئی کروڑ مسلمان اس زمین میں پیدا ہو جائیں۔ اور پھر ٹاٹ پوش درویشوں کے رنگ میں ہندوستان میں آئیں ۔ بہت سے حصہ آریہ ورتھ کو اسلام سے مشرف کر دیں، اور یورپ کی حدود تک لا الہ الا اللہ کی آواز پہنچا دیں۔ تم ایماناً کہو، کیا یہ کام ان لوگوں کا ہے جو جبراً مسلمان کئے جاتے ہیں، جن کا دل کافر اور زبان مومن ہوتی ہے۔ بلکہ یہ ان لوگوں کے کام ہیں جن کے دل نور ایمان سے بھر جاتے ہیں۔ اور جن کے دلوں میں خدا ہی خدا ہوتا ہے۔'' (''پیغام صلح'')۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

''مسیح دنیا میں آیا تاکہ دین کے نام سے تلوار اٹھانے کے خیال کو دور کرے۔ اور اپنے حجج اور براہین سے ثابت کر دکھائے کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو اپنی اشاعت کے لئے تلوار کی مدد کا ہرگز محتاج نہیں بلکہ اس کی تعلیم کی ذاتی خوبیاں اور اس کے حقائق و معارف و حجج و براہین اور خدا تعالیٰ کی زندہ تائیدات اور نشانات اور اس کا ذاتی جذب ایسی چیزیں ہیں جو ہمیشہ اس کی ترقی اور اشاعت کا موجب ہوئی ہیں۔ اس لئے وہ تمام لوگ آگاہ رہیں جو اسلام کے بزور شمشیر پھیلائے جانے کا اعتراف کرتے ہیں کہ وہ

مرزا ناصر احمد: ''زمانہ'' جو ہے ناں......

جناب یحییٰ بختیار: اس sense میں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس sense میں ''زمانہ'' جو ہے وہ confusing word ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہ، اس واسطے کہ دونوں sense میں آ چکا ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، حدیث کہتی ہے کہ مہدی ____ ''یَضَعُ الْحَرْبَ'' ____ حرب کو، جنگ کو، جہاد صغیر کو، رکھ دے گا۔ ''یضع'' بتا رہا ہے کہ پھر اس کا استعمال ممکن ہے، خود یہ عربی کا لفظ جو ہے۔ اور مہدی کے زندگی کے لئے یہ یقینی ہے کہ اس کی زندگی میں شرائط جہاد معدوم ہونگی۔ لیکن آپ کے مرنے کے بعد، وصال کے بعد اس کا امکان ہے کہ شرائط موجود ہوں اور اس کے لئے یہ حکم یہاں آپ کی تحریروں میں ہے کہ اُس وقت فرض اور واجب ہے کہ احمدی جہاد میں شامل ہوں۔ یہ ہے جہاد کا ......اس کو ایک اور تصور کے ساتھ ملانے سے confusion پیدا ہوتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ میں نے......

مرزا ناصر احمد: یعنی یہ میں......ہاں، ایک ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین کے سینکڑوں حوالے اور قرآن کریم کی آیات سے استدلال۔ اور یظہرہ علی الدین کلہ تو یہ قرآن کریم کی آیات ہے ____ پہلے سلف صالحین نے کہا ہے ____ کہ مہدی کا زمانہ، مہدی کا زمانہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی وہ زمانہ ہے۔ میں نے کل بتایا تھا بڑا کہ ''آنحضرتؐ کا زمانہ'' اسے بھی ہم ''حضرت عمرؓ کا زمانہ'' ''حضرت ابوبکرؓ کا زمانہ'' کہتے ہیں۔ تو آنحضرتؐ ہی کا زمانہ ہے۔ لیکن اس کا جماعت ......مہدی کی جماعت جو

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! مہدی آئیں ... اور سارے مسلمان ہوں گے، یہی جو عقیدہ ہے، اس کا آپ سمجھتے ہیں کہ ''صلیب کو توڑ دے گا، خنزیر کو قتل کر دے گا'' یہ ______ physically, Metaphorically جو بھی اس کا interpretation ہے، وہ جو بھی ہو سکتا ہے، اس کا اخذ یہ ہو سکتا ہے کہ سب مسلمان ہو جائیں گے۔

مرزا ناصر احمد: کتنے عرصے میں؟

جناب یحییٰ بختیار: میرا تو یہ خیال ہے کہ وہ اپنی زندگی میں کر کے ختم کر دیں گے۔ آپ کہتے ہیں کہ وہ زندگی جو ہے، نہیں، وہ تین سو سال تک ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو اختلاف ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی میرا اپنا ہے۔ میں نہیں جانتا، وہ علماء جانتے ہوں گے کہ کیا پیریڈ ہے۔

مرزا ناصر احمد: بہر حال یہ تو اپنا اپنا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

اور مرزا صاحب! ابھی یہ کچھ مرزا صاحب کے شعر ہیں:

''اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال''

تو یہ وہ ۷۰اسال کے پیریڈ کے لئے apply ہوتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ناں شعر...... کتنے شعر لکھے ہوئے ہیں آپ نے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں سب سنائے دیتا ہوں۔ تین چار ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا، سنا دیں۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>:

؎ "اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نورِ خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد"

اب مرزا صاحب! یہ جو ہیں......

<u>مرزا ناصر احمد</u>: آگے دو شعر ہیں۔ وہ نہیں لکھے ہوئے؟

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: نہیں، میرے پاس نہیں ہیں۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: اچھا میں پڑھ دیتا ہوں۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: ہاں، پڑھ دیں۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: اسی کی continuation میں:

؎ "کیوں بھولتے ہو تو "یَضَعُ الحرب" کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا"

Mr. Yahya Bakhtiar: Exactly this is the point, Mirza Sahib,

کہ ''وہ جنگوں کو ختم کر دے گا''۔

مرزا ناصر احمد: کہ ''وہ جنگوں کا التواء کر دے گا''۔

جناب یحییٰ بختیار: ''التواء کر دے گا''۔ ''التواء'' جو ہے، یہ permanent یا temporary ہے؟

مرزا ناصر احمد: ''التواء'' تو permanent ہوتا ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو مطلب ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی فیل ہو گیا پھر؟

مرزا ناصر احمد: ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی فیل ہو گیا؟ آ گیا اور پھر وہ بھی یہ کام پورا نہیں کر سکا؟

مرزا ناصر احمد: کیا کام؟

جناب یحییٰ بختیار: یعنی جنگوں کو ختم کرنا۔ تو وہ بھی نہیں کر سکا۔ صرف ملتوی کر دیا۔ پھر ہمیں ایک اور کا انتظار کرنا پڑے گا جو بالکل ختم کرے۔

مرزا ناصر احمد: آپ نے اور ہم نے، یعنی اُمت مسلمہ نے خلافت راشدہ میں کسی مہدی کے جھنڈے تلے جنگیں لڑیں تھیں کسریٰ اور قیصر کے حکومتوں سے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں اس concept سے پوچھ رہا ہوں جب عیسیٰ علیہ السلام واپس آئیں گے، دنیا میں امن ہو گا، جنگیں ختم ہو جائیں گی۔ تو یہ تو پھر کام نہیں ہوا۔ وہ تو صرف ملتوی کر کے چلے گئے ______ adjourned۔

مرزا ناصر احمد: میں کہتا ہوں ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ impression مجھے ملا ہے۔

(عربی)

مرزا ناصر احمد: کل بھی چلیں گے؟

جناب یحییٰ بختیار: آج شام تک میرا مطلب ہے یہ امید تو یہ ہے کہ آج ختم ہو جائے گا۔

مرزا ناصر احمد: اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ بے چارا غالب کہتا تھا کہ:

؎ کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک

ابھی یہ دو سو سال کا معاملہ جو آ جاتا ہے کہ اسلام پھیلے گا، تو بڑا......اس کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ ہم میں سے کوئی نہیں ہو گا کہ دیکھے ہوا کہ نہیں ہوا۔

مرزا ناصر احمد: وہ تو ......

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو عقیدے کا معاملہ ہے جی۔

مرزا ناصر احمد: وہ جو بدر کے میدان میں خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو گئے تھے، اُن کو نظر آیا تھا کہ کسریٰ اور قیصر کی حکومتیں جو ہیں وہ تہہ و بالا کر دی جائیں گی؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو عقیدے کا معاملہ ہوا ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: علم، غیب پر علم رکھنا بنیادی ہمیں حکم ہے، کہ جو وعدے دیے گئے ہیں، ان کو ایسا ہی سمجھو جیسا کہ ایک واقعہ ہو گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: اب جی دوسرا شعر اس میں یہ ہے کہ:

؎ ”اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے

دین کی تمام جنگیں ....“

جناب یحییٰ بختیار: نہیں وہ نہیں، وہ تو یہاں یہی مطلب ہے ناں کہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ اطاعت جو ہے برطانیہ کا......

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ’’فتاویٰ نظیریہ‘‘......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، مرزا صاحب! میں یہ پوچھتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کا ایک فقرہ، صرف ایک فقرہ ’’فتاویٰ نظیریہ‘‘ میں ہے:

’’اس زمانے میں ان چار شرطوں میں سے کوئی شرط بھی موجود نہیں ہے تو کیونکر جہاد ہوگا۔ ہرگز نہیں ہوگا۔ علاوہ بریں ہم لوگ معاہد ہیں، سرکار سے عہد کیا ہے، پھر کیونکر عہد کے خلاف کر سکتے ہیں (یعنی برٹش گورنمنٹ سے) عہد شکنی کی بہت مذمت حدیث میں آئی ہے‘‘۔ میں نے پہلے بھی حوالے دیئے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ نے حوالے دیئے ایک چیز ہے کہ میں agreement کرتا ہوں آپ سے، treaty کرتے ہیں، مسلمانوں نے کفار سے treaty کی ہے، باقیوں سے treaty کرتے ہیں، اور ہمارا فرض ہے کہ we must abide by them. یہ جو agreement ہو گیا، وہ تو کہتے ہیں، ’’ٹھیک ہے، ہم نے ان سے agreement کیا ہے، عہد کیا ہے‘‘۔ مگر یہ کہنا جی ’’اطاعت کرنا‘‘......

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ دوسری نکالیں۔ (اٹارنی جنرل سے) میں نے کل بہت سارے حوالے پڑھے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ان کا نہیں، ان سے مطلب یہ ہے کہ یہ اسلام کا حصہ ہو گیا ـــــ برطانیہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنا ـــــ آپ کے نزدیک؟

کہ اس کی اطاعت کرو، وہاں بھی؟ جب یہ فرماتے ہیں کہ:

''میں نے عرب ممالک میں ، مصر میں بلاد میں،شام میں، افغانستان میں...........''

<u>مرزا ناصر احمد</u>: نہیں، نہیں، وہ ......

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>:

''...... گورنمنٹ کی تائید میں شائع کیں''۔

یہ اس کا میں کہتا ہوں کہ اس کا کیا جواز تھا؟

<u>مرزا ناصر احمد</u>: یہ، یہ الزام لگایا جاتا تھا جماعت احمدیہ پر کہ باوجود اس کے کہ انگریز کے حلقہ حکومت میں جہاد کی شرائط پوری پوری ہیں، پھر بھی جماعت احمدیہ جہاد نہیں کر رہی۔ تو یہ double edged sword تھی۔ ایک طرف ہم پر الزام لگایا جاتا تھا، ایک طرف حکومت پر الزام لگایا جاتا تھا کہ وہ اسلام کے معاملے میں دخل دیتی ہے اور جبر کرتی ہے۔ حالانکہ تمام بزرگوں نے اعلان کیا ہوا تھا۔ تو جو جواب اپنا دیا، اس سے انگریز کو بھی فائدہ پہنچا۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: میں یہ پوچھتا ہوں، مرزا صاحب! کہ یہ انگریز گورنمنٹ نے ان کو کہا تھا کہ ''میرے لئے پراپیگنڈہ کریں'' یا انہوں نے اپنی طرف سے مناسب سمجھا کہ انگریز گورنمنٹ کو defend کریں وہاں؟

<u>مرزا ناصر احمد</u>: ایک ...... اچھا! یہ وجہ اس کی؟

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: ہاں، یہ میں ......

<u>مرزا ناصر احمد</u>: وجہ یہ تھی کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور بعض دوسرے لوگ، اور کرم دین بھیم، انہوں نے اندر ہی اندر یہ پراپیگنڈہ کیا کہ یہ مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا

Madam Chairman: As you like.

جناب یحیٰ بختیار: بھئی! میں تو آپ کی خدمت کے لئے تیار ہوں۔ آپ کا کورم نہیں پورا ہوتا تو میں کیا کروں؟

ایک آواز: گرمی بہت ہے۔

مرزا ناصر احمد: بے حد گرمی ہے۔

جناب یحیٰ بختیار: ایک، دو فین (fan) اور بھی کریں۔ ایک فین یہاں ar کر دیں۔ ایک فین اسلم صاحب (سیکرٹری) یہاں arrange کر دیں۔ ایسے جھے اور مرزا صاحب، دونوں طرف۔

ایک آواز: نہیں جی ایئر کنڈیشنر کام نہیں کر رہا۔

محترمہ چیئرمین: اگر ایک پنکھا......

جناب یحیٰ بختیار: ایک ان کی طرف، ایک یہاں۔

محترمہ چیئرمین: ہاں، دو پنکھے لگوائیں، دو پنکھے منگوائیں۔

جناب یحیٰ بختیار: آپ صرف اپوزیشن کو ٹھنڈا رکھ رہے ہیں!

Madam Chairman: The delegation is permitted to leave.

مرزا ناصر احمد: تو اب کب؟ When do we reassemble at 12.15

Mr. Yahya Bakhtiar: 12.15 half hour ۔جی

The Special Committee adjourned to reassemble at 12.15 p.m.

The Special Committee reassembled after break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

الحرب ــــــــ تو اس میں یہ اس کے ساتھ ایک لفظ کہہ دیا اور کچھ نہیں۔اور انہوں نے یہ کہا کہ اسلام میں جہاد مطلق جائز نہیں ہے۔اب اس کے لئے آیتیں موجود ہیں۔

گزارش یہ ہے کہ یہ عربی عبارت اور ان آیات اور احادیث کو وہ اٹارنی جنرل صاحب اگر اجازت دیں تو ہمارے حضرت مفتی صاحب یا میں عرض کرونگا۔اب انہوں نے جو عبارت اس وقت پیش کی، اس میں عربی میں یہ کہہ دیا کہ "امام مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام یا مسیح موعود جب آئیں گے تو دنیا میں کوئی کافر نہیں رہے گا، کوئی فرقہ نہیں رہے گا۔اسی ن کو اس نے پیش کیا اور پھر اس نے کہا کہ شرائط نہیں ہوں گی"۔نہیں اس وقت مسیح موعود وہ تو حاکم ہو کر آئیں گے، تمام دنیا پر تسلط ہوگا، اور کل دنیا:

پھر یہ بھی پوچھنا چاہیئے کہ صرف یضع الحرب، ہے یا یہ وہ مسیح موعود صلیب کو ختم کرے گا، خنزیر کو قتل کرے گا۔تو کیا مرزا کے زمانے میں صلیب ختم ہو گئی یا عیسائیت پھیلی؟

میری عرض اتنی ہے کہ اگر کسی وقت آیت یا حدیث کی ضرورت ہو تو مفتی صاحب کو......

جناب چیئرمین: وہ آگے بھی، مولانا! وہ آگے بھی مفتی صاحب نے آیتیں پڑھی تھیں۔مولانا ظفر احمد انصاری صاحب پڑھ رہے ہیں۔وہ ان کو آپ بتا دیں، یہ پوچھ لیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! میں نے یہ ان سے پوچھا کہ ان کے زمانے میں یہ ہوگا؟ تو وہ کہتے ہیں کہ زمانہ دو تین سو سال کا ہے، وہ اس کے لئے حوالے پیش کریں گے، حدیثیں پیش کریں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، نہیں وہ آپ بے فکر رہیں۔

مولانا ظفر احمد انصاری!

جناب یحییٰ بختیار: (مولانا عبدالحق سے) وہ آپ کہہ دیں تو میں ان کو کہہ دوں کہ ... دیں۔

URGENCY OF THE CROSS EXAMINATION

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اب آپ نے یہ فرما دیا ہے کہ شام کو ہم جائزہ لیں گے کہ کیا کام رہ گیا کیا نہیں ۔ لیکن بیچ بیچ میں اگر اس طرح کی باتیں ہوں کہ جلدی ختم کرو، جلدی ختم کرو......

جناب چیئرمین: نہیں، یہ نہیں، ابھی......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں عرض کر دوں تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ سوال پوچھ رہے ہیں، ان کا ذہن پھر بہت پراگندہ ہو جاتا ہے ، وہ confuse ہو جاتے ہیں کہ کیا پوچھیں ، کیا نہ پوچھیں ۔ لہذا ......اور یہ ریکارڈ ایسا نہیں ہے کہ آج صرف ہمارے م آیگا ، بلکہ سارے عالم اسلام میں کام آیگا ۔ اس میں چار روز، پانچ روز، چھ روز، دس روز کی تاخیر جو ہے ، وہ کوئی معنیٰ نہیں رکھتی ۔ تو اس لئے یا تو ہاؤس میں یہ بات ڈسکس ہو کر کے طے ہو جائے ، اور اگر یہ معلوم ہو کہ ختم کرنا ہے، تو پھر خواہ مخواہ دردسری کیوں لی جائے۔

جناب چیئرمین: میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ہم کسی طریقے سے بات کریں گے۔ یہ نہیں کہ کسی وقت کہا ''ختم ہو گا'' کسی وقت ''نہیں، جاری رہے گا''۔ ہم ریویو کریں گے باقاعدہ ، سائنٹیفک طریقے سے ، رات کے سیشن کے بعد۔ ابھی ایک sitting اب ہے، ڈیڑھ بجے تک یا پونے دو تک ، اور دو رات کو ہونگی۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ٹھیک ہے۔

PROCEDURE OF THE CROSS-EXAMINATION

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ایک چیز اور عرض کرنا چاہتا ہوں، اگر اٹارنی صاحب اس سے متفق ہوں، کہ اب بہر حال لوگوں کو جلدی ہے، کم سے کم وقت میں کام کریں۔ اگر یہ صورت ہو کہ کسی موضوع پر ان کی تحریروں کے متعلق وہ پڑھ کر کے ہم یہ کہیں کہ وہ اس کو

اپنی تحریر accept کرتے ہیں یا نہیں ۔ وہ ریکارڈ پر آجائے اس کے بعد پھر یہ کہ وہ اس کی وضاحت کریں گے، نہیں کریں گے، لیکن وہ یہ تسلیم کریں کہ یہ مرزا صاحب نے لکھا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو تسلیم کر رہے ہیں، وہ تو کر رہے ہیں۔ ہم تو کوئی ایسے سوال نہیں......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ہاں، وہ ہم ان سے تسلیم کراتے ہیں، اس لئے کہ بہت سی چیزیں باقی رہ گئیں اور وہ بڑی اہم ہیں۔ تو کم سے کم وہ ریکارڈ پر آجائیں کہ ہم نے ان زیر پیش کی۔ انہوں نے یا تو انکار کیا یا اس کو accept کیا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ ملک کرم بخش اعوان!

جناب کرم بخش اعوان: میں تو یہی عرض کرنا چاہتا تھا کہ جب وہ کسی کتاب کا حوالہ پڑھتے ہیں، کوئی صفحہ بتاتے ہیں، وہ یہ دیکھ لیں کہ ٹھیک ہے یا غلط ہے۔ اور اس کے بعد وہ تاویلیں بہت زیادہ لمبی کرتے ہیں، وقت اس میں ضائع ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: کتابوں کے علاوہ ممبروں کا بھی خیال رکھیں ناں جی کہ چالیس تو پورے کر دیا کریں۔

ایک آواز: ہیں جی؟

جناب چیئرمین: چالیس ممبر تو پورے کر دیا کریں ناں جی، اس کا بھی تو خیال رکھیں۔ ساری چیزیں اکٹھی سوچا کریں۔ یعنی ہمارے کم سے کم دو دو گھنٹے ضائع جو ہوتے ہیں کورم پورا کرنے کے لئے......

جناب کرم بخش اعوان: یہ تو چاہیئے جی، ہر ممبر کو چاہیئے کہ وقت پر آئے۔

سید عباس حسین گردیزی: ...... ضرورت نہیں، کیونکہ وہ تو ایسی باتیں کرتا ہے جو ہمارے عقیدے میں بھی ہیں ان کو سننے کی کیا ہمیں ضرورت ہے؟ یا کسی ایسے مولوی کا

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ایسی خوشامد لوگ کرتے رہیں، میں اس کی بات نہیں کر رہا، میرا سوال ہی اور تھا......

مرزا ناصر احمد: ایسی خوشامد جو کرتے رہیں، نہیں جی، حضرات بڑے پائے کے علماء اور اس وقت کے مذہبی لیڈروں کی بات ہو رہی ہے ایسے ویسے کی بات نہیں ہو رہی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں تو جانتا نہیں، واقف نہیں، مجھے تو کوئی ایسے خوشامدی معلوم ہو رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ان کے بڑے، شیعہ حضرات کے بہت بزرگ مجتہد......

جناب یحییٰ بختیار: پانچ نے اور کہا ہوگا، دس نے اور کہا ہوگا۔ میں تو ایک اور سوال آپ سے پوچھ رہا تھا جو کہ......

مرزا ناصر احمد: میں اسی کا پس منظر آپ کو......

جناب یحییٰ بختیار: ......مہدی سے جو تعلق رکھتا ہے۔ بے شک پڑھ دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔ ہمارے اس وقت کے بڑے مشہور عالم مولوی محمد حسین صاحب! بٹالوی نے رسالہ ”اشاعت السنہ“ جلد ۶ صفحہ ۶، حاشیہ ۱۴۸، بابت ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۳ء لکھتے ہیں ——— یہ اب میں دوسری دلیل دے رہا ہوں ——— میں نے پہلے کہا تھا ناں کہ شکایتیں کرتے رہتے تھے......

جناب یحییٰ بختیار: یہ جب مرزا صاحب کا اثر تھا، اس زمانے کی بات ہوگی۔

مرزا ناصر احمد: ۱۸۹۳ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ چھوڑ چکے تھے مرزا صاحب کو؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، مرزا صاحب کو چھوڑ چکے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، یہ مرزا صاحب کو چھوڑ چکے تھے۔ کیونکہ ان کے اثر میں

کاف

کو پتہ لگے گا کہ وہ صلیب ٹوٹ چکی۔ اور انگلستان میں ۶۷ء میں، اس میں اپنا جو ہے، اسکاٹ لینڈ کے دارالخلافہ میں پریس کانفرنس میں میں نے کہا کہ عیسائیت سے آپ کی قوم کوئی دلچسپی نہیں لیتی۔ تو مجھ سے پوچھا گیا کہ کس چیز سے آپ نے اندازہ لگایا؟ میں نے کہا لندن کے گرجوں کے سامنے میں نے "For Sale" کے بورڈ دیکھے۔

اور جہاں تک 'Defender of Faith' کا تعلق ہے، ڈنمارک ہکوپن ہیگن میں ایک کانفرنس میں ایک شخص نے ذرا سا بے ادبی کا فقرہ اسلام کے خلاف کہا۔ میں نے کا جواب یہ دیا کہ مجھے عیسائیت پر رحم آتا ہے۔ تو سارے متوجہ ہو گئے کہ رحم کیوں آتا ہے۔ میں نے کہا کہ:

"One who is Defender of Faith......"

یہ جو آپ نے ابھی کہا ناں، اس سے مجھے یاد آ گیا:

"One who is Defender of Faith, had to sign the sodomy Bill".

ان دنوں میں تازہ تازہ ہوا ہوا تھا۔ تو حواس باختہ ہو گئے وہ۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہ دلائل دیئے ہیں جن کا جواب نہیں دے سکتے۔

قرآن کریم کی عظمت، قرآن کریم کی شان، قرآن کریم کے جلال، اسلام کی جو اس وقت تعلیم ہے، جس سے بڑھ کر انسان کا دماغ سوچ نہیں سکتا، اس کے متعلق میں نے یورپ میں چیلنج دیئے عیسائیت کو، اور انہوں نے ......وہ پرانے چیلنج ہیں، لیکن میں نے ان کو دہرایا، اور اس پر سات سال گزر چکے ہیں، ان کو یہ ہمت نہیں ہوتی کہ قبول کریں۔

تو جہاںتک صلیب کا ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ ٹھیک ہے، میرا مطلب ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں میں جواب دوں تو ابھی دے دوں، بیچ میں یا آپ کا انتظار کروں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ میں دوسرے سوال پر آ رہا تھا ابھی تو چونکہ ......

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ جہاں تعریف کی، تعریف کی وجہ بھی بتائی۔ اگر اس جگہ جو تعریف کرنے کی وجہ بتائی ہے اسے ہم چھوڑ دیں اور تعریف کو اٹھا کو ایک ایسی چیز کے ساتھ بریکیٹ کر دیں جس کا وہاں ذکر نہیں تو ہمارا استدلال غلط ہو جائے گا۔ جہاں تعریف کی ہے وہاں کہیں نہیں کہا کہ ہم اس لئے تعریف کرتے ہیں کہ بادشاہ کے سر پر جو تاج ہے اس پر صلیب کا نشان بنا ہوا ہے۔ یہ کہا ہے ______ جیسا کہ اس وقت کے تمام بزرگ ہمارے علماء مختلف فرقوں سے تعلق رکھنے والے کہتے ہیں ______ کہ ہم اس لئے تعریف کرتے ہیں کہ یہ اس حکومت نے مذہبی آزادی دی ہے اور ______ interfere نہیں کرتی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں تو میں ......وہ تو میں نے عرض کیا وہ تو میں سمجھ گیا ہوں جس بات کو میں نہیں سمجھ سکا وہ یہ تھا کہ یہاں مذہبی آزادی تھی، اس لئے انہوں نے کہا کہ اس کی اطاعت کرو۔ مگر باہر ان مسلمانوں کے ملکوں میں ایک تو مذہبی آزادی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہاں آزادی نہ ہو۔ افغانستان ہے، مصر ہے، وہاں انگریز کی تائید میں کتابیں بھیجنا، یہ کیا صلیب توڑنا تھا یا صلیب پھیلانا تھا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، بیچ میں ایک لفظ، فقرہ چھوڑ گئے ......

جناب یحییٰ بختیار: تو اس لئے ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

مرزا ناصر احمد: جہاد کبیر کے متعلق قرآن کریم کا یہ حکم ہے:

(وہ طریق اختیار کرو جو تمہارے نزدیک زیادہ موثر ہے)۔

کبھی غصے کا طریق موثر ہوتا ہے، کبھی نہایت نرمی اور عاجزی اور پیار، محبت سے سمجھانا موثر ہوتا ہے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ جو صداقت حیات انسانی ہے، یعنی اسلام اور اس کی شریعت، اس کو وہ سمجھنے لگے، اور اللہ تعالیٰ نے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے نوع انسانی پر رحم کرنے کا ایک طریق بنایا، قرآن کریم نازل ہوا حضرت خاتم الانبیاء پر، اس سے سارے انسان فائدہ اٹھائیں۔ تو ......اور جب ہم اس اصول کے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کروڑوں سطروں کے مقابلے میں، جو پیار اور محبت سے سمجھانے والی ہیں، دو چار جگہ میں جو دوسرا طریق ہے کہ ذرا جھنجھوڑا بھی دیا کرو، اگر ضرورت محسوس ہوا، اور اس کے نتیجے میں اصلاح کی امید ہو، وہ بھی ہمیں نظر آتی ہیں۔ اور ان کا اتنا بڑا فرق ہے، اپنی volume میں، کہ دوسرا حصہ ہر آدمی سمجھے گا جو مطالعہ کریگا ____ ویسے تو نہیں سمجھ آ سکتی ____ کہ وہ نظر انداز ہونے کے قابل ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جو میں سمجھا، مرزا صاحب! کہ یہ بھی جہاد کے جذبے سے انہوں نے کیا۔

مرزا ناصر احمد: بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ جو صرف وقتی جوش کی وجہ سے یا اس سے نہیں تھا؟

مرزا ناصر احمد: وقتی جوش تو ہوتا ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، بالکل نہیں۔

یحییٰ بختیار: اور اس کے علاوہ اور کوئی وجہ نہیں تھی؟

جناب یحییٰ بختیار: ...... direct address ہے۔ کتابوں میں اس وقت تو open ہے ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو:

''ایک عاجزانہ درخواست گورنمنٹ عالیہ حضور گورنمنٹ''

یہ ہے جی ضمیمہ نمبر 3، متعلق کتاب ''تریاق القلوب'':

''حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست''

اس میں سے میں پڑھ رہا ہوں:

''میں (فرماتے ہیں مرزا صاحب) اس بات کا بھی اقراری ہوں کہ جب کہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریر نہایت سخت ہو گئی اور حد اعتدال سے بڑھ گئی اور بالخصوص پرچہ نور افشاں میں جو ایک عیسائی اخبار، لاھیانہ سے نکلتا ہے، نہایت گندی تحریریں شائع ہوئیں......''

وہ تحریریں میں چھوڑ دیتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ آپ نے بھی اس دن چھوڑ دی تھیں جو آنحضرت کی شان میں گستاخی تھی۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار:

''تو مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں پر، جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے، ان کلمات کا کوئی سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو تب میں نے ان جوشوں کو ٹھنڈا

مرزا ناصر احمد: جتنی مشنری ...... یہاں تو چند کتابیں لکھیں اور ان میں چند فقرے لکھے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو خیر جو کچھ بھی ہے ناں مرزا صاحب! یہ جو ہے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، چند کتابیں، ساری کتابیں نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی دوسرا سوال آ جاتا ہے جی، کہتا ہے:

''میں نے جتنی کتابیں لکھیں وہ پچاس الماریوں میں آ جاتی ہیں ______ انگریز کی تائید میں''۔

وہ آپ نے کہا کہ الماری کا سائز نہیں لکھا۔

(ہنسی)

مرزا ناصر احمد: میں نے پوچھا تھا کہ سائز کا تعین بھی ہو جائے

جناب یحییٰ بختیار: تو میں نے کہا کہ اب وہ تو مرزا صاحب کے گھر میں رہ گئی ہونگی الماریاں، اور آپ کا سائز کا معلوم ہوگا دو آتی ہیں، دس آتی ہیں!

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ نسخے ہیں ناں، نسخے، جن کے نسخے چند، دس، آٹھ، دس الماریوں میں آ گئے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ پانچ سو، ہزار ہو گئیں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں وہ میں نہیں کہتا۔ مرزا صاحب! سوال تو یہ تھا کہ انہوں نے الماریاں پچاس بھریں۔ بعض پمفلٹ ہوں گے، بعض بڑی کتابیں ہوں گی۔ اب یہ کہ الماریاں دو فٹ کی تھیں یا دس فٹ کی تھیں، یہ تو نہ مجھے علم ہے، یہ تو آپ کو شاید ہو۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ جو کتابیں آپ نے لکھیں وہ ہمارے پاس موجود ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ کہتے ہیں کہ ''پچاس الماریاں'' ______ اور مرزا صاحب غلط نہیں کہیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں تو یہ مرزا صاحب!.....

مرزا ناصر احمد: جو ہے ''کتاب'' وہ واقعہ کے ساتھ اس کو سامنے رکھ کے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، دیکھئے مرزا صاحب! یہ میں clarification کے لئے ضروری سمجھتا ہوں، میری ڈیوٹی تھی......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ impression یہ پڑتا ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ مرزا صاحب نے ساری عمر کا بڑا حصہ، بیشتر حصہ، انگریز کی تائید و تعریف میں کتابیں لکھیں، پانچ ...... پچاس الماریاں اس سے بھر گئیں۔ اور سوال یہ آتا ہے کہ کیا اللہ میاں کی تعریف میں بھی اتنی کتابیں لکھیں کہ پچاس الماریاں بھر جائیں؟ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں بھی اتنی کتابیں لکھیں کہ پچاس الماریاں بھر جائیں؟ کہ صرف انگریز پر لکھتے رہے؟ یہ سوال آتا ہے مسلمانوں کے دلوں میں۔ اس کا جواب دینا ہے آپ کو۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، ہاں جی، ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ کی صفات کی تفسیر، بیان، کہ خدا یہی خدا ہے جو اسلام نے پیش کیا، قرآن کریم کی جو ہے تفسیر، قرآن کریم کی عظمت کا بیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم بلند، ارفع شان اور عظمت اور آپ کی جلالت کے اظہار کے لئے جو کتابیں لکھیں، اس کے لئے پچاس الماریاں نہیں چاہئیں، اُس کے لئے پچاس ہزار الماریاں بھی کافی نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جو مرزا صاحب نے لکھی ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، جو مرزا صاحب نے لکھی ہیں ______ Volumes

جناب یحییٰ بختیار: تو اس واسطے میں کہہ رہا ہوں کہ صاف مطلب تو یہ ہوتا ہے کہ پچاس ...... ''عمر کا زیادہ حصہ انگریز کے تائید میں میں نے گزارا''۔ ''پچاس الماریاں بھر گئیں''۔ تو باقی عمر میں کیا حصہ رہا جو اللہ تعالیٰ کی تعریف میں گزارا ہو؟ اور کتنی کتابیں، الماریاں بھریں؟ یہ سوال آتا ہے جو آپ سے کوئی پوچھے گا۔

مرزا ناصر احمد: جی، ہر آدمی حق رکھتا ہے کہ یہ پوچھے۔ اور میرا یہ خیال ہے کہ مجھے بھی حق ہے کہ میں بتاؤں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، مجھے یہ سوالات پوچھے گئے جبھی میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔ 1183

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ناں ''پچاس الماریاں بھر گئیں'' اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام حوالے اکٹھے کر لئے جائیں جو بعض ایسے مسلمان جن کو جلدی غصہ آ جاتا ہے، ان کے غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے اور خلاف اسلام حرکات سے انہیں محفوظ رکھنے کے لئے، جس کے نتیجے میں ملک میں امن پیدا ہو اور حکومت وقت کو پریشان نہ ہونا پڑے اور ان کے لئے لاء اینڈ آرڈر کا پرابلم نہ ہو۔ وہ حوالے اور اس کے مقابلے میں______ میں باقی سارے حوالے نہیں کہتا______ صرف کوئی ایک عنوان لے کے، حوالے اکٹھے کر کے تو آپ کے یہاں میں submit کروا دوں گا۔ وہ پڑھ لیں، ان کی سطریں گن لیں، ان کے pages گن لیں، جس طرح ہو اپنی تسلی کر لیں۔ جو ایک دنیا نے تسلیم کیا ہے کہ جو تحریر ہے، اس کے معانی کا حق صرف اس کو ہے جو وہ تحریر لکھتا ہے یا جو اس کے ماننے والے ہیں، اگر وہ مامور ہونے کا دعویٰ کرتا ہے: ایک فقرہ لے کے مہدی موعود کے کتب میں سے، اس کے اوپر سوال بنانا ہر طرح جائز ہے، ہر ایک کو حق ہے۔ میں نے

جناب یحییٰ بختیار: انسان کمزور ہوتا ہے، آدمی سے کوئی غلط بات ہو جاتی ہے، میں اس کے لئے معافی چاہتا ہوں اگر کبھی ہوئی ہے۔ اور میرا یہ insinuation نہیں ہے۔ صرف میرے سامنے جو سوال آئے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں ٹھیک میرا مطلب یہ ہے کہ جب موازانہ کریں ____ میرا صرف اتنا مطلب ہے ____ جب موزانہ کرینگے پھر حقیقت واضح ہوگی۔ تو اس کی مجھے اجازت دیں میں موازانہ کر دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں تو صرف یہ پوچھتا ہوں مرزا صاحب! کہ آپ نے کہا ...ں نے کل چھیاسی (۸۶) کتابیں لکھی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اٹھاسی۔

جناب یحییٰ بختیار: اٹھاسی کتابیں، مرزا صاحب نے کل اٹھاسی کتابیں لکھی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: اب اٹھاسی کتابیں تو پچاس الماریوں میں نہیں آتیں۔

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو ایک الماری کی چیز ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اگر ایک ایک رکھی جائے تو نہیں آتیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو عام، عام، نارمل ہو......

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو اس کا یہ مطلب ہے کہ کچھ اور ہیں، کچھ اور کتابیں ہیں جو پچاس الماریوں میں آئیں۔

مرزا ناصر احمد: مطلب کچھ اور ہے۔ کچھ اور کتابیں نہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں جماعت نے، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں، ایک دھیلا کبھی انگریز سے نہیں لیا اور نہ کبھی جماعت نے چار مربع زمین لی جو بعض دوسرے علماء نے لی اس وقت۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، مربعوں سے تو کسی کو protection......

مرزا ناصر احمد: اور جو، دیکھیں ناں، یہ تو اس کے آخری فقرے جو ہیں، وہ خود اپنا جواب ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دونوں چیزیں ہیں، مرزا صاحب! میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں میں نہیں کہتا کہ میں ٹھیک سمجھ رہا ہوں۔ میں اس واسطے یہ clarification چاہ رہا ہوں کہ وہ خاندان کا ذکر کرتے ہیں اور بہت زیادہ ذکر کرتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: مطالبہ کیا کرتے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ساتھ ہی کہہ رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، مطالبہ کیا کرتے ہیں؟ ______ کہ لوگ ہماری بے عزتی نہ کیا کریں۔

جناب یحییٰ بختیار:

''التماس ہے کہ سرکاری دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت......''

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، آگے پڑھیں ناں۔ ہاں، ہاں، اب......

جناب یحییٰ بختیار:

''......جس کو پچاس برس کے متواتر تجربے سے ایک وفادار، جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریز کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں......'' یہ تو......

مرزا ناصر احمد: نہیں، آگے مطالبہ، آگے مطالبہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، پھر کہتے ہیں:

''اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت عزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت ......''

مرزا ناصر احمد: مجھے اور میری جماعت کو کیا کرے؟ مربع دے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، یہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، آگے تو پڑھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں

''......میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں......''

مرزا ناصر احمد: آگے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو، مرزا صاحب ''خود کاشتہ پودا''......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں آگے پڑھیں جی، آگے اس کا جواب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار:

''ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے......''

مرزا ناصر احمد: آگے، آگے۔

جناب یحییٰ بختیار:

''......لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گذشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصیت کی توجہ کی درخواست کریں تاکہ ہر شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے''۔

Mr. Chairman: The Delegation is permitted to leave, to come at 6.00 p.m. چھ بجے شام۔

The honourable members has will keep sitting.

Mr. Yahya Bakhtiar: 6 O'clock.

Mr. Chairman: 6.00 p.m.

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ایک بات میں بھول جاتا ہوں، ابھی تو ایڈجرن ہو گیا، صرف کوئی remind کراتا ہے آپ کو۔ یہ شروع میں جو کچھ فتوؤں کا آپ نے ذکر کیا تھا، بریلوی سکول، دیوبندی سکول، تو انہوں نے کہا کہ ان کی جو کتابوں میں شائع ہوئے ہیں اوریجنل، وہ لسٹ بتا دیجئے، کتابیں دکھا دیں، کیونکہ یہ کوئی سوال پوچھنا چاہتے تھے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو پہلے گزارش کی تھی، وہ جو ''محضر نامہ'' میں ذکر آیا ناں جی کئی فتوؤں کا، ایک فرقے کے دوسرے کے خلاف، تو آپ نے کتابیں quote کی ہیں، وہ کتابوں کی ضرورت تھی۔

مرزا ناصر احمد: کونسا؟ وہ شام کو، جو ہیں وہ لے آئیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

(The Delegation left the Chamber.)

Mr. Chairman: Anything that the honourable members would like to say?

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: آپ ان سے یہ فرمایا کریں جو آپ شروع میں فرمایا کرتے تھے:

"Delegation may report back at such and such time."

> گورنمنٹ کے بارے میں ہیں کبھی ہماری گورنمنٹ محسنہ نے توجہ سے نہیں دیکھا اور کئی مرتبہ میں نے یاد دلایا مگر اس کا اثر محسوس نہیں ہوا لہذا میں پھر یہ یاد دلاتا ہوں کہ مفصلہ ذیل کتابوں اور اشتہاروں کو توجہ سے دیکھا جائے اور وہ حقامات پڑھے جائیں (یہ بڑا اہم ہے۔ وہ ساری کتابیں جہاد کے متعلق نہیں ہیں) اور وہ حقامات پڑھے جائیں جن کے نمبر صفحات میں نے ذیل میں لکھ دیئے ہیں۔۔۔۔''

پہلی دو ...... دو صفحے ساری کتاب کے ''براہین احمدیہ'' حصہ سوم، بڑی کتاب ہے۔ میں صرف دو صفحے لکھے ہوئے ہیں اس کے متعلق، اور وہ بھی جہاد کی حقیقت جو آپ سمجھتے تھے اس کے متعلق ''براہین احمدیہ'' حصہ چہارم، چار صفحے۔ اور یہ ''نوٹس دربارہ توسیع دفعہ 298''۔ اور کتاب ''آریہ دھرم'' اس کے ہیں کوئی چھ، سات صفحے۔ اور آگے ہے ''التماس'' یہ اشتہار ہے۔ اس کے چار صفحے۔ اور پھر آگے اشتہار ہے۔ ''آئینہ کمالات اسلام'' بڑی موٹی کتاب ہے اتنی بڑی کتاب کئی سو صفحے کی چھ سات سو صفحے کی ہے، چھ سو صفحے کی کتاب میں سے سترہ سے بیس تک، یہ ہو گئے چار، اور پانچ سو گیارہ سے اٹھائیس تک، یہ ہو گئے ستاراں، یہ سارے یہ صفحے ہیں۔ اعلان در کتاب ''نور الحق'' تیئس سے چون صفحے تک۔ اور کتاب ''شہادت القرآن'' یہ چند صفحے ہیں۔ ''نور الحق'' حصہ دوم انچاس، پچاس، صرف دو صفحے ہیں ساری کتاب کے۔ ''سیر الخلافہ'' صفحہ اکہتر بہتر، تہتر۔ یہ بھی پہلے ضروری نہیں کہ پہلے صفحے سے، اکہتر سے شروع ہو، اس کے صفحے کے کسی حصے سے شروع ہے۔ اور تہتر کے کسی حصے میں ختم ہوگیا۔ ''اتمام الحجۃ'' پچیس سے، اسی طرح تین صفحوں کے اندر یہ آگیا۔ اور اسی طرح ان کتابوں کے، جو ہزاروں صفحات پر مشتمل ہیں، یہ سارے صفحے مل کے سو بھی نہیں بنتے۔

مرزا ناصر احمد:

''اول یہ کہ خدا تعالیٰ کو واحدہ ، لاشریک (اپنے اصول بتائے ہیں) اول یہ ..... (میرے جو اصول ہیں، میرے بڑے اصول پانچ ہیں) اول یہ کہ خدا تعالیٰ کو واحدہ لاشریک اور ہر ایک منقفت موت او بیماری اور لا چاری اور درد اور دکھ اور دوسری نالائق صفات سے پاک سمجھنا ۔ (اور یہ جو فقرہ جو ہے یہ بڑی کاری ضرب لگاتا ہے عیسائی مذہب اور ان کے خیالات پر ـــــ یہ میں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں ۔) دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ کے سلسلہ نبوت کا خاتم اور آخری شریعت لانے والا اور نجات کی حقیقی راہ بتلانے والا حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین رکھنا۔ تیسرے یہ کہ دین اسلام کی دعوت محض دلائل عقلیہ اور آسمانی نشانوں سے کرنا اور خیالات غازیانہ اور جہاد اور جنگ جوئی کو اس زمانے کے لئے قطعی طور پر حرام اور ممتنع اور ایسے خیالات کے پابند کو ـــــــ''

سید عباس حسین گردیزی: .... متعلق اور یہ بہت ساری باتیں ہوتی جاتی ہیں جو موضوع سے باہر ہو کر بیان فرما رہے ہیں ۔

Mr. Chairman: You may contact the Attorney General as decided on the very first day.

جناب یحییٰ بختیار: بیٹھ جایئے ۔

مرزا ناصر احمد: میں شروع کر دوں؟

جناب یحییٰ بختیار: کر دیجئے ۔

مرزا ناصر احمد:

''.....اور باغیانہ اور خیالات غازیانہ اور جہاد اور جنگ جوئی کو اس زمانے کے لئے قطعی طور پر حرام اور ممتنع سمجھنا ..... چوتھے یہ کہ اس گورنمنٹ محسنہ کی

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ کہاں ہے رسالہ؟

جناب یحییٰ بختیار: ...... یہاں انصاف ہے، قانون ہے، اس کے بعد اتنی زیادہ ان کو بتانے کے لئے کہ ہمارے خاندان نے اتنی خدمت کی ہے، اس کے لئے خدا کے لئے ہماری آبرو کو بچایا جائے۔ یہ گورنمنٹ اس قابل تھی کہ اس کی تعریف کی جاتی کہ وہاں اتنی منتوں کے بعد، خاشامدوں کے بعد یہ کہا جائے کہ بھئی! ہمیں پروٹیکشن دیجئے؟

مرزا ناصر احمد: ہم...... اس کے علاوہ اور کچھ ہے ہی نہیں یہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ تو اس گورنمنٹ ...... وہ گورنمنٹ اس قابل نہیں کہ جس کی لہ اطاعت کرو۔ یہ تو ڈیوٹی تھی اس گورنمنٹ کی، فرض تھا گورنمنٹ کا کہ ہر ایک citizen کی......

مرزا ناصر احمد: یہ تو حکومتیں اپنے فرضوں کو کبھی کبھی بھول بھی جایا کرتی ہیں۔ ہمیشہ ہی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں۔ ہمیں ان حالات کا اندازا نہیں۔ ممکن ہے کہ وہ ایسے حالات سے گزرے ہیں اور کیا ہوا ہے۔ میں اس میں نہیں کہہ رہا کچھ......

مرزا ناصر احمد: وہ تو اگر وہ اس وقت کوئی ہوں ناں تو بتائیں گے آپ کو کہ سکھ کس قدر مظالم ڈھایا کرتے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، وہ تو ٹھیک ہے، میں ہسٹاریکل بیک گراؤنڈ میں سمجھ رہا ہوں۔ میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ یہ چیزیں جن سے تعجب ہوتا ہے......

مرزا ناصر احمد: صرف یہ مطالبہ کیا ہے کہ بے وجہ آبرو ریزی پر دلیری نہ دکھایا کر[illegible] بے وجہ آبرو ریزی پر دلیری، جھوٹی مخبری ہے جو حکومت کو کی جا رہی تھی۔

میں پھیلایا ہے کہ ان کو گورنمنٹ برطانیہ کی، جو درحقیقت ان کی محسن ہے، سچی اطاعت اختیار کرنی چاہئے"۔ مرزا صاحب! میرا جو سوال تھا صحیح......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اس کے لئے میں نے کافی وقت لیا ہے اور پھر میں اس طرف آنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا کہ یہ ایک خط اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ جو بھی عیسائیوں نے اسلام پر حملے کئے اور آنحضرتؐ کی شان میں گستاخیاں لیکن انہیں مرزا صاحب نے جواب جہاد کے جذبے میں یا ایمان کے جوش میں نہیں دیئے، بلکہ انگریز کی اطاعت کی گورنمنٹ کو برقرار رکھنے کے لئے، امن برقرار رکھنے کے لئے، وحشی مسلمانوں کا جوش ٹھنڈا کرنے کے لئے، اس لئے انہوں نے یہ سب کچھ کیا۔ یہ میرا سوال تھا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس میں بھی یہی لکھا ہوا ہے جو میں نے ابھی بتایا ناں، آپ یہ لکھتے ہیں، یہ اسی میں جہاں آپ نے پڑھا ہے ناں، اس سے چند سطریں پہلے:

"اور اس ارادہ اور قتل کی اول وجہ یہی ہے کہ خداتعالیٰ نے مجھے بصیرت بخشی اور اپنے پاس سے مجھے ہدایت فرمائی تاکہ میں ان وحشیانہ خیالات کو سخت نفرت اور بیزاری سے دیکھوں جو بعض نادان مسلمانوں کے دلوں میں مخفی تھے......"

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ٹھیک ہے، وہ......

مرزا ناصر احمد:

"......اور جہاد کی جو اصل تعلیم ہے اسلام کے اندر اس کا پرچار کروں"۔

جناب یحییٰ بختیار: اسلام کی تعلیم یہ ہے۔ جہاد کی کہ انگریزی کی اطاعت کرو، سچے دل سے کرو، محبت سچے دل سے انگریز کی کرو؟ یہ بار بار کہہ رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس زمانہ کے......

جناب یحییٰ بختیار: وہ ہسٹاریکل بیک گراؤنڈ ہوگا اس کا۔

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ ہم نے سکھوں کے مظالم نہیں سہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ درست فرما رہے ہیں آپ......

مرزا ناصر احمد: ......اس زمانہ کے لوگ، بڑے بڑے سمجھدار علماء چوٹی کے جو تھے ناں، جو اس تندور میں پڑ کے باہر نکلے تھے، ان سب نے یک زبان ہو کر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اس عذاب سے ہمیں نجات دلائی۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ بجا فرماتے ہیں میں اس کو question

نا، سکھوں نے بڑا ظلم کیا، اس میں کوئی dispute نہیں ہے، اذانیں بند کرائیں، اس میں کوئی dispute نہیں ہے۔ انگریز کی حکومت اس کے بعد آئی۔ وہ انصاف کی گورنمنٹ تھی سکھوں کے مقابلے میں، اس میں dispute نہیں ہے۔ سوال میرا صرف اتنا تھا کہ ایک جو مشنریوں کے خلاف کیا، کس جذبے سے کیا تاکہ یہ اچھی گورنمنٹ ہے، اس کو مضبوط کیا جائے، یہ جذبہ تھا، اس کی اطاعت کی جائے۔

دوسری بات کہ وہ مہدی ہیں۔ مہدی آتے ہیں۔ مہدی نے سور کو ختم کرنا، قتل کرنا ہے، صلیب کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہے۔ یہ انگریز کہ صلیب لے کر آیا اور سور کو پالنے والا آیا اور سور کو کھانے والا آیا، کہتے ہیں اس کی اطاعت کرو۔ اور ایران تک، افغانستان تک، مصر تک ان ہی کا پروپیگنڈا کرتے رہے ہیں۔ تو یہ کہتے ہیں۔ یہ مہدی اور اس مہدی میں کتنا فرق ہے۔ یہ چیز میں لا رہا ہوں آپ کے سامنے۔ یہ جو تھا ناں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں آپ پھر وہ واپس دے سکتے ہیں ذرا، ہاں، رسالہ، یہ جو میں نے ابھی داخل کروایا تھا۔ اس میں نواب صدیق حسن خان صاحب نے ''مواحد الفوائد'' میں ______ وہاں یہ حوالہ ہے انکا ______ نہایت خوبی اور تحقیق سے

بیان

۱۹۰۰ء میں پھر ایک بشپ جارج ایلفریڈ لیفرا۔۔ ...س ہے، وہ بھی اس طرح حملہ آور ہوا، اور نہایت گندہ ذہن تھا۔ اس سے آپ نے تمام مسلمانوں کی طرف سے مقابلہ کیا اور اس کو یہاں سے بھاگنا پڑا۔

پھر ہم آتے ہیں ۱۹۰۲ء میں۔ یہ ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی امریکہ کا رہنے والا تھا۔ اپنے آپ کو خدا کا رسول کہتا تھا ____ خداوند یسوع مسیح کا رسول، خدا کا نہیں۔ مجھ سے غلطی ہوئی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، جو وہ تو کہتے ہیں مر گیا تھا، وہ میں نے پڑھا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ پیش گوئی جو ہے، یہ ۱۹۰۲ء کی ہے۔ اور اس نے یہ کہا تھا کہ "میں دنیا سے اسلام کو مٹا دونگا"۔ یہ اعلان کیا تھا اس نے۔ اور اس کے مقابلے میں آپ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے علم پا کر یہ پیش گوئی کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے، جو اسلام کو مٹانا چاہتا تھا اس کو ذلیل کر کے دنیا سے نیست و نابود کر دیا۔

۱۹۱۰ء میں جماعت کی طرف سے مسلم پریس ایسوسی ایشن کے قیام کی تحریک کی گئی، مسلم پریس ایسوسی ایشن۔

۱۹۱۱ء میں احمدیہ پریس کی طرف سے ۱۹۱۱ء میں مسلم لیگ کی تائید کی گئی۔

جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۰۶ء میں مخالفت کی گئی۔

مرزا ناصر احمد: ۱۹۱۱ء میں احمدیہ پریس کی طرف سے مسلم لیگ کی تائید کی گئی۔

جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۰۶ء میں مجھے......وہ آپ ایک step بیچ میں رہ گئے ہیں، وہ جو کمشنر صاحب آتے ہیں ان کو ملنے کے لئے ......

مرزا ناصر احمد: وہ میں دیکھ لیتا ہوں، میرے ذہن میں نہیں تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے مخالفت کی۔

مرزا ناصر احمد: اس وقت۔ دیکھ لیتے ہیں وہ۔ ٹھیک ہے۔ ۱۹۱۰ء میں۔ وہ تو میں دیکھ لیتا ہوں۔ میرے اوپر اعتراض جس کی مرضی ہے کرے، لیکن میرے ذہن میں نہیں

Mr. Chairman: They may be informed that they will be called at 8.00 p.m.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: All right.

Mr. Chairman: Yes. Otherwise, tomorrow morning, Mr. Law Minister, tomorrow morning, Senate is meeting; we are not meeting tomorrow morning.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: Yes, Sir, because this is......

Mr. Chairman: We will convert it. Yes, it is all right.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: Sir, therefore, I have to inform the House.

Mr. Chairman: So, the House is adjourned to meet at 7.30 sharp.

Thank you very much.

The Special Committee adjourned for Maghrib Prayers to meet at 7.30 p.m. as National Assembly and at 8.00 p.m. as Special Committee of the whole House.

The Special Committee re-assembled after National Assembly meeting, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

Mr. Chairman: Proceedings of the Committee of the whole house. Mr. Attorney-General, honourable members, and Maulana Mufti Mahmood, now the private discussion should be stopped and we will proceed.

بلا لیں جی۔ بلا لیں ان کو، ڈیلی گیشن کو بلا لیں۔ وہ آ جائیں جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ اس کے ساتھ لگ کے اور......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور وہ آ جائیں گے۔

مرزا ناصر احمد: چنانچہ ہنری مارٹن کلارک جنڈیالہ کے ان مسلمانوں کی طرف سے، جن کا احمدی فرقہ مسلمان سے کوئی تعلق نہیں تھا، ان سے پہلے بچنے کی کوشش کی، پھر مجبور ہو کے وہ مباحثہ ہوا۔ اور جو مباحثہ ہوا اس کے متعلق مباحثہ کروانے والے اور وہ لوگ امرتسر کے جو اس وقت موجود تھے، انہوں نے خوشی کا مظاہرہ کیا اور مبارکباد دی۔ اس وقت جو اس کا اثر ہوا وہ بہت اچھا اثر ہوا۔ اسلام کے حق میں اور عیسائیوں کے دلائل بوداپن میں۔ خواجہ یوسف شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ، جو برابر مباحثے میں آتے رہے تھے، مختصر سی تقریب میں وہیں جب اکٹھے ہوئے، نہایت عمدگی سے ختم ہونے پر شکریہ ادا کیا۔ اور ضمناً انہوں نے کہا کہ ''اس مباحثے سے اسلام کی حقیقت اور عیسائیت کے عقائد پر غور کرنے کا موقع ملے گا۔ مرزا صاحب نے اگرچہ اپنے فرض منصبی کر ادا کیا ہے مگر میں مسلمانوں کی طرف سے خاص طور پر ان کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے تمام مسلمانوں کی طرف سے اسلام پر حملوں کا ڈیفنس کیا۔'' یہ دراصل متعلق ہے اس کے۔ اس کے بعد ہم آتے ہیں، پھر ۱۸۹۳ء کا واقعہ ہے۔ پنڈ لیکھ رام۔ پنڈت لیکھ رام نے ''کلیت آریہ'' میں اس کی طرف منسوب کیا ہے:

''محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) عرب کے جاہل اور وحشی بدوؤں کے پیشوا تھے......''

جناب یحییٰ بختیار: یہ نہ پڑھیں، اس کی ضرورت نہیں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا ٹھیک ہے، ٹھیک ہے یعنی اس نے بہت بیہودہ بات کی۔ میرا آپ نہیں دل کرتا اُن کو...... اس کی اس گندہ ذہنی کے مقابلے میں بانی سلسلہ احمدیہ نے

دعائیں کرنے کے بعد اس کو یہ کہا کہ ''اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ خبر دی ہے اس کے مطابق تجھے میں یہ کہتا ہوں ...... '' فارسی کے شعر میں:

''الا اے دشمن نادان و بے راہ — بترس از تیغ بران محمدؐ
الا اے منکر از شان محمدؐ — ہم از نور نمایانِ محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام ونشان است — بیا، بنگرز غلمان محمدؐ''

اور آپ نے ______ ''سراج منیر'' کی یہ عبارت ہے آج کی ______ لکھا اس کو:

''آج کی تاریخ سے (۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء ہے) چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں، یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں، عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا''۔

اور جیسا کہ یہ پیش گوئی کی گئی تھی ______ میں باقی حوالے وہ میں چھوڑ رہا ہوں کیونکہ اس وقت ......

جناب یحییٰ بختیار: سب کو معلوم ہیں جی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی

پھر ہم آتے ہیں ۱۸۹۰ء میں۔ اس وقت مباحثات میں ایک دوسرے کے خلاف جو چیز پیدا ہوگئی تھی اسے دیکھتے ہوئے بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ اعلان کیا کہ اس قسم کی گندہ دہانی چھوڑ کے اصل چیز یہ ہے کہ تبادلہ خیال کر کے حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ تو کچھ اصول مذہبی دنیا کے ان مناظرین کے سامنے رکھے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ناموس رسولؐ کے تحفظ اور مذہبی مناظرات کی اصلاح کے لئے ایک آئینی تحریک کا آغاز فرمایا جس کی نامی گرامی علماء سرکاری افسران، وکلاء اور تجار حضرات نے تائید کی (یعنی جو جماعت کے نہیں تھے)۔ اور یہ ''آریہ دھرم'' کا حوالہ ہے۔ اس موقع پر نواب محسن الملک نے حضرات بانیٔ سلسلہ کی اسلامی خدمات کو سراہتے مکتوب میں لکھا:

۔۔ت مولانا مولوی نورالدین صاحب سے۔۔ اتفاق کر کے جملہ انجمن ہائے ۔۔ ہائے مسلم لیگ و معزز اہل اسلام اور اسلامی پبلک اور معاصرین کرام کی خدمت میں نہایت زور مگر ادب کے ساتھ درخواست کرتے ہیں کہ مولانا ممدوح کی خواہش کے مطابق اس میموریل کی پرزور تائید کی جائے''۔

لیکن وہ یہاں نہیں تھا ناں تو ۰۶ء سے جمپ (jump) کر کے میں پہنچ گیا ۱۱ء پر۔ اب ۰۶ء پر واپس جاتا ہوں ـــــ ۱۹۰۶ء......

جناب یحییٰ بختیار: یہ important نہیں، چھوٹی بات ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، بڑی اہم بات ہے، بڑی عجیب بات ہے۔ بات یہ ہے کہ ۱۹۰۶ء میں جیسا کہ آپ نے فرمایا، فنانشل کمشنر صاحب بہادر وہاں آئے قادیان، اور باتیں کیں۔ باتیں یہ تھیں کہ کمشنر بہادر صاحب جو تھے، وہ زور دے رہے تھے بانی سلسلہ احمدیہ پر ـــــ انگریزی حکومت کا آدمی ـــــ کہ یہ جو مسلم لیگ بنی ہے، آپ اس کی تائید کریں۔ اور جماعت کی دو تین آدمی بھی یہ زور دے رہے تھے۔ حکومت کی طرف سے زور تھا اور ......لیکن آپ نہیں مانے۔ آپ نے فرمایا ـــــ یہ ۰۶ء کی بات ہے ـــــ آپ نے فرمایا:

''میرے نزدیک یہ راہ خطرناک ہے......''

لمبا حوالہ ہے، میں یہاں سُناتا نہیں۔ اور آپ نے فرمایا کہ ''اس سے مجھے بو آتی ہے کہ یہ بھی ایک دن کانگریس کا رنگ اختیار کرے گی''۔

جناب یحییٰ بختیار: حکومت کے خلاف ہو جائیگی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ یہ ۱۹۰۶ء کی بات ہے۔ اور ہے ۱۹۰۷ء۔ آپ کی زندگی میں ہی، انگریز کے کہنے پر مسلم لیگ کو نہیں مانا۔ لیکن جب بنگلہ دیش میں وہاں کے مسلمانوں

کو ہندوؤں کی طرف سے دکھ پہنچا تو آپ نے اس کے حق میں اعلان کر دیا۔ یہ ہے اصل بات جو میں بتانا چاہتا تھا کہ ۱۹۰۶ء میں انکار کیا، اور ۱۹۰۷ء میں ______ اس کی تفصیل ''پیسہ اخبار'' لاہور میں چھپ چکی ہے، ۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء:

''ان کے خیالات وحرکات سے ہمیں قطعی نفرت ہے''۔

ہندوؤں کا ذکر ہے بنگال میں وہ ہوا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: وہ بنگال کی بات تھی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

''ہماری جماعت کو ان سے الگ رہنا چاہئے تعجب کی بات ہے کہ جو قوم حیوان کو انسان پر ترجیح دیتی ہو اور ایک گائے کے ذبح سے انسان کا خون کر دینا کچھ بات نہ سمجھتی ہو، وہ حاکم ہو کر کیا انصاف کرے گی اور (چند سطریں ہیں) یہ بات ہر ایک شخص باسانی سمجھ سکتا ہے کہ مسلمان اس بات سے کیوں ڈرتے ہیں کہ اپنے جائز حقوق کے مطالبات میں ہندوؤں کے ساتھ شامل ہو جائیں اور کیوں آج تک ان کی کانگریس کی شمولیت سے انکار کر رہے ہیں۔ (یعنی یہ اس کی تائید میں ہے، انکار کی) اور کیوں آخر کار ہندوؤں کی درستی رائے کو محسوس کر کے ان کے قدم پر قدم رکھا۔ مگر الگ ہو کر ان کے مقابلے پر ایک مسلم انجمن قائم کر دی اور ان کی شراکت کو قبول نہ کیا اور اس کے سائے کو ......اس کا باعث دراصل مذہب ہی ہے، اس کے سوا کچھ نہیں''۔

اور ساتھ میں اس کی تائید کی، بڑے زور سے تائید کی۔ اور اس وقت ہندوؤں کے مقابلے میں مسلمانوں کے حق میں اور بھی بولے ہونگے۔ میرا تو موقف ہی یہ ہے کہ سب کے ساتھ مل کر اسلام اور مسلمانوں کی تائید کی۔

۱۸۹۶ء......

کے لارڈ کچنر اور لارڈ کرزن تک مداح تھے انہیں ۱۸۹۹ء کو لاہور کا ...... مقرر کیا گیا۔ بشپ ہوتے ہی انہوں نے اپنے انگریز بھائیوں پر اس بات کو واضح کر دیا کہ خداوند نے ہندوستان کو بطور امانت ہمارے سپرد کیا ہے۔ اس لیئے تن دہی سے ہمیں خدمت کرنا لازم ہے۔ ورنہ خداوند اس امانت کا حساب ضرور لے گا"۔

یہ ان کی Religious Book Society کی کتاب کا حوالہ ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نے اس بشپ کو، جس کے متعلق پادریوں نے یہ لکھا تھا، چیلنج دیا اور وہ بھاگ گیا۔

کے متعلق مولوی اشرف علی صاحب تھانوی ____ میں اُن اپنے بھائیوں کے حوالوں میں سے ایک لونگا ____ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے ایک ترجمہ قرآن کیا ہے۔ اس کا دیباچہ جو مولوی نور محمد صاحب نقشبندی اُنہی کے ہم مذہب نے لکھا ہے، یہ دیباچے کا ہے اقتباس جو میں پڑھونگا:

"اُسی زمانے میں پادری لفرائے پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لے کر حلف اُٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لونگا۔ ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اُس کے خیال میں کارگر ہوا۔ مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور لفرائے اور اس کی جماعت سے کہا "عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح سے فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں۔ اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ

چنانچہ یہ میں ـــــــ حوالہ بھی لمبا ہے ـــــــ چھوڑتا ہوں۔ تو آگے حوالوں سے ظاہر ہے کہ اپنی طرف سے پورا زور باقیوں کے ساتھ مل کے لگایا کہ ان کا جو حق ہے ان کو ملے۔

اب ہم آتے ہیں ۱۹۲۷ء ''رنگیلا رسول'' اور ''ورتمان'' اسلام کے اُفق میں نمودار ہوئے۔ آگ کے شعلے تھے۔ بڑا اس کا ردعمل تھا۔ ہونا چاہئے تھا ''ورت مان'' آریہ راج پال کی ناپاک کتاب ''رنگیلا رسول'' اور امرتسر کے رسالہ'' ورت مان'' میں سید المعصومین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جو دل آزار مضمون شائع ہوا اس کے اوپر ہے۔ ایک حوالہ میں ''مشرق'' ۲۲ ستمبر ۱۹۲۷ء کا اس کے متعلق میں پڑھ دیتا ہوں۔ کام کیا، بڑی سخت جنگ یہ لڑی گئی۔ اور یہ ''رنگیلا رسول'' کے متعلق:

''جناب امام صاحب (جماعت احمدیہ) کے احسانات تمام مسلمانوں پر ہیں۔ آپ ہی کی تحریک سے ''ورت مان'' پر مقدمہ چلایا گیا۔ آپ ہی کی جماعت نے ''رنگیلا رسول'' کے معاملے کو آگے بڑھایا، سرفروشی کی اور جیل خانے سے خوف نہیں کھایا۔ آپ ہی کے پمفلٹ نے جناب گورنر صاحب بہادر پنجاب کو عدل و انصاف کی طرف مائل کیا۔ آپ کا پمفلٹ ضبط کر لیا مگر اس کے اثرات کو زائل نہیں ہونے دیا اور لکھ دیا کہ اس پوسٹر کی ضبطی محض اس وجہ سے ہے کہ اشتعال نہ بڑھے (انگریزی حکومت نے) اور اس کا تدارک نہایت عادلانہ فیصلے سے کر دیا۔ اور اس وقت ہندوستان میں جتنے فرقے ہیں، سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریزوں یا ہندوؤں یا دوسری قوموں سے مرعوب ہو رہے ہیں۔ صرف ایک جماعت (احمدی جماعت) ہے جو قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں کی طرح کسی فرد یا جمعیت سے مرعوب نہیں ہے۔ اور خاص اسلامی کام سرانجام دے رہی ہے''۔ 1243

یہ مشرق'' ۲۲ ستمبر، ۱۹۲۷ء۔

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS

OF

THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Friday, the 23rd August, 1974

(Contains Nos. 1–21)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD

Malik Mohammad Suleman: Mr. Chairman, Sir.

Mr. Chairman: Sahibzada Safiullah.

WRITTEN ANSWERS READ OUT BY THE WITNESS

صاحبزادہ صفی اللہ: جناب والا! میں عرض کرتا ہوں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: (ملک محمد سلیمان سے) ان کے بعد۔

صاحبزادہ صفی اللہ: ۔۔۔۔کہ پہلے یہ فیصلہ ہوا تھا کہ مرزا ناصر احمد صاحب اپنی طرف سے لکھا ہوا بیان نہیں پڑھے گا، یعنی اگر وہ کوئی حوالہ دے بشیر الدین محمود کا یا مرزا غلام احمد کا، تو اس کتاب کے اقتباس کو پیش کرے گا۔ لیکن کل ہم نے دیکھا کہ وہ اپنی طرف سے سفید کاغذ سے بیانات پڑھ رہے تھے اور ان کی طرف منسوب کر رہے تھے، یعنی اس کا پتہ نہیں چلتا تھا کہ واقعی مرزا غلام احمد کا ہے یا مرزا بشیر الدین کا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ان غیر متعلقہ بحثوں کو یہاں وہ چھیڑنا چاہتے ہیں، یعنی اٹارنی جنرل اگر چھوٹا سا سوال کرتے ہیں تو ساری وہ تواریخ اور اپنی صفائی میں وہ بیانات دیتے ہیں، وہ سفید کاغذ پر لکھے ہوئے بیانات دیتے ہیں۔ تو اس سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ یہ واقعی اقتباسات ہیں یا ان کی کتاب سے۔۔۔۔

جناب چیئرمین: (سیکرٹری سے) ان کو بلالیں اور باہر بٹھادیں۔ دو منٹ لگیں گے۔ جی!

صاحبزادہ صفی اللہ: ۔۔۔۔ یہ ان کی کتابوں کے اقتباسات ہیں یا اپنی طرف سے ہیں۔ جس طرح سے ان کا خاص طریقہ ہے، وہ ہیرا پھیری سے کام لیتے ہیں۔ ابھی کچھ اس طرح کے کام وہ کرتے ہیں۔ تو آپ اس کا نوٹس لیں اور آپ دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، آج انشاءاللہ Cut-short کریں گے۔ اور اب دس دن سے یہ پروسیجر چل رہا ہے اور اس میں کافی کوشش کی جا رہی ہے کہ کسی طریقے سے اس کو مختصر کیا جائے،

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو حوالہ جات ہیں، آپ کسی پر اپنی explanation دینا چاہتے ہیں، وہ لکھ کے دے دیں، ہم evidence میں اس کو پڑھ لیں گے۔

صاحبزادہ صفی اللہ: کل وہ ایک کاغذ پڑھ رہے تھے جس سے وہ یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ ہم نے نہیں بلکہ دوسرے مسلمانوں نے چراغ روشن کیئے سلطنت عثمانیہ کے زوال کے موقع پر، اور وہ اپنی طرف سے ایک بیان پڑھ رہے تھے کہ فلاں مسلمانوں نے، فلاں یہ چراغاں کیا، وہ چراغاں کیا۔ تو آپ اس طرف کچھ توجہ فرمائیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ جی ٹھیک ہے۔

صاحبزادہ صفی اللہ: وہ اقتباسات پیش نہ فرمائیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، اس کا بھی جواب سوچ رکھیں۔

RECORD OF PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE

ملک محمد سلیمان: جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جی، جی۔

ملک محمد سلیمان: یہ ہمیں تین کاپیاں رپورٹنگ کی ملی ہیں، پانچ، چھ اور دس کی۔

جناب چیئرمین: ہاں۔

ملک محمد سلیمان: جہاں تک یہ چھ اور دس کی رپورٹنگ کا تعلق ہے، اس پر یہ لکھا ہے کہ:

"Report of the proceedings of Special Committee of the Whole House, held in Camera, on Tuesday, the 6th August, 1974, to consider the Ahmadiyya Issue".

یہ "احمدیہ ایشو" نہیں ہے۔ یہ "قادیانی ایشو" ہے تو یہ correction کی جائے کیونکہ اس سے بہت سی خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ اور یہ بالکل غلط ہے۔ یہ قادیانی ایشو ہے۔

جس وقت آزادی ہند اور قیام پاکستان کے لیے حالات پیدا ہوئے تو اس وقت آزادی کے متعلق یعنی انگریزی حکومت سے آزادی حاصل کرنے کی مساعی اور کوشش میں جماعت احمدیہ نے بڑا کردار ادا کیا۔ جو آزادی ہند کے متعلق کوشش تھی اس کے متعلق مشہور اہلحدیث عالم جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے یہ الفاظ لکھے:

”یہ الفاظ کس جرأت اور حیرت کا ثبوت دیتے ہیں کہ کانگریسی تقریروں میں اس سے زیادہ نہیں ملتے۔ چالیس کروڑ ہندوستانیوں کو غلامی سے آزاد کرانے کا ولولہ جس قدر خلیفہ جی کی اس تقریر میں پایا جاتا ہے وہ گاندھی جی کی تقریر میں بھی نہیں ملے گا“۔

یہ امرتسر، ”اہلحدیث“، امرتسر، ۶ر جولائی، ۱۹۴۵ء پر یہ آیا ہے۔

پھر جب مسلم لیگ کے بننے کا سوال پیدا ہوا تو اس وقت مثلاً جو خضر تھے یہ ایک وقت میں ڈھٹائی سی ان کی طبیعت میں پیدا ہوگئی۔ اور وہ مسلم لیگ کے لیے کام کرنا تو علاوہ وہ اپنے عہدے کو چھوڑنے کے لیے بھی تیار نہیں تھے۔ تو جماعت کے بعض دوستوں کے ساتھ ان کے تعلقات تھے جن میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بھی تھے۔ ان پر زور ڈال کر ان سے استعفیٰ دلوایا گیا۔ اور ہندو اخباروں نے جماعت کے اوپر اس وقت یہ اعتراض کیا کہ یہ اس قسم کی حرکتیں کر رہے ہیں۔

یہ منیر کمیٹی نے۔ بہت سارے حوالے میں نے چھوڑ دیئے ہیں۔۔۔ یہ منیر کمیٹی کی جو رپورٹ ہے اس کے یہ دو فقرے، تین فقرے جو ہیں، دلچسپ ہیں ہم سب کے لیے:

”عدالت ہذا کا صدر۔۔۔“

نہ یہ باؤنڈری کمیشن جو تھا اس کا:

”عدالت ہذا کا صدر جو اس باؤنڈری کمیشن کا ممبر تھا۔۔۔“

نہیں، نہیں، یہ منیر کمیٹی کا ہے، وہ منیر تھے ناں وہاں، یہ اس وقت کی بات کر رہے ہیں:

"۔۔۔ بہادرانہ جدوجہد پر شکر و اطمینان کا اظہار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان نے گورداسپور کے معاملہ میں مسلمانوں کی نہایت بے غرضانہ خدمات انجام دیں۔"

یہ منیر کی رپورٹ میں ہے۔

یہ محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کا بھی ہے۔ عنوان۔ ایک اقتباس ہے۔ یہ کتاب ہمارے ایک مشہور ہیں عالم، مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی، احمدی نہیں، یعنی دوسرے مسلمانوں میں سے، ان کا یہ اقتباس ہے، دلچسپ:

"میرے ایک مخلص دوست کے فرزند ارجمند، لیکن گستاخ، حافظ محمد صادق سیالکوٹی نے احمدیوں کے مسلم لیگ سے موافقت کرنے کے متعلق اعتراض کیا اور ایک امرتسری شخص نے بھی پوچھا ہے۔ تو ان کو معلوم ہو کہ اول تو میں احمدیوں کی شرکت کا ذمہ دار نہیں ہوں۔۔۔"

ان ہی پر اعتراض ہو گیا تھا ناں:

"۔۔۔ کیونکہ میں نہ مسلم لیگ کا کوئی عہدیدار ہوں اور نہ ان کے اور نہ کسی دیگر کے ٹکٹ پر ممبری کا امیدوار ہوں کہ اس کا جواب میرے ذمے ہو۔ دیگر یہ ہے کہ احمدیوں کا اس اسلامی جھنڈے کے نیچے آجانا۔ اس بات کی دلیل ہے کہ واقعی مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ وجہ یہ ہے کہ احمدی لوگ کانگریس میں تو شامل ہو نہیں سکتے کیونکہ وہ خالص مسلمانوں کی جماعت نہیں ہے۔ اور نہ احرار میں شامل ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ سب مسلمانوں کے لیے نہیں۔ بلکہ صرف اپنی احراری جماعت کے لیے لڑتے ہیں، جن کی امداد پر کانگریسی جماعت ہے۔ اور

دنیا کو پتہ ہے۔فوج کے افسر یہاں ہیں۔اب اعتراض یہ ہو گیا کہ وہ ساری رائفلیں جو فرقان بٹالین کو دی گئی تھیں، وہ فرقان بٹالین لے کے بھاگ گئی اور انہوں نے ربوہ کی پہاڑیوں کے اندر ان کو دفن کر دیا۔ایک منٹ میں یہ سوال حل ہوتا ہے۔آرمی جنہوں نے یہ ایشو کی تھیں ان سے پتہ کریں کہ انہوں نے ایک ایک رائفل، ایک ایک راؤنڈ جو ہے وہ واپس ملا کہ نہیں۔اور اس وقت کے کمانڈر انچیف نے ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا سرٹیفکیٹ اس بٹالین کو دیا اور شکریہ کے ساتھ اس کو بغیر آرمز کے، اس کو وہاں بھیج دیا۔اس بٹالین کو کوئی وردیاں ایشو نہیں ہوئیں تھی۔ لنڈے بازار سے پھٹی ہوئی وردیاں انہوں نے پہنیں، اور بارشوں میں۔کسی قمیض کی، وہ بانھ ہے اور کسی کی بانہیں لٹک رہی ہیں۔اور یہ نہیں ہے۔دھڑ۔میری ان آنکھوں نے دیکھا ہے ان کو اس طرح لڑتے ہوئے دشمن سے۔اور بہر حال۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! معاف کیجئے، یہ سوال، بالکل پوچھا نہیں گیا۔اگر باہر کی باتیں آ جائیں، اس قسم کی کہ اخبار کیا لکھتے ہیں۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہیں ٹھیک ہے،۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ۔۔۔میں بند کر دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، اس قسم کا نہیں۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں،۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ ضرور کیجئے۔مگر میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ یہ سوال کسی نے نہیں پوچھا۔پر میں نے کسی سٹیج پر نہیں پوچھا فرقان فورس کے بارے میں۔

Mirza Nasir Ahmad: I wrongly foresaw it.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, but I did not ask.

Mr. Chairman: The Delegation is permitted to withdraw for Maghreb to report break at 7.30.

مرزا ناصر احمد: میں اس کو ختم کرتا ہوں۔ یہ آ کر داخل کر دیں گے۔

Mr. Chairman: The honourable members may keep sitting.

(The Delegation left the Chamber)

جناب چیئرمین: ساڑھے سات. جی۔

The House is adjourned to meet at 7.30

The Special Committee adjourned for Maghreb Prayers
to re-assemble at 7.30 p.m.

The Special Committee re-assembled after Maghreb Prayers,
Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in Chair

جناب چیئرمین: (سیکرٹری سے) ڈیلی گیشن کو بلا لیں، یہاں باہر بٹھا دیں، ہاں کیونکہ پھر پونے آٹھ، نو بجے، پونے نو تک کریں گے، ایک گھنٹہ۔ پھر تو دس منٹ کا بریک، پھر nine to ten۔ جی، مولانا عبدالحق صاحب!

INTRODUCTION OF EXTRANEOUS MATTERS BY THE WITNESS

مولانا عبدالحق: جی، گزارش یہ ہے کہ کل دو گھنٹے تقریباً اس نے تقریر کی، اور آج بھی وہ تو اپنی تاریخ وہ پیش کر رہے ہیں یا ریکارڈ کر رہے ہیں۔ ہمارا تو اٹارنی جنرل صاحب کا یہ سوال تھا کہ انگریزوں کی وفاداری کی، جو تم نے پیش کیا ہے، تو اس کی کیا وجہ ہے؟ یا مسلمانوں کو تم کافر اور پکا کافر کہتے ہو، جنازے کی نماز میں شرکت نہیں کرتے، شادی نہیں کرتے، عبادت میں شریک نہیں ہوتے۔ اب وہ کہتے ہیں، ہم نے مسلمانوں کے ساتھ نہیں کہا۔ یہ تو ایسا ہے کہ جیسا ایک

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ۔۔۔مگر یہ کہ represent کر رہی تھی، واحد آواز یہ تھی this was the most representative body۔ واحد نمائندہ جماعت وہ accept کر لی تھی۔ جب انہوں نے میمورنڈم دیا تو یہ separate میمورنڈم دینے کی، یہاں بھی منیر صاحب کہتے ہیں۔ ’’ہمیں سمجھ نہیں آئی، اس سے بلکہ ہمیں خدشات پیدا ہوئے enbarrassement ہمیں ہوئی۔‘‘

مرزا ناصر احمد: یہ ۴۷ء کے سترہ سال کے بعد انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ’’مجھے سمجھ نہیں آئی‘‘۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ہیں، لیکن اپنی رپورٹ میں نہیں لکھا۔

جناب یحییٰ بختیار: اپنی رپورٹ میں نہیں لکھا۔

مرزا ناصر احمد: تو، وہ تو منیر صاحب تو نہیں، آپ نے تو ان کی رپورٹ پڑھی ہے ناں، تو میں آپ کو سمجھا دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں جی کہ ایک آدمی ہے۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ۔۔۔جو کہ باؤنڈری کمیشن کا بھی جج تھا۔ تو اس رپورٹ میں بھی وہی جج تھا۔ پھر رپورٹ میں انہوں نے چوہدری صاحب کو اچھا سرٹیفکیٹ دیا ہے کہ انہوں نے بڑی محنت سے، بڑی جانفشانی سے کیس plead کیا پاکستان کا۔ اس کے بعد، سات سال یا دس سال کے بعد، جیسے۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، ۴۷ء، ۵۷ء، ۶۴ء۔

جناب یحییٰ بختیار: میں مرزا صاحب! اس بات پر ذرا آپ سے گزارش کروں گا کہ یہ آپ نے کہا کہ مسلم لیگ کے مشورے سے یہ بات ہوئی کہ علیحدہ میمورنڈم دیں۔

مرزا ناصر احمد: کیا؟

جناب یحییٰ بختیار: کیا علیحدہ میمورنڈم مسلم لیگ کے مشورے سے دیا گیا؟

مرزا ناصر احمد: ان کے مشورے سے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Mirza Sahib, you will have to prove this, because every......

Mirza Nasir Ahmad: Have you got a proof against this?

Mr. Yahya Bakhtiar: No, you should show some documents that Quaid-e-Azam or somebody Consented.

مرزا ناصر احمد: جب میں۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: قائداعظم کا تو protest ہی یہی تھا کہ مسلمان علیحدہ علیحدہ جا رہے ہیں اور اپنے اپنے میمورنڈم دے رہے ہیں اور ہمیں تکلیف پہنچتی ہے اس سے۔ اور منیر صاحب کہتے ہیں ہمیں embarrassment اس بات کی ہوئی ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور اس embarrassment کا انہوں نے اعلان کیا ہے سترہ سال کے بعد!

جناب یحییٰ بختیار: نہیں یعنی آپ اس زمانے کا کوئی اخبار بتا دیں جس میں یہ ہو کہ، جس میں یہ ہو کہ قائداعظم یا مسلم لیگ کی تائید سے یہ میمورنڈم داخل کیا گیا؟

مرزا ناصر احمد: ''نوائے وقت'' میں اس وقت یہ اعلان ہوا ہے کہ مسلم لیگ نے اپنے وقت میں سے وقت دیا احمدیوں کو میمورنڈم پیش کرنے کے لیے۔ کیا یہ ثبوت نہیں ہے کہ مسلم لیگ کے مشورہ سے یہ کیا گیا؟ ورنہ ان کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ جماعت احمدیہ کے میمورنڈم کے لیے اپنے وقت میں سے وقت دیتے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ان کی representation کس نے کی؟

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: کس نے representation کی ان کی؟

مرزا ناصر احمد: کس کی؟

جناب یحییٰ بختیار: جماعت احمدیہ کی؟

مرزا ناصر احمد: شیخ بشیر احمد صاحب تھے۔ لیکن اصل یہی تھا کہ سارے اکٹھے جا رہے تھے۔ یہ میرا پوائنٹ آپ سمجھ گئے ناں، اگر وقت جماعت احمدیہ کے میمورنڈم کے لیے مسلم لیگ نے اپنے وقت میں سے دیا۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: مسلم لیگ کا وقت تو چوہدری صاحب کے ہاتھ میں تھا۔

مرزا ناصر احمد: اور چوہدری صاحب باغی تھے۔ جناح کے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، بالکل، میں اس سے بالکل انکار نہیں کرتا کہ قائداعظم نے ان کو appoint کیا تھا، ان کے نمائندے تھے۔

مرزا ناصر احمد: یہ چوہدری ظفر اللہ۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں، دیکھیے ناں،۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: چوہدری ظفر اللہ خان صاحب۔۔۔ اب آپ نے اس ہاؤس میں یہ دو چار دفعہ کہا، مجھے سمجھانے کے لیے، ذرا اتارنے کے لیے، کہ "میں ہوں، I represent my client I represent this House as Attorney-General".

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، I said I said that.

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میری بات تو سن لیں۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اپنے طور پر، اپنی طرف سے، یہ فیصلہ کر ہی نہیں سکتے تھے۔ سمجھ گئے ناں۔ کسی انسان کے دماغ میں آ ہی نہیں سکتا کہ انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہو اپنی طرف سے کہ مسلم لیگ کے وقت میں سے جماعت احمدیہ کو وقت دیا جائے، اور اس وقت protest نہ ہوا ہو۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: ہاں جی، کیونکہ ربوہ کا incident ۲۹ رمئی کا تھا، اس کے کچھ دنوں کے بعد۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: چار، پانچ، چھ، سات دن کے بعد۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: ہاں، یہ انہی دنوں۔۔۔۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: جب گوجرانوالہ کی ساری دکانیں احمدیوں کی جلائی جا چکی تھیں!

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: نہیں، نہیں، میں detail میں نہیں جانا چاہتا۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: اچھا، نہیں، ویسے میں سوال نہیں سمجھا۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: نہیں، انہوں نے یہ کہا، میں خود کہہ رہا ہوں، وہ کہتے ہیں کہ احمدیوں پر جو ظلم ہوا ہے، میں نے اس دن بھی کہا، میں نے کہا، جس کے خلاف بھی ظلم ہو، ہم Condemn کرتے ہیں۔ یہ بات غلط ہے کہ احمدی ہمارے بھائی نہیں ہیں۔ یہ بات غلط ہے کہ احمدی ہمارے بھائی نہیں ہیں، پاکستانی نہیں ہیں، ان کی citizenship کے rights نہیں ہیں، اس بات کو میں نہیں کر رہا ہوں۔ ظلم جس کے خلاف ہو، حکومت کا فرض ہے کہ اس کی مذمت کرے، یہ کہا۔ سوال یہ تھا مرزا صاحب! کہ چوہدری صاحب نے اپیل کی انٹرنیشنل باڈیز کی ایجنسیز کو، ریڈ کراس کو، Commission of Human Rights, Amnesty International کو کہ پاکستان میں جائیں، وہاں احمدیوں پر ظلم ہوا ہے۔ آپ ذکر کر رہے تھے کہ ہندوستان میں ابھی تک مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے، دہلی میں کئی سو مسلمان، کچھ عرصہ ہوا، مارے گئے۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: بالکل، ہاں۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: چوہدری صاحب نے ان کے بارے میں تو کوئی اپیل نہیں کی آپ نے سنا ہے، انٹرنیشنل باڈیز کو، کہ جائیں وہاں، مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے؟ آپ نے سنا ہے کہ دو تین مہینے پہلے، چار مہینے پہلے، دہلی میں کافی۔۔۔۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: ہاں، ہاں۔

یہ ساری دلیلیں دے کر اس کا نتیجہ نکالا ہے اور میں اتنا ہی جواب دوں گا اس کا۔

جناب یحییٰ بختیار: بس ٹھیک ہے جی۔ اب چونکہ اسی تحریر سے ظلّی نبوت کے دروازے کا پھر ذکر آ جاتا ہے۔۔۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ۔۔۔اس لیے اگر آپ مہربانی کر کے کچھ مزید Clarification کریں کہ یہ لفظ، یہ آیت ''خاتم النبیین'' کا ٹرانسلیشن کیا ہوگا؟ میں تشریح نہیں چاہتا، وہ آپ نے تفصیل سے کی ہے۔ کافی اس پر۔ ''خاتم النبیین'' یہ آپ کے pronounce کرتے ہیں، کیا اس کا مطلب لیتے ہیں، الفاظی، لفظی معنی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، اس کی۔۔۔ ''خاتم النبیین'' کے متعلق کیا مطلب لیتے ہیں ''محضر نامہ'' میں موجود ہے۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں......

مرزا ناصر احمد: ......نمبر ایک......

جناب یحییٰ بختیار: ......لفظی معنی......

مرزا ناصر احمد: لفظی معنیٰ جو ہیں وہ قذافی صاحب نے جو لاہور میں اپنا لیکچر دیا تھا۔ اس کا ایک انگلش ٹرانسلیشن ان کی ایمبیسی کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس میں انہوں نے ''خاتم النبیین'' کے معنی کیے ہیں "Seal of the Prophets" تو یا آپ منگوالیں یا میں کل آدمی بھیج کے منگوالوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں،، جی ہاں، یہی پوچھ رہا تھا۔۔۔ "Seal of the Prophets"۔

مرزا ناصر احمد: میں بتا رہا ہوں کہ قذافی صاحب نے اس کے معنی کیے ہیں "Seal of the Prophets" اور ہم سمجھتے ہیں کہ انہوں نے معنی درست کیے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے "Seal of the Prophets" سے کہ جو پرانے Prophets تھے ان کو بند کر دیا، Sealed؟ یا آئندہ جو Prophets ہوں گے ان کی seal سے جائیں گے؟ یہ جو ہے ناں، difference of opinion آ رہا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اصل میں اس میں، امت اسلامیہ میں ایک صوفیاء کی رائے ہے، ایک علم کلام سے تعلق رکھنے والوں کی رائے ہے، ایک فقہاء کی رائے ہے۔ اسی طرح مختلف آراء ہیں۔ ایسے ہمارے بزرگ گزرے ہیں۔ اور میں اپنی ذاتی اب رائے دوں گا۔ وہ میری ذاتی رائے ہے۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، آپ کی ذاتی، ہاں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ویسے بزرگ گزرے ہیں جن سے میری ذاتی رائے بھی موافقت کرتی ہے۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ...... کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل جس قدر انبیاء آئے۔۔۔ ایک لاکھ ۲۰ ہزار یا ۲۴ ہزار۔۔۔ مختلف کہتے ہیں، اندازے ہیں، اس میں جانے کی ضرورت نہیں۔ جس قدر انبیاء آئے، وہ سارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آئے اور آپ کی قوت قدسیہ، آپ کے جو فیضان، جو آپ کی شان تھی، جو آپ کا اس دنیا کے ساتھ رشتہ تھا۔۔۔ ایک وہ رشتہ ہے ناں جو اپنی امت کے ساتھ ہے، ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ ہے اس سارے عالمین کے ساتھ، Universe کے ساتھ، حدیث میں آتا ہے:

لولاک لما خلقت الافلاک

(اگر تیرے وجود کو میں نے پیدا نہ کرنا ہوتا تو میں اس Universe کو نہ پیدا کرتا۔)

اس کی رو سے پہلوں کے لیے بھی آپ مہر بنتے ہیں اور آنے والوں کے لیے بھی مہر بنتے ہیں، یعنی بغیر آپ کی تصدیق کے، بغیر آپ کی پیشن گوئی کے، بغیر مسلم کی اس حدیث کے جس میں آنے والے کو چار دفعہ ''نبی اللہ'' کہا گیا ہے، کوئی نبوت کا دعویٰ ہی نہیں کر سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آ چکا ہے، کیونکہ خود میں نے نوٹ کیا ہے اس کا Page نمبر۔

پھر ایک اور حوالہ ہے، یہ بھی "حقیقۃ الوحی" سے ہے۔۔۔۔ نہ، "آئینہ کمالات" صفحہ۔۔۔:

"جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا، وہ ضروری ہے کہ خدائے تعالیٰ کی ہستی کا احترام کرے۔"

(ایک رکن سے) یہ بھی آ چکا ہے؟

(مرزا ناصر احمد سے) یہ بھی، کہتے ہیں، آ چکا ہے۔

یہ ہے "سیرۃ الابدال" صفحہ ۱۹۳۔ میرے خیال میں صفحہ یہ ٹھیک نہیں تھا۔ آپ نے کوئی Correct نکالا تھا۔

مرزا ناصر احمد: یہ آ چکا ہے۔ اور میں نے آپ کو بتایا تھا کہ سولہ سترہ صفحے کی کتاب میں سے مجھے ۱۹۳ صفحہ نہیں ملا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ بہرکیف، مجھ سے پوچھتے ہیں، میں Clarify کر رہا ہوں، کیونکہ۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں نے اس کا۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اسی واسطے میں اس کو verify کر رہا ہوں۔

اب اسی سے تعلق رکھنے والا "کھڑکی" کا جو معاملہ آ گیا ہے، ایک سوال یہ کہ آپ کی جماعت میں کیا کچھ اور لوگوں نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا، مرزا صاحب کے وقت میں یا بعد میں؟

مرزا ناصر احمد: کچھ تھوڑا سا میرا مطالعہ ہے اپنی تاریخ کا، اور میرا خیال ہے کہ امت محمدیہ میں ہزاروں آدمیوں نے نبوت کا دعویٰ کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں آپ کی پوچھتا ہوں، آپ کی جماعت میں!

مرزا ناصر احمد: ہاں، اب میری جماعت میں سے بھی کچھ لوگ پاگل ہو کے اس میں شامل ہو [illegible] دعویٰ کرنے والے۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کو استعفاء کا بھی موقع نہیں دیا گیا کہ نبوت سے استعفاء دیتا بیچارہ!

مرزا ناصر احمد: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: موقع بھی آپ کو نہیں دیا کہ نبوت سے استعفاء دے دیتا وہ!

مرزا ناصر احمد: نہیں، اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آ گیا۔ ویسے یہ مسئلہ بڑا سنجیدہ ہے، اس میں تمسخر، اور ہنسی کی بات نہیں آنی چاہیئے، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس detail میں نہیں جاتا، میں نے صرف یہ۔۔۔

(Pause)

ہے جی ''چشمہ معرفت'' Page 91:

''یعنی خدا وہ خدا ہے، جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا۔۔۔''

مرزا ناصر احمد: ''بھیجا'' ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں ''بھیجا تا'' ۔۔۔نہ، میں پھر پڑھتا ہوں:

یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے، یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے ظہور میں نہیں آیا ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو۔ اس لیے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے۔ گزر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا، کیونکہ اس عالمگیر غلبہ کے لیے تین امر کا پایا جانا ضروری ہے جو پہلے زمانے میں نہ پائے گئے ہیں۔''

مرزا ناصر احمد: آپ نے ایک فرمایا ہے کہ؟ ''متقد۔ . : یہ خیال ہے۔'' یہ جو میں بتا رہا ہوں تو آپ سنیں۔

اہل سنت والجماعت کا لٹریچر جب ہم پڑھتے ہیں تو تفسیر ابن جرید میں ہے کہ:

قال عن ابوہریرہ فی قولہ ینظہرہ علی الدین کلہ

یعنی ابوہریرہ نے روایت کی قرآن کریم کی اس آیت کے متعلق جو ابھی اس میں آئی ہے مضمون میں:

''قال حین خروج عیسیٰ ابن المریم''۔

کہ یہ وعدہ خدا تعالیٰ کا عالمگیر غلبے کا جو ہے، وہ عیسیٰ ابن مریم کے ظہور کے وقت پورا ہوگا۔

اسی طرح تفسیر ابن جرید میں ابوجعفر سے یہ روایت کی ہے:

یقول لیظھرہٗ علی الدین کلہ

وہی آیت ہے:

قال اذا خرجَ عیسیٰ علیہِ اسلام اِتبأ عہٗ اہلُ کُلِّ دینٍ

یعنی جب حضرت مسیح ظاہر ہوں گے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک محبوب متبع، تو ان کے زمانہ میں یہ آئے گا۔

اسی طرح تفسیر حسینی میں ہے کہ:

تا اہل بدانند ابن دین را علی الدین کلہ

برہمہ کیش و ملت بوقت نزول عیسیٰ

انہوں نے بھی اس کے یہی معنی کیے ہیں۔

اسی طرح پر ''غرائب القران'' میں ہے، ایک اور تفسیر ہے۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ہے، ٹھیک ہے، مرزا صاحب! وہ میں سمجھ گیا۔۔۔

ہی نہیں سکتا اس کا رجوع، کیونکہ جو کچھ اس نے پایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل پایا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آج کا ہے جی پہلے بھی۔ میں صرف اس پر وہ مزید Clarification کرنا چاہتا تھا۔ وہ ہو چکا ہے۔ ابھی میں اور نہیں آپ کا وقت لوں گا اس پر۔

آپ نے کل فرمایا تھا مرزا صاحب! کہ غالباً آٹھارہ سو۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... غالباً ۱۸۹۱ء میں، مرزا صاحب نے نبوت کا یا مسیح موعود کا دعویٰ کیا۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اب ایک سوال یہ ہے۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ایک تو سوال تھا ناں کہ مہدی سوڈانی کا زمانہ کون سا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو میں نے دیکھ لیا۔ ۱۸۸۵ء۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: وہ ۱۸۸۵ء تک۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یعنی۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: آخری جنگ ان سے۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب کی تقریباً ساری زندگی Contemporary رہی ہے۔ مرزا صاحب کی پیدائش، جو آپ نے یہاں دی ہے، وہ ۱۸۳۵ء، وہ ۱۸۳۴ء۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: وہ ایک روایت کے لحاظ سے ۱۸۴۸ء۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی جو بھی ہو، جیسے۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: اور ان کی وفات ہوئی ہے ۱۸۸۵ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ ہے۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہیں ناں، ۱۸۸۵ء؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ درست ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور آپ نے دعویت کیا مسیحت کا ۱۸۹۱ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ بھی درست ہے۔

مرزا ناصر احمد: چھ سال کے بعد۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ میں نے کہا زندگی Contemporary جو تھی ناں۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: یعنی ان کے دودھ پینے کا زمانہ، پوتڑوں میں، بچوں میں کھیلنے کا زمانہ۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، مرزا صاحب! وہ نہیں ہے۔ مہدی صاحب ۱۸۴۴ء میں پیدا ہوئے، مرزا صاحب ۱۸۳۴ء میں پیدا ہوئے، تو پوتڑوں میں بھی اکٹھے رہے تھے، ایک ہی زمانے میں۔ جوانی بھی اکٹھی تھی تقریباً ان کی۔۔۔

1307

مرزا ناصر احمد: مگر ہمارا زیر بحث مضمون۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور دعویٰ کا زمانہ بھی اکٹھا ہی تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہمارا زیر مضمون بحث۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کہتے ہیں کہ۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ......آیا اور دایہ کا نہیں ہے۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ......سوال یہ ہے کہ مہدی سوڈانی کے بچپن سے ہمیں غرض نہیں۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ نہیں کہتا۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ......لیکن دعوئے مہدویت سے ہمیں غرض ہے۔ مہدی سوڈانی کے دعوائے مہدویت اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ اسلام کے دعوائے مہدویت میں ایک دن بھی Contemporary نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ ٹھیک ہے۔ یہ آپ نے جو کہا ہے، اس کے مطابق ان کا دعویٰ پہلے کا ہے، اور جیسے آپ نے کہا، مرزا صاحب نے ۱۸۹۱ء میں کیا۔

مرزا ناصر احمد: وہ تو مارے گئے تھے ۱۸۸۵ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ۱۸۸۵ء میں وفات پا چکے تھے۔

نہیں۔ ابھی دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا مرزا صاحب کو یہ نبوت یک لخت ملی یا بتدریج ملتی رہی؟

مرزا ناصر احمد: مطلب نہیں سمجھا میں۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا مرزا صاحب کو یہ شک تھا کہ وہ نبی نہیں ہیں۔۔۔۔ کچھ عرصہ کے لیے؟

مرزا ناصر احمد: میرے نزدیک تو نہیں تھا۔

(Pause)

میں واضح کر دوں تا کہ اگلا سوال نہ آ جائے۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: میرے، مجھ پر۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ...... جواب یعنی ساتھ ہی یہاں دے دوں میں۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: میں، یہاں پر سوال جو ہے ناں جی۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں کہتا ہوں، شاید میرا جواب۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، سوال میں پھر پڑھ دیتا ہوں کیونکہ۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

(Pause)

Mr. Chairman: Five minutes' break?

(ایک رکن سے) آپ جانا چاہتے ہیں، صرف آپ؟ جائیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا مرزا صاحب کو یکلخت نبوت دی گئی۔ یا تدریجاً؟ اور کیا کسی اور نبی کو بھی [illegible] طور پر نبوت ملی ہے؟ یہ سوال تھا مولانا ہزاروی صاحب کا۔ وہ۔۔۔

لیکن یہاں جو اصل وہ ہے Confusion، وہ نبوت اور رسالت کے متعلق ہے۔ ''نبی'' کے معنی کسی کی طرف بھیجا جانا یا ہدایت کا بیڑا اٹھانے والا، وہ نہیں ہے، ''نبوت کے معنی ہیں خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر آگے اطلاع دینے والا۔ تو خدائے تعالیٰ اطلاعیں دیتا تھا، آپ سمجھتے تھے کہ اس میں جو لفظ ''نبی'' ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی امت کے علماء کے لیے ''نبی'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! اللہ میاں نے اپنے آپ کو clear نہیں کیا۔ کہ آپ بھی نبی ہیں؟ نہیں، میں، آپ گستاخی معاف کریں۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس میں چونکہ تمسخر آ جاتا ہے، ایک۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: میرا وہ مطلب نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں بتاتا ہوں، میں مجبور ہو جاتا ہوں۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں میں، دیکھیے......

مرزا ناصر احمد: ......کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی کوئی مثال نہ دوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں، میں کہتا ہو کہ۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ میری ہے یہ کہ میرے دل میں بڑا وہ پیار ہے، میں فدائی ہوں۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں کہتا ہوں، مرزا صاحب! چونکہ میرے سامنے ایک حوالہ تھا، میں نے کہا کہ گستاخی معاف، میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں ایسے مسئلے پر کوئی مذاق کی بات کروں۔ مرزا صاحب نے کسی جگہ فرمایا ہے۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ سامنے آ جائے تو میں بتا دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار:

''میں پہلے یہ سمجھتا تھا کہ میں نبی نہیں ہوں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی وحی نے مجھے اس خیال پر رہنے نہ دیا۔''

مرزا ناصر احمد: یہ اگر مجھے دیں تو اس کا پہلا حصہ میں پڑھ دیتا ہوں، اس سے واضح ہو جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: میرے پاس اس کا سوال ہے جی۔ یہ رپورٹ ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اس کا جواب اسی کے پہلے دو صفحوں کے اندر ہے موجود۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو میں یہی کہتا ہوں ناں، پہلے ان کو doubt تھا۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ...... نہیں۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... پھر وحی کے۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: جب ہمارے سامنے وہ ہے ہی نہیں کتاب، تو اپنی طرف سے میں philosophies کیوں کروں؟

جناب یحییٰ بختیار: یعنی اس حوالے سے انکار ہے، پھر تو میں آگے نہیں چلتا۔

مرزا ناصر احمد: میں اس حوالے سے اس معنی سے انکار کرتا ہوں۔ جو اس حوالے کو پہنائے جا رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو میں کہتا ہوں معنی آپ بتا دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: تو مجھے کتاب دیں، میں بتاتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ''الفضل'' سے ہے جی۔ اس میں۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، تو ''الفضل'' دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''الفضل'' ۳ رجنوری، ۱۹۴۰ء۔

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟

Mr. Yahya Bakhtiar: We will meet for a little while. But I would like to finish as soon as possible....

Mr. Chairman: Ten minutes; 10-15 minutes.

Mr. Yahya Bakhtiar: .... That is my effort, because.....

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، یہ کتابیں مل جائیں گی، میں کوشش کرتا ہوں کہ ابھی کتابیں مل جائیں۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، مل جائیں، اگر ہو جائیں تو۔۔۔

Mr. Chairman: Yes, about fifteen minutes. Then about 9.05, yes.

The House is adjourned for 15 minutes short break.

(The Delegation left the Chamber)

The Special Committee adjourned to meet at 9:05 p.m.

The Special Committee re-assembled after break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair

---

جناب چیئرمین: ہاں، بلالیں جی ان کو؟ بلالیں جی؟

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes, Sir.

جناب چیئرمین: جب تک آپ چلائیں گے۔ باقی سب چاہتے ہیں کہ جلدی ختم ہو۔ چار ہیں ممبر صاحبان، ان کو منالیں۔ ایک مولانا عطاء اللہ، ایک سید عباس حسین گردیزی صاحب۔۔۔

ڈاکٹر محمد شفیع: ایک میں بھی ہوں جی ان میں سے۔ Important کچھ questions رہ گئے ہیں، ان کو پوچھ لیں، ورنہ یہ نامکمل سا کام رہ جائے گا۔ پبلک بھی ہم سے یہ پوچھتی ہے۔

جناب چیئرمین: اچھا، یہ پانچویں بھی! چھٹے صاحب بھی اگر کوئی کھڑا ہونا چاہتے ہیں تو ابھی بتادیں؟ پانچ میں نے pin-point کر لیے ہیں جی۔

ابھی نہ بلائیں جی ان کو۔ جناب! ایک مولانا عباس حسین گردیزی صاحب، ایک میاں عطاء اللہ صاحب، ایک حاجی مولا بخش سومرو صاحب، ایک مولانا ظفر احمد انصاری صاحب۔

ہاؤس کی رائے میں دس بجے لوں گا...... After their ......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: کیا خطاء ہوئی ہے ہم لوگوں سے؟

جناب چیئرمین: کہ پانچ آدمی چاہتے ہیں ابھی یہ چلے۔ نہیں اب minimize ہو رہا ہے۔ اب definite...... جی؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: بات صحیح ہے ویسے سر! جب ہم یہ اتنے روز یہاں بیٹھ

----- 1316

جناب چیئرمین: ہاں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ......اور اتنے دن تک چلایا ہے تو اور اگر دو چار روز چل جائے تو کیا حرج ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، دو چار روز نہیں چلے گا، حتمی بات ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جی؟

جناب چیئرمین: آپ آج کا دن کریں، ایک sitting میں آپ pinpoint کر لیں questions، جی، definite questions جو ہیں وہ pinpoint کر لیں۔ یہ اب دو ہفتے ہو گئے ہیں، ہاں۔ کچھ موضوعات اگلی اسمبلی کے لیے بھی چھوڑ دیں ناں جی، جو آپ کے successors ہیں، انہوں نے بھی کچھ فیصلے کرنے ہیں۔ یہ تو نہیں کہ آپ نے قیامت تک کے تمام فیصلے کر دینے ہیں۔ ابھی کئی اسمبلیاں آتی رہیں گی، ہاں۔ تو ایک صدی کا ایک اسمبلی تو نہیں کر سکتی ناں جی۔

بلالیں جی ان کو دس بجے تک جی۔ دس، سوادس تک جی That's all دس، سوادس۔ نہیں، اب نہیں۔

(The Delegation entered the Hall)

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney-General?

جناب یحییٰ بختیار: کچھ آپ۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ دس منٹ میں کیا کر سکتا تھا، یہاں کتاب نہیں تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو پھر وہ دیکھ لیں گے۔ جی اس میں۔

جناب چیئرمین: وہ کل کے لیے رہنے دیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اس میں بھی وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ page بھی ان کا غلط ہے۔ پتہ نہیں کیا۔ وہ بھی دیکھ لیں گے اس میں۔ یہاں نہیں ہے ان کے پاس ورنہ میں دے دیتا۔

مرزا ناصر احمد: page غلط ہے تو میں۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی وہ شاید وہ بتا دیں گے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: بعض دفعہ page ٹھیک ہوتا ہے، کتاب غلط ہو جاتی ہے۔ کچھ پتہ نہیں ہوتا اس پر۔ میرے لیے بڑی مشکل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ آپ بھی difficulty ہے اتنی کتابوں میں Trace out کرنا۔ بعض ایسے ہیں جو کہ علم میں ہوتی ہے بات تو پھر وہ آسان ہو جاتی ہے۔

اب مرزا صاحب! میں نے آپ کو request کی تھی کہ لاہوری جماعت نے کچھ extract دیئے تھے۔ اس پر اگر آپ کچھ Comment کریں تو آپ کی مرضی ہے، ورنہ میں نہیں چاہتا کہ۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں میں وہ کچھ Comment نہیں کرنا چاہتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اس واسطے میں I don't want to embarrass you۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار:...... تو اس واسطے میں نے کہا کہ اس میں کچھ حوالے دیئے ہیں۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: جی، ہمارے، اس کے وہ حوالے ہمارے ''محضر نامہ'' میں بھی ہیں۔ ان دونوں کا مقابلہ کریں گے، اس کا جواب آچکا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو یہی میں نے کہا کہ اگر آپ Comment کرنا چاہیں کہ اس لیے میں نے request کی تھی۔

تو اس لیے اب میں ...... I won't waste۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کو واپس کر دیں، یا رکھ سکتے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، واپس کر دیتے ہیں۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) ہاں، نکالو جی۔ ہاں یہی پوچھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار:...... کیونکہ یہ آفیشل ریکارڈ ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔ میں نے صرف پوچھا ہے۔ ہاں، یہ وہاں رہ گیا۔ صبح انشاء اللہ واپس کر دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ٹھیک ہے۔

(Pause)

جناب یحییٰ بختیار: ایک مرزا صاحب! سوال ہے: کیا مرزا صاحب نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں یہ لکھ کر دیا تھا کہ وہ آئندہ اپنے مخالفین کے خلاف۔ ایسے الہامات شائع نہیں کریں گے جس میں ان کے مخالفین کی موت یا تباہی کا ذکر ہو یا ان کی کوئی بدکلامی سمجھی جائے۔

مرزا ناصر احمد: یہ کہاں ہے، حوالہ کہاں ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہیں جی؟

مرزا ناصر احمد: کوئی حوالہ ہے یہاں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ انہوں نے ایسے ہی سوال پوچھا ہے کہ کوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو کوئی کیس فائل ہوا تھا، کسی نے defamation کا کیس فائل کیا تھا۔ this is what this report says.

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ کیس میں پڑھ دوں گا۔ یہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اگر آپ کے پاس ہو یہاں۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہاں تو نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، اگر آپ کے۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔ وہ ذرا لمبا جواب ہوگا، پندرہ بیس منٹ کا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ اگر مختصر کر سکیں تو۔ you are quite capable of it, I know.

Mirza Nasir Ahmad: No. I am not. Very humble.....

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس میں نہیں، میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا بھی اپنا نقطہ نظر ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہتا ہوں۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ صاحب..... اصل ہم یہاں اس لیے بیٹھے ہیں کہ مسائل آپس میں تبادلہ خیال کر کے سمجھ لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں جی بہت کوشش کر رہا ہوں کہ اس کو ختم کر سکوں، جتنی جلد ہو سکے، کیونکہ اتنا مسئلہ ہے کہ بولتے رہیں تو اس پر کوئی time limit۔۔۔۔

Mirza Nasir Ahmad: ہاں، ہاں، no end to it.

جناب یحییٰ بختیار: تو جو ایشو ہے ریزولیوشن میں، اس کے مطابق جو چیزیں آسکتی ہیں، بعض چیزیں ایسی ہیں کہ بعض ممبر صاحب......ان کا آرڈر میں Carry out کر رہا ہوں، ورنہ ایسی بات نہ ہوتی کہ میں آپ کو......

مرزا صاحب! میں نے اس دن آپ سے ایک مضمون پر بات کی۔ پھر میں نے اس لیے چھوڑ دیا کہ جہاد کا مسئلہ بیچ میں آتا تھا۔ وہ اس پر سوال نہیں تھے ہوئے۔ میں نے عرض کیا تھا کہ آزادی کے لیے اسلام جنگ کی اجازت دیتا ہے کہ اپنے ملک میں آزادی پیدا کی جائے؟

مرزا ناصر احمد: وہ تو جواب میں نے دے دیا تھا، میرا خیال ہے اس کا جواب دے دیا ہے میں نے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے کہا تھا کہ لوگوں کو قتل کرتے ہیں، خون خرابہ کرتے ہیں۔ یعنی پھر بعد میں، شاید میں نے عرض کیا تھا کہ شاید بعد میں پھر اس سوال پر آؤں گا۔ تو اب سوال یہ تھا کہ ۱۸۵۷ء میں۔۔۔اس پر میں نے کچھ سوال آپ سے پوچھے اور آپ نے بڑی تفصیل سے جواب دیئے۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: غدر کے متعلق۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بھی آزادی کی جنگ تھی۔ آپ نے یہ کہا کہ لوگوں کو مارا۔ لوٹا، بچوں کو مارا، لوٹا، بچوں کو مارا، کئی چیزیں ہوئیں اس میں، اس لیے کوئی اس کو justify نہیں کر سکتا۔ اور میں آپ سے پورا اتفاق کرتا ہوں کہ ایسی چیزوں کو کوئی justify نہیں کرتا۔ مگر سوال یہ ہے کہ جب برصغیر ہندوپاک میں آزادی کی تحریک چلی، پاکستان کے قیام کے لیے تحریک چلی، وہ بھی آزادی کی جنگ تھی، وہ بھی اسی انگریز کے خلاف تھی، تو اس دوران میں کیا ظلم نہیں ہوئے، کیا عصمتیں نہیں لوٹی گئیں، دونوں طرف سے کیا لوٹ مار نہیں ہوئی؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! یہی تو میں عرض کر رہا ہوں کہ اس زمانے میں بھی بعض لوگ...... مسلمانوں کی حکومت تھی ہندوستان میں۔ وہ حکومت ختم ہو کے انگریز بیٹھ گیا۔ مسلمانوں نے......

مرزا ناصر احمد: وہ ختم کیسے ہوگئی؟۔۔۔ نہیں، میں توجہ صرف پھیر رہا ہوں۔ میں یہ توجہ پھیر رہا ہوں کہ وہ ختم اس واسطے ہوگئی کہ خود مسلمانوں کے اندر غدار پیدا ہوگئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، غلطیاں ہوں گی، سب کچھ ہوگا، میں ان وجوہات میں نہیں جا رہا۔ مسلمانوں......

مرزا ناصر احمد: اصل بات یہ ہے کہ میں سوال ہی نہیں سمجھا ابھی تک۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر عرض کرتا ہوں۔

1322

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت تھی اور بہت عرصہ تک تھی۔ آخری حکمران بہادر شاہ ظفر تھے۔ ان کو ہٹایا گیا۔ انگریز ویسے تو بڑے عرصے سے پھیل رہا تھا، آخری طور پر اپنی empire اس نے بنائی تو اس زمانے میں جب وہ بالکل ظفر کی حالت خراب تھی اور وہ ختم ہونے والا تھا، اور انگریز جم چکا تھا، صرف یہ کہ اعلان نہیں تھا ہوا ان کا وہ empire بن گئی ہے، ملکہ نے چارج لے لیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: یعنی ایک وقت ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے یہاں جو ہو رہا تھا اور پھر ایک وقت میں وہ empire بنی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ تو مختلف علاقوں میں دو سو سال سے وہ چلتا رہا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: پلاسی کی جنگ کے بعد جب مصیبت ہماری آئی تو ۱۷۹۹ء میں جب ٹیپو سلطان کی شہادت ہوئی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں تو بالکل simple بات پوچھ رہا ہوں کہ اسلام کن حالات میں لڑائی کی اجازت دیتا ہے؟ ایک آپ نے بڑے واضح طور پر کہا کہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے آپ کو اپنا نہیں، ایک اور فتویٰ چار شرائط جہاد کے بتائے تھے کل۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں وہی کہہ رہا ہوں کہ آپ نے کہا جہاں تک دین کے معاملے میں دخل دیں، آپ کو اجازت ہے کہ تلوار اٹھائیں۔

مرزا ناصر احمد: وہ دین کی لڑائی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، دین کی۔ اسی طرح میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا اگر ملک میں آزادی پیدا کرنے کے لیے لڑائی لڑی جائے، تلوار اٹھائی جائے، اس کی اجازت ہے کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: اس وقت اس بحث کی میرے نزدیک ہماری دنیا میں ضرورت کوئی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہیں جی؟

مرزا ناصر احمد: ہماری اس دنیا میں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: ......جس میں آج ہم زندہ ہیں، یہ محض فلسفہ اور تھیوری ہے۔ یہ کوئی پریکٹیکل پرابلم نہیں جس کے solve کرنے کے لیے ہمیں تبادلہ خیال کرنا چاہیئے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! اگر آپ کے ملک پر حملہ آور ہوتا ہے دشمن، آپ اس کو نہیں ماریں گے؟

مرزا ناصر احمد: میں نے کب کہا ہے نہیں ماریں گے؟

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں......

مرزا ناصر احمد: میں نے تو یہ کہا ہے کہ آج دشمن حملہ آور نہیں ہے ہمارے ملک پر۔

جناب یحییٰ بختیار: آج نہیں تو کچھ عرصہ پہلے تھا۔

مرزا ناصر احمد: جب تھا تو لڑے ہم، شہید ہوئے ہم، ہم سب کے ساتھ مل کے احمدی بھی۔

جناب یحییٰ بختیار: انگریز جو بیٹھا تھا تو وہ بھی ہمارے ملک پر بیٹھا تھا۔ اس کو ہٹانے کے لیے......

مرزا ناصر احمد: اس کے ساتھ جنگ ہوئی نہیں، اور پاکستان مل گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: اجازت تھی کہ نہیں تھی؟

مرزا ناصر احمد: ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: اجازت تھی کہ نہیں تھی؟

مرزا ناصر احمد: سوال ہی نہیں۔ عملاً اس کو جنگ کی ضرورت نہیں پڑی۔ آج ستائیں سال کے بعد پوچھتے ہیں کہ ستائیس سال پہلے جنگ لڑی جانی چاہیے تھی یا نہیں!

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کے ملک پر کوئی قابض ہو جائے، ملک کو آزاد کرانے کے لیے اجازت ہے کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ ''اگر'' کے ساتھ تو میرے ساتھ بات نہ کریں، اس واسطے کہ ''اگر'' کے اوپر تو قیامت تک یہ مسئلہ حل نہیں ہونا۔ جو واقع ہے یا جو تعلیم ہے یا جو تعریف ہے کسی اسلامی کسی مسئلہ کے متعلق، اس کے متعلق ہمیں بات کرنی چاہیئے......

جناب یحییٰ بختیار: اسلامی تعلیم......

مرزا ناصر احمد: ......اور بات آپ کر رہے ہیں پاکستان بننے کی جس کے لیے جنگ لڑی ہی نہیں گئی۔ اور اس کے بعد جو جنگیں ہوئی ہیں، وہ جنگ تھیں اور لڑنا چاہیئے تھا ہمیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اگر جنگ لڑنی پڑے، اگر جنگ کرنی پڑے؟ ایک دفعہ میں نے اشارہ کیا ڈائریکٹ ایکشن کا۔ آپ نے کہا نہیں وہ تو...... میں نے کہا، ٹھیک ہے، اس کو چھوڑ دیتے ہیں ہم۔ اگر جنگ لڑنی پڑے......

مرزا ناصر احمد: اگر جنگ کی شرائط پوری ہوں تو وہ مومن ہی نہیں جو جہاد میں شامل نہیں ہوتا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ، یہی باتیں نہیں سمجھے، یہی، میں اس واسطے کہہ رہا تھا کہ بعض پہلو واضح نہیں ہیں۔ پاکستان میں پاکستان بننے کے بعد کوئی بھی باہر سے آ کے یہاں حکمران نہیں بنا۔ اس لیے یہ سوال ایسا ہے کہ جس کے جواب دینے کی مجھے ضرورت کوئی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اس سے پہلے جب انگریز بیٹھا تھا، کیا اسلام جنگ کی اجازت دیتا تھا یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: Minority کو یا Majority کو؟

جناب یحییٰ بختیار: جب ہم غلام تھے۔

مرزا ناصر احمد: جمہوریت کے زمانے میں یہ اجازت minority کو تھی یا majority کو تھی؟

جناب یحییٰ بختیار: جس علاقے میں جو اکثریت تھی میں ان کی بات کر رہا ہوں۔ اگر ان کو لڑنا پڑتا، ہندو کے خلاف لڑنا پڑتا یا انگریز کے خلاف لڑنا پڑتا یا دونوں کے خلاف......

مرزا ناصر احمد: ماضی کی بات۔ جو واقعہ ہوا ہی نہیں اس کے متعلق جب بات کریں گے تو اس کا فائدہ ہی کوئی نہیں۔ آئندہ کے متعلق جب آپ بات کریں تو پھر تو ہو سکتا ہے کہ سوچ لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! majority اور minority اگر دونوں مل جائیں تو......

Mr. Chairman: The Attorney-General may go on to the next question. The witness is not prepared to answer this question.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I will repeat once again.

Mr. Chairman: No, No. the witness is not prepared to answer this question.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I will repeat once again.

Mr. Chairman: The witness has tried to go away from it in replying.....

Mr. Yahya Bakhtiar: I am going to repeat it again.

Mr. Chairman: It has gone on the record. Yes, another question.

Mr. Yahya Bakhtiar: I am going to repeat this question in a different form.

Mr. Chairman: This question was repeated twenty times, but the witness has not replied this question.

Mr. Yahya Bakhtiar: In a different form.

Mr. Chairman: No. Next question. It has gone on the record.

(Pause)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ آپ کی ایک پمفلٹ ہے جو کہ ''ہماری تعلیم'' کے نام سے ہے، اور یہ مرزا بشیر احمد صاحب نے edit کیا ہے، اور لکھا ہے اس کے صفحہ ۳۰ پر:

''اے علمائے اسلام......''

میں ابھی آپ کو دے دیتا ہوں یہ پمفلٹ۔

مرزا ناصر احمد: شاید، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس میں وہ اسی بات پر کہ لڑائیوں کے بارے میں اسلام کون سی اجازت دیتا ہے، کہتے ہیں کہ:

''نمبر ایک کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت لڑائیاں کی گئی تھیں وہ لڑائیاں جبراً دین کو شائع کرنے کے لیے نہیں تھیں......''

یہ تو ہم سب کا اتفاق ہے اس پر۔ اس کے بعد:

''......بلکہ یا تو بطور سزا تھیں یعنی ان لوگوں کو سزا دینا منظور تھا جنہوں نے ایک گروہ کثیر مسلمانوں کو قتل کر دیا......''

جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا صاحب! ابھی ایک دو تین سوال ہیں مرزا صاحب کی پیش گوئیوں کے بارے میں۔ اگر آپ خود ہی مختصراً بتا دیں تا کہ پھر اس میں سوال نہ کرنے کی گنجائش ہو۔ آپ اپنے ہی الفاظ میں یہ ایک ہے عبداللہ آتھم کے بارے میں، آتھم۔ ''انجام آتھم'' جس پر ایک کتاب انہوں نے لکھی ہے۔ دوسری ہے محمدی بیگم کے بارے میں۔ تیسری مولوی ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری، ان کے بارے میں کوئی اشتہار ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ تین؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ تین، ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: تو یہ کل میں بتا دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو اس پر آپ اپنا موقف مختصراً......

1336

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تا کہ یہ...... کیونکہ اس پر کئی ایک سوال میرے پاس آئے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے، میں اس کے......

جناب یحییٰ بختیار: بجائے ہر ایک کی detail میں جانے کے، آپ ان کے brief texts کہ fulfil ہوئی، نہیں ہوئی، کیوں نہیں ہوئی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، brief out-line بتا دوں گا سارے کا۔ ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اب ایک سوال اور یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو یہ وحی کس زبان میں آتی رہی ہیں؟ ایک زبان میں یا مختلف زبانوں میں؟

مرزا ناصر احمد: مختلف زبانوں میں۔

جناب یحییٰ بختیار: مختلف زبانوں میں۔

مرزا ناصر احمد: لیکن بہت بڑی بھاری جو نسبت ہے وہ عربی اور اردو کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، چونکہ یہ ایک سوال تھا اس لیے......

مرزا ناصر احمد: ہاں نہیں، میں وہ تھیوری بتارہا تھا، مرزا صاحب کی وحیوں کے متعلق ''اگر'' نہیں میں کہہ رہا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: میں ویسے تھیوری یہ بتارہا تھا کہ عقلاً اگر منبع اللہ کا ہے تو پھر ان میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اور میں۔۔۔ یہ اگلا وہ میرا ہے statement۔ کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ساری وحی اللہ کی طرف سے ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو اس لیے وہ ویسے ہی پاک ہے جیسے قرآن؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، پاک ہونے کے لحاظ سے ویسی ہی ہے جیسا کہ دوسرے ہمارے بزرگوں کی سچی وحیاں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ''چشمۂ معرفت''۔ یہ شاید حوالہ پھر غلط تھا۔ I am sorry مرزا صاحب! کیونکہ میرے پاس بھی جو حوالہ دیا گیا ہے، یہ بھی کسی اور کتاب سے ہے۔ اس میں یہ page...... (ایک رکن سے) کونسا صفحہ ہے؟ (مرزا ناصر احمد سے) یہ میں مضمون انکا پڑھ دیتا ہوں۔ وہ نکال لائیں جی اس کو:

''اور یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ عمل ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہ سکے۔''

یہ ہے جی ''چشمۂ معرفت''۔ ابھی وہ نکال کے دیتے ہیں اس میں سے۔ کیونکہ مرزا صاحب فارسی عربی کے تو عالم تھے۔ اور اردو، پنجابی تو خیر، یہ انگریزی کی جو بات آگئی ناں اس میں، کیونکہ وہ ایک جگہ لکھتے ہیں کسی ہندو لڑکے سے انہوں نے پوچھا کہ اس کا مطلب کیا ہے بعض......

مرزا ناصر احمد: یہ تو اچھا تحقیق کرنے والا ہے، سارے حوالے دیکھ کے پتہ لگے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ میں ذرا حوالے آپ کو دیتا ہوں۔ ابھی یہیں ہیں وہ۔ یہ ہیں جی، اس میں سے ''حقیقت الوحی'' صفحہ ۳۳۰۔

جناب چیئرمین: تھوڑا سا دے دیں تا کہ...... Just give him brief out-line so that the witness should ......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو میں پڑھ کے کچھ سنا دیتا ہوں جی۔

Mr. Chairman: Yes.

جناب یحییٰ بختیار: ایک حوالہ ہے جی ''خط مسیح موعود''۔ ۷/اگست، ۱۸۹۱ء، مطبوعہ ''مباحثہ راولپنڈی'' صفحہ ۱۴۵۔ اس میں فرماتے ہیں:

''اسلام میں نبی اور رسول کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں یا یہ نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے۔ وہ براہ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔''

آگے یہ ان کا ایک ''حمامۃ البشرہ'' صفحہ ۳۴۔

مرزا ناصر احمد: ''حمامۃ البشرہ''۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، صفحہ ۳۴، از مرزا غلام احمد قادیانی۔ اس میں وہ فرماتے ہیں...... یہ جو ہے ناں اس پر ایک اور بھی ہے حوالہ اس کا، شاید، یہ ٹھیک نہیں ہے۔ ''روحانی خزائن'' جلد ۷، صفحہ ۲۰۰۔

مرزا ناصر احمد: ۲۰۰۔

جناب یحییٰ بختیار: ۲۰۰ جی، two hundred، اس میں فرماتے ہیں کہ:

''کیا تو نہیں جانتا کہ پروردگار رحیم صاحب فضل نے ہمارے نبی کا بغیر کسی استثناء خاتم النبیین نام رکھا اور ہمارے نبی نے اہل طلب کے لیے اس کی تفصیل اپنے قول لا نبی بعدی میں واضح طور پر فرمائی۔ اور اگر ہم اپنے نبی کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز قرار دیں تو گویا ہم باب وحی بند ہونے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے۔ اور یہ صحیح نہیں جیسا کہ مسلمانوں پر ظاہر ہے ہمارے رسول کے بعد نبی کیونکر آ سکتا ہے

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب مجھے تو جو ملتا ہے ناں......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، نہیں بالکل ٹھیک ہے جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ چیک کر لیں۔

(The Delegation left the Chamber)

Mr. Chairman: The honourable members will keep sitting.

Reporters can go; They can leave also.

[The Special Committee of the Whole House subsequently adjourned to meet at half past ten of the clock, in the morning, on Saturday, the 24th August, 1974.]

PCPPI-1098(10) N.A.-21-4-2011-450.

No. 11

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Saturday, the 24th August, 1974

(Contains No. 1–21)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD.
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD.

اور مطلب واضح ہو جائے گا۔ کل جو پڑھے گئے ان میں۔ سے پہلا ''درثمین'' کی نظم میں اپنے یعنی پہلے آیا ہے:

؎ ''آں چہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام''

دوسرا یہ پڑھا گیا تھا:

؎ ''انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بہ عرفاں نہ کمترم ز کسے''

اور جواب میں شعر میں یہ پڑھ رہا ہوں:

؎ ''لیک آئینہ ام بہ ربّ غنی
از پئے صورتِ مہ مدنی''

میں ترجمہ کر دیتا ہوں، واضح ہو جائے گا۔ صرف ترجمہ کافی ہے جواب میں:

جو جام اللہ نے ہر نبی کو عطا کیا تھا وہی جام اس نے کامل طور پر مجھے بھی دیا۔

اگر چہ انبیاء بہت ہوئے ہیں مگر میں معرفت میں کسی سے کم نہیں ہوں۔

یہ وہ جو شعر کل پڑھے گئے تھے ان کا ترجمہ ہے۔ اور جو اس کا جواب آگے اسی جگہ ہے وہ یہ ہے:

لیکن...... وہ سارا لکھنے کے بعد فرماتے ہیں:

لیکن میں ربِ غنی کی طرف سے بطور آئینہ کے ہوں اس مدینہ کے چاند کی صورت دنیا کو دکھانے کے لئے...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

ایک کل پوچھا گیا تھا عدالت میں کوئی معاہدہ کیا...... عدالت میں کوئی معاہدہ کیا گیا اور وہ معاہدہ عدالت نے پابند کیا کہ کوئی اپنا الہام کسی کے متعلق شائع نہ کریں، اور اس پر دستخط کر دیئے اور یہ تو نبی کی شان کے نہیں ہے موافق۔ کوئی اس قسم کا تھا، مجھے صحیح یاد نہیں رہا۔ بہر حال اس

کے اوپر یہ اعتراض کیا گیا تھا۔ یہ بتاریخ، بتاریخ 24/فروری 1899ء، یعنی ایک کم سو، 1899ء بروز جمعہ اس طرح پر اس کا فیصلہ ہوا۔ وہ سارا مضمون آیا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: یہ گورداسپور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا کورٹ تھا۔

مرزا ناصر احمد: ......بتاریخ 24/فروری 1899ء بروز جمعہ، اس طرح پر اس کا فیصلہ ہوا کہ:

''فریقین سے اس مضمون کے نوٹسوں پر دستخط کرائے گئے کہ آئندہ کوئی فریق اپنے کسی مخالف کی نسبت موت وغیرہ، دل آزار مضمون کی پیش گوئی نہ کرے، شائع نہ کرے''۔

یہ 24/فروری 1899ء ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سے چھ سال قبل ہی اعلان خود اپنے طور پر بانی سلسلہ احمدیہ کر چکے تھے۔ 20/فروری 1886ء کو یہ اعلان ہوا ہے، 20/فروری 1886ء:

''اس عاجز نے اشتہار 20/فروری 1886ء میں اندرمن مرادآبادی اور لیکھ رام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی تھی کہ اگر وہ خواہش مند ہوں تو ان کی قضا وقدر کی نسبت بعض پیشگوئیاں شائع کی جائیں۔ سو اس اشتہار کے بعد اندرمن نے تو اعتراض کیا (اس واسطے اس کے متعلق پیشگوئی شائع نہیں کی گئی۔ یہ میں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں۔ الفاظ یہ ہیں کہ اس اشتہار کے بعد اندرمن نے تو اعتراض کیا) اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گیا۔ لیکن لیکھ رام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کر دو، میری طرف سے اجازت ہے''۔

اسی طرح اس فیصلے سے قبل آپ نے ایک اشتہار میں یہ اعلان کیا، اس فیصلے سے قبل۔

''میرا ابتداء سے ہی یہ طریق ہے --- میرا ابتدا ہی سے یہ طریق ہے --- کہ میں نے کبھی کوئی انذاری پیشگوئی بغیر رضامندی مصداق پیشگوئی کے شائع نہیں کی''۔

تو عدالت اس کی bound نہیں ہے، بلکہ جو پہلے اپنے آپ کو جس چیز میں باندھا ہوا تھا، عدالت کا چونکہ وہی فیصلہ تھا آپ نے اس پر دستخط کر دیئے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس پر مرزا صاحب! ایک سوال آتا ہے کہ یہ جو انہوں نے پہلے اشتہار دیا تھا کہ ''میں نے اپنے آپ کو پابند کیا تھا 1886ء میں'' — 1886ء میں تو انہوں نے نبوت کا دعویٰ نہیں تھا کیا۔

مرزا ناصر احمد: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: 1886ء میں تو مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ نہیں تھا کیا۔

مرزا ناصر احمد: 1886ء میں نبوت کا دعویٰ نہیں کیا، ملہم ہونے کا دعویٰ کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں، کیونکہ آپ نے date fix کی ناں 189ء کہ انہوں نے اس وقت مسیح موعود کا دعویٰ کیا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں جی۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) نکالو جی۔ (اٹارنی جنرل سے) ذرا ٹھہر جائیں جی، اس کو دیکھیں کتابوں میں۔

جناب یحییٰ بختیار: اس میں confusion ہو گئی ناں۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، 20 فروری 1886ء۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں۔

مرزا ناصر احمد: اس وقت بھی آپ کے عیسائیوں، ہندوؤں وغیرہ سے مناظرے ہوئے تھے، اور الہام ہونے کے مدعی تھے، اور اس میں انذاری پیشگوئیاں بھی تھیں۔ تو یہ 16 سال پہلے کا ہے۔ اور دوسرا پھر جو اشتہار دیا ہے وہ دعویٰ کے بعد کا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں یہ عرض کر رہا تھا، آپ نے کہا، اس واسطے میں زیادہ ٹائم نہیں لینا چاہتا۔ سوال یہ ہے کہ ایک نبی کو جب ایک وحی آتی ہے تو کسی عدالت کے حکم کے تحت یہ نہیں کہتا کہ ''اچھا، اب عدالت نے حکم دے دیا ہے، میں اللہ کی جو مجھے وحی آئے،

میں اس کے بارے میں کچھ نہیں کہوں گا“۔ یہ جو ہے ناں سوال......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، تو اس کا جواب جو میں نے دیا وہ یہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا کہ انہوں نے خود یہ پابندیاں اپنے اوپر آپ لگائی تھیں۔

مرزا ناصر احمد: ......کہ عدالت کے پابند نہیں، بلکہ پہلے اعلان کیا تھا اور عدالت کے فیصلے سے کچھ عرصہ پہلے یہ کہا تھا کہ ”میرا ابتداء سے ہی یہ طریق ہے کہ جو انذاری پیشگوئیاں ہیں ان کو مشتہر نہیں کرتا“۔ یہ نہیں کہا کہ ”میں بتاتا نہیں“ یعنی ”اپنے دوستوں میں، اپنے حلقے میں بتاتا ہوں، لیکن ان کو اشتہار اور اخبار کے ذریعے میں مشتہر نہیں کرتا جب تک ان کی رضامندی نہ ہو“۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس وجہ سے انہوں نے عدالت کے اس فیصلے کو منظور کیا؟ 1359

مرزا ناصر احمد: چونکہ انہی کے اپنے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، مطلب یہ ہے کہ......

مرزا ناصر احمد: ......اپنے طریق کار کے مطابق تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو عدالت میں بات ہوئی ہے، درست ہے، مگر یہ کہ آپ اس کی وجہ یہ بتا رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: جناب مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق پیش گوئی، آپ نے فرمایا تھا کہ اس کے متعلق وہ ایک یہ پوری نہیں ہوتی۔ جو بھی آپ نے حضرت مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق اعلان کیا، یہ جو ہے ناں مباہلہ یا مقابلہ، اس میں دو طرفین ضروری ہیں، جس طرح یہ محاورہ ہے کہ ہاتھ سے تالی نہیں بجتی۔ تو آپ نے کہا کہ ”آؤ، مباہلہ کرتے ہیں“۔ اس کا جواب مولوی ثناء اللہ صاحب نے دیا، یہ دیا ہے ”اہل حدیث“ کے پرچہ 1907ء ــــ اور اس کی فوٹوسٹیٹ کاپی ہم ساتھ یہ ابھی داخل کروادیں گے ــــ جواب مولوی ثناء اللہ نے اس چیلنج کا دعوت مقابلہ کا یہ دیا کہ:

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، اس کے اندر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار:

''جو جھوٹا ہوگا اس......''

مرزا ناصر احمد: مولوی ثناء اللہ صاحب نے دعا کے اشتہار کو نقل کرنے کے بعد یہ جواب دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ درست ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں انہوں نے یہ کہا تھا اس میں کہ ''جو جھوٹا ہو گا......''

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار:

''......خدا اس کو طاعون......''

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار:

''......خدا اس کو طاعون یا ہیضہ سے......''

مرزا ناصر احمد: وہ مباہلہ کے چیلنج کی دعا پہلے لکھ دی ہے آپ نے۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا۔

مرزا ناصر احمد: ثناء اللہ صاحب نے کہا ''میں اسے قبول نہیں کرتا''۔ ختم ہو گیا معاملہ۔

جناب یحییٰ بختیار: اور پھر اس کے بعد یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب کی وفات ہیضے سے ہوتی۔

مرزا ناصر احمد: میں، ہاں، جی نہیں، ٹھیک ہے، ہاں جی، ٹھیک ہے سوال پوچھنا چاہیے۔

مرزا صاحب کی وفات ہیضے سے نہیں ہوئی، اور اس وقت ڈاکٹر کا سرٹیفکیٹ اس واسطے لینا پڑا غالباً کہ وہ جنازہ لے کے جانا تھا لاہور سے قادیان۔ جس بیماری سے ہوئی، اس کا وہ سارے symptoms وغیرہ دیکھ کے ڈاکٹروں نے جو اندازہ لگایا ہے، جو ڈاکٹر بعد میں آئے ہیں وہ انہوں نے...... اندازہ ہی لگا سکتے تھے...... وہ ہے Gastro-entritis۔ یہ آج کل بڑی عام ہو گئی ہے بیماری۔ اس کا نام آتا ہے۔ اور وہ ہیضہ نہیں ہے، چونکہ ان کے......

جناب یحییٰ بختیار: Dysentry اور......

مرزا ناصر احمد: ...... چونکہ اس کے symptoms ہیضے سے بنیادی طور پر بڑے مختلف ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: نہیں، کچھ ملتے ہیں لیکن بالکل مختلف بھی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، dysentry بھی ہیضے کا ایک......

مرزا ناصر احمد: جس کو dysentry ہو جائے، وہ سڑا ہوا پھل بازار سے لے کے کھا جائے، الٹیاں آ جاتیں تو وہ ہیضہ تو نہیں پر ایک ہوتا۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ہیضہ تو بعض دفعہ ہوتا ہے، بعض دفعہ نہیں ہوتا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہی میرا مطلب ہے۔ تو اس وقت ڈاکٹروں نے یہ سرٹیفکیٹ دیا ہے کہ یہ ہیضہ نہیں اور بعد کے ڈاکٹروں نے gastro-entritis کی تشخیص کی ہے، لیکن وہ بعد کی ہے۔ اس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے symptoms سے اپنے اندازے لگائے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اس مباہ...... مباہ...... کیا کہتے ہیں جی آپ اس کو؟

مرزا ناصر احمد: مباہلہ۔ مباہلہ۔

جناب یحییٰ بختیار: بس یہ اس کے تیس چالیس سال بعد تک بھی مولوی ثناء اللہ زندہ رہے؟

مرزا ناصر احمد: مباہلہ ہوا ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں ایسے ہی کہہ رہا ہوں۔ مولانا یہ جو......

مرزا ناصر احمد: جو مباہلہ نہیں ہوا اس کے تیس چالیس سال بعد تک زندہ رہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس اشتہار کے بعد، میرا مطلب......

مرزا ناصر احمد: ہاں، اور اس تیس چالیس سال میں دنیا نے ایک انقلاب یہ دیکھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب، جو جماعت کو ناکام کرنے کی کوشش پہلے بھی کرتے رہے اور بعد میں بھی کی، وہ کامیاب نہیں ہوئی، اور بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مشن روز بروز ترقی کرتا چلا گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: خیر، وہ تو اور ایشو آپ لا رہے ہیں اُس پر کہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نہیں لاتا، میں نے ویسے چالیس سال کے ضمن میں سمجھا شاید ں آجائے بیچ میں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ مباہلہ جو ہوتا ہے مرزا صاحب! کیا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے ساتھ کرسکتا ہے، جائز ہے؟

مرزا ناصر احمد: شروع میں علماء نے بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو یہ چیلنج دیا کہ ''ہمارے ساتھ مباہلہ کرو''۔ اور آپ ان کو یہ جواب دیتے رہے ایک عرصہ کہ میرے نزدیک مباہلہ مسلمان سے جائز نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں یہی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں، میں آگے بتاتا ہوں ناں، یہاں ختم نہیں ہوتی بات۔ لیکن جواب آپ کو علماء کی طرف سے یہ دیا گیا کہ ''آپ کا یہ عذر ہمیں قبول نہیں کہ چونکہ مسلمان سے مباہلہ جائز نہیں اس لئے آپ نہیں کرنا چاہتے۔ ہم تو آپ کو کافر سمجھتے ہیں اور اس وجہ سے آپ ہم سے مباہلہ کریں''۔ اس کا حوالہ موجود ہے۔

متفقہ یہ فیصلہ ہے، تمام فرقوں اور اس امت کا شروع سے لے کر آج تک، کہ جو انذاری پیشن گوئیاں جو ہیں وہ مشروط رہتی ہیں۔ ''مشروط'' کا مطلب یہ ہے کہ اگر جس کے متعلق یہ کہا گیا کہ ''تمہاری یہ کیفیت ہے روحانی طور پر۔ تمہیں، اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ اطلاع دی ہے ـــ کہنے والا کہتا ہے ـــ یہ سزا ملے گی''۔ اس کے ساتھ شرط ہوتی ہے۔ خواہ شرط کا ذکر ہو یا نہ ہو۔ جیسا کہ مثلاً حضرت یونس علیہ السلام کی امت کے لئے ـــ قرآن کریم میں اس کا ذکر ہے ـــ ایک پیش گوئی آئی کہ ان پر عذاب نازل ہوگا۔ لیکن ان کے اوپر وقت مقررہ کے اندر عذاب نازل نہیں ہوا اور حضرت یونس علیہ السلام یہ سمجھے کہ میری پیش گوئی خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا تھا اور اس کو وہ کر دیا، غلط ثابت ہوگئی۔ اور وہاں سے وہ بھاگے۔ وہ لمبا قصہ قرآن کریم میں ہے کہ وہ پھر قرعہ پڑا اور سمندر میں چھلانگ لگائی اور ایک وھیل مچھلی جو کہ بغیر چبائے کے اندر انسان کو نگل جاتی ہے، یا اور جانور اس کو مل جائے، وہ اس کے پیٹ میں چلے گئے۔ لیکن قبل اس کے کہ مچھلی کے پیٹ میں اس کے ایسے جسم پر اثر انداز ہوتے اور دم نکلتا، خدا تعالیٰ نے ایسا سامان پیدا کیا کہ کنارے پر جا کر مچھلی نے الٹی کی اور حضرت یونس علیہ السلام ریت کے اوپر آ گئے۔ وہ لمبا ایک قصہ ہے۔ بہر حال اس قصے سے تو ہمارا اس وقت تعلق نہیں ہے۔ ایک پیش گوئی ہوئی جو ان پر پوری نہیں ہوئی اور خدا تعالیٰ نے کہا قوم نے رجوع کر لیا تھا، اس کو کیسے سزا مل سکتی تھی۔ یہ تین حوالے میں نے یہ لکھائے۔ اگر کہیں تو میں پڑھ دوں، ورنہ یہ داخل کروا دوں گا۔ ایک علامہ ابوالفضل صاحب کی ''روح المعانی'' تفسیر کی کتاب ہے۔ اس کے اندر لکھتے ہیں کہ انذاری پیش گوئیاں جو ہیں، وہ توبہ اور رجوع اور صدقہ اور خیرات سے ٹل جاتی ہیں۔ دوسرا حوالہ ہے امام فخر الدین رازی کا بڑے مشہور ہیں۔ اور تیسرا حوالہ ہے صاحب ''روح المعانی'' کا، وہ پہلی کتاب کا دوسرا حوالہ، صاحب ''روح المعانی'' کا دوسرا حوالہ۔ اگر کہیں تو میں اسی طرح......

جناب یحییٰ بختیار: داخل کروا دیں۔

مرزا ناصر احمد: تو میں اصول یہ بتا رہا تھا، اصول، کہ جو انذاری پیش گوئیاں ہیں وہ دعا

جناب یحییٰ بختیار: وہی میں کہہ رہا ہوں کہ اس نے گستاخیاں کی تھیں، اسلام پر حملے کئے تھے، آنحضرتؐ کی شان میں گستاخیاں کی تھیں۔ اور وہ حق کی طرف رجوع ہوا تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ بھئی یہ ابھی توبہ کر رہا ہے، اس لئے اس پر پیش گوئی ثابت نہیں ہوگی۔ معاف کر دیا اس کو۔ میں یہ عرض کر رہا تھا۔ مرزا صاحب! کہ توبہ کا یہ مطلب ہے کہ وہ شخص جو اسلام کے خلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں گستاخیاں کر رہا تھا، اس سے اس نے توبہ کر لی...... اور دلی توبہ ہی کرتا ہے انسان اللہ کے سامنے...... تبھی اللہ نے اس کو معاف کر دیا، اس نے اللہ کی طرف رجوع کر لیا۔ مگر جب یہ پندرہ مہینے گزر گئے تو پھر امرتسر میں انہوں نے بہت بڑا جلوس نکالا...... عیسائیوں نے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... جس میں مسلمان بھی کچھ شامل ہوئے، اور بڑی خوشیاں منائیں کہ مرزا صاحب کی پیش گوئی غلط ثابت ہوگئی۔ اور اس شخص نے گستاخیاں پھر شروع کیں یہ بھی درست ہے؟

مرزا ناصر احمد: اس نے اپنے رجوع کو چھپایا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں facts آپ سے verify کروا رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، رجوع کو چھپایا۔ ہمارے علم میں پھر کبھی نہیں لکھا۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کے بعد تو یہ......

مرزا ناصر احمد: اس کے بعد بھی نہیں لکھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اس نے گستاخیاں کیں اور اس کے بعد اس نے openly چیلنج کیا مرزا صاحب کو۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، مرزا صاحب کا تو سوال ہی نہیں، وہ تو ایک خادم تھے۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جو بدزبانی کیا کرتا تھا، اس میں پھر خود ملوث نہیں ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، علیحدہ تھا— میں نے پڑھا ہوا ہے اس پر— جو واقعی مر گیا تھا کہ جو عرصہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ یہ خوار ہوگا۔ وہ جو وہاں زورن شہر میں تھا۔ اس نے کہا کہ اسلام ختم ہو جائیگا۔ امریکن اخبار میں اس کا ذکر آیا۔ پھر وہ "True Islam" میں بڑی detail سے سارے وہ دیئے گئے ہیں۔ ڈیوی تھا یا ڈوئی۔

مرزا ناصر احمد: ڈوئی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو ان کو بھی مرزا صاحب نے ایسا ہی چیلنج دیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: یہ میں ...... ڈوئی کے متعلق پہلے ذکر یہ ہمارا ریکارڈ میں آچکا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، وہ کتاب میں میں نے تفصیل سے پڑھا ہے۔

مرزا ناصر احمد: کسی سلسلہ میں ڈوئی کا ذکر ریکارڈ میں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں آچکا ہے۔ ہاں، میں کہتا ہوں کہ وہ بھی چیلنج مرزا صاحب نے ان کو یہی دیا کہ یہ کچھ عرصے کے اندر...... کچھ ٹائم دیا تھا، ایک سال، آٹھ مہینے، دو سال مجھے یاد نہیں...... کہ یہ ذلیل ہوگا اور مرے گا۔ اور وہ جو میں نے دیکھی کتاب "True Islam" اس میں یہ ہے کہ وہ ذلیل بھی ہوا اور مرا بھی، مگر اس نے کسی سٹیج پر چیلنج کو accept ہی نہیں تھا کیا۔

مرزا ناصر احمد: اس نے کیا ہے accept۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کے اخبار یہ کہہ رہے ہیں کہ he ignored it۔ اس پر تو آپ کہتے ہیں کہ پیشگوئی ٹھیک آگئی باوجود اس کے کہ اس نے accept نہیں کیا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اوہو! یہ میں سمجھ گیا......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور ثناء اللہ کے بارے میں کہتے ہیں accept نہیں کیا، اس واسطے......

مرزا ناصر احمد: یہ میں سمجھ گیا، آپ کا پوائنٹ میں سمجھ گیا ہوں۔ میں جواب دیتا ہوں۔ ایک پہلے پیشگوئی، ایک ہے مباہلہ۔ ان دو میں فرق ہے۔ اس کے متعلق پیشگوئی تھی، مباہلہ نہیں تھا۔

مرزا ناصر احمد: پہلی بات تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ محمدی بیگم کے دس رشتہ دار یہ کہہ کے کہ ''یہ پیش گوئی پوری ہو گئی'' بیعت میں داخل ہو گئے — خود وہ خاندان۔ اور دوسرے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ محمدی بیگم کے لڑکے نے یہ ایک اشتہار دیا جس کی فوٹو سٹیٹ کاپی اس وقت میں یہاں داخل کرواؤں گا۔

(وقفہ)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! اگر آپ پہلے اس کے جو brief facts ہیں...... کیونکہ بہت سے ممبران کو پتہ نہیں کہ کیا...... پھر اس کے بعد اگر آپ......

(وقفہ)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ اس پیش گوئی کے جو مختصر کوائف ہیں وہ یہ ہیں کہ بانی سلسلہ احمدیہ کے خاندان کا ایک حصہ اسلام سے برگشتہ ہو چکا تھا اور اسلام کے خلاف بہت گندہ ذہنی اور بدزبانی اور گستاخی اور شوخی سے کام لیتا تھا۔ تو ان کے لئے یہ ایک انذاری پیشن گوئی تھی۔ اور دراصل پیشن گوئی یہ ہے کہ:

''اگر تم اسلام کی طرف رجوع نہیں کرو گے، جسے تم چھوڑ چکے ہو باوجود مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے کے، اور جو تم گستاخیاں کر رہے ہو اس سے باز نہیں آؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے گھر پر لعنت اس طرح بھیجے گا کہ تمہیں ملیامیٹ کر دے گا۔ اور تمہاری جو اس وقت دشمنی کی حالت ہے — میں اسلام کے ایک ادنیٰ خادم کے طور پر کام کر رہا ہوں — تمہاری جو ذہنیت ہے میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں، رشتہ داری ہو گی، لیکن ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ اور تم کبھی سوچ بھی نہیں سکتے کہ اپنی لڑکی کا رشتہ میرے ساتھ کرو''۔

اور پیشین گوئی یہ ہے کہ:

''تمہارے خاندان میں سے، یعنی اس حصے میں سے جس کا ذکر ہے، اللہ تعالیٰ

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، یہ نوٹ کرلیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) ہاں، یہ نوٹ کریں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا سلطان احمد نے مخالفت کی اور مرزا صاحب نے ان کو عاق کر دیا، disown کر دیا اور یہاں تک کہ ان کی والدہ کو بھی کہا کہ جس دن محمدی بیگم کی شادی کسی اور سے ہوئی تمہیں بھی طلاق...... کیونکہ ان کی رشتہ داری تھی احمد بیگ سے۔

مرزا ناصر احمد: میں سن رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ اس طرح مرزا صاحب کے دوسرے بیٹے فضل احمد، ان کو بھی کہا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق کردو کیونکہ وہ احمد بیگ کی niece تھی۔

مرزا ناصر احمد: میں نے سن لیا ہے۔ ابھی میرے جواب کی باری نہیں آئی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہتا ہوں کہ یہ حقائق......

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں نے کہا کہ نوٹ کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ تو ٹھیک ہے، ہر چیز کی وضاحت ہونی چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ یہ ان کو بھی کہا اور ان کو بھی disown کیا، disinherit کیا، کیونکہ وہ اپنی بیوی کو شاید طلاق نہیں دے رہے تھے مرزا صاحب کی پیشین گوئی کو پورا کرنے کے لئے۔

اس کے بعد محمدی بیگم کی شادی سلطان احمد سے ہوئی۔ اس کے بعد مرزا صاحب نے کہا کہ "یہ میری امید کا معاملہ نہیں، یہ میرے faith کا معاملہ ہے کہ یہ پیشینگوئی ہو کے رہے گی، شادی کے بعد بھی"۔ چھ مہینے کی شادی کے بعد احمد بیگ وفات کر گئے اور ڈھائی سال کے بعد ان کے میاں نے وفات کرنا تھا۔ تو پہلے تو میاں کو مرنا چاہئے تھا پھر احمد بیگ کو۔ بہر حال، احمد بیگ پہلے وفات کر گئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، بے شک، ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو خلاصہ ہے، اس واسطے حوالوں کا سوال ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ تو......

مرزا ناصر احمد: یعنی میرا مطلب ہے، خلاصہ ہے ناں یہ تو۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں نے تو sum up کیا ہے، جو مجھے facts دیئے ہیں تو وہ میں پڑھ رہا تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، اسی واسطے میں نے کہا تھا بڑا اچھا قصہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تا کہ اس پر آپ......

مرزا ناصر احمد: یعنی حوالے اس نے کہیں دیئے ہی نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہیں جی؟

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے خلاصہ......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ کوئی میرے خیال میں دس بارہ کتابیں ہیں جن میں سے یہ ایک واقعہ ہے کہ ایسا ہوا۔

مرزا ناصر احمد: یہ اگر وہ دس بارہ کتابوں کے نام صرف بتا دیں، صفحے بتائے بغیر، تو ہم نکال لیں گے بیچ میں سے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو میں معلوم کر لوں گا اس پر۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: کچھ انہوں نے دیا تھا، کچھ اوروں نے دیئے تھے۔ مگر یہ facts میں نے ان سے لئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے، میں سمجھ گیا ہوں، میں سمجھ گیا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر facts آپ کہتے ہیں کہ کوئی غلط ہے اس میں، کہ ایسا نہیں ہوا،

ہاں بالکل، بلا لیں جی۔

(The Delegation entered the Chamber.)

Mr. Chairman: Yes. Mr. Attorney-General.

آپ تشریف رکھیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, the other day. I had referred to certain extracts from "Al-Fazal" relating to Akhand Bharat, and now I am giving those dates to Mirza Sahib almost to start...... because I may have given "1947", I may have mentioned "1957" or something, but these are the correct dates:-

April 5, 1947......

Mirza Nasir Ahmad: "Al-Fazal" ......?

Mr. Yahya Bakhtiar: ......April 5, five April, 5th April......

Mirza Nasir Ahmad: ...... 5th April......?

Mr. Yahya Bakhtiar: ...... 1947; 12th April, 1947; and then 17th June, 1947; in May also, there are two numbers of May also.

وہ بھی میں دیکھ لیتا ہوں۔

Then there is, Sir, August 18, 1947, which I have not mentioned before; and December 28, 1947.

یہ سب 1947 کے ہیں جی......

مرزا ناصر احمد: ان کے......

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ میرے پاس جو ہے ناں جی، ایسے فوٹوسٹیٹ، last page

بعض— انکار نبوت جس کو وہ کہتے ہیں— وہ منسوخ ہے، یا منسوخ تصور کیا جائے؟

مرزا ناصر احمد: نہ۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ بات غلط ہے، ایسی کوئی بات نہیں؟

مرزا ناصر احمد: منسوخ نہیں ہے۔ اس کا یہاں میں مختصر دو تین فقروں میں کہتا ہوں۔ ''نبی'' کے معنی شرعی نبی، ایک شریعت لانے والا نبی۔ ایک ''نبی'' کے معنٰی ہیں مستقل نبی۔ اور غیر شرعی مستقل۔ اور ایک ''نبی'' اس معنٰی میں استعمال ہوا ہے غیر شرعی امتی۔ اور چوتھے ''نبی'' اور ''رسول'' کا لفظ عام کتابوں میں ہماری انگلش میں پڑھا ہے، لغوی معنٰی میں تو ان چار معانی میں ''نبی'' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ کسی معنی میں انکار کیا ہے، کسی معنی میں اقرار کیا ہے۔ اصل یہ ہے اس کی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ابھی میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... کہ ایک میرا اس قسم کا سوال تھا، میں دیکھوں گا اس کو، مگر ابھی ضرورت نہیں پیش آئی۔ ایک عبدالحکیم صاحب تھے۔ ان سے مرزا صاحب نے کوئی بحث کی اور ان کو کہا کہ ''لوگوں کو غلط فہمی ہو رہی ہے۔ جب میں 'نبی' کا لفظ استعمال کرتا ہوں، میرا مطلب 'محدث' سے ہے۔ اور جہاں بھی میری تحریروں میں تقریروں میں 'نبی' کا لفظ استعمال ہوا ہو، اس سے مطلب 'محدث' سمجھا جائے''۔ یعنی ایک اس قسم کا وہ ہے کہ ان کا مطلب یہ نہیں کہ میں نبی ہوں، جیسا آپ کہتے ہیں کہ لغوی معنی میں یا اس sense میں استعمال ہوا ہے۔ مگر اس کے بعد پھر انہوں نے ...... یہ کہتے ہیں کہ یہ الفاظ پھر 'نبی' کے استعمال کئے، بجز اس کے کہ deemed to be read Nabi, Muhaddith.

مرزا ناصر احمد: وہ پھر 'نبی' اور 'محدث' کی بحث شروع ہو گئی ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں ایسے کہہ رہا ہوں جی۔

''جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر (وہی میں نے بتایا ہے کہ ایک مستقل نبی ہے۔) (کہ میں مستقل طور پر) کوئی شریعت لانے والا نہیں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ (شرعی نبی ہوں نہ مستقل نبی ہوں)۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتداء سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اُس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے، رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی شریعت کے (نئی شریعت کوئی نہیں)۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سواب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔ اور میرا یہ قول:

''مـن نستم رسول و نیاورده ام کتاب''

اس کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں''۔

اور اوپر آ گیا ہے کہ ''مستقل نہیں ہوں''۔ ویسے یہ حوالہ ہے ''ایک غلطی کا ازالہ'' وہ میں آج بھجوا دوں گا یہاں۔

جناب یحیٰی بختیار: مرزا صاحب! یہ مجھے اس میں کوئی غلط فہمی نہیں تھی کیونکہ میں یہ پڑھ چکا تھا، بڑا clear ہے یہ۔ مگر میں وہ جو آپ سے......

مرزا ناصر احمد: محدث والا رہ گیا۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، نہیں، محدث کی بھی نہیں، وہ ایک چیز آ چکی تھی۔ پھر یہاں وہ کہتے ہیں کہ 1907ء میں بھی انہوں نے یہ کہا......

مرزا ناصر احمد: کس نے؟

جناب یحیٰی بختیار: لاہور کے گروپ نے، کہ 1907ء میں بھی انہوں نے کہا۔ میں نے کہا کہ جہاں تک مجھے سمجھ آ رہی ہے بڑا clear ہے۔ پہلے کچھ بھی کہا؟، یہاں پر انہوں نے

صاف پوزیشن clear کر دی ہے کہ ''میں امتی نبی ہوں، شرعی نبی نہیں ہوں''۔ اور یہ پوزیشن ہے۔ لفظی مفظی کی بھی بات رہ جاتی ہے۔ تو وہ انہوں نے چونکہ کہتے ہیں 1907ء میں بھی انکار کیا تھا کہ ''میں نبی نہیں ہوں، اس واسطے میں یہ سارے حوالے لے آیا تھا کہ آپ authoritatively اس کو clear کر دیں۔

<u>مرزا ناصر احمد:</u> وہ پھر اُس میں ہوا ہوا ہے ناں، وہ کتاب آ جائے گی۔

<u>جناب یحییٰ بختیار:</u> ہاں، وہ تو میں نے چھوڑ دیا ہے اس پر، کیونکہ directly اپنی طرف سے میں نے آپ سے پوچھ لیا ہے یہ۔

<u>مرزا ناصر احمد:</u> ہاں، ہاں۔ ہاں، ٹھیک ہے۔

(وقفہ)

<u>جناب یحییٰ بختیار:</u> ایک یہ میں کچھ ضمنی سوال آئے ہیں میرے پاس، یہ مولانا ثناءاللہ کے ...ے میں، کیا یہ درست ہے کہ یہ اشتہار مباہلہ کے طور پر نہیں بلکہ مولانا ثناءاللہ صاحب کے اس طرزِ عمل سے تنگ آ کر دیا تھا جس ...... مولانا صاحب موصوف مرزا صاحب پر گالیوں اور تہمتوں کی بوچھاڑ کیا کرتے تھے؟

<u>مرزا ناصر احمد:</u> کہاں کا حوالہ ہے؟

<u>جناب یحییٰ بختیار:</u> یہ سوال پوچھا گیا ہے۔

<u>مرزا ناصر احمد:</u> اچھا، یہ سوال پوچھا گیا ہے۔

<u>جناب یحییٰ بختیار:</u> ہاں جی۔ آپ کہتے ہیں کہ یہ مباہلہ کے وجہ یا طور پر نہیں تھا بلکہ یہ اشتہار مرزا صاحب چونکہ وہ بہت تنگ کیا کرتے تھے اور......

<u>مرزا ناصر احمد:</u> نہیں، نہیں، میں نے جو بات کہی تھی وہ یہ تھی کہ مولوی ثناءاللہ صاحب کو بانی سلسلہ احمدیہ نے مباہلہ کی دعوت دی تھی جو انہوں نے قبول نہیں کی اور کہا کہ کوئی عقلمند دانا انسان اس کو قبول نہیں کر سکتا۔ اسلئے وہ مباہلہ نہیں ہوا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: That is admitted. وہ تو میں سمجھ گیا۔

مرزا ناصر احمد: وہاں تو دونوں چیزیں ہیں۔ وہ جہاں ہندو کو مخاطب کیا گیا ہے وہاں یہ ہے کہ نہ ان کے رشی سمجھتے تھے، نہ کوئی اور انسان سمجھتا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں یہ کہ اللہ میاں کیوں انگریزی میں ان سے بات کرے جب وہ انگریزی نہ سمجھیں؟ میں یہ صرف کہہ رہا ہوں۔ تو آپ نے کہہ دیا، وہ ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہم تو بڑے عاجز انسان ہیں، اللہ تعالیٰ کو ہم جا کر مصلحت تو نہیں سمجھا سکتے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں وہ مصلحت میں نہیں کہتا کہ میں جانتا ہوں۔

باقی وہ جو آپ کچھ تھوڑے سے آپ جواب دیں گے مرزا صاحب! آج میرے خیال میں وہ ہو جائیں گے۔ ایک وہ محمدی بیگم، اور باقی تھی ناں detail کی......

مرزا ناصر احمد: یہ تو وہ لکھ کے، یہ جو آپ نے وہ دیئے ناں، آپ دیں گے یہ تو میں submit کر دوں گا۔ 1411

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ کچھ ہم نے نوٹ کیا ہے، میں ابھی ان سے ٹائپ کرواتا ہوں، آپ چلے بھی جائیں تو آپ کو پیچھے بھیج دوں گا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، submit کر دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

اور پھر کچھ ایک دو چیزیں اور ہیں۔ تو وہ شام کو وہ ہو جائیں گی، کیونکہ انصاری صاحب نے کچھ سوال پوچھنے ہیں تحریف کے متعلق۔

مرزا ناصر احمد: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: تحریف کے متعلق۔ اور دو چار سوال اور انصاری صاحب پوچھیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی دیکھتا ہوں۔ آپ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ اگر مل جائے، کیونکہ آخر میں آپ نے وہ صفحے لکھوائے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں اسی لئے پڑھنا چاہتا تھا، پورے صفحہ سے تو پتہ نہیں چل سکتا، میں اسی لئے پڑھنا چاہتا تھا، مگر کچھ ٹائم کم تھا۔ یہ کونسا ہے جی "فتاویٰ......

مرزا ناصر احمد: یہ "مجموعہ فتاویٰ احمدیہ" جلد اول، صفحہ 149۔

جناب یحییٰ بختیار: صفحہ کون سا تھا جی یہ؟ جلد اول، صفحہ ۱۴۹۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔ "مجموعہ فتاویٰ احمدیہ" صفحہ ۱۴۹-۱۴۸۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، 149 صفحہ۔ یہاں جو میں نے لکھا ہوا ہے:

"مسیح موعود کے نہ ماننے والے کافر ہیں یا نہیں۔ ایک شخص نے سوال کیا: آپ کو نہ ماننے والے کافر ہیں یا نہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ مولویوں سے جا کر پوچھو۔ ان کے نزدیک جو مسیح اور مہدی آنے والا ہے، اس کو جو نہ مانے اس کا کیا حال ہے۔ پس میں وہی مسیح اور مہدی ہوں جو آنے والا تھا"۔

1413

مرزا ناصر احمد: جی، آپ نے "کافر" نہیں کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ حوالہ ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ حوالہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ تو اس کو آپ، میں نے کہا تھا کہ آپ explain کریں۔

مرزا ناصر احمد: اس میں تو explain کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ اس میں یہ ہے کہ:

"ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ کو نہ ماننے والے کافر ہیں یا نہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا مولویوں سے جا کر پوچھو۔ ان کے نزدیک جو مسیح اور مہدی آنے والا ہے اس کو جو نہ مانے گا اس کا کیا حال ہے۔ پس میں وہی مسیح اور مہدی

ہوں جو آنے والا تھا''۔

تو جواب تو اس میں علماء نے دینا تھا ناں، آپ نے تو کچھ نہیں دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: علماء کا تو متفقہ یہ ہے ناں جی کہ جو مسیح آئے گا، جو نہیں مانے گا وہ کافر۔

مرزا ناصر احمد: کس کا فتویٰ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: علماء جو ہمارے ہاں ہیں وہ کہتے ہیں کہ جو مسیح آئے گا اور ان کو جو نہ مانے......

مرزا ناصر احمد: اور ہم مسیح مانتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، آپ مانتے ہی اس لئے ہم آپ کو نہیں مانتے اس واسطے ہم کافر ہو گئے؟

مرزا ناصر احمد: مولویوں کے کہنے کے مطابق۔

جناب یحییٰ بختیار: بالکل۔

مرزا ناصر احمد: مولویوں کے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ......لیکن اس معنی میں کفر جو ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، وہ مولویوں کی logic آپ بھی refute نہیں کرتے، اس سے تو آپ کو بھی اتفاق ہے کہ جو مسیح موعود آئے گا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ تو ہو گیا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ وہاں کفر کے معنی اور ہیں بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ معنی تو ہم بڑی تفصیل سے جان چکے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ بس پھر ٹھیک ہے۔ وہ ہو گیا۔

''براہین احمدیہ'' کے حصہ پنجم کے......

مرزا ناصر احمد: ہاں نہیں، اور کوئی نہیں۔

(وقفہ)

جناب یحییٰ بختیار: ایک اور تھا جی، میرا خیال ہے میں نے نہیں سنایا شاید آپ کو...... بیچ میں کچھ pages blank تھے:

''ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی تعداد صرف تین ہزار نکلی ہے......''

''تحفہ گولڑویہ'' صفحہ ۴۰:

''......اور اپنے معجزات کی تعداد......''

''براہین احمدیہ'' حصہ پنجم، page بھی وہی ۵۴ ہے:

''......جیسا کہ دس لاکھ بتلائی ہے''۔

مرزا ناصر احمد: اچھا، خیر، میں اس کا جواب دے دیتا ہوں یہ جو ہمارا اعتقاد ہے، میں وہ بتا دیتا ہوں۔ ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندہ نبی ہیں۔ زندہ نبی ایک جسمانی لحاظ سے نہیں ہیں، جسمانی زندگی تو آپ کی ایک محدود ہے، وہ ہمیں پتہ ہے کتنے برس زندہ رہے۔ لیکن آپ کی روحانی زندگی جو ہے، جو قیامت تک ممتد ہے، اس کی وجہ سے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زندہ نبی مانتے ہیں۔ اور زندہ نبی کا جو تصور ہمارے دماغ میں ہے اس میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کی روحانی زندگی کے نتیجہ میں امت محمدیہ میں قیامت تک ایسے افراد پیدا ہوتے رہیں گے جو آپ کی روحانیت کے طفیل خدا تعالیٰ کے نشانات اسلام کی حقانیت کے ثبوت کے لئے بنی نوع انسان کے سامنے پیش کرتے رہیں گے۔ اور چونکہ عام آدمی جو ہے، اس کے نزدیک دو زندگیاں بن جاتی ہیں ناں، ہمارے حلقہ کے نزدیک، احساس رکھنے والے، وہ تو پہلے دن سے ایک ہی زندگی چلی ہے روحانی۔ اس واسطے جہاں ایک یہ کہا، اس کا مطلب ہمارے نزدیک یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی زندگی کا جو تعلق اپنی جسمانی زندگی

کے ساتھ تھا، اس زمانے میں تین ہزار معجزے دنیا نے دیکھے، اور قیامت تک کروڑوں دیکھے، وہ سب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے اور نشانات ہیں۔ لیکن یہ معجزے حضرت علیؓ کے زمانے میں، حضرت عثمان (دونوں پر اللہ کی رضا ہو) ان کے زمانے میں دیکھے۔ حضرت عمرؓ نے ایک موقع پر آواز دی، کتنے فاصلے پر تھی، پچاس، سو، ساٹھ، قریباً سو میل کے فاصلے پر تھی فوج، اور وہ نظارہ سامنے آیا، اور دیکھا کہ کمانڈر اس فوج کا جو ہے وہ غلطی کر رہا ہے اور آپ نے اس کو ہدایت دی وہیں سے گھبرا کے، اور اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کئے کہ اس کمانڈر کے کان میں وہ آواز پہنچی سو میل دور۔ اور ایسی غلطی سے وہ فوج بچ گئی جس کے نتیجے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا اس کا۔ اب یہ معجزہ حضرت عمرؓ کا نہیں ہے ہمارے نزدیک، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔

اس طرح امت محمدیہ میں، حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے، کہ کروڑوں اولیاء اللہ پیدا ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے اور نشانات دنیا کو دکھاتے رہے لیکن عرف عام میں ہم کہتے ہیں کہ سید عبدالقادر جیلانی صاحب کے معجزات، ہم یہ کہتے ہیں کہ امام باقر کے معجزات، وغیرہ، وغیرہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے...... ایک چھوٹا سا ''تتمہ حقیقت الوحی'' کا حوالہ ہے، وہ میں پڑھ دیتا ہوں:

''اسلام تو آسمانی نشانوں کا سمندر ہے۔ کسی نبی سے اس قدر معجزات ظاہر نہیں ہوئے جس قدر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ کیونکہ پہلے نبیوں کے معجزات (وہی میرا جو پہلا مضمون تھا، اس کے متعلق ہے)۔ (کیونکہ پہلے نبیوں کے معجزات) ان کے مرنے کے ساتھ ہی مر گئے لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اب تک ظہور میں آ رہے ہیں اور قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے۔ جو کچھ میری تائید میں ظاہر ہوتا ہے دراصل وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہیں''۔

جناب یحییٰ بختیار: اور تو نہیں جی کوئی حوالہ؟

کے اوپر یہ فتوے لگائے جاتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ایک اور سوال ہے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ جس وقت بغداد پر انگریز کا قبضہ ہوا، عراق مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکلا، اس وقت قادیان کی جماعت نے چراغاں کیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: یہ میں جواب دے چکا ہوں کہ اس وقت......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! دیکھیں، سارے مسلمان اگر ایک وقت کریں کوئی چیز، جیسے کہ آپ نے کہا، آپ کے جواب سے یہ impression پڑتا تھا کہ اس موقعہ پر سب مسلمانوں نے چراغاں کیا......

مرزا ناصر احمد: اس کی تاریخ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: تاریخ یہاں نہیں لکھی، یہ ایک historical fact ہے، جب بغداد پر انگریزوں کا قبضہ ہوا......

مرزا ناصر احمد: Historical fact یہ ہے کہ وہ جنگ کا خاتمہ ہو گیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ایک جنگ کا خاتمہ تھا، وہ تو Poppy Day سب دنیا میں ہوتا رہا، 18 نومبر 1919ء میں، 11 نومبر کے بعد، وہ تو چراغاں سب ملک میں ہو گیا تھا۔

مرزا ناصر احمد: نومبر، انیس سو......؟

جناب یحییٰ بختیار: نومبر 1917ء یا 18ء۔

مرزا ناصر احمد: نومبر 18ء یا 17ء یا 18ء، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: 11 نومبر 1918ء تھا وہ تو۔

مرزا ناصر احمد: اسی واسطے میں نے پوچھا تھا کہ اس کی تاریخ اگر پتہ ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ علیحدہ ڈیٹ پر اس دوران میں ہوئی ہے، not on the same date۔ اگر اس میں ہو تو پھر میں وہ سوال ہی واپس لیتا ہوں۔ اگر اس ڈیٹ پر......

مرزا ناصر احمد: یہ پھر اگر آیا ہے تو میں معذرت چاہتا ہوں، یہ چیک نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ آپ چیک کر لیں۔ میں نے پہلے پوچھا بھی نہیں تھا کل آپ نے جو اس کا ذکر کیا ناں، چراغاں کا، تو مجھے بتایا گیا......

مرزا ناصر احمد: یہ submit میں کر دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ چراغاں۔ تو سب مسلمان......لڑائی تو سب ملک میں تھی ختم ہو گئی۔

مرزا ناصر احمد: یہ لڑائی پر in writing دو تین صفحے submit کر دوں؟

جناب یحییٰ بختیار: جتنا مختصر ہو۔ جتنے بھی annexure آ رہے ہیں وہ پرنٹ ہو رہے ہیں۔ پھر وہ اسمبلی کے ممبران کو دے رہے ہیں۔ اس لئے جتنا مختصر ہو گا وہ پڑھیں گے اور اُس کو دیکھیں گے۔

مرزا ناصر احمد: صرف ہمیں اندھیرے میں رکھ رہے ہیں۔ ہمیں تو بھی ایک کاپی ملنی چاہیے۔ 1420

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ تو یہاں بیٹھے ہیں، آپ کے سامنے سب کچھ ہوا۔

مرزا ناصر احمد: یہ نہیں بیٹھے یہاں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ کمیٹی کا آرڈر ہے، میں تو......

مرزا ناصر احمد: آں؟ نہیں، میں تو ویسے......

جناب یحییٰ بختیار: یہ سیکریٹ ہے۔ وہ نہیں چاہتے کہ پبلک......

مرزا ناصر احمد: نہیں، کمیٹی کی خدمت میں درخواست کر رہا ہوں، بڑی عاجزانہ، بڑے مؤدب ہو کر۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو کمیٹی consider ضرور کرے گی۔ بات یہ تھی کہ وہ چاہتے تھے کہ یہ چیز جو ہے......

مرزا ناصر احمد: باقیوں نے نہیں کیا؟ ہاں ٹھیک ہے، یہ بھی verify کرنے والی بات ہے ضرور۔

جناب یحییٰ بختیار: بیگم صاحبہ کہتی ہیں کہ پونے دو ہو گئے ہیں۔ تو پھر ایڈجرن کریں شام کے لئے۔

مرزا ناصر احمد: شام کو meet کرنا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: شام کو جی، پہلے ہی میں نے کہا، مولانا صاحب پوچھیں گے......

Mr. Chairman: Yes, we are meeting in the evening.

جناب یحییٰ بختیار: ......تحریف قرآن کے بارے میں دو تین سوال پوچھ رہے ہیں آپ سے شام کو......

Mr. Chairman: The Delegation is permitted to leave for the present.

مرزا ناصر احمد: اچھا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ......This is not my subject.
اور اس کے علاوہ دو چار سوال اور بھی ہیں، وہ کہتے تھے، میں نے کہا، پھر بھی پوچھ لیں گے۔
Thank you, Sir.

Mr. Chairman: The honourable members may keep sitting. چھ بجے۔

مرزا ناصر احمد: مسٹر چیئرمین، سر! اگر مجھے اجازت ہو تو بعض سوالوں کے جواب میرے پاس اس ڈیلی گیشن کے کوئی اور صاحب بھی دے سکیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Anybody you like, Sir. I do not have any objection.

Mr. Yahya Bakhtiar: It is left to your discretion.

مرزا ناصر احمد: بس ٹھیک ہے پھر۔

Mr. Chairman: Yes, Maulana Zafar Ahmad Ansari.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: آپ کچھ اصولی باتیں کہنا چاہتے تھے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، اصولی باتیں میں کہہ دیتا ہوں۔ میں یہ اصولی باتیں تحریف معنوی کا جو ہے مضمون اس کے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔ ''تحریف'' کا مطلب ہے ردوبدل کرنا۔ اور تحریف معنوی کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کی یا تو تفسیر ساری تعین کر دی جائے تبھی رد و بدل ہو سکتا ہے ناں۔ اگر تعین ہی نہ ہو تفسیر کی تو رد و بدل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور یا یہ ہے کہ اصول تفسیر قرآنی ہمارے سامنے ہوں اور پھر ہم دیکھیں کہ کن اصولوں کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ ال میں اپنی رائے بتاؤں گا، باقی تو آپ نے کرنا ہے فیصلہ۔

میرے نزدیک تفسیر صحیح قرآن عظیم کی، اس کے لئے سات معیار ہیں۔ پہلا معیار ہے خود قرآن کریم۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور یہ universe ہے، عالمین عربی میں کہتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی خلق ہے، اس کا فعل ہے۔ اور سورۃ ملک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فعل میں تمہیں تضاد کہیں نظر نہیں آئے گا۔ خدا تعالیٰ کے کلام میں بھی کہیں تضاد ممکن نہیں۔ یعنی ایک ہی منبع سے ہو اور ایک قرآن کریم کی آیت کچھ کہہ رہی ہو اور دوسری کچھ کہہ رہی ہو، یہ ممکن نہیں ہے۔ اس لئے پہلا معیار قرآن کریم کی صحیح تفسیر کا یہ ہے کہ جو تفسیر ہو اس کو contradict کوئی اور تفسیر نہ کر رہی ہو۔ الف۔ اور دوسرے یہ کہ اس کے لئے شواہد، خود اس تفسیر کے، قرآن کریم کی دوسری آیات میں پائے جائیں نمبر ایک۔ میں بڑا مختصر کروں گا تا کہ وقت نہ لگے۔

دوسرا معیار ہے حضرت خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تفسیر جو اس رنگ میں پہنچی ہمارے پاس کہ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ درست ہے۔ یہ میں اس لئے فقرے کہہ رہا ہوں کہ وہ راویوں

گئے انسان کے سامنے، یہ درست نہیں ہے عقلاً تو قرآن کریم کی آیت کے مطابق ہی۔ تو، لیکن یہ حدود ہیں کچھ، اور معیار ہیں کچھ، کہ جن کو مدنظر رکھنا پڑے گا تحریف معنوی کے مسئلہ کے متعلق تبادلہ خیال کرتے ہوئے۔ میں نے یہ کہنا تھا اور اب یہ مولوی صاحب، ان سے حلف لے لیں۔

Mr. Chairman: The question may be put, then we will see who replies, whether it is the witness who replies or it is delegated to any member of the Delegation.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جناب! تحریف معنوی سے پہلے میں صرف ایک مثال تحریف لفظی کی پیش کروں گا۔ جو قرآن کریم کی ہے:

(عربی)

سورۃ حج کی، یہ اس میں سے لفظ ''من قبلک'' نکال دیا گیا ہے۔ اور ''روحانی خزائن''، ''ازالہ اوہام'' شائع کردہ الشرکۃ اسلامیہ، ربوہ، 1958ء میں بھی اسی طرح ہے۔ اور ''ازالہ اوہام'' قدیم نسخہ، مصنف مرزا غلام احمد صاحب، میں بھی اسی طرح ہے، یعنی بہت سے غلطیاں ایسی ہیں جنہیں ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ......

Mr. Chairman: Only the question may be put, not the argument.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اچھا، تو میں اسے explain تو کروں، جناب! explain تو کر سکتا ہوں؟

جناب چیئرمین: Explain کر سکتے ہیں آپ۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اچھا۔ تو میں ان تمام چیزوں کو چھوڑ رہا ہوں جن میں اس کا امکان ہے کہ کوئی خاص نیت پیش نظر نہیں ہے، بلکہ اتفاقاً غلطی ہوگئی۔ یہاں چونکہ ایک ایسا لفظ نکال دیا گیا ہے جو بنیاد ہے اختلاف عقائد کی مسلمانوں کے اور احمدی صاحبان کے، اور وہ یہ ہے

کہ رسول آپؐ سے پہلے ہی آتے رہے ہیں، بعد میں نہیں آئیں گے۔ تو ''قبلک'' کا لفظ نکال دیا جائے تو گنجائش پیدا ہو سکتی ہے کہ بعد میں بھی آ سکتے ہیں۔ تو یہ ایک بنیادی عقیدے کی بات ہے، اس لئے میں نے صرف ایک لفظی تحریف کا انتخاب کیا ہے۔ کیونکہ وقت بہت کم ہے اور لفظی تحریف کی حد تک اسی پر میں اکتفا کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: That is all.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میرا خیال یہ ہے کہ میں سب چیزیں پڑھ دوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، Turn by turn پوچھ لیں، ایک ایک۔ Is the witness not prepared to answer this question and wants some member of the Delegation to answer it?

جناب ابوالعطا (رکن وفد): اب میری عرض ہے......

جناب چیئرمین: نہیں، پہلے۔ I am putting it to the witness. Is the witness not prepared to answer this question?

مرزا ناصر احمد: جی، میں چاہتا ہوں کہ اس کا جواب ابوالعطا صاحب دے دیں۔

Mr. Chairman: Then you will have to state as to why you do not want to answer this question. Then I will ask the member of the Delegation to reply. وجہ بتانی پڑے گی۔

مرزا ناصر احمد: یہ اگر مجھے صحیح یاد ہے تو جب ہم یہاں سے گئے ہیں تو اس وقت چیئر کی طرف سے اجازت مل گئی تھی کہ وہ جواب دے دیں۔

Mr. Chairman: I had not given it. Only when the question has been put and the answer is to be given by the other member of the Delegation, then the Witness has to give some reasons also.

مرزا ناصر احمد: یعنی ہر سوال پر مجھے explain کرنا پڑے گا؟

جناب چیئرمین: نہیں، اگر تحریف قرآن کے سارے سوال جو ہیں، ان سب کا ایک ہی جواب آجائے گا......

مرزا ناصر احمد: یہ تو تحریف لفظی کا ہے۔

جناب چیئرمین: اگر آپ جواب دے سکتے ہیں تو آپ دے دیں، ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں، اس کے متعلق تو اتنا سادہ ہے......

جناب چیئرمین: جواب دے دیں، ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ میں ویسے دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں، اگر ابوالعطا صاحب جواب دے دیں تو کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ 1441

جناب چیئرمین: نہ، آپ reasons دیں۔

مرزا ناصر احمد: اگر آپ اجازت دیں۔

Mr. Chairman: There must be reasons.

مرزا ناصر احمد: تحریف جو بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی طرف منسوب کی گئی؟ وہ سارے آپ کے کلام کے اندر آپ کے زمانے میں، اس جماعت کے خلیفہ کے زمانے میں جو قرآن کریم شائع ہوئے ہیں، جو قرآن کریم کے تراجم شائع ہوئے ہیں، اس میں یہ تحریف جو یہ کہتے ہیں کہ نکال دیا جان بوجھ کر، وہ ہونا چاہیئے۔ لیکن ایک کتاب کی مثال دے کر اور ان بیسیوں ایڈیشن جو قرآن کریم اس کے تراجم، جماعت احمدیہ نے شائع کیے، اور وہ ایڈیشن جو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتب کے شائع ہوئے، ان میں جو غلطی تھی کتابت کی دور ہوگئی۔ ان کو نظرانداز کر کے صرف ایک واقعہ سے یہ استدلال کرنا میرے نزدیک درست نہیں ہے۔ آخر یہی کتاب جہاں سے انہوں

Now we break for Maghrib. We will re-assemble at 7:30.

The delegation is permitted to leave.

The honourable members may keep sitting.

(The Delegation left the Chamber.)

جناب چیئرمین: مولانا مفتی صاحب ذرا تشریف رکھیں، ذرا اصلاح مشورہ کرنا ہے۔ مولانا عبدالحکیم صاحب! آج آپ تشریف لائے ہیں، ذرا بیٹھیں ناں۔ انصاری صاحب! کتنے سوالات ہیں آپ کے اندازاً...... ایک سیکنڈ جی...... تحریف قرآن پاک کے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میرا خیال تو یہ ہے کہ اب اگر چونکہ یہ ہاؤس نے طے کیا ہے کہ آج ہی ختم کرنا ہے......

جناب چیئرمین: نہیں، آپ، نہیں، آپ مجھے بتائیں اندازاً، کتنے ہیں اندازاً؟

Mr. Yahya Bakhtiar: Today, there is nothing left now. I will request the House that......

جناب چیئرمین: نہیں، میں ان سے پوچھ رہا ہوں کہ اندازاً کتنے questions ہیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ......اس لئے میں یہ کروں گا کہ معنوی تحریف جو ہے اس کی ایک مثال لے لوں گا۔

جناب چیئرمین: ہاں، جی ہاں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ......اور پھر جو قرآن کی آیات جو انہوں نے اپنے اوپر چسپاں کرلی ہیں، اس کی دو چار مثالیں پڑھ دوں گا۔

Mr. Chairman: That would be better. اس کے بعد اس طرح کریں گے کہ ساڑھے سات، پونے آٹھ سے لیکر پونے نو بجے تک کریں گے ناں جی، ایک سیشن جی۔ Then, after fifteen minutes break, we will finalize it.

یہ "مـن قبلـك" نہیں ہے تین کتابوں میں۔ پھر دوبارہ، سہ بارہ ایڈیشن ان کتابوں کے چھپے ہیں۔ اس میں بھی "مـن قبلـك" نہیں ہے۔ تو انہوں نے اپنی کتابوں میں گویا کہ تحریف لفظی کردی ہے۔ اب وہ یہ کہیں کہ غلطی ہے، تو ایک جگہ غلطی ہو، دو جگہ غلطی ہو......

جناب چیئرمین: میں عرض کروں، انہوں نے دو باتوں کا جواب دیا ہے۔ ایک انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے قرآن مجید میں نہیں ہے۔ دوسرا انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ واقعی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ کتابت کی غلطی ہے۔ اس واسطے جو چیز آپ ثابت کرنا چاہتے تھے وہ ثابت ہوگئی ہے۔ آپ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ انہوں نے ایک لفظ قرآن مجید کا حذف کیا اپنی کتابوں میں، جو انہوں نے تسلیم کرلیا۔ باقی بات ہے بحث کی کہ "آپ نے کیوں کیا ہے، یا کس واسطے کیا ہے؟" اس میں جانے کی ضرورت نہیں۔ ایک چیز تو آپ نے تسلیم کروالی ہے کہ واقعی یہ کتاب......

مولوی مفتی محمود: عرض یہ ہے کہ یہ جو کتاب ہے، اس کا ان کو علم تھا۔ اس کے باوجود پھر دوبارہ دوسرے ایڈیشن کی تصحیح نہیں کی۔ اس کے بعد پھر 1970ء میں جو نیا ایڈیشن تھا اس کی پھر تصحیح نہیں کی، اس کو ایسے غلط رہنے دیا۔ اعتراض صرف یہ ہے کہ غلط کیوں رہنے دیا ہے؟

جناب چیئرمین: آپ نے question کیا، انہوں نے کہا کتابت کی غلطی ہے۔ انہوں نے یہ جواب نہیں دیا، انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ہم نے غلطی محسوس کی۔ اس کا مطلب ہے کہ غلطی کو دوبارہ کیا، سہ بارہ کیا۔ وہ غلطی نہیں ہے، وہ انہوں نے عمداً کیا ہے۔ یہ بحث کی بات ہے یہ آپ نے اپنا پوائنٹ منوالیا ہے کہ یہ لفظ وہاں نہیں ہے کتابوں میں۔

جناب محمد حنیف خاں: یہ صاف نہیں ہوگا۔ بات تو ہوگی، یہ بات تو ہوگی۔ تین کتابوں میں اگر آئی تو ان کے علم میں وہ غلطی ہے۔

جناب چیئرمین: یہ سوال پوچھ سکتے ہیں، آپ یہ سوال پوچھ سکتے ہیں۔ جی، ایک سیکنڈ جی، ایک سیکنڈ۔ ہاں، مولانا ظفر احمد انصاری صاحب! مولانا صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے

تھے۔ بلوالیں یا آپ کچھ کہیں گے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، وہ ایسا ہے کہ ابھی نماز کے وقت بہت سے لوگوں نے یہ کہا کہ یہ قرآنی تحریف جو ہے اس پر پوری گفتگو ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: تو میں نے کہا کہ کل چیئرمین صاحب نے کہا کہ پورے ہاؤس میں چار آدمی مجرم ہیں اس کے کہ یہ جو سیشن کو لمبا کرنا چاہتے ہیں۔ باقی پورا ہاؤس یہ چاہتا ہے کہ سیشن ختم ہو۔ تو دو چیزیں اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ اگر آپ آج سیشن ختم کرنا چاہتے ہیں تو مجھے مجبوراً ایک ایک مثال، دو دو مثال دے کر ختم کر دینا پڑے گا، کیونکہ ابھی اٹارنی جنرل صاحب نے بھی کچھ اور سوال کرنے ہیں، کچھ مجھے بھی کرنے ہیں۔ اب آپ نے فرما دیا ہے کہ صرف عربی والی عبارت کے سوال کروں تو باقی سوال پھر مجھے آپ (اٹارنی جنرل) کے حوالے کرنا گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، آپ پوچھ لیں جی، آپ اپنی تسلی کر لیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: دو چیزیں ساتھ نہیں چل سکتیں — یہ کہ ہر مسئلہ پر سوال بھی ہو اور سیشن بھی ختم ہو جائے۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ مولانا! آپ بالکل بے فکر رہیں۔ آپ کے جو سوالات ہیں، جن میں آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اپنا مقصد حاصل کر لیں گے، چاہے پانچ ہیں، چاہے دس ہیں، چاہے پندرہ ہیں، چاہے بیس ہیں، آپ بالکل آرام سے پوچھیں، کوئی قید نہیں ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: بہت شکریہ جی۔

جناب چیئرمین: بالکل۔ اس میں یہ ہے کہ اگر آج ختم نہ ہوا تو پھر کل پر جائے گا۔

اراکین: ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Mohammad Haneef Khan: We are read tomorrow.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جناب والا! ابھی جو سوال میں نے کیا تھا، اس کی تھوڑی سی وضاحت میں نے کردی کہ میں نے یہ نہیں کہا کہ آپ کے ہاں سے جو قرآن کریم چھپا ہوا چل رہا ہے اس میں کیا ہے۔ وہ میں نے نہیں دیکھا۔ ہے یا نہیں، میں نہیں کہہ سکتا۔ لیکن یہ جو کتاب چل رہی ہے ''ازالہ اوہام'' بہت عرصے سے، اور اس کے بار بار ایڈیشن ہو رہے ہیں، مرزا صاحب نے تو یہ فرمایا تھا...... مرزا غلام احمد صاحب نے...... کہ ''اللہ تعالیٰ مجھے غلطی پر قائم نہیں رہنے دے گا'' تو قرآن کریم کی آیات میں اس طرح الٹ پھیر ہو جائے اور ان کی زندگی میں ان کو تنبیہ نہ ہو، یہ بڑی حیرت کی بات ہے۔ اس کے بعد بھی جو لوگ آئے، وہ بھی مامور من اللہ ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں، ان کو بھی کوئی تنبیہ نہیں ہوئی، اور اتفاق سے لفظ بھی وہ نکلا جو بنیاد بنتا ہے ہمارے اختلاف کا، یعنی سب سے بڑا اختلاف یہی ہے کہ حضورؐ کے بعد کوئی نبی آ سکتا ہے یا بہرحال یہ غلطی برابر چل رہی ہے۔ 1970ء تک کے ایڈیشن میں، میں نے دکھایا، کہ یہ غلطی چل رہی ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ جو قرآن کریم کے نسخے چل رہے ہیں، بچوں کو آپ پڑھا رہے ہیں، وہ میں نے دیکھا ہی نہیں۔ اب......

مرزا ناصر احمد: مسٹر چیئرمین! سر! میں جواب دے سکتا ہوں اس کا؟

جناب چیئرمین: ہاں جی، دے دیں۔

مرزا ناصر احمد: نمبر ایک یہ کہ جس کا آپ حوالہ چلا رہے ہیں، اس کے انڈیکس میں یہ صحیح آیت لکھی ہوئی ہے، ایک کتاب ہے۔ نمبر۲ یہ کہ ہمارے کسی لٹریچر میں، جو آپ دلیل بنا رہے ہیں کہ ان الفاظ کو چھوڑ کر پھر یہ دلیل نکالی جائے، وہ نہیں آئی کسی لٹریچر میں۔ تو جو وجہ آپ بتا رہے ہیں کہ ہماری بنیاد ایک اختلاف، اگر یہ فقرہ نکال دیا جائے تو اس کو دلیل بنا لیا جائے گا، آیت کو، اور وہ دلیل سارے لٹریچر میں کبھی بھی استعمال نہیں ہوئی، نہ اس جگہ جس جگہ یہ ''ازالہ اوہام'' کا حوالہ دے رہے ہیں، اس جگہ بھی اس دلیل کو استعمال نہیں کیا گیا۔

Mr. Chairman: Yes.

ہے۔لیکن اس ترجمے سے چونکہ آگے نبی آنے کی گنجائش ہی نہیں ملتی، یعنی یہ بدگمانی پیدا ہوتی ہے کہ چوہدری ظفر اللہ صاحب کے ترجمہ میں ''آخرت'' کا ترجمہ یہ آتا ہے:

"And our firm faith in that which has been foretold and is yet to come."

''آخرت'' کا ترجمہ:

"In that which has been foretold and is yet to come."

اسی طرح سے مرزا بشیر الدین محمود صاحب میں آیا ہے:

"And they have firm faith in what is yet to come".

مرزا ناصر احمد: یہ ترجمہ کس کا ہے؟

جناب چیئرمین: یہ دوسرا جو پڑھا ہے آپ نے؟

مرزا ناصر احمد: آخر میں جو سنایا ہے، آخر میں، آخر میں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب کا ہے، جو کمنٹری کے ساتھ ہے۔

مرزا ناصر احمد: انہوں نے کوئی ترجمہ نہیں کیا۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی؟

مرزا ناصر احمد: وہ خود انہوں نے انگلش میں کوئی ترجمہ نہیں کیا۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: انہوں نے کیا ہے:

"And they have firm faith in what is yet to come."

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، میرا مطلب یہ ہے کہ انگریزی کے جو تراجم ہیں وہ انہوں نے

ہوتے ہیں۔اب حدیث جب ہم کہیں گے اصطلاحی معنوں میں تو کوئی اور چیز ہوگی، آج کل کے بول چال کی زبان میں کچھ اور ہوگی۔ یہ سوال نہیں ہے۔سوال یہ ہے کہ آپ نے اصول جو بتایا ہے وہ اپنی جگہ صحیح ہے۔لیکن اس تیرہ، چودہ سو سال میں کسی اور مفسر نے، کسی بڑے عربی دان نے یہ معنے ''آخرۃ'' کے یہاں لئے ہیں، جن کو لوگ تسلیم کرتے ہیں؟ یا یہ کہ ہمارے آئمہ مفسرین اور جو علمائے کرام گزرے ہیں یا یہ کہ یہ بالکل ایک نئی چیز ہے؟ اور نئی چیز بھی ایسی جس میں اُمت کیلئے یعنی امت کے اندر ایک اتنا بڑا اختراق پیدا ہوتا ہے کہ دو امتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔کوئی فرقے کا اختلاف نہیں بنتا بلکہ دو الگ الگ اُمتیں بن جاتی ہیں نبوت کا دروازہ کھلنے سے۔اور اس سے وہ جب نبی آتا ہے تو اُمت اس کے ساتھ ہو جاتی ہے۔تو یہ وہ بنیاد ہے کہ جہاں سے مسلمانوں کی اُمت الگ ہو جاتی ہے اور مرزا صاحب کی اُمت الگ ہو جاتی ہے۔تو اتنی بڑی بنیادی بات ہے۔اس کی سند میں قدیم مفسرین میں آپ کچھ لوگوں کو اگر بتائیں تو پھر اسے دیکھا جائے کہ کس حد تک اس پر اعتبار کیا جا سکتا ہے۔محض لفظ ''آخرۃ'' کا کسی اور معنے میں استعمال ہونا تو آپ تو مجھ سے بہت بہتر جانتے ہیں کہ عربی میں ایک ایک لفظ ہے جو پچاس پچاس معنوں میں استعمال ہوتا ہے، لیکن یہ کہ وہ محل اور موقع کے اعتبار سے ہوتا ہے۔اس کے......

Mr. Chairman: Let this be answered, then you can put the next question. The question is: whether this interpretation has been put previously in 1300 years? If so, by whom? Or this interpretation has been put for the first time? This is your question.

مرزا ناصر احمد: اگر آپ کے اس بیان کا یہ مفہوم ہے کہ مفسرین جو پہلے گزر چکے ان کے علاوہ قرآن کریم کی کوئی تفسیر نہیں ہو سکتی تو ہم یہ عقیدہ نہیں رکھتے۔نمبر ایک......

Mr. Chairman: It solves the problem, it solves the problem. Let...... You can explain, the witness can explain further.

مرزا ناصر احمد: دوسرے یہ کہ اگر ہمیں وقت دیا جائے تو پہلے مفسرین کی تفسیروں میں سے ہم یہ اسی معنٰی کے جو ہم نے کئے ہیں، اس کی مثال ہم پیش کر دیں گے۔

Mr. Chairman: Yes, the witness will be allowed to produce it.

Yes, Next question.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اسی کے متعلق یہ ذرا سا عرض کرنا ہے کہ چودہ سو سال میں اگر عام طور پر اسلاف نے، ہمارے بزرگوں نے، مفسرین نے یہ معنے نہیں کئے اور یہ معنے کوئی چھوٹے موٹے فرق پیدا نہیں کرتے، جو میں عرض کر رہا ہوں، بنیادی چیز یہ ہے اور یعنی اس طرح کی اگر کوئی معمولی بات ہوتی تو شاید اتنی اہم نہ ہوتی کہ کوئی نکتہ نکال لیا۔ فرق ایسا پیدا ہوتا ملت اسلامیہ کے لوگ دو ٹکڑوں میں منقسم ہو جاتے ہیں۔ یا یہ کافر ہو جاتے ہیں یا وہ کافر ہو جاتے ہیں۔ بڑا فرق پیدا ہو جاتا ہے۔

Mr. Chairman: That is argument.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے ہاں مفسرین کی ایک اچھی تعداد جن پر امت اعتماد کرتی آئی ہے......

Mr. Chairman: That is, that is, Ansari Sahib, a question of argument, because it is admitted that they have put this interpretation. So, to support it, they will produce some authority.

Next question.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ٹھیک ہے، جناب!

مرزا ناصر احمد: جو...... نئے معنی کی support کا تو حوالہ ہمارے پاس ہے ''الفوز الکبیر''

کا یہاں بھی موجود۔

مگر فقید..... یہ ہے کہ متقدمین نے کلام اللہ کے خواص میں دو طرح پر کلام کیا ہے۔ ایک تو دعا کے مشابہ اور سحر کے مشابہ۔ استغفر اللہ من ذالک۔ مگر فقید پر خواص منقول کے علاوہ ایک جدید دروازہ کھولا گیا ہے۔ حضرت حق جلّ شانہ‘ نے ایک مرتبہ اسمائے حُسنہ اور آیات عظمٰی اور اد یہ متبرکہ کو میری گود میں رکھ کر فرمایا کہ تصرف عام کے لئے — تصرفِ عام کے لئے — یہ ہمارا عطیہ ہے“۔

تو جہاں تک نئے معانی کا تعلق ہے، ہزاروں حوالے ہم دے سکتے ہیں۔ اور جہاں تک اس آیت کا تعلق ہے، اس آیت میں تو نبوت کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اس آیت کے جو معنٰی اور تفسیر آپ نے یہ پڑھی، اس میں کسی نبوت کے دروازے کے کھلنے کا اس آیت میں ذکر نہیں کیا گیا۔ باقی رہا وحی و الہام اور مخاطبہ و مکالمہ، تو آپ کہتے ہیں کہ امت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ بند ہو گیا۔ اور ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ — آپ سے مختلف — کہ امت مسلمہ کے صلحاء کی اکثریت کا عقیدہ ہے شروع سے آخر تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کے نتیجہ میں مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہے گا۔ اور یہی یہ فرقان اور امتیاز ہے جو امت مسلمہ کو دیگر اُمم سے ہے، دوسرے انبیاء کی اُمتوں سے۔ یہ میں نے اپنا عقیدہ بتا دیا ہے۔

Mr. Chairman: Next question.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، یہ ذرا ایک بات آپ نے فرمائی ہے۔ جہاں تک ان الفاظ کا تعلق ہے، شاید کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اختلاف وہاں ہوتا ہے کہ جہاں لفظ ”وحی“ استعمال کرتے ہیں ہم۔ یعنی بہت سے بزرگوں کے ساتھ مخاطبہ و مکالمہ، صُوفیا کے ساتھ، وہ ایک الگ بات ہے۔ بات اختلاف کی ہوتی ہے ”وحی“ کے لفظ سے اور ”وحی“ اب اسلامی شریعت کی اصطلاح ہے، اصطلاحی معنٰی بن گیا ہے۔ تو انگریزی میں بھی اگر آپ ڈکشنریز میں دیکھیں تو

''وحی'' کے ایک اصطلاحی معنیٰ ملیں گے کہ ''وہ کلام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا اپنے بندوں پر''۔ تو گفتگو وہاں ہے۔ یہاں یہ دروازہ جو کھلا ہے، وہ یہ کہ جو کچھ بعد میں آنے والا ہے پیغام، یعنی پیغام الٰہی، اس پر ایمان لانا ہے۔ اب دوسروں، مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ کوئی ایسا پیغام نہیں آنا ہے کہ جو مسلمانوں کیلئے واجب الاطاعت ہو جبراً۔ اگر کسی بزرگ پر کوئی الہام ہوتا ہے تو وہ ہوتا ہے ان کیلئے، لیکن امت مسلمہ پابند نہیں ہے کہ وہ اس کو لازماً مانے۔ بس یہ فرق ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور اگر کسی پر......

جناب چیئرمین: نہ، نہ،......

مرزا ناصر احمد: ...... یہ الہام ہو نازل کہ ''قرآن کریم کو مضبوطی سے پکڑو'' تو آپ کے نزدیک یہ واجب العمل نہیں ہوگا امت پر؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اُس کے کہنے کی وجہ سے نہیں ہوگا۔

Mr. Chairman: No, I don't want to enter in this. The question was that the Ayat was read out, the translation was read out and the answer has come. Next question, yes. This sort of debate will not be allowed. Yes, next.

(Pause)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ایک چیز ہے، وہ اصل میں جناب! وقت کی تنگی کا قصہ ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ پوچھیں آپ، بالکل۔ وقت کی تنگی ہم ریگولیٹ کرلیں گے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں ایک ایسا سوال آپ سے وضاحت کیلئے پوچھنا چاہتا ہوں جس میں...... یہ تو بیشمار آیتیں ہیں قرآن کی جن کے متعلق مرزا صاحب نے کہا ہے کہ یہ میرے اوپر نازل ہوئیں، وہ میں چند ایک پیش کردوں گا، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں، ان پر

اب اگلا شعر ہے کہ:

لیا تم نے جو میثاق سب انبیاء سے
وہی عہد حق نے لیا مصطفیٰ سے
وہ نوح و خلیل و کلیم وہ مسیحا
سبھی سے یہ پیمان محکم لیا تھا
مبارک وہ امت کا موعود آیا
وہ میثاق ملت کا مقصود آیا
کریں اہل اسلام اب عہد پورا
بنے آج ہر ایک عبداً شکوراً

"الفضل" جلد گیارہ، نمبر ۶۷، مورخہ ۲۶ رفروری ۱۹۲۴ء۔

مرزا ناصر احمد: ۱۹۲۴ء؟

Maulana Mohammad Zafar Ahmad Ansari: Ninteen twenty-four, جی ہاں.

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، 1924ء۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اب......

مرزا ناصر احمد: یہ نظم کس کی ہے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اس نظم میں شاعر کا نام نہیں لکھا۔

تو اب اس میں دو چیزیں آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ عہد لیا گیا تھا کہ جب آپ کے بعد کوئی نبی آئے تو آپ اس کی نصرت کریں، مدد کریں، اس کی اتباع کریں؟ اور اگر ایسا نہ کریں تو آپ فاسق ہو جائیں گے؟ نعوذ باللہ۔ یہ گویا میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنی بڑی اہانت ہے کہ کوئی مسلمان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ پہلے تو یہ کہ اس آیت کو اس طرح

سے پیش کرنا کہ سارے انبیاء سے عہد لیا گیا تھا اور وہ ایسے تھے جن میں رسول بھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل تھے۔ اور اس کا مصداق آنے والے نبی کا، وہ مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ تو اس میں یعنی اتنی بہت سی چیزیں غلط کی گئی ہیں اور اہانت آمیز کی گئی ہیں۔ یہ بڑی تکلیف دہ شکل ہے۔

یہ چیز 21 ستمبر 1915ء کے ''الفضل'' میں بھی شائع ہوئی تھی:

''اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے عہد لیا کہ جب کبھی تم کو کتاب اور حکمت دوں، پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے، مصدق ہو تمام کا جو تمہارے پاس کتاب و حکمت سے ہیں، یعنی وہ رسول مسیح موعود ہے جو قرآن و حدیث کی تصدیق کرنے والا ہے اور وہ صاحب شریعت جدیدہ نہیں ہے۔ اے نبیو! تم سب ضرور اس پر ایمان لانا۔ اور ہر ایک طرح سے اس کی مدد پر سمجھنا''۔

اب یہاں گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تابع بنا دیا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب...... یعنی معلوم نہیں کہ کس منطق سے یہ بات پیدا کی گئی ہے — کہ مرزا غلام احمد صاحب جب آئیں —

مرزا ناصر احمد: یہ معانی جو آپ پہنا رہے ہیں، یہ بے عزتی کرنا ہے۔ اس میں مفہوم تو کوئی نہیں۔ اور مجھے بڑا دکھ ہو رہا ہے آپ کے نئے معانی سن کر۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: دیکھیے:

لیا تم نے جو میثاق سب انبیاء سے
وہی عہد حق نے لیا مصطفےٰ سے
جو اس عہد کے بعد کوئی پھرے گا
بنے گا وہ فاسق اٹھائے گا ذلت

یہ اس سے پہلے ہے شعر......

مرزا ناصر احمد: ''کوئی پھرے گا'' کو بنا دینا نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام

لے کر۔ مجھے بڑی تکلیف ہوئی ہے آپ کے اس بیان سے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: مگر یہ نظم میری تو نہیں ہے مرزا صاحب!

Mr. Chairman: There are two questions they have been coupled. One is: a different interpretation of this surat, 82-83, by the use of word "testifying" or "fulfilling". According to the generally accepted traditions and principles of the Muslims, it shall be "testified"; but according to the interpretation put, "it shall be fulfilled by another person who will come later on". This is your question, and the poem is secondary.

Maulana Mohammad Zafar Ahmad Ansari: And that, Sir Prophet Muhammad ﷺ is not included in it.

Mr. Chairman: Yes. Then a man will come who will fulfil that. Yes, the witness may reply.

مرزا ناصر احمد: اور اگر ہمارے لٹریچر میں یہ ہو کہ یہاں جس رسولؑ کی مدد کرنا اور نصرت کرنا، جس کا ذکر ہے، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: تو جناب والا! کیا یہ انبیؑ سے پھر یہ عہد لیا گیا کہ تم اپنی مدد کرنا؟ یعنی یہ تو ہے ناں:

”وہی عہد حق نے لیا مصطفٰے سے“

مرزا ناصر احمد: میں یہ نہیں کہہ رہا۔ میری بات سنیں۔ مجھے افسوس ہے میں اپنی بات نہیں سمجھا سکا......

جناب چیئرمین: پہلے قرآن مجید کی بات کرلیں جی، اس کے بعد نظم کی بات کرلیں گے کہ نظم whether it relates to that or not, that is second question۔

مرزا ناصر احمد: بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اس کے معنی، اس رسول کے اصل معنی یہ کیے ہیں — نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

(عربی)

یہ حضرت یوسفؑ نے کہا تھا اپنے بھائیوں سے، جب انہیں کامیابی حاصل ہوگئی تھی۔

اب اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ کوثر نازل کی:

(عربی)

یہ بھی اوپر اردو کی وحی ہے:

''بہت سے سلام میرے تیرے پر ہوں''۔

(عربی)

یہ شاید قرآن کی آیت نہیں ہے، لیکن اس کے بعد والی جو ہے وہ قرآن ہی کی آیت ہے:

(عربی)

اب اُس کے بعد پھر ایک آیت قرآن کی ہے:

(عربی)

پھر اردو کی وحی شروع ہوگئی ہے کہ:

''دو نشان ظاہر ہوں گے''۔

پھر قرآن کی ایک آیت آتی ہے:

(عربی)

پھر قرآن کی یہ آیت ہے:

(عربی)

پھر قرآن ہی کی آیت ہے:

(عربی)

اب اُس کے بعد پھر ہے کہ:

(عربی)

نہیں، یہ قرآن کی آیت نہیں ہے۔

(عربی)

وغیرہ، وغیرہ، اسی طرح۔ بہرحال یہ تو ایک لامتناہی سا سلسلہ ہے۔ میں نے مثال کے طور پر......

جناب چیئرمین: ہاں، مثال یعنی۔ لیکن question کیا ہے؟ What is the question?

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: Question یہ ہے کہ قرآن کریم کی یہ ایک بہت کھلی ہوئی تحریف ہے کہ جن آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کیا ہے ان سے، اس خطاب کو اپنی طرف لے لیا کہ یہ "خطاب مجھ سے ہے کہ ہم نے تجھ کو کوثر دیا ہے"۔ پھر آخری آیت بھی ہے وہ بھی کسی جگہ آتی ہے کہ:

(عربی)

(تیرا دشمن جو ہے وہ تباہ ہوگا، برباد ہوگا۔)

"کہ وہ بھی میری طرف آئی ہے"۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہے کہ:

(عربی)

(اور ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کیا، اونچا کیا)

یہ بھی، یعنی اس جگہ تو مجھے نہیں ملی، لیکن یہ بھی مرزا صاحب نے کہا ہے کہ "یہ میرے لئے اتری ہے"۔ اور اس طرح کی بیشمار آیتیں ہیں:

(عربی)

اب یہاں اللہ تعالیٰ آپ کے لئے وہ فرماتے ہیں، قرآن حکیم کی قسم کھا کے، آپ رسولوں میں سے ہیں۔

تو میں سمجھتا ہوں کہ اتنی مثالیں کافی ہیں اس بات کے لئے۔

Mr. Chairman: Yes. So, the question is......

<u>مولانا محمد ظفر احمد انصاری</u>: ہاں، ایک سوال اور ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کا قول ہے جو قرآن کریم میں آیا ہے:

(عربی)

(میں بشارت دیتا ہوں ایک ایسے رسول کی جو میرے بعد آئیں گے اور ان کا نام احمد ہوگا۔)

وہ متفقہ طور پر سب نے یہی سمجھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی مقصود ہے۔ لیکن مرزا صاحب کا یہ کہنا ہے کہ وہ ان کے لئے ہے۔

Mr. Chairman: Is it finished?

<u>مولانا محمد ظفر احمد انصاری</u>: میرے خیال میں تو اتنی مثالیں کافی ہیں۔

Mr. Chairman: The question is that where the Holy Prophet has been adressed, Mirza Sahib has taken it to himself. This is the question is short. Yes.

<u>مرزا ناصر احمد</u>: جو بات میں سمجھا ہوں، وہ سوال یہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات امت محمدیہ میں کسی پر نازل نہیں ہوتیں۔ کیا میں صحیح سمجھا ہوں؟

<u>جناب چیئرمین</u>: نہیں، ان کا سوال یہ ہے کہ رسول اکرمؐ کے متعلق، ان کو خصوصی طور پر خطاب کیا گیا تھا یا بتایا گیا تھا، وہ مرزا صاحب نے اپنے اوپر کہ "مجھے وہ خطاب کیا گیا ہے"۔ یہ سوال ہے۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: یہاں یہ سوال ہے کہ جو آیات قرآن کریم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آئی ہیں، ان کے متعلق بانی سلسلہ احمدیہ نے کہا کہ "یہ میرے لئے آئی ہیں......"

<u>جناب چیئرمین</u>: "میرے لئے آئی ہیں"۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: "......اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہیں آئیں"۔

مرزا ناصر احمد: جہاں تک آیات قرآنی بطور وحی کے صلحائے امت پر نازل ہونے کا سوال ہے، ہمارا امت مسلمہ کا لٹریچر اس سے بھرا ہوا ہے۔ میں چند مثالیں دیتا ہوں۔

"فتوح الغیب" میں ہے، حضرت سید عبدالقادر جیلانی کو وہ آیت کئی بار الہام ہوئی جو حضرت موسیٰؑ کی اعلیٰ شان کے لئے اتری تھی:

(عربی)

"فتوح الغیب" مقالہ چھ مطبوعہ...... ہندو نام ہے، مجھ سے نہیں پڑھا جاتا......

ایسا ہی حضرت یوسف علیہ السلام کی اعلیٰ شان والی آیت بھی الہام ہوئی:

(عربی)

یہ بھی "فتوح الغیب" میں ہے۔

حضرت مولوی عبداللہ غزنوی امرتسری کے الہامات میں ہے۔

غیب سے تاکید آیت:

(عربی)

"یہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے، یہ مضمون مجھے الہام ہوا"۔

Mr. Chairman: So, the answer is that Ilham (الہام) ......

Mr. Yahya Bakhtiar: My point is: you accept that Mirza sahib has said this? Then after that the explanation......

مرزا ناصر احمد: میں یہ accept کرتا ہوں کہ امت مسلمہ کے عام اصول کے مطابق، accepted، قرآن کریم کی آیات امت کے اولیاء پر نازل ہوسکتی ہیں۔ اور جو آیات انہوں نے پڑھی ہیں، اگر وہ درست پڑھی گئی ہیں تو وہ حضرت مرزا صاحب پر نازل ہوئیں۔

Mr. Chairman: ٹھیک ہے۔ The question is answered. The next question.

مرزا ناصر احمد: اب میں اس کو...... ہاں۔

Mr. Chairman: Yes, now the witness can explain.

ہاں، ہاں، جواب دے سکتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اسی رات کو — یہ بھی مولوی عبداللہ صاحب غزنوی امرتسری — اسی رات کو یہ الہام ہوا:

(عربی)

دوسری بار یہ الہام ہوا:

(عربی)

تیسری بار یہ الہام ہوا:

(عربی)

ان دنوں یہ الہام ہوا:

(عربی)

اور پھر یہ انہیں، مولوی عبداللہ غزنوی صاحب پر یہ الہام ہوا:

(عربی)

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے آیت۔ عبداللہ غزنوی صاحب کہتے ہیں "یہ مجھ پر الہام ہوئی ہے"۔

انہی دنوں میں ان پر الہام ہوا:

(عربی)

الہام ہوا...... یہ مجھے افسوس ہے کہ لکھنے والے نے کہیں لفظی غلطی کر دی ہے۔ یہ ہاتھ کا لکھا ہوا ہے، اکٹھے کئے ہوئے:

(عربی)

تھے۔ پھر میں نے انہیں کہا کہ سلف صالحین کی کتب کا مطالعہ کرو اور ان کی وحی، وحی، ''وحی'' کے لفظ سے اور الہام، کشف اور رویاء اکٹھے کرو۔ تو وہ چار کاپیاں بڑی سائز کی اکٹھی کر کے انہوں نے مجھے دیں۔ اور ابھی شاید وہ ایک بٹا ہزار ہو ہمارے لٹریچر کا۔ تو یہ کہنا کہ پہلے سلف صالحین میں سے نہ وحی کے نزول پر ایمان لاتے تھے، نہ الہام کے، نہ کشف کے، نہ رویاء کے، تو یہ تو ویسے ہماری تاریخ اس کو غلط ثابت کرتی ہے۔ لیکن مثلاً اب تو یہاں تک کہ ایک پچھلے سال ہمارے پاکستان کے اخبار میں یہ کوئی فتویٰ — بڑا وہ ہے چھوٹے درجے کا فتویٰ — لیکن یہ فتویٰ ہو گیا کہ کسی مسلمان کو سچی خواب نہیں آسکتی۔ تو اس قسم کی باتیں جو ہیں وہ تو اسلام کو نقصان پہنچانے والی ہیں، ان کو فائدہ پہنچانے والی نہیں۔ خیر، میں اب چھوڑتا ہوں اس کو۔

یہ ''احمد''، ''یہ احمد'' کی جو بات ہے ناں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں نے کہا کہ مرزا صاحب کو وحی آئی تھی یا الہام آیا تھا، یہ جو ذکر یہاں تھا parallel ہے اس کے......

مرزا ناصر احمد: میں جواب دوں یا...... ''مسلم'' حدیث شریف کی کتاب ہے اور آنحضرت کے وہ ہیں:

(عربی)

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو مرزا صاحب کا جواب نہیں دیں گے ناں جی، میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔ مرزا صاحب کیا کہتے ہیں کہ وحی آئی ہے یا الہام؟

مرزا ناصر احمد: جو ''مسلم'' کہتی ہے، وہی مرزا صاحب کہتے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔

مرزا ناصر احمد:

......''اوحی اللہ تعالیٰ''۔

(وحی کی اللہ تعالیٰ نے

ذہن میں نہیں ہے۔ انہی میں ایک اور چیز ہے آگے ''القاء''۔ القاء بھی۔ اور القاء کے علاوہ بھی۔ تو اب یہ اس طرح چلا آیا ہے امت میں ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: اس لئے میں نے صرف یہ پوچھا ہے، آپ صرف یہ clarify کریں کہ مرزا صاحب کے بعد بھی وحی کسی پر آسکتی ہے؟ یہ آپ کا کیا خیال ہے؟

مرزا ناصر احمد: جی، آسکتی ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: الہام اور وحی؟

مرزا ناصر احمد: الہام ہو یا وحی۔

جناب یحیٰی بختیار: وحی بھی آسکتی ہے؟

مرزا ناصر احمد: الہام اور وحی کے لئے شریعت کی......

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، وحی اس کے بعد بھی آسکتی ہے؟

مرزا ناصر احمد: وحی کا دروازہ کبھی بند ہوا، نہ ہوسکتا ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: بس ٹھیک ہے جی۔

جناب چیئرمین: مولانا ظفر احمد انصاری!

مرزا ناصر احمد: پہلے بھی نہیں ہوا۔

''احمد'' کے متعلق انہوں نے جو فرمایا ہے ناں، اس کا جواب رہ گیا۔

جناب چیئرمین: ہاں، فرمایئے۔

مرزا ناصر احمد: انہوں نے فرمایا کہ ''احمد'' اپنے لئے استعمال کیا، حالانکہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ''احمد'' کی تفسیر جو کی ہے وہ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے، اور خود بھی کہا ہے، یعنی ظلی اور انعکاسی طور پر۔ جیسے کل میں نے دو شعر کے بعد ایک تیسرا پڑھا گیا تو واضح ہوگیا تھا سوال۔ اب یہاں یہ ہے ''الفضل'' ۱۰ر اگست اور اس کا حوالہ ہے۔ ''نجم الہدیٰ'' بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب:

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جناب والا! بات اب وحی اور الہام کے اختلاف کی شروع ہو گئی۔ اور وہی قصہ اب وقت کی تنگی کا سامنے آتا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اپنے subject کو جاری رکھیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: بات یہاں یہ ہے کہ اصطلاح شریعت میں اور فن اصطلاح میں ''وحی'' کے خاص معنی متعین ہو گئے ہیں۔ قرآن کریم میں ایک لفظ آیا ہے اور وہ جیسا آپ نے فرمایا، شہد کی مکھی کے لئے بھی آیا ہے۔ شیطان کے لئے بھی آیا ہے، اوروں کے لئے بھی آیا ہے۔ تو لیکن یہ کہ اب اصطلاح میں اس کے معنی متعین ہو گئے ہیں۔ اور وہ اگر آپ فرمائیں تو میں چند لغتوں سے، انگریزی اور اردو کے، مثلاً ''محیط المحیط'':

(عربی)

مرزا ناصر احمد: یہ معاف کریں، جس کتاب کا حوالہ پڑھیں اس کا سن تصنیف بتا دیں، کہ آپ نے ابھی پوچھا تھا ناں، اس سے بات واضح ہو جاتی ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: سن تصنیف تو پھر یہ ہے کہ..... اچھا۔ یہ ''کشاف اصطلاحات الفنون'' جو ہے، صفحہ ۱۵۲۳، جلد دوئم.....

مرزا ناصر احمد: کس زمانے کی تصنیف ہے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں عرض کرتا ہوں، کہ یہ ۱۸۶۲ء میں کلکتہ میں طبع ہوئی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اس کے صفحہ ۱۵۲۳ میں یہ ہے.....

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، میں نے تو بس وہی پوچھا تھا، کیونکہ تاریخیں بھی کچھ بتاتی ہیں ناں ہمیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اب یہ ''فرہنگ آصفیہ'' جو شاید اردو کی سب سے معتبر لغت ہو گی ۔۔۔ اور مرزا صاحب کی کتابیں بھی اردو میں ہیں.....

مرزا ناصر احمد: اردو کی لغت؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ''فرہنگ آصفیہ''۔

مرزا ناصر احمد: جو اردو میں لفظ ''وحی'' کے معنی ہیں، وہ بتا رہی ہے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، میں نے تو عربی کا بتایا، آپ اردو کے بتا رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اردو کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ بہت سے الفاظ عربی میں ایک معنی میں استعمال ہوئے ہیں اور اردو میں ایک دوسرے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ٹھیک ہے۔ تو وہ دونوں معنی آپ دیکھ لیں۔ اردو میں لفظ ''وحی'' صرف اس کلام یا حکم کے لئے مخصوص ہے جو خدا اپنے نبیوں پر نازل فرماتا ہے۔ چنانچہ ''فرہنگ آصفیہ'' میں لفظ ''وحی'' کے یہ معنی مرقوم ہیں:

''خدا کا حکم جو پیغمبروں پر اترتا ہے''۔

اب اس سے ذرا نیچے درجے کی لغات ہیں۔ میں اس سے quote کروں......

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، اسے بھی quote نہ کریں تو اچھا ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، یہ تو بہر حال اردو کی......

مرزا ناصر احمد: اچھا، ٹھیک ہے۔ بس ہو گئی quote۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اس سے بہتر تو لغت کوئی نہیں ہے اب تک اس سے معتبر۔

جناب چیئر مین: مولانا! پہلے آپ subject کے question پوچھ لیں۔ Come back to your own subject.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: بہت اچھا۔ ایک فرق یہ ہوتا ہے کہ ہمارے نزدیک تو الہام ہوتا ہے بزرگوں پر، اولیاء اللہ پر، لیکن بنیادی چیز یہ ہے کہ کسی پر اگر الہام ہو تو وہ واجب الاطاعت ہوتا ہے یا نہیں؟ فرق اصل میں یہاں ہوتا ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ ''مجھ پر یہ الہام ہوا ہے، مجھ پر وحی آئی ہے'' جو کچھ بھی کہے۔ اب وحی کا سلسلہ تو جاری ہے۔ دیکھیں! آپ کہ ابھی

تازہ ترین نبی خواجہ محمد اسماعیل المسیح الموعود، ان کے اوپر وحیاں آرہی ہیں برابر۔ ان کی جماعت بھی یہاں جماعت السابقون منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات میں قائم ہے۔ ان کے اوپر وحی آئی ہے کہ:

''مبارک ہووے تہانوں''

Mr. Chairman: This question is not allowed.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں جی، میں question نہیں کر رہا ہوں، میں کہہ رہا ہوں کہ ''جی'' اس معنی کے کر کے تو دعویٰ ہوتا ہی رہتا ہے۔ اصل چیز یہ ہے کہ اگر کوئی کہے کہ ''مجھ پر وحی آتی ہے اور جو اس کو نہ مانے وہ کافر ہو گیا، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا، جہنمی ہو گیا'' تو پھر وہ ایک چیز ایک اہمیت اختیار کرتی ہے۔ مرزا صاحب کے ہاں جو وحیوں کا سلسلہ ہے، اس کے بارے میں میں......

جناب چیئرمین: سر! پہلے تحریف قرآن کو ختم کر لیں۔ پھر اس کے بعد......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں جی، دیکھئے، وہ اس کے ساتھ ہی ہو گا۔ ایسے نہیں چلے گا۔ دیکھئے، ان حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے الہامات کو کلام الٰہی قرار دیتے ہیں:

''اور ان کا مرتبہ بلحاظ کلام الٰہی ہونے کے ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن مجید اور تورات اور انجیل کا ہے۔ اب ان سے کسی کا، اگر کوئی انکار کرے تو وہ اسلام کے دائرے سے خارج ہو جاتا ہے''۔

اگر وہی مرتبہ ہے...... یہ میں حوالہ دے دوں۔ اخبار ''الفضل'' قادیان جلد ۲۲،......

مرزا ناصر احمد: یہ repeat ہو رہا ہے۔ اس سے مختلف معنی ہمارے جو ہیں، وہ میں اٹارنی جنرل کی خدمت میں پیش کر چکا ہوں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میرے خیال میں یہ نہیں quote ہوا شاید۔ اب دوسری چیز عرض کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: Maulana Sahib, this question will be channelized through Attorney-General.

(Interruption)

This question will be channelized through Attorney-General.

آپ تحریف قرآن کے question پوچھ لیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: تو، نہ، وہ بات پھر پوری نہیں رہ جاتی، اس لئے کہ یہاں یہ بات آجاتی ہے کہ قرآن کریم اس سے الگ بھی کچھ ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن یہ ہے اتنا۔ اب......

جناب چیئرمین: تو پھر definite question put کرلیں ناں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اچھا، دیکھئے ناں، میں سنا دیتا ہوں حوالہ......

جناب چیئرمین: آپ definite question put کریں۔ You will save your time and the time of the House.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں definite question یہ کروں گا کہ کیا مرزا بشیر الدین......

جناب چیئرمین: آپ منڈی بہاؤالدین کو لے آتے ہیں بیچ میں!

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ......جی نہیں، نہیں۔ چلیئے، وہ تو میں نے یہ کہا کہ وحی کا سلسلہ تو جاری ہے، روز ہی ہوتا رہتا ہے، تو اب اس کی تو ہم پرواہ نہیں کرتے ناں۔

مرزا بشیر الدین صاحب کے اس قول کے متعلق میں مؤقف معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ:

''شرعی نبی کا مطلب یہ ہے کہ وہ پہلے کلام لائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم